بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک ہزار سے زائد احادیث نبوی کا مستند ذخیرہ اور اولین مأخذ

موطا امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ

(کامل عربی اردو)

جامع

حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ۱۸۹ھ

مترجم

علامہ الحاج محمد منشا تابش قصوری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

مہتمم دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور (اوکاڑہ)

ناشر

فرید بک سٹال، ۳۸ اردو بازار لاہور

1975
Rs. 00

www.sirat-e-mustaqeem.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک ہزار سے زائد احادیثِ نبوی کا مستند ذخیرہ اور اوّلین ماخذ

موطا امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ

(کامل عربی اردو)

جامع

حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ۱۸۹ھ

مترجم

علامہ الحاج محمد منشا تابش قصوری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

مستند دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور (اوکاڑہ)

ناشر

فرید بک سٹال ۳۸، اردو بازار لاہور (پاکستان)

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست مضامین موطا امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	تحدیث نعمت	۱۵
	تقدیم علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ	۱۶
	کتاب الصلوٰۃ	۴۸
۱	اوقاتِ نماز	۴۸
۲	ابتدائے وضو	۵۰
۳	وضو میں ہاتھوں کا دھونا	۵۲
۴	پانی سے استنجاء کرنا	〃
۵	شرمگاہ چھونے پر وضو ؟	۵۳
۶	آگ سے تیار چیز کے استعمال پر وضو	۵۸
۷	مرد اور عورت کا ایک برتن سے وضو کرنا	۶۰
۸	تکبیر سے وضو	〃
۹	بچے کے پیشاب کا دھونا	۶۲
۱۰	مذی سے وضو	۶۳
۱۱	جس پانی سے درندے پئیں اور منہ ڈالیں اس سے وضو کا حکم۔	۶۴
۱۲	سمندر کے پانی سے وضو	۶۵
۱۳	موزوں پر مسح	۶۶

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۴	دستار اور دوپٹے پر مسح	۶۸
۱۵	غسل جنابت	۶۹
۱۶	اس شخص کے متعلق جو رات کو جنبی ہوا	〃
۱۷	غسلِ جمعہ	۷۰
۱۸	عیدین کے دن غسل	۷۴
۱۹	پاک مٹی سے تیمم	〃
۲۰	حائضہ کے پاس آدمی کا جانا	۷۶
۲۱	دخول سے غسل کا واجب ہونا	۷۷
۲۲	ایسے شخص کے بارے میں جو سو جاتا ہے کیا اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔	۷۹
۲۳	عورت نیند میں آدمی کی طرح دیکھے تو یعنی محتلمہ کا حکم ؟	〃
۲۴	مستحاضہ	۸۰
۲۵	عورت جو اپنا زرد یا خاکی رنگت پانی دیکھتی ہے ؟	۸۱
۲۶	حیض والی عورت سے بعض اعضاء کا دھلانا	۸۲
۲۷	جو آدمی عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو اور غسل کرتا ہے ؟	۸۳

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۲۸	بلی کے جھوٹے پانی سے وضو	۸۴
۲۹	اذان اور تثویب	״
۳۰	نماز کے لیے جانا اور فضائل مساجد	۸۵
۳۱	ایسے شخص کے بارے میں جو مؤذن کی اقامت کے شروع کرنے پر نماز پڑھتا ہے	۸۶
۳۲	صفیں درست کرنا	۸۷
۳۳	نماز کا شروع کرنا	۸۸
۳۴	نماز میں امام کے پیچھے قرأت	۹۱
۳۵	نماز مسبوق	۹۸
۳۶	فرائض میں قرأت	۹۹
۳۷	نماز میں بلند آواز سے قرأت اور اس کا استحباب	۱۰۰
۳۸	نماز میں امین ؟	״
۳۹	نماز میں سہو	۱۰۱
۴۰	نماز میں کنکریاں برابر کرنا یا ہٹانا اور اس کی کراہت	۱۰۴
۴۱	التحیات	۱۰۵
۴۲	سجدہ مسنونہ	۱۰۷
۴۳	نماز میں بیٹھنا	۱۰۸
۴۴	بیٹھنے والے کی نماز	۱۰۹
۴۵	ایک کپڑے میں نماز	۱۱۱
۴۶	رات کی نماز (تہجد)	۱۱۳
۴۷	نماز میں بے وضو ہونا	۱۱۶
۴۸	قرآن کریم کی فضیلت اور ذکر اللہ کا مستحب ہونا	۱۱۷
۴۹	نماز میں سلام کا حکم	۱۱۸
۵۰	دو آدمیوں کی جماعت	۱۱۹
۵۱	بکریوں کے باڑے میں نماز	۱۲۰
۵۲	سورج کے طلوع وغروب کے وقت نماز	۱۲۱
۵۳	سخت گرمی میں نماز	۱۲۲
۵۴	جو شخص نماز بھول گیا یا اس کی نماز قضا ہو گئی۔	۱۲۳
۵۵	بارش کی رات میں نماز ؟	۱۲۴
۵۶	سفر میں نماز قصر	۱۲۵
۵۷	مسافر شہر میں کب تک قصر کرے ؟	۱۲۶
۵۸	سفر کی نماز میں قرأت کا حکم	۱۲۸
۵۹	سفر اور بارش میں نمازوں کا جمع کرنا	۱۲۹
۶۰	دوران سفر سواری پر نماز	۱۳۰
۶۱	نمازی کو نماز میں قضاء کا یاد آنا	۱۳۳
۶۲	وہ نمازی جو گھر میں نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت کو پائے	۱۲۴
۶۳	طعام اور نماز میں ابتداء کس سے	۱۳۵
۶۴	عصر کی فضیلت اور اس کے بعد نماز ؟	۱۳۶
۶۵	وقت جمعہ، اور اس میں خوشبو اور تیل کا استعمال۔	״
۶۷	نماز جمعہ میں قرأت اور خطبہ میں خاموشی۔	۱۳۷

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۶۷	نماز عیدین اور خطبہ کا حکم	۱۳۸
۶۸	نماز عیدین سے قبل اور بعد نوافل کا حکم؟	۱۴۰
۶۹	عیدین کی نماز میں قرأت ؟	۱۴۱
۷۰	عیدین کی نماز میں تکبیرات	〃
۷۱	ماہ رمضان میں تراویح اور اس کی فضیلت	۱۴۲
۷۲	نماز فجر میں دعائے قنوت	۱۴۴
۷۳	نماز فجر اور سنتِ فجر کی فضیلت	۱۴۵
۷۴	قرأت میں طول و اختصار	۱۴۶
۷۵	نماز مغرب، دن کے وتر	۱۴۸
۷۶	نمازِ وتر	〃
۷۷	سواری پر نماز وتر	۱۵۰
۷۸	تاخیرِ وتر	〃
۷۹	سلامِ وتر	۱۵۲
۸۰	قرآنی سجدے	۱۵۵
۸۱	نمازی کے سامنے سے گزرنا	۱۵۶
۸۲	مسجد میں نوافل	۱۵۸
۸۳	نماز کے بعد منہ پھیرنا	〃
۸۴	مدہوش کی نماز	۱۵۹
۸۵	مریض کی نماز	۱۶۰
۸۶	مسجد میں تھوکنا وغیرہ	〃
۸۷	جنبی اور حائضہ کا پسینہ	۱۶۱
۸۸	تحویلِ قبلہ	〃
۸۹	بلا طہارت بھول کر نماز پڑھنا	۱۶۲
۹۰	صف سے دوری اور رکوع میں قرأت	۱۶۳
۹۱	وہ آدمی جو نماز میں بوجھ اٹھائے ہوئے ہے؟	۱۶۴
۹۲	نمازی کے سامنے عورت کا سونا یا کھڑے ہونا	〃
۹۳	نماز خوف	۱۶۵
۹۴	نماز میں دایاں ہاتھ بائیں پاؤں پر رکھنا۔	۱۶۶
۹۵	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف۔	۱۶۷
۹۶	نماز استسقاء	۱۶۸
۹۷	نمازی کا اپنی جگہ بیٹھے رہنا	۱۶۹
۹۸	نماز فرض کے بعد نوافل	〃
۹۹	جنبی، یا بلا طہارت قرآن مجید کو چھونا	۱۷۰
۱۰۰	ناپاک جگہ سے لباس کو پلیدی کا لگنا	۱۷۱
۱۰۱	فضیلت جہاد	〃
۱۰۲	شہادت کی موت	۱۷۲
	کتاب الجنائز	۱۷۴
۱۰۳	بیوی کا خاوند کو غسل دینا	〃
۱۰۴	کفنِ میت	۱۷۵
۱۰۵	جنازہ اٹھانا اور ساتھ چلنا	〃
۱۰۶	میت کے لیے آگ اور دھونی	۱۷۶
۱۰۷	جنازہ کے لیے کھڑے ہونا	〃
۱۰۸	نماز جنازہ اور دعا	۱۷۷
۱۰۹	مسجد میں نماز جنازہ	۱۷۹

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۱۰	کیا میت کو اٹھانے، نہلانے اور خوشبو لگانے سے وضو ٹوٹ جائے گا؟	۱۷۹
۱۱۱	بلا وضو جنازہ پانے والے کا حکم	۱۸۰
۱۱۲	دفن کے بعد نمازِ جنازہ؟	〃
۱۱۳	زندوں کے رونے سے میت کو عذاب؟	۱۸۱
۱۱۴	قبر کو مسجد بنانا اور اس کی طرف نماز	۱۸۲
	کتاب الزکوٰۃ	۱۸۴
۱۱۵	مال کی زکوٰۃ	〃
۱۱۶	جن اشیاء پر زکوٰۃ	۱۸۵
۱۱۷	زکوٰۃ کب واجب ہوتی ہے	〃
۱۱۸	مقروض پر زکوٰۃ کا حکم	۱۸۶
۱۱۹	زیور پر زکوٰۃ	۱۸۷
۱۲۰	عُشر	۱۸۸
۱۲۱	جزیہ	〃
۱۲۲	غلام، گھوڑے اور خچر	۱۹۰
۱۲۳	کانوں میں زکوٰۃ	۱۹۲
۱۲۴	گائے کی زکوٰۃ	〃
۱۲۵	کنز (خزانہ)	۱۹۳
۱۲۶	زکوٰۃ کس پر حلال ہے	۱۹۴
۱۲۷	فطرانہ	〃
۱۲۸	زیتون کی زکوٰۃ	۱۹۵

باب نمبر	عنوان	صفحہ
	کتاب الصیام	۱۹۵
۱۲۹	روزہ اور عید الفطر چاند دیکھ کر	〃
۱۳۰	روزے دار پر کھانا کس وقت تک جائز نہیں۔	۱۹۶
۱۳۱	جس نے ماہ رمضان کا روزہ قصداً توڑا	۱۹۷
۱۳۲	ماہ رمضان میں بحالت جنابت طلوع فجر کا حکم	۱۹۸
۱۳۳	بوسہ، روزہ دار کے لیے	۲۰۱
۱۳۴	روزے دار کا پچھنے لگوانا	۲۰۳
۱۳۵	روزے دار کا قصداً یا بلا قصد قے کا حکم؟	〃
۱۳۶	سفر میں روزہ	۲۰۴
۱۳۷	کیا ماہ رمضان کے روزے کی قضا مسلسل ہے۔	۲۰۵
۱۳۸	نفلی روزے کا توڑنا	۲۰۶
۱۳۹	افطار میں جلدی	〃
۱۴۰	قبل از غروب افطار	۲۰۷
۱۴۱	مسلسل روزے رکھنا	۲۰۸
۱۴۲	عرفہ کا روزہ (نو ذوالحجہ)	۲۰۹
۱۴۳	جن دنوں میں روزہ رکھنا مکروہ ہے	〃
۱۴۴	رات کو روزے کی نیت کرنا	۲۱۰
۱۴۵	دائمی روزے	۲۱۱

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۴۶	دس محرم کا روزہ	۲۱۱
۱۴۷	شبِ قدر	۲۱۲
۱۴۸	اعتکاف	۲۱۳
	کتاب الحج	۲۱۵
۱۴۹	احرام باندھنے کے مقام	〃
۱۵۰	نماز کے بعد اونٹ پر سوار ہو کر احرام باندھنا	۲۱۶
۱۵۱	تلبیہ	۲۱۷
۱۵۲	تلبیہ کب تک پڑھا جائے	۲۱۸
۱۵۳	تلبیہ باآواز بلند پڑھنا	۲۲۰
۱۵۴	حج اور عمرہ بیک وقت ادا کرنا	〃
۱۵۵	گھر سے قربانی کا جانور بھیجنا	۲۲۴
۱۵۶	قربانی کے جانور کو نشان لگانا اور ہار ڈالنا۔	۲۲۵
۱۵۷	قبل از احرام خوشبو لگانا	۲۲۶
۱۵۸	قربانی کے جانور کا چلنے سے عاجز ہونا	۲۲۷
۱۵۹	قربانی کے جانور پر سواری کا حکم	۲۳۱
۱۶۰	احرام کی حالت میں جوں وغیرہ کا مارنا اور بال توڑنا	۲۳۲
۱۶۱	احرام کی حالت میں پچھنے لگانا	۲۳۳
۱۶۲	احرام کی حالت میں اپنا چہرہ ڈھانپنا	〃
۱۶۳	مُحرِم کا غسل کرنا یا سر دھونا	۲۳۴
۱۶۴	محرم کے لیے کون سا لباس مکروہ ہے	۲۳۶

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۶۵	مُحرِم کے لیے جانور کا مارنا	۲۳۸
۱۶۶	جس شخص کا حج فوت ہوا ؟	۲۳۹
۱۶۷	محرم کا جوئیں نکالنا	۱۴۱
۱۶۸	محرم کا پیٹی اور تھیلی باندھنا	〃
۱۶۹	محرم کا اپنے جسم کو کھجلانا	۲۴۲
۱۷۰	محرم کا نکاح کرنا	〃
۱۷۱	طواف بعد از نماز فجر و عصر	۲۴۴
۱۷۲	محرم کا شکار کو ذبح کرنا اور کھانا	۲۴۵
۱۷۳	بلا حج گھر واپس آنا	۲۴۸
۱۷۴	ماہ رمضان کے عمرہ کی فضیلت	۲۴۹
۱۷۵	ہدی کس پر واجب ہے	〃
۱۷۶	رَمَل بیت اللہ	۲۵۰
۱۷۷	رَمَل کس پر واجب ہے	〃
۱۷۸	قربانی اور قصر	۲۵۱
۱۷۹	مکہ مکرمہ میں بغیر احرام، داخل ہونا	۲۵۲
۱۸۰	سر کے بال کٹوانے کی حد اور فضیلت	۲۵۳
۱۸۱	حج و عمرہ میں عورت کو حیض آنا	۲۵۴
۱۸۲	طواف زیارت	۲۵۶
۱۸۳	احرام باندھنے سے قبل حیض و نفاس	۲۵۸
۱۸۴	دوران حج استحاضہ	〃
۱۸۵	دخولِ مکہ مکرمہ، سے قبل غسل	۲۵۹
۱۸۶	سعیِ صفا و مروہ	۲۶۰
۱۸۷	بیت اللہ کا سوار یا پیادہ طواف؟	۲۶۲
۱۸۸	رکن یمانی کا استلام (چومنا یا اشارہ کرنا)	۲۶۳

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۸۹	خانہ کعبہ میں داخلہ اور نماز	۲۶۵
۱۹۰	فوت شدہ اور بوڑھے کی طرف سے حج	۲۶۶
۱۹۱	آٹھویں ذوالحجہ کو مقامِ منیٰ میں نماز	۲۶۸
۱۹۲	عرفات میں عرفہ کے دن غسل کرنا	″
۱۹۳	عرفات سے واپسی	″
۱۹۴	وادیٔ مُحَسِّر	۲۶۹
۱۹۵	مزدلفہ میں نماز	″
۱۹۶	حاجی کے لیے وہ کام جو جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے کے بعد دس ذوالحجہ مبارکہ کے دن منع ہیں	۲۷۰
۱۹۷	کنکریاں کہاں سے ماری جائیں	۲۷۲
۱۹۸	عُذر کے باعث رمی میں تاخیر اور کراہت ؟	″
۱۹۹	سواری پر رمی کرنا	۲۷۳
۲۰۰	جمروں کے پاس ٹھہرنا اور رمی کے وقت کیا پڑھنا ہے ۔	″
۲۰۱	زوال سے قبل یا بعد کنکریاں مارنا ؟	۲۷۴
۲۰۲	مقام منیٰ میں عقبہ کے پیچھے رات گزارنا	″
۲۰۳	مناسک حج میں تقدّم و تاخر ؟	۲۷۵
۲۰۴	شکار کرنے پر کفّارہ	۲۷۶
۲۰۵	بیماری کا کفارہ	۲۷۷
۲۰۶	ضعفاء کا مزدلفہ سے جلدی نکلنا	۲۷۸
۲۰۷	قربانی کے جانور کو جھول پہنانا	″
۲۰۸	المُحْصَر ، جسے مجبوراً خانہ کعبہ سے	۲۷۹

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	رکنا پڑے ؟	
۲۰۹	مُحرم کی تکفین	۲۸۰
۲۱۰	شبِ مزدلفہ، عرفات میں قیام	۲۸۱
۲۱۱	مقام منیٰ میں جس شخص پر سورج غروب ہو	″
۲۱۲	جو بلا سر منڈائے لوٹے ؟	″
۲۱۳	عرفات میں طواف زیارت سے قبل بیوی سے مباشرت	۲۸۲
۲۱۴	جلدی احرام باندھنا	۲۸۳
۲۱۵	حج یا عمرہ سے واپسی	″
۲۱۶	عملِ واپسی	۲۸۴
۲۱۷	قصر مُو سے قبل عورت کا کنگھی کرنا	۲۸۵
۲۱۸	وادی محصب میں ٹھہرنا	″
۲۱۹	جس نے مکہ مکرمہ میں احرام باندھا کیا وہ طواف بھی کرے ؟	۲۸۶
۲۲۰	محرم کا سنگھیاں لگوانا	″
۲۲۱	مکہ مکرمہ میں اسلحہ کے ساتھ چلنا	۲۸۷
	کتاب النکاح	۲۸۹
۲۲۲	بیویوں کے درمیان تقسیم اوقات	″
۲۲۳	حق مہر کی کم مقدار	۲۹۰
۲۲۴	بیوی کی موجودگی میں پھوپھی کے نکاح کی ممانعت	۲۹۱
۲۲۵	پیغام نکاح ، پر پیغام	″
۲۲۶	بالغہ اپنے نکاح میں ولی سے بااختیار ہے	۲۹۳

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۲۲۷	چار عورتوں کی موجودگی میں مزید نکاح ؟	۲۹۳
۲۲۸	مہر کب واجب ہونا ہے	۲۹۴
۲۲۹	وٹہ سٹہ کی شادی	″
۲۳۰	خفیہ نکاح	۲۹۵
۲۳۱	مال، بیٹی، دو بہنوں میں ملک یمین کی کیفیت	۲۹۶
۲۳۲	بیماری کے باعث قربت کا حکم	۲۹۷
۲۳۳	باکرہ سے اجازت لینا	۲۹۸
۲۳۴	بلا ولی نکاح	″
۲۳۵	بلا حق مہر نکاح کی کیفیت	۲۹۹
۲۳۶	دوران عدت نکاح	۳۰۲
۲۳۷	عزل	۳۰۵
	کتاب الطلاق	۳۰۸
۲۳۸	طلاق مسنونہ	″
۲۳۹	غلام کی بیوی کو طلاق	۳۰۹
۲۴۰	بیوہ اور مطلقہ عدت کہاں بیٹھیں ؟	۳۱۰
۲۴۱	غلام کے نکاح میں طلاق کا حق	۳۱۱
۲۴۲	مہر میں کمی، بیشی پر طلاق	۳۱۲
۲۴۳	خلع میں کتنی طلاقیں ہو سکتی ہیں	۳۱۳
۲۴۴	قبل از نکاح طلاق	″
۲۴۵	دوبارہ پہلے شوہر سے نکاح کی کیفیت؟	۳۱۴
۲۴۶	بیوی یا کسی دوسرے کو طلاق کا اختیار دینا	″

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۲۴۷	کنیز عورت کی خرید اور نکاح ؟	۳۱۷
۲۴۸	غلام کی کنیز بیوی کا آزاد کرنا	۳۱۸
۲۴۹	مریض کی طلاق	۳۱۹
۲۵۰	حاملہ کی عدت	۳۲۰
۲۵۱	ایلاء عدم مباشرت پر قسم	۳۲۱
۲۵۲	قبل از جماع تین طلاقیں	۳۲۳
۲۵۳	مطلقہ منکوحہ کو قبل از مباشرت طلاق	″
۲۵۴	قبل از عدت کامل سفر کرنا	۳۲۴
۲۵۵	متعہ	۳۲۵
۲۵۶	دو میں سے پسندیدہ بیوی	۳۲۶
۲۵۷	لعان (شوہر کا بیوی پر الزام زنا...؟	۳۲۷
۲۵۸	بوقت طلاق، بطور حسن سلوک کچھ ادا کرنا	″
۲۵۹	عدت کے دوران جو کچھ زینت کرنے میں مکروہ ہے۔	۳۲۸
۲۶۰	قبل از تکمیل عدت طلاق یا موت گھر سے منتقل ہونا	۳۲۹
۲۶۱	ام ولد کی عدت	۳۳۲
۲۶۲	ایسے کلمات جو طلاق پر دلالت کریں۔	۳۳۳
۲۶۳	اپنے بچے کے ہونے میں شک	″
۲۶۴	عورت کا پہلے اسلام لانا	۳۳۴
۲۶۵	تکمیل عدت	۳۳۵
۲۶۶	طلاق رجعی اور ایک حیض	۳۳۸
۲۶۷	عدت مستحاضہ	۳۳۹

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۲۶۸	رضاعت، (بچے کو دودھ پلانے کی عدت)	۳۴۰
	کتاب الضحایا (قربانی)	۳۴۷
۲۶۹	قربانی کے جانور وغیرہ	〃
۲۷۰	مکروہاتِ قربانی	۳۴۸
۲۷۱	قربانی کا گوشت	۳۴۹
۲۷۲	نماز عید سے پہلے قربانی	۳۵۱
۲۷۳	ایک قربانی میں کتنے آدمی شرکت کر سکتے ہیں؟	۳۵۲
۲۷۴	ذبیحہ	۳۵۳
۲۷۵	شکار اور مکروہ درندے	۳۵۴
۲۷۶	گوہ کھانے کا حکم؟	۳۵۵
۲۷۷	مچھلی کا حکم	۳۵۷
۲۷۸	جو مچھلی پانی میں مر گئی	۳۵۸
۲۷۹	ماں اور بچے کے ذبح کا حکم؟	〃
۲۸۰	مکڑی کا کھانا	۳۵۹
۲۸۱	عربی نصاریٰ کا ذبیحہ	۳۶۰
۲۸۲	جو جانور پتھر سے مارا گیا	〃
۲۸۳	بکری وغیرہ کا مرنے سے پہلے ذبح کرنا۔	۳۶۱
۲۸۴	نامعلوم گوشت کی خرید	〃
۲۸۵	سدھائے کتے کا شکار	۳۶۲
۲۸۶	عقیقہ	۳۶۳

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	کتاب الدیات	۳۶۵
۲۸۷	دیت۔ خون بہا	〃
۲۸۸	ہونٹوں کی دیت	۳۶۶
۲۸۹	قتل عمد کی دیت	〃
۲۹۰	قتل خطا کی دیت	۳۶۷
۲۹۱	دانتوں کی دیت	۳۶۸
۲۹۲	زخمی دانت سیاہ، اور آنکھ کی بینائی ختم	۳۶۹
۲۹۳	اجتماعی قتل میں دیت	۳۷۰
۲۹۴	زوجین کا ایک دوسرے کی دیت میں وارث ہونا	〃
۲۹۵	زخم کی دیت	۳۷۱
۲۹۶	جنین کی دیت	۳۷۲
۲۹۷	زخمی سر اور چہرہ کی دیت	۳۷۳
۲۹۸	کنواں وغیرہ کی کھدائی پر حکم دیت	〃
۲۹۹	عاقلہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں قتل خطا کی دیت	۳۷۵
۳۰۰	احکامِ قسم	۳۷۶
	کتاب الحدود فی السرقہ (چوری کی سزا)	۳۷۹
		〃
۳۰۱	غلام کا مالک کی چوری کرنا	〃
۳۰۲	پھل یا ایسی اشیاء کی چوری جو ذخیرہ نہیں	۳۸۰

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	ہوسکتیں	
۳۰۳	بعد از مقدمہ مال مسروقہ کو ہبہ کرنا	۳۸۳
۳۰۴	کتنی مقدار پر ہاتھ کاٹا جائے	۳۸۴
۳۰۵	ایسا چور جس کا پہلے ہی ہاتھ پاؤں کاٹا جا چکا ہو۔	۳۸۶
۳۰۶	مفرور غلام کا چوری کرنا	۳۸۷
۳۰۷	مختلِس (چھیننے والا)	۳۸۸
۳۰۸	حدود زنا، رجم (سنگساری)	۳۸۹
۳۰۹	اقرارِ زنا	۳۹۲
۳۱۰	جبراً زنا	۳۹۷
۳۱۱	زانی اور شرابی غلاموں پر حد	۳۹۸
۳۱۲	اشارۃً تہمت پر حد	۴۰۰
۳۱۳	شرابی پر حد	۴۰۱
۳۱۴	بدبودار شہد وغیرہ کی شراب؟	۴۰۲
۳۱۵	حرمت خمر اور مشروباتِ مکروہہ	۴۰۳
۳۱۶	مخلوط شراب	۴۰۵
۳۱۷	مشک اور مرتبان کی شراب	۴۰۶
۳۱۸	بہت تیز شراب	۴۰۷
	کتاب الفرائض	۴۰۹
۳۱۹	تقسیم ترکہ	〃
۳۲۰	پھوپھی کی میراث	۴۱۱
۳۲۱	کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی وارث ہوا؟	۴۱۲

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۳۲۲	مسلمان، کافر کا وارث نہیں	۴۱۳
۳۲۳	ولاء کی وراثت	۴۱۴
۳۲۴	جہیل کی میراث (دارالحرب سے قیدی بچہ لایا جائے)	۴۱۷
۳۲۵	وصیت کی فضیلت	۴۱۸
۳۲۶	بوقت وصال تہائی مال کی وصیت	〃
	کتاب الایمان والنذور	۴۲۲
۳۲۷	قسم کے کفارہ کی کم مقدار؟	〃
۳۲۸	بیت اللہ شریف تک پیدل پہنچنے کی قسم	۴۲۴
۳۲۹	جو شخص نذر پوری نہ کرسکے؟	۴۲۶
۳۳۰	قسم میں انشاء اللہ کہنا	۴۲۷
۳۳۱	فوت شدہ پر نذر	۴۲۸
۳۳۲	قسم یا نذر معصیت	〃
۳۳۳	غیر اللہ کی قسم؟	۴۳۰
۳۳۴	بیت اللہ کے دروازے کے لیے جو اپنا مال وقف کرے	〃
۳۳۵	لغو قسم	۴۳۱
	کتاب البیوع فی التجارات والسلم	۴۳۲
۳۳۶	بیع عرایا	〃
۳۳۷	پھل تیار ہونے سے پہلے فروخت کرنا مکروہ ہے؟	۴۳۳

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۳۳۸	پھل میں بعض کی فروختگی	۴۲۴
۳۳۹	خشک اور تر کھجور میں ملاوٹ پر کراہت۔	۴۲۵
۳۴۰	ملکیت سے پہلے فروخت	۴۲۶
۳۴۱	نونقد تیرہ ادھار	۴۲۸
۳۴۲	گندم کے عوض جو	″
۳۴۳	غلہ کی قیمت پر دوسری اشیاء کی خرید؟	۴۲۹
۳۴۴	بیوپاری کی ایجنٹ سے علیحدگی میں ملاقات۔	۴۳۰
۳۴۵	کیلی اشیاء میں بیع سلم	۴۳۱
۳۴۶	بیع میں ذمہ داری	″
۳۴۷	خرید و فروخت میں دھوکہ دہی	۴۳۲
۳۴۸	بیع مزابنہ	۴۳۴
۳۴۹	گوشت کے عوض جانور خریدنا	۴۳۶
۳۵۰	قیمت پر قیمت، (بولی پر بولی لگانا)	۴۳۷
۳۵۱	جب بائع اور مشتری میں سودا پختہ ہوا؟	۴۳۸
۳۵۲	بائع اور مشتری کا اختلاف	۴۳۹
۳۵۳	..... جب خریدار مفلس ہو جائے	″
۳۵۴	بھاؤ مقرر کرنا	۴۵۰
۳۵۵	شرطیہ بیع اور اس کے مفاسد	۴۵۱
۳۵۶	پیوند شدہ کھجور اور مالدار غلام کی فروخت	۴۵۲
۳۵۷	خاوند والی کنیز کی خرید، یا ہدیہ..... ؟	۴۵۳
۳۵۸	ایک سال اور تین دن پر شرط	۴۵۴
۳۵۹	وَلَاءِ کی بیع	۴۵۵
۳۶۰	اُمّ ولد کی بیع	۴۵۶
۳۶۱	جانور کے عوض نقد یا ادھار بیع	″
۳۶۲	بیع میں شراکت	۴۵۷
۳۶۳	القضاء	۴۵۹
۳۶۴	ہبہ اور صدقہ	۴۶۰
۳۶۵	عطیہ	۴۶۱
۳۶۶	تاحیات یا عارضی سکونت	۴۶۴
	کتاب الصرف و ابواب الربوا	۴۶۵
۳۶۷	سونا، چاندی ایک دوسرے کے بدلے فروخت کرنا۔	″
۳۶۸	پیمائشی اور وزنی اشیاء میں سود	۴۶۸
۳۶۹	عطیہ یا قرضہ کی قبضہ سے قبل فروختگی	۴۷۱
۳۷۰	مفروض، عمدہ لوٹائے	۴۷۲
۳۷۱	درہم و دینار میں کاٹنے پر کراہت	۴۷۴
۳۷۲	باغ اور کھیتی میں معاملہ	″
۳۷۳	حاکم کی اجازت یا بلا اجازت زمین آباد کرنا۔	۴۷۶
۳۷۴	آبپاشی میں پانی کی تقسیم پر موافقت	۴۷۷
۳۷۵	متعلقاتِ غلام	۴۷۸
۳۷۶	مُدبَّر کی بیع	۴۸۲
۳۷۷	دعویٰ، شہادت اور دعویٰ نسب	۴۸۴
۳۷۸	گواہ کے ساتھ قسم	۴۸۵
۳۷۹	مقدمات میں قسم	۴۸۶

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۳۸۰	رہن	۴۸۷
۳۸۱	صاحبِ شہادت	۴۸۸
	کتاب اللقطہ	۴۸۹
۳۸۲	گری پڑی اشیاء	″
۳۸۳	شفعہ	۴۹۱
۳۸۴	مکاتب	۴۹۳
۳۸۵	گھوڑ دوڑ	۴۹۴
۳۸۶	سیرت	۴۹۶
۳۸۷	چندہ فی سبیل اللہ	۴۹۷
۳۸۸	جماعت سے علیحدگی اور امیر کی نافرمانی	″
۳۸۹	عورتوں کا قتل	۴۹۹
۳۹۰	مُرتَد	″
۳۹۱	ریشم پہننے کی ممانعت	۵۰۰
۳۹۲	سونے کی انگوٹھی	۵۰۲
۳۹۳	بلا اجازت دودھ دوھنا	″
۳۹۴	حرمین شریفین میں مشرکین کا داخلہ؟	۵۰۳
۳۹۵	دوسرے کی جگہ بیٹھنا	۵۰۴
۳۹۶	دَم کرنا	″
۳۹۷	نیک شگون، اچھا نام	۵۰۶
۳۹۸	کھڑے ہو کر پینا	۵۰۷
۳۹۹	چاندی کے برتن میں پینا	″
۴۰۰	دائیں ہاتھ سے کھانا پینا	۵۰۸
۴۰۱	دائیں طرف بڑھانا	۵۰۹

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۴۰۲	فضائل قبول دعوت	۵۱۰
۴۰۳	فضائل مدینہ منوّرہ	۵۱۳
۴۰۴	کُتے پالنا	″
۴۰۵	جھوٹ، بدظنی، جاسوسی اور چغلی کی مذمت	۵۱۴
۴۰۶	سوال اور صدقہ کی ذلت سے بچنا	۵۱۶
۴۰۷	خط کی ابتداء، کس کلمہ سے کی جائے	۵۱۷
۴۰۸	اجازت طلب کرنا	۵۱۸
۴۰۹	تصاویر اور گھنٹی	۵۱۹
۴۱۰	شطرنج وغیرہ کھیلنا	۵۲۰
۴۱۱	کھیل دیکھنا	″
۴۱۲	عورتوں کا اپنے بال ملانا	۵۲۱
۴۱۳	شفاعت	۵۲۲
۴۱۴	آدمیوں کے لیے خوشبو	″
۴۱۵	دُعا	۵۲۳
۴۱۶	سلام کا جواب	″
۴۱۷	دُعا	۵۲۵
۴۱۸	مسلمان سے ناراضگی	۵۲۶
۴۱۹	دینی معاملہ میں کسی کو کافر کہنا	″
۴۲۰	لہسن سے کراہت	۵۲۷
۴۲۱	خواب دیکھنا	″
۴۲۲	ایک جامع حدیث	۵۲۸
۴۲۳	زہد اور تواضع	۵۳۰
۴۲۴	رضائے الٰہی کے لیے محبت	۵۳۲

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۴۲۵	عمدہ بات اور صدقہ کی فضیلت	۵۳۳
۴۲۶	ہمسائے کا حق	۵۳۴
۴۲۷	تحریری علم	۵۳۵
۴۲۸	خضاب لگانا	″
۴۲۹	یتیم سے قرض لینا	۵۳۶
۴۳۰	شرمگاہ دیکھنا ؟	۵۳۸
۴۳۱	پانی میں سانس لینا	″
۴۳۲	عورتوں سے مصافحہ	۵۳۹
۴۳۳	فضائل صحابہ کرام (علیہم الرضوان)	۵۴۰
۴۳۴	سراپائے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (حلیہ مبارکہ)	۵۴۲
۴۳۵	روضۂ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۵۴۳
۴۳۶	حیاء	۵۴۳
۴۳۷	خاوند کے حقوق	۵۴۴
۴۳۸	چھینک کا جواب	۵۴۵
۴۳۹	مہمان نوازی	″
۴۴۰	طاعون سے بھاگنا	۵۴۶
۴۴۱	غیبت اور بہتان	″
۴۴۲	نادر باتیں	۵۴۷
۴۴۳	چوہے کا گھی میں گرنا	۵۵۶
۴۴۴	مردار کے چمڑے کی رنگائی	″
۴۴۵	پچھنے (جونک) لگوانا	۵۵۸
۴۴۶	تفسیر	۵۶۲
	انوارِ امام اعظم	۵۶۸

www.sirat-e-mustaqeem.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحدیثِ نعمت

اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ کا ہزار ہا بار شکر ہے کہ جس نے ہمیں اپنے پیارے حبیب، رسول کریم، سید الانبیاء، خاتم المرسلین رحمۃ للعلمین جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت ورأفت کے صدقے، تصانیفِ اسلامیہ خصوصاً کتبِ احادیث "صحاح ستہ، طحاوی شریف، مشکوٰۃ شریف، موطا امام مالک اور دیگر عربی کتابوں کے تراجم وشروح تسلسل کے ساتھ شائع کرنے کی سعادت سے نوازا!

ہماری تمنا تھی کہ دیگر کتب حدیث کی طرح "موطا امام محمد" بھی نہائت عمدہ آسان اور خوبصورت ترجمہ وتفہیم کے ساتھ پیش کرنے کا موقعہ نصیب ہو، الحمد للہ! یہ حسین آرزو بھی پایۂ تکمیل کو پہنچی! ملت اسلامیہ کی نامور علمی وقلمی شخصیت، پاک وہند کے معروف قلمکار، محقق عالم، مقرر، مصنف، مترجم مولانا علامہ الحاج محمد منشا تابش قصوری، فاضل دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور، مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، خطیب جامع مسجد ظفریہ مرید کے، نے ہماری گزارش پر "موطا امام محمد" کا ترجمہ فرمایا، جسے ہم اپنی شاندار معیاری طباعت واشاعت کو برقرار رکھتے ہوئے بصد فرحت وانبساط اہلِ علم وعمل کی خدمت میں پیش کرتے ہیں، نیز حضرت مترجم کے بے حد ممنون ہیں، اللہ تعالیٰ موصوف کی اس خدمت کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے (آمین)

قارئین سے التماس ہے کہ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور اپنے اس عظیم اشاعتی ادارے "فرید بکسٹال" کی ترویج وترقی کے لیے خصوصی دعاؤں سے معاونت کرتے رہیں۔ نیز گرامی قدر علماء کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ ہماری کسی بھی شائع کردہ کتاب میں کوئی خامی، غلطی وغیرہ ملاحظہ کریں تو براہِ کرم آگاہ فرمائیے تاکہ آئندہ اشاعت میں آپ کی مقدس رائے کا احترام کرتے ہوئے ازالہ کیا جا سکے۔

فقط

طالبِ دُعا ـــــ سید اعجاز احمد

ناظم :- فرید بکسٹال۔ اردو بازار لاہور (پاکستان)

www.sirat-e-mustaqeem.com

تقدیم

فقیہ اسلام امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ تعالیٰ

مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری ــــ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

دنیائے اسلام کے عظیم فقیہ، فقہ حنفی کے اولین مرتب، امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک کے شاگرد، امام شافعی کے استاذ، امام احمد بن حنبل کے استاذ الاساتذہ، فقہ، حدیث، تفسیر اور علوم عربیہ میں یکتائے زمانہ امام محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکابر علماءِ اسلام کے ممدوح اور مجتہدِ عصر تھے۔

ولادت وولدیت حضرت امام محمد کی کنیت ابو عبداللہ، والد ماجد کا نام حسن، جد امجد کا نام فرقد ہے[۱] ابن کثیر نے دادا کا نام زفر بتایا ہے[۲] بعض حضرات نے دادا کا نام عبداللہ اور پردادا کا نام طاؤس بن ہرمز ملک بنی شیبان بیان کیا ہے[۳] اکثر علماء نے دادا کا نام فرقد ہی بیان کیا ہے۔ نسبت شیبانی کی وجہ یہ ہے کہ آپ کا خاندان بنو شیبان کا آزاد کردہ غلام تھا[۴]

ابن سعد کہتے ہیں کہ آپ کا تعلق جزیرہ سے تھا آپ کے والد لشکر شام میں بحیثیت فوجی شامل تھے وہاں ۱۳۲ھ میں امام محمد پیدا ہوئے[۵] خطیب بغدادی کہتے ہیں کہ آپ کا خاندان دمشق کے ایک گاؤں حرستا کا رہنے والا تھا آپ کے والد عراق آئے تو واسط میں امام محمد پیدا ہوئے[۶]

عمر رضا کحالہ نے آپ کا سن پیدائش ۱۳۵ھ/۷۵۲ء لکھا ہے بعض حضرات نے ۱۳۲ھ اور بعض نے ۱۳۱ھ

---

[۱] عمر رضا کحالہ: معجم المؤلفین (مکتبۃ المثنی، بیروت) ج ۹ ص ۲۰۷۔

[۲] ابن کثیر: البدایہ والنہایہ (مکتبۃ المعارف، بیروت) ج ۱۰ ص ۲۰۲۔

[۳] ابو محمد عبدالقادر قرشی: الجواہر المضیہ (حیدر آباد، دکن) ج ۲ ص ۵۲۶۔

[۴] ابن کثیر: البدایہ والنہایہ، ج ۱۰، ص ۲۰۲۔

[۵] محمد بن علوی مالکی: انوار المسالک الی روایات مؤطا مالک (مطبوعہ قطر) ص ۱۶۲۔

[۶] ابو بکر احمد بن علی، خطیب بغدادی: تاریخ بغداد (دار الکتاب العربی، بیروت) ج ۲ ص ۱۷۲۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بیان کیا ہے [۱]

اکتساب علوم علامہ سمعانی کا بیان ہے کہ امام محمد کے والد ماجد انہیں تعلیم کے لیے امام ابو حنیفہ کے پاس لے گئے انہوں نے ان کی خوب صورتی کے پیش نظر فرمایا کہ ان کا سر منڈوا دو اور انہیں پرانے کپڑے پہناؤ۔ حکم کی تعمیل کی گئی لیکن سر منڈوانے سے ان کی صباحت میں مزید اضافہ ہو گیا۔ ابو نواس نے اسی واقعہ کے پیش نظر کہا:

حَلَقُوْا رَأْسَهٗ لِيَكْسُوْهُ قُبْحًا ۔ غَيَّرَةً مِّنْهُمْ عَلَيْهِ وَشُحًّا
كَانَ فِيْ وَجْهِهٖ صَبَاحٌ وَّلَيْلٌ ۔ نَزَعُوْا لَيْلَهٗ وَاَبْقَوْهُ صُبْحًا [۲]

اہل علم نے اس پر غیرت کھاتے ہوئے اور تحفظ کے لیے اس کا سر مونڈ دیا تاکہ اس کا حسن ماند پڑ جائے اس کے چہرے میں دن اور رات جمع تھے انہوں نے رات کو الگ کر دیا اور صبح باقی رہنے دی۔

امام محمد فرماتے ہیں میرے والد نے ترکہ میں تیس ہزار درہم چھوڑے میں نے ان میں سے پندرہ ہزار نحو اور شعر پر صرف کیے اور پندرہ ہزار فقہ اور حدیث پر [۳]

قوت حافظ امام محمدؒ جب حضرت امام ابو حنیفہ کی خدمت میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: پہلے قرآن پاک یاد کرو، ایک ہفتہ کے بعد پھر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے قرآن پاک یاد کر لیا ہے [۴]

اساتذہ امام محمد کو اپنے دور کے جلیل القدر اساتذہ سے استفادہ کا موقع ملا۔ انہوں نے اتنی محنت اور اتنے ذوق و شوق سے تحصیل علوم کی کہ اپنے معاصرین سے سبقت لے گئے۔ چند اساتذہ کے اسماء مبارکہ یہ ہیں:

(۱) امام ابو حنیفہ (۲) امام مالک بن انس (۳) مسعر ابن کدام (۴) سفیان ثوری (۵) عمر ابن ذر (۶) مالک ابن مغول (۷) اوزاعی (۸) قاضی ابو یوسف [۵] (۹) زمعہ ابن صالح (۱۰) بکیر ابن عامر [۶]

---

[۱] عمر رضا کحالہ: معجم المؤلفین، ج ۹، ص ۲۰۷

[۲] ابو محمد عبد القادر القرشی: الجواہر المضیہ، ج ۲ ص ۷-۵۲۶۔

[۳] ابو بکر احمد بن علی، خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ج ۲، ص ۱۷۳۔

[۴] ابو محمد عبد القادر القرشی، الجواہر المضیہ، ج ۲ ص ۵۲۸۔

[۵] ابن کثیر دمشقی: البدایہ والنہایہ، ج ۱۰، ص ۲۰۲

[۶] خطیب بغدادی، تاریخ بغداد جلد ۲ ص ۱۷۲

www.sirat-e-mustaqeem.com

ابتدائی تعلیم حاصل کرنے اور قرآن پاک یاد کرنے کے بعد امام ابوحنیفہ کے حلقۂ درس میں شامل ہوئے، دو سال تک مسائل فقیہہ حاصل کئے، ان کے استنباط کا طریقہ سیکھا اور اجتہاد کے انداز سے شناسائی حاصل کی، حضرت امام اعظم کے وصال کے بعد علمی پیاس بجھانے اور تکمیل کے مدارج طے کرنے کے لیے امام ابو یوسف کا تلمذ اختیار کیا۔

حضرت امام اعظم اور ابو یوسف چونکہ دونوں استاذ ہیں اس لیے فقہاء کرام انہیں شیخین کہتے ہیں، امام ابو یوسف اور امام محمد کو امام اعظم کے شاگرد ہونے کی بناء پر صاحبین کہا جاتا ہے، امام اعظم اور امام محمد طرفین کہلاتے ہیں[1]

حدیث پاک کی سماعت کے لیے امام مالک کے حلقۂ درس میں شامل ہوئے، امام شافعی فرماتے ہیں میں نے امام محمد سے سنا کہ میں تین سال سے کچھ زیادہ عرصہ امام مالک کی خدمت میں رہا اور ان سے سات سو سے زیادہ حدیثیں سنیں[2] موطا امام محمد میں ایک ہزار پانچ حدیثیں بلا واسطہ امام مالک سے مروی ہیں۔

درس وافادہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم، اساتذہ کی شفقت امام محمد کی ذہانت اور وفور شوق کا کرشمہ یہ تھا کہ آپ بیس سال کی عمر میں کوفہ کی مسجد میں درس دینے[3] لگے حرمین شریفین کے بعد کوفہ اس دور کا عظیم علمی مرکز تھا ایسے میں امام محمد کا مسند تدریس کو زینت بخشنا اور متلاشیان علم کا مرجع ہونا امام کے کمال علمی کی بین دلیل ہے۔

امام مالک حدیث کے مسلم امام ہیں، فقہ اور اجتہاد میں بلند ترین مقام پر فائز ہیں، یہی وجہ تھی کہ جب امام محمد امام مالک سے حدیث کی روایت کرتے تو حدیث کی سماعت کرنے والوں کی اس قدر کثرت ہوتی کہ جگہ ناکافی ہو جاتی[4]

محمد بن سماعہ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ ابن ابان بڑے خوش شکل تھے اور ہمارے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے۔ میں انہیں امام محمد کی مجلس کی طرف بلایا کرتا تھا وہ کہتے کہ یہ لوگ حدیث کے مخالف ہیں، عیسیٰ کو حدیث کا بڑا ذخیرہ یاد تھا۔ ایک دن انہوں نے ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑھی یہ امام محمد کی مجلس کا دن تھا میں انہیں اصرار کر کے مجلس میں لے گیا جب امام محمد فارغ ہوئے تو میں نے کہا یہ آپ کے بھائی ابان ابن صدقہ کے بیٹے ہیں یہ بڑے ذکی اور حدیث کے عالم ہیں۔ میں انہیں آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی دعوت دیتا تھا تو یہ انکار کر دیتے تھے ان کا خیال ہے کہ ہم حدیث کے مخالف ہیں۔

---

[1] عبدالحی لکھنوی، مولانا، مقدمہ التعلیق الممجد (نور محمد، کراچی) ص ۲۸۔

[2] خطیب بغدادی: تاریخ بغداد، ج ۲ ص ۱۷۳۔

[3] خطیب بغدادی: تاریخ بغداد، ج ۲ ص ۱۷۴۔

[4] محمد بن علوی مالکی: انوار المسالک ص ۱۶۴۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

امام محمد، عیسیٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: بیٹے! تمہارے خیال میں ہم نے کس حدیث کی مخالفت کی ہے۔ عیسیٰ نے مختلف ابواب سے متعلق بچیس مسائل پوچھے۔ امام محمد انہیں جواب دیتے رہے اور نشاندہی فرماتے رہے کہ فلاں حدیث منسوخ ہے اور اپنے مذہب پر اس کثرت سے دلائل و شواہد پیش کئے کہ عیسیٰ قائل ہو گئے اور باقاعدگی سے امام محمد کی خدمت میں حاضر رہنے لگے۔ قاضی ابو خازم کہتے ہیں میں نے اہل بغداد میں عیسیٰ اور بشر ابن الولید سے حدیث کا بڑا عالم نہیں دیکھا[1]

تلامذہ امام محمد نے درس و تدریس میں خاص طور پر فقہ اور حدیث پر توجہ دی اور بہت جلد علم کے شائقین کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لی۔ بڑے بڑے محدثین اور فقہائے مجتہدین آپ کے شاگردوں میں شامل ہیں۔ چند نامور تلامذہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ امام محمد ابن ادریس شافعی، امام شافعی کو کون نہیں جانتا۔ وہ ائمہ اربعہ میں سے تیسرے امام ہیں اور اکثر و بیشتر محدثین آپ ہی کے مقلد ہیں۔ انہوں نے امام محمد سے خوب خوب استفادہ کیا۔ امام محمد نے امام شافعی کی والدہ سے نکاح کیا تھا اور اپنی کتابیں امام شافعی کے سپرد کر دی تھیں۔ یہاں تک کہ امام شافعی نے فرمایا میں نے امام محمد سے ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر علم حاصل کیا[2] بویطی کہتے ہیں کہ امام شافعی نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے علم میں میری دو حضرات سے امداد فرمائی حدیث میں ابن عیینہ سے اور فقہ میں محمد بن الحسن سے رضی اللہ تعالیٰ عنہما[3]

۲۔ ابو حفص الکبیر احمد بن حفص، آپ امام محمد کے اجلہ تلامذہ میں سے ہیں۔ آپ ہی نے امام بخاری کو بخارا میں فتویٰ دینے سے منع کیا تھا[4] ۲۱۸ھ میں وصال ہوا آپ کے صاحبزادے امام ابو عبداللہ محمد ابن احمد ابن حفص تھے اس لیے انہیں صغیر اور آپ کو کبیر کہا گیا۔

۳۔ ابو سلیمان جوزجانی، موسیٰ ابن سلیمان، انہوں نے فقہ امام محمد سے حاصل کی، اصول اور امالی کے مسائل لکھے، حضرت معلی ابن منصور کے شریک درس تھے، مامون الرشید نے آپ کو منصب قضا پیش کیا جسے آپ نے قبول نہ کیا[5]

---

[1] عبدالحی لکھنوی، الفوائد البہیہ (نور محمد، کراچی) ص ۱۵۱

[2] عبدالحی لکھنوی، مولانا، مقدمۃ الہدایہ (اخیرین) (کتب خانہ رشیدیہ، دہلی) ص ۱۴

[3] عبدالقادر القرشی: الجواہر المضیہ، ج ۲، ص ۵۲۷۔

[4] عبدالاول جونپوری: مقدمہ فقہ اسلامی (مکتبہ غوثیہ، ملتان) ص ۲۶

[5] عبدالحی لکھنوی، مولانا: الفوائد البہیہ، ص ۲۱۶

www.sirat-e-mustaqeem.com

مولانا عبدالحی لکھنوی نے ابونصر احمد بن عباس عیاضی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انہوں نے امام ابومنصور ماتریدی کی معیت میں ابوبکر احمد ابن اسحاق جوزجانی سے فقہ حاصل کی انہوں نے ابوسلیمان موسیٰ جوزجانی سے اور انہوں نے امام محمد سے فقہ پڑھی [۱]

۴۔ موسیٰ ابن نصیر رازی، فقہ میں امام محمد کے شاگرد ہیں، حدیث کی روایت عبدالرحمٰن ابوزبیر سے کی۔ یہ ان کے آخری شاگرد ہیں، موسیٰ ابن نصیر کے شاگردوں میں ابوسعید بردعی اور ابوعلی وفاق ایسے اکابر فقہاء شامل ہیں [۲]

۵۔ محمد ابن سماعہ تمیمی، فقہ میں امام محمد اور ابویوسف کے شاگرد ہیں حدیث لیث ابن سعد سے حاصل کی، امام ابو یوسف کی وفات کے بعد مامون الرشید کے دور میں بغداد کے قاضی رہے، ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ وہ معتمد علیہ حفاظ میں سے تھے ۲۲۲ھ میں وصال ہوا [۳]

۶۔ ابویحییٰ معلی ابن منصور رازی، امام محمد اور امام ابویوسف کے شاگرد ہیں حدیث امام مالک، لیث، حماد اور ابن عیینہ سے حاصل کی، اپنے زمانہ کے جلیل القدر حافظ الحدیث تھے، ابن مدینی، امام بخاری (جامع کے علاوہ) امام ابوداؤد، امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے ان سے حدیث کی روایت کی ہے ۲۱۱ھ میں وصال ہوا۔ [۴]

۷۔ ابراہیم ابن رستم مروزی، ابوبکر کنیت اور نجم الدین لقب تھا۔ فقہ امام محمد سے حاصل کی اور ان سے نوادر کو لکھا، حدیث کو اسد عمرو بجلی اور ابوعصمہ نوح ابن مریم مروزی شاگردان امام ابوحنیفہ نیز امام مالک و ثوری وسعید وحماد ابن سلمہ اور اسمٰعیل ابن عیاش سے سنا۔ آپ سے امام احمد بن حنبل اور ابوخیثمہ زہیر ابن حرب نے روایت کی ۲۱۱ھ میں وفات پائی [۵]

۸۔ ہشام ابن عبداللہ رازی فقہ میں امام محمد اور ابویوسف کے شاگرد ہیں۔ رے میں انہی کے ہاں امام محمد کا وصال ہوا ان کی تصانیف میں نوادر اور صلوٰۃ الاثر ہے۔ علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال میں فرمایا کہ ہشام نے امام مالک سے حدیث کی روایت کی اور ان سے ابوحاتم نے روایت کی، ان کا کہنا ہے کہ

---

[۱] عبدالحی لکھنوی، مولانا: الفوائد البہیہ، ص ۲۳۔
[۲] ایضاً " " " ص ۲۱۶
[۳] ایضاً " " " ص ۱۷۰
[۴] ایضاً " " " ص ۲۱۵
[۵] فقیر محمد جہلمی، مولانا: حدائق الحنفیہ (مکتبہ حسن سہیل، لاہور) ص ۱۶۵

www.sirat-e-mustaqeem.com

میں نے ایک ہزار سات سو شیوخ سے ملاقات کی اور سات لاکھ درہم علم کے حصول کے لیے خرچ کئے ، ابو حاتم فرماتے ہیں کہ ہشام کی صداقت قابلِ اعتماد ہے ، میں نے مرتبے میں ان سے بڑا کوئی نہیں دیکھا ، ابن حبان نے کہا کہ ہشام معتمد علیہ تھے [1]

۹۔ عیسیٰ ابن ابان ، فقہ میں امام محمد کے شاگرد ہیں ، ہلال ابن یحییٰ نے کہا کہ اسلام میں (ان کے دور میں) عیسیٰ سے زیادہ فقیہ کوئی قاضی نہیں ہے ۔ کتاب الحجج ان کی تصنیف ہے ، امام طحاوی کے استاذ ، قاضی ابو خازم عبدالحمید ، فقہ میں حضرت عیسیٰ کے شاگرد تھے ، بصرہ میں محرم ۲۲۱ھ میں وفات پائی [2]

۱۰۔ محمد بن مقاتل رازی ، امام محمد کے شاگرد اور رے کے قاضی تھے ۔ ابو المطیع سے حدیث کی روایت کی ۔ علامہ ذہبی نے کہا وکیع اور ان کے طبقہ سے حدیث حاصل کی [3]

۱۱۔۱۲ علی ابن معبد اور ان کے والد معبد ابن شداد دونوں امام محمد کے شاگرد تھے ۔ علی ابن معبد کو مامون الرشید نے مصر کا قاضی بنانے کی پیش کش کی جسے انہوں نے قبول نہ کیا [4]

منصب قضا

خلفاء عباسیہ کے دور میں فاضل ترین علماء اور فقہاء کو منصب قضاء پر مقرر کیا جاتا تھا امام ابو یوسف نے امام محمد کی صلاحیت اور بالغ نظری کے پیشِ نظر ہارون الرشید سے سفارش کی کہ انہیں شام (رقہ) کا قاضی مقرر کیا جائے امام محمد فرماتے ہیں میں نے امام ابو یوسف کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں ایک عرصہ آپ کی خدمت میں رہا ہوں اور آپ کو استاذ اور امام مانا ہے ان امور کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ مجھے اس معاملے میں معاف رکھا جائے ۔

امام ابو یوسف نے فرمایا میں تمہارے ساتھ چل کر یحییٰ ابن خالد برمکی سے گفتگو کرتا ہوں ۔ میں دروازے پر بیٹھ گیا اور امام ابو یوسف نے اندر جا کر یحییٰ کو فرمایا ؛ یہ محمد ابن الحسن ہے اور ان اوصاف کا مالک ہے اور یہ قاضی بننے کے لیے تیار نہیں ہے یحییٰ نے کہا پھر آپ کیا کہتے ہیں ؟ امام ابو یوسف نے فرمایا ؛ اگر تم نے انہیں جانے دیا تو تمہیں ان جیسا دوسرا کوئی نہیں ملے گا چنانچہ یحییٰ نے میری ایک نہ سنی اور مجھے قاضی بنا دیا [5]

پھر ایک مرحلہ ایسا بھی آیا کہ آپ کو قضاء سے معزول کر دیا گیا ۔ بعد ازاں آپ کو قاضی القضا کے منصب پر مقرر

---

[1] عبدالحی لکھنوی ، مولانا : الفوائد البہیہ ص ۲۲۳ ۔

[2] ایضاً ؍ ؍ ؍ ص ۱۵۱ ۔

[3] عبدالقادر القرشی : الجواہر المضیہ ج ۲ ص ۱۳۴

[4] ایضاً : ؍ ؍ ؍ ؍ ص ۱۷۷

[5] حسین ابن علی الصیمری قاضی : اخبار ابی حنیفہ و صاحبیہ (حیدر آباد ۔ دکن) ص ۱۲۶

www.sirat-e-mustaqeem.com

کر دیا گیا (تفصیل آیندہ سطور میں آرہی ہے)

خودداری

دربار شاہی سے وابستگی کے باوجود امام محمد نے خودداری کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ ابوعبید قاسم ابن سلام کہتے ہیں کہ ہم امام محمد کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں بادشاہ وقت ہارون الرشید آگیا سب لوگ احتراماً اٹھ کر کھڑے ہو گئے لیکن امام محمد اسی طرح بیٹھے رہے خلیفہ اندر چلا گیا دوسرے لوگ بھی اس کے ہمراہ چلے گئے۔ کچھ دیر بعد بلاوا آگیا امام محمد اندر گئے تو آپ کے ساتھی پریشان ہو گئے کہ نہ معلوم کیا عتاب نازل ہو۔ تھوڑی دیر کے بعد امام محمد خوش خوش واپس تشریف لے آئے۔

امام نے بیان کیا کہ خلیفہ نے مجھ سے باز پرس کی کہ آپ دوسرے لوگوں کے ساتھ اٹھ کر کھڑے کیوں نہیں ہوئے؟ تو میں نے کہا: میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ نے مجھے جس طبقے میں رکھا ہے اس سے نکل جاؤں، آپ نے مجھے اہل علم کے زمرے میں شامل کیا ہے مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میں اہلِ خدمت کے گروہ میں شامل ہو جاؤں آپ کے ابن عم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ"۔ (الحدیث)

ترجمہ: "جس شخص کو یہ پسند ہو کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے ہوں تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے

اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد علماء ہیں، جو شخص حق خدمت اور بادشاہ کے اعزاز کے لیے کھڑا ہو تو اس میں دشمن کے لیے ہیبت ہے اور جو شخص بیٹھا رہے اس نے سنّت کی پیروی کی ہے جو آپ ہی سے حاصل ہوئی ہے اور آپ کا دین ہے۔ خلیفہ نے کہا: آپ نے سچ کہا:

پھر خلیفہ نے مجھ سے ایک مسئلہ پوچھا کہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنو تغلب سے اس شرط پر مصالحت کی تھی کہ وہ اپنے بچوں کو عیسائی نہیں بنائیں گے لیکن انہوں نے اپنے بچوں کو عیسائی بنا لیا ہے۔ اس لیے ان کا خون بہانا حلال ہے۔ آپ کی کیا رائے ہے؟

میں نے کہا حضرت عمر فاروق نے ان سے اسی شرط پر مصالحت کی تھی انہوں نے حضرت عمر کے بعد اپنی اولاد کو عیسائی بنایا۔ آپ کے ابن عم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے برداشت کیا اور علم میں ان کا وہ مقام ہے جو آپ پر مخفی نہیں ہے اس کے بعد یہی طریقہ چلتا رہا۔ گویا بعد کے خلفاء نے اس بات کو قبول کیا اور صلح باقی رکھی۔ اس سلسلے میں آپ پر کوئی حرف نہیں آتا۔ میرے علم میں جو کچھ تھا وہ میں نے ظاہر کر دیا آگے آپ جیسے بہتر سمجھیں۔ خلیفہ نے کہا نہیں! انشاء اللہ ہم وہی طرز عمل جاری رکھیں گے جو پہلے خلفاء نے جاری رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ کا حکم دیا چنانچہ آپ مشورہ کیا کرتے تھے پھر آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی توفیق لے کر جبریل امین آیا کرتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہاں! آپ اور آپ کے ساتھی حاکم وقت کے لیے دعا کریں۔ میں کچھ مال دے رہا ہوں جسے آپ اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیں چنانچہ بہت سارا مال لاکر آپ نے تقسیم کر دیا۔[1]

حق گوئی امام محمد ان علماء دین میں سے تھے جن کا دل خوف الٰہی سے معمور ہونے کے سبب خوف مخلوق سے آزاد ہوتا ہے اور وہ مزاج شاہی کی رعایت کرتے ہوئے کلمہ حق کہنے سے دریغ نہیں کرتے۔

۱۷۵ھ میں یحییٰ علوی (یحییٰ ابن عبداللہ ابن حسن ابن حسن ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے جب علم بغاوت بلند کیا تو ہارون الرشید ان کا سروسامان دیکھ کر حواس باختہ ہو گیا اور دب کر صلح اختیار کی۔ معاہدہ قلم بند ہوا اور یحییٰ کے اطمینان کے لیے بڑے بڑے علماء، فضلاء، اور محدثین نے اس پر دستخط کئے۔ یحییٰ صلح پر راضی ہو کر بغداد آ گئے۔[2]

چند دنوں کے بعد ہارون الرشید نے چاہا کہ اس معاہدہ کو ختم کر دیا جائے اور یحییٰ کو ٹھکانے لگا دیا جائے اس کا شرعی جواز حاصل کرنے کے لیے امام محمد، حسن ابن زیاد، لؤلؤی اور قاضی ابوالبختری وہب ابن وہب کو بلایا اور ان کے سامنے وہ معاہدۂ امان پیش کیا۔ امام محمد نے یہ جانتے ہوئے کہ خلیفہ وقت کیا چاہتا ہے جبین شاہی کے شکن آلود ہونے کی پروا کئے بغیر دو ٹوک الفاظ میں فیصلہ دیا کہ یہ پختہ امان ہے اس کے توڑنے کی کوئی صورت نہیں ہے پھر وہ معاہدہ حسن ابن زیاد کو دیا گیا۔ انہوں نے دبی زبان سے کہا یہ امان ہے۔ پھر وہ معاہدہ ابوالبختری کو دیا گیا انہوں نے کہا یہ بڑا شخص ہے اس نے مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کیا ہے، مسلمانوں کا خون بہایا ہے، اس کا فلاں فلاں جرم ہے اس کے لیے کوئی امان نہیں ہے۔ پھر انہوں نے اپنے موزے سے چھری نکالی اور اس معاہدے کو دو ٹکڑے کر کے اپنے خادم کو دے دیا۔ اور ہارون الرشید کی طرف متوجہ ہو کر کہا اے قتل کر دو اس کا خون میری گردن پر ہے۔

ہارون الرشید، امام محمد کی صاف گوئی سے اس قدر برہم ہوا کہ سامنے رکھی ہوئی۔ دوات اٹھا کر انہیں دے ماری جس سے ان کا چہرہ زخمی ہو گیا۔ ابن سماعہ کہتے ہیں میں اس وقت وہیں موجود تھا امام محمد باہر نکلے تو وہ رو رہے تھے میں نے پوچھا کیا آپ راہ خدا میں لگنے والی چوٹ کی بنا پر رو رہے ہیں؟ فرمایا نہیں میں اس لیے رو رہا ہوں کہ مجھے ابوالبختری سے پوچھنا چاہیے تھا کہ تم کس دلیل کی بنا پر یہ فیصلہ دے رہے ہو؟ مجھے

---

[1] حسین بن علی الصیمری، امام، اخبار ابی حنیفہ وصاحبیہ ص ۱۔ ۱۲۰

[2] شبلی نعمانی: سیرت النعمان (سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور) ص ۲۵۱

www.sirat-e-mustaqeem.com

ان کے خلاف دلیل قائم کرنی چاہیے تھی اور حق بات کہہ دینی چاہیے تھی اگرچہ مجھے قتل کر دیا جاتا۔

اقتدار شاہی کو یہ کلمۂ حق اس قدر ناگوار گزرا کہ آرڈر جاری کر دیا گیا کہ امام محمد نہ تو کوئی فتوٰے دے سکتے ہیں اور نہ فیصلہ صادر کر سکتے ہیں۔ اسی پابندی کے دوران ہارون کی بیوی ام جعفر نے ارادہ کیا کہ کچھ املاک وقف کر دے اس نے مسئلہ پوچھنے کے لیے کسی کو امام محمد کے پاس بھیجا امام نے فرمایا مجھے فتوٰی دینے سے روک دیا گیا ہے۔ ام جعفر نے ہارون سے بات کی تو یہ پابندی اٹھا لی گئی۔ پھر ہارون نے آپ کو اتنا قرب بخشا کہ آپ کو قاضی القضاۃ بنا دیا [1]

علمی انہماک حدیث شریف میں ہے۔ فَقِيهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے بھاری ہے، امام محمد ایسے ہی فقہاء میں سے تھے جن کے شب و روز مسائل دینیہ میں غور و فکر کرتے ہوئے بسر ہوتے ہیں۔

ایک مرتبہ امام شافعی نے آپ کے پاس رات گذاری اور صبح تک نوافل پڑھتے رہے اور آپ بستر پر لیٹے رہے، صبح ہوئی تو آپ نے نیا وضو کیے بغیر نماز ادا کر لی، امام شافعی نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا تم نے اپنی ذات کے لیے عمل کر کے صبح کر دی اور میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے لیے کتاب اللہ سے ایک ہزار سے زیادہ مسائل نکالے ہیں [2]

آپ دینی مسائل کو حل کرنے میں اس قدر محو ہوتے کہ کپڑے تبدیل کرنے کا خیال بھی نہ رہتا گھر والے اصرار کر کے کپڑے تبدیل کرواتے [3]

آپ نے اپنے گھر والوں کو کہہ رکھا تھا کہ کسی دنیاوی کام کے لیے مجھے پریشان نہ کیا جائے جس چیز کی ضرورت ہو میرے وکیل سے لے لی جائے تاکہ میں اطمینان کے ساتھ دینی خدمات کو جاری رکھ سکوں [4]

لغت کے امام علامہ شامی فرماتے ہیں کہ امام محمد، فراء نحوی لغوی کے خالہ زاد ہیں اور لغت میں ابو عبید، اصمعی، خلیل اور کسائی کی طرح امامت کے درجے پر فائز ہیں اور لغت میں آپ کی تقلید واجب ہے، ابو عبید نے جلالت قدر کے باوجود آپ کی تقلید کی اور آپ کے قول سے حجت

---

[1] حسین ابن علی الصیمری: اخبار ابی حنیفہ و صاحبیہ ص ۷۔ ۱۲۱۔

[2] فقیر محمد جہلمی: حدائق الحنفیہ: ص ۱۵۳

[3] ایضاً: ؍ ؍ ؍ ؍ ص ۱۵۲

[4] ابن کثیر: البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۲۰۲

www.sirat-e-mustaqeem.com

پکڑی، اسی طرح ابوالعباس نے لغت میں آپ کی تقلید کی، ثعلب کہتے تھے کہ ہمارے نزدیک امام محمد، سیبویہ کے اقران میں سے ہیں اور آپ کا قول لغت میں حجت ہے[1]

امام شافعی فرماتے ہیں کہ امام محمد کی فصاحت کی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں کہ قرآن پاک ان کی لغت میں نازل ہوا ہے[2]

پایۂ اجتہاد فقہاء مجتہدین کے سات مرتبے ہیں، ان میں سے پہلا طبقہ مجتہدین فی الشرع اور دوسرا طبقہ مجتہدین فی المذہب ہے ان دونوں طبقوں کی تفصیل اس طرح بیان کی گئی ہے۔

۱۔ مجتہدین فی الشرع، ائمہ اربعہ اور دیگر وہ ائمہ ہیں جنہوں نے اصولِ اجتہاد مقرر کئے اور ادلّہ اربعہ سے فروع کے احکام مستنبط کئے۔ یہ طبقہ کسی کا مقلد نہیں ہے نہ اصول میں نہ فروع میں۔

۲۔ مجتہدین فی المذہب جیسے امام ابویوسف، امام محمد اور امام ابوحنیفہ کے دیگر وہ تلامذہ جو ادلّہ اربعہ سے اپنے استاذ کے بیان کردہ اصول کے مطابق احکام کے استخراج کی قدرت رکھتے ہیں یہ حضرات فروع میں بعض اوقات اپنے استاذ سے اختلاف کرتے ہیں لیکن اصول میں مقلد ہیں۔

علامہ ابن کمال پاشا نے امام محمد کا شمار، مجتہدین فی المذہب میں کیا ہے[3] علامہ شامی نے یہ قول بغیر کسی اختلاف کے نقل کیا ہے۔

مولانا عبدالحی لکھنوی فرماتے ہیں کہ امام محمد اور امام ابویوسف نے بہت سے اصول میں امام اعظم سے اختلاف کیا ہے اس لیے صحیح یہ ہے کہ انہیں منتسبین (جو اکثر و بیشتر اصول میں کسی امام کی پیروی کریں) سے شمار کیا جائے جیسے علامہ عبدالوہاب شعرانی نے میزان الشریعہ میں اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنی تصانیف میں تصریح کی ہے[4]

فقہاء نے تصریح فرمائی ہے کہ ذوی الارحام کے تمام مسائل میں امام محمد کے قول پر فتویٰ ہے[5]

عبادت و ریاضت یوں تو امام محمد کا فقہ و اجتہاد میں صرف ہونے والا ایک ایک لمحہ عبادت ہی میں گزرتا تھا تاہم قرآن پاک کی تلاوت کثرت سے کرتے تھے امام طحاوی

---

[1] فقیر محمد جہلمی: حدائق الحنفیہ: ص ۱۵۴۔

[2] خطیب بغدادی: تاریخ بغداد ج ۲: ص ۱۷۵۔

[3] ابن عابدین شامی، علامہ: رسائل ابن عابدین (سہیل اکیڈمی، لاہور) ص ۱۱۔

[4] عبدالحی لکھنوی، علامہ: الفوائد البہیہ ص ۱۶۳

[5] ابن عابدین شامی: رد المحتار (احیاء التراث العربی، بیروت) جلد ۱ ص ۴۹۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

فرماتے ہیں کہ امام محمد کا معمول تھا کہ وہ دن رات میں دس پاروں کی تلاوت کرتے تھے [1]

قاضی ابو خازم فرماتے ہیں میں نے ابو بکر العمی کو کہتے ہوئے سنا کہ ابن سماعہ اور عیسیٰ ابن ابان نے نماز کا عمدگی کے ساتھ ادا کرنا امام محمد سے سیکھا [2]

حضرت امام محمد سے کسی نے پوچھا کہ آپ زہد کے موضوع پر کوئی کتاب کیوں نہیں لکھتے ؟ فرمایا: میں نے کتاب البیوع جو لکھی ہے مطلب یہ تھا کہ میں نے اس میں حلال و حرام کا بیان کر دیا ہے اور زہد یہی ہے کہ حلال سے دلچسپی رکھی جائے اور حرام سے بچا جائے۔

خشیت الٰہی حضرت امام محمد کا وصال ہشام ابن عبداللہ کے گھر ہوا، ان کا بیان ہے کہ جب آپ کے وصال کا وقت قریب ہوا تو آپ رو رہے تھے۔ سبب پوچھا گیا تو فرمایا: جب اللہ تعالیٰ مجھے اپنے دربار میں کھڑا کر کے پوچھے گا کہ تمہارے رے میں آنے کا سبب کیا تھا ؟ کیا تم میری راہ میں جہاد کے لیے آئے تھے یا میری رضا طلب کرنے ؟ تو میں کیا جواب دوں گا۔

آراء ائمہ امام ربانی محمد بن حسن شیبانی کا مقام اتنا بلند ہے کہ ان کے بارے میں کسی کی رائے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں لیکن بعض لوگ یہ دیکھنا پسند کرتے ہیں کہ کسی شخصیت کے بارے میں دنیائے اسلام کے مسلّم ارباب علم نے کیا رائے دی ہے۔ اس لیے ذیل میں چند حضرات کے ارشادات نقل کیے جاتے ہیں۔

اس سے پہلے گزر چکا ہے کہ امام شافعی، امام محمد کے اجلّہ تلامذہ میں سے ہیں، امام محمد انہیں انتہائی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے، ابوالحسن زیادی کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد کو نہیں دیکھا کہ وہ کسی صاحب علم کی تعظیم و تکریم امام شافعی کے برابر کرتے ہوں ایک دن امام محمد سوار ہو کر جا رہے تھے راستے میں امام شافعی مل گئے، امام محمد واپس اپنے گھر آ گئے اور تمام دن ان سے مجلس جاری رکھی اور کسی کو ملنے کی اجازت نہیں دی [3]

امام شافعی نے بھی دل کھول کر اپنے استاذ کو خراج عقیدت پیش کیا ہے چند اقوال ملاحظہ ہوں:

- فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ محمد بن الحسن کا احسان ہے [4]

---

[1] اکمل الدین بابرتی، امام، حاشیہ ہدایہ اخیرین (رشیدیہ، دہلی) ص ۶۱۔

[2] عبدالقادر القرشی: الجواہر المضیہ ج ۲ ص ۵۲۷۔

[3] ابن خلکان: وفیات الاعیان (دارالثقافۃ، بیروت) ج ۴ ص ۵۔ ۱۶۴

[4] خطیب بغدادی: تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۷۶۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

- اگر امام محمد نہ ہوتے تو میرے لیے علم کے وہ راستے نہ کھلتے جواب کھلے ہیں، تمام لوگ فقہ میں عراق والوں کے محتاج ہیں، عراق والے اہل کوفہ کے اور کوفہ والے ابوحنیفہ کے محتاج ہیں[1]
- میں نے محمد ابن حسن سے زیادہ عقل مند کوئی نہیں دیکھا[2]
- میں نے محمد ابن حسن سے زیادہ فصیح کوئی نہیں دیکھا میں جب انہیں قرآن پڑھتے ہوئے دیکھتا تو مجھے محسوس ہوتا کہ گویا قرآن پاک ان کی لغت میں نازل ہوا ہے[3]
- میں نے کوئی جسیم آدمی امام محمد سے زیادہ ذکی نہیں دیکھا[4]
- میں نے ان سے زیادہ حلال و حرام، علل اور ناسخ و منسوخ کا عالم نہیں دیکھا۔
- میں اپنے اوپر امام مالک پھر امام محمد کا حق استاذی جانتا ہوں۔
- میں نے جس سے بھی کوئی مسئلہ پوچھا اس کے چہرے میں ضرور تغیر پیدا ہوا سوائے محمد ابن الحسن کے۔
- اگر لوگ انصاف کرتے تو وہ جان جاتے کہ انہوں نے محمد ابن الحسن ایسا کوئی نہیں دیکھا، میں کبھی ان سے بڑے فقیہ کے پاس نہیں بیٹھا، ان کی طرح فقہ میں میری زبان کو کسی نے نہیں چلایا۔ وہ فقہ اور اس کے اسباب سے ایسی چیزیں جانتے تھے جن سے اکابر عاجز رہتے تھے[5]
- اللہ تعالیٰ نے علم میں دو حضرات سے میری امداد فرمائی ہے حدیث میں ابن عیینہ سے اور فقہ میں محمد ابن الحسن سے۔
- میں ان کے پاس دس سال حاضر رہا اور ان کے کلام سے دو اونٹوں کا بوجھ حاصل کیا۔ اگر وہ ہم سے اپنی عقل کے مطابق کلام کرتے تو ہم ان کا کلام سمجھ نہ پاتے۔ وہ ہماری عقلوں کے مطابق گفتگو کرتے تھے[6]
- امام شافعی سے ایک شخص نے مسئلہ پوچھا آپ نے جواب دیا، اس نے کہا کہ فقہاء آپ کے خلاف ہیں، امام شافعی نے فرمایا: تم نے اگر محمد ابن الحسن کو نہیں دیکھا تو کسی فقیہ کو نہیں دیکھا وہ جلالت علمی سے آنکھوں

---

[1] حسین بن علی صیمری: اخبار ابی حنیفہ وصاحبیہ: ص ۱۲۴
[2] خطیب بغدادی: تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۷۵
[3] ایضاً " " " ص ۱۷۵
[4] امام نووی: تہذیب الاسماء واللغات (دار الکتب العلمیۃ، بیروت) ج ۱ ص ۸۱
[5] حسین ابن علی صیمری: اخبار ابی حنیفہ وصاحبیہ ص ۱۲۳-۵
[6] عبدالقادر القرشی: الجواہر المضیہ ج ۲: ص ۸-۵۲۷۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اور دل کو بھر دیتے تھے [1]

امام احمد ابن حنبل

ابراہیم حربی نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے یہ مسائل دقیقہ کہاں سے حاصل کئے ہیں تو فرمایا: محمد ابن الحسن کی کتابوں سے [2]۔

امام احمد ابن حنبل نے فرمایا جب کسی مسئلہ میں تین حضرات متفق ہوں تو ان کی مخالفت نہیں کی جا سکتی، پوچھا گیا وہ تین کون ہیں؟ فرمایا: ابو حنیفہ، ابو یوسف اور محمد ابن الحسن۔ ابو حنیفہ قیاس میں بہت بصیرت رکھتے ہیں، ابو یوسف آثار پر وسیع نظر رکھتے ہیں اور محمد عربیت میں تمام لوگوں سے زیادہ مہارت رکھتے ہیں [3]

امام مزنی (امام شافعی کے شاگرد)

امام مزنی نے ایک شخص سے پوچھا کس سے استفادہ کر رہے ہو؟ اس نے کہا امام محمد کے شاگردوں سے۔ امام مزنی نے فرمایا خدا کی قسم! جب وہ گفتگو کرتے ہیں تو دلائل سے کانوں کو بھر دیتے ہیں اور فقہاء کی غفلت کی وجہ سے جو عقدے پیش آتے ہیں انہیں کھول دیتے ہیں، شاگردوں نے تعجب سے ان کی طرف دیکھا تو فرمایا: بخدا! میں نے یہ بات اس لیے کہی ہے کہ میں نے امام شافعی کو اس سے زیادہ کہتے ہوئے سنا ہے [4]

جعفر ابن یاسین کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ سے علماء عراق کے بارے میں پوچھا اس نے کہا کہ آپ ابو حنیفہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: وہ علماء عراق کے سردار ہیں۔ پوچھا ابو یوسف کے بارے میں کیا رائے ہے؟ فرمایا وہ حدیث کی بہت پیروی کرنے والے ہیں، پوچھا محمد ابن الحسن کے بارے میں کیا خیال ہے؟ فرمایا وہ سب سے زیادہ تفریعات بیان کرنے والے ہیں امام زفر کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: وہ قیاس میں سب سے تیز ہیں [5]

یحییٰ ابن معین (جلیل القدر محدث اور نقاد)

عباس الدوری فرماتے ہیں میں نے انہیں کہتے ہوئے سنا کہ میں نے جامع صغیر محمد ابن الحسن سے لکھی [6]

---

[1] خطیب بغدادی: تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۷۶
[2] ایضاً ، ، ، ص ۱۷۷
[3] محمد ابن علوی، مالکی: انوار المسالک (قطر) ص ۱۶۴
[4] حسین ابن علی الصیمری: اخبار ابی حنیفہ واصحابہ: ص ۱۲۴
[5] خطیب بغدادی: تاریخ بغداد ج ۲: ص ۱۷۶
[6] خطیب بغدادی: تاریخ بغداد ص ۱۷۶

www.sirat-e-mustaqeem.com

حضرت داؤد طائیؒ امام محمد فرماتے ہیں کہ مجھے اطلاع ملی کہ حضرت داؤد طائی لوگوں سے میرا حال پوچھا کرتے تھے۔ جب انہیں بتایا جاتا تو فرماتے اگر یہ زندہ رہا تو اس کی بڑی شان ہوگی [1]

امام ابو یوسف معلی ابن منصور کہتے ہیں ایک دن میری ملاقات امام ابو یوسف سے ہوئی اس وقت انہوں نے قاضیوں والا لباس پہن رکھا تھا فرمایا آج کل تم کس سے استفادہ کرتے ہو؟ میں نے کہا محمد ابن الحسن سے فرمایا: انہی سے استفادہ کرتے رہو کیونکہ وہ سب سے بڑے عالم ہیں [2]

دار قطنی غرائب مالک میں رکوع سے سر اٹھانے کی روایت پر گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں مجھے بیس معتمد علیہ حفاظ حدیث نے یہ حدیث بیان کی ان میں سے محمد ابن حسن شیبانی، یحییٰ ابن سعید القطان، عبداللہ ابن المبارک، عبدالرحمٰن ابن مہدی اور ابن وہب وغیرہم ہیں۔

قابلِ غور امر یہ ہے کہ امام دار قطنی جو امام اعظم ابو حنیفہ اور ان کے تلامذہ پر جارحانہ تنقید کرنے والے ہیں کس اہتمام سے امام محمد کا حفاظ حدیث میں سرفہرست ذکر کر رہے ہیں [3]

ابو عبید میں نے ان سے بڑا کتاب اللہ کا عالم نہیں دیکھا [4]

علامہ ذہبی قاضی القضاۃ، فقیہ عصر ابو عبداللہ محمد ابن الحسن شیبانی دنیا بھر کے ذکی ترین لوگوں میں سے تھے [5]

محمد ابن الحسن علم اور فقہ کے سمندر تھے، امام نسائی وغیرہ نے انہیں حافظہ کے اعتبار سے کمزور قرار دیا ہے البتہ امام مالک کی روایت میں وہ قوی ہیں [6]

یہ تنقید ناقابلِ فہم ہے کیونکہ جس شخص کا حافظہ کمزور ہو وہ چاہے امام مالک سے روایت کرے یا کسی دوسرے

---

[1] الذہبی، محمد ابن احمد، علامہ: مناقب الامام ابی حنیفہ (ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی) ص ۴۸۔

[2] ابوالوفاء افغانی: حاشیہ مناقب الامام ابی حنیفہ: ص ۵۳۔

[3] زاہد الکوثری: حاشیہ مناقب الامام ابی حنیفہ: ص ۵۵۔

[4] الذہبی، علامہ: العبر فی خبر من غبر (کویت) ج ۱ ص ۳۰۲

[5] الذہبی، علامہ: العبر فی خبر من غبر: ج ۱: ص ۳۰۳

[6] الذہبی علامہ: میزان الاعتدال (مطبعۃ السعادۃ، مصر) ج ۳: ص ۴۲

www.sirat-e-mustaqeem.com

سے بہرحال کمزور ہی رہے گا۔ اور جب امام مالک کی روایت میں انہیں قوی تسلیم کر لیا گیا ہے تو کہنا پڑے گا کہ حافظے کی کمزوری کا الزام غلط ہے، پھر امام مالک کی خدمت میں تین سال رہ کر آپ نے حدیث کا سماع کیا جب ان سے روایت کرنے میں قوی ہیں تو امام اعظم سے روایت کرنے میں کیوں قوی نہ ہوں گے جن کے مذہب کی حفاظت اور ترویج میں تمام عمر صرف کر دی۔

خطیب بغدادی نے حسب عادت امام محمد پر جرح بھی نقل کی ہے لیکن عالم اسلام کے ائمہ کے ارشادات کے مقابل اس جرح کی کوئی حیثیت نہیں ہے، چند آراء ہم گذشتہ سطور میں پیش کر چکے ہیں۔

خطیب کا قول ہے کہ جو قول آخر میں نقل کروں وہ میری رائے ہے (تذکرۃ الحفاظ) [1]

خطیب نے امام محمد کے تذکرہ کے آخر میں لکھا ہے کہ حضرت محمویہ (جن کا شمار ابدال میں ہوتا تھا) فرماتے ہیں:

"میں نے خواب میں محمد ابن الحسن کو دیکھا اور پوچھا اے ابو عبداللہ! آپ کا انجام کیا ہوا؟ فرمایا مجھے فرمایا کہ میں نے تمہیں علم کا خزانہ اس لیے نہیں بنایا تھا کہ تمہیں عذاب دینے کا ارادہ تھا۔ پوچھا ابو یوسف کا کیا حال ہے؟ فرمایا: وہ مجھ سے اوپر ہیں۔ پوچھا ابو حنیفہ کس حال میں ہیں؟ فرمایا وہ ابو یوسف سے کئی درجے اوپر ہیں۔" [2]

دنیا میں کوئی صاحب فضیلت ایسا نہیں ہوا جس پر حسد نہ کیا گیا ہو، بلکہ حسد خود محسود کے صاحب فضیلت ہونے کی دلیل ہے۔ حضرت امام محمد کے زمانے میں بھی حسد کرنے والوں کی کمی نہ تھی اسی لیے آپ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

هُوَ يَحْسُدُونَنِي وَشَرُّ النَّاسِ مَنْزِلَةً
مَنْ عَاشَ فِي النَّاسِ يَوْمًا غَيْرَ مَحْسُودٍ [3]

لوگ مجھ پر حسد کرتے ہیں۔ حالانکہ مرتبے کے لحاظ سے وہ شخص بدترین ہے جو ایک دن بھی اس حالت میں زندہ رہے کہ اس پر حسد نہ کیا گیا ہو۔

امام محمد کے بارے میں جتنے بھی طعن کئے گئے ہیں سب مردود ہیں کونسا عالم ہے جس پر کسی نہ کسی وجہ سے طعن نہ کیا گیا ہوا، ابن معین اور عجلی نے امام شافعی کے بارے میں کہا کہ وہ ثقہ نہیں ہیں، ابن عدی نے امام ابو حنیفہ پر

---

[1] حبیب الرحمٰن خاں شروانی: امام ابو حنیفہ اور ان کے ناقدین (نور محمد، کراچی) ص ۸۵۔

[2] خطیب بغدادی: تاریخ بغداد: ج ۲: ص ۱۸۲۔

[3] عبدالقادر القرشی: الجواہر المضیہ: ج ۲: ص ۴۹۸۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

امام ابوزرعہ نے امام بخاری پر، یحییٰ ابن سعید نے ابراہیم ابن سعد پر، امام نسائی نے احمد ابن صالح پر، احمد ابن صالح نے طحاوی پر اور ابن اسحاق نے امام مالک پر طعن کیا ہے اور یہ وہ طعن ہے جسے علماءِ اُمت نے پرِ کاہ کی بھی وقعت نہیں دی[1]

رشحاتِ قلم حضرت امام محمد نے اپنی زندگی کا اکثر و بیشتر حصہ فقہ و اجتہاد کی گتھیاں سلجھانے میں صرف کیا خصوصاً امام اعظم کی فقہ شورائی کو مرتب اور دلائل و براہین سے مدلل کرنے میں صرف کیا آج فقہ حنفی اپنی تمام تر وسعت اور تفصیلات کے باوجود امام محمد کی کاوشوں اور انکی تصانیف کی رہینِ منت ہے۔

بعض حضرات کا کہنا ہے۔

حضرت عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فقہ کی کاشت کی، حضرت علقمہ نے اسے پانی دیا، حضرت ابراہیم نخعی نے اسے کاٹا، حضرت حماد نے گہائی کی، حضرت ابوحنیفہ نے اسے پیسا، حضرت ابویوسف نے اسے گوندھا اور امام محمد نے روٹی پکائی اور سب لوگ ان کی پکائی ہوئی روٹی کھا رہے ہیں[2]

ابوزہرہ لکھتے ہیں:

امام محمدؒ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے فقہ معین (فقہ حنفی) کے متفرق مسائل کو مدون کیا۔ اس فقہی مجموعہ کے تیار کرنے میں ان کے استاذ امام ابویوسف نے ان کی امداد کی[3]

بعض حضرات نے فرمایا کہ امام محمد نے علوم دینیہ میں نوسو ننانوے کتابیں لکھیں[4] بعض محققین کا خیال ہے کہ یہ تعداد مستقل تصانیف کی نہیں ہے بلکہ کتب فقہ کو جن مختلف حصص پر تقسیم کیا جاتا ہے مثلاً کتاب الصوم وغیرہ ان کے لحاظ سے یہ تعداد بیان کی گئی ہے[5]

ظاہر الروایۃ وہ مسائل ہیں جو امام اعظم ابوحنیفہ اور ان کے تلامذہ امام ابویوسف اور امام محمد سے مروی ہیں۔ بعض نے امام زفر اور حسن ابن زیاد وغیرہم کو بھی شامل کیا ہے عام طور پر ان

---

[1] محمد ابن علوی مالکی: انوار المسالک ص ۱۶۵۔

[2] علاؤ الدین حصکفی: درمختار برحاشیہ ردالمحتار (احیاء التراث العربی، بیروت) ج ۱: ص ۴۴۔

[3] محمد ابوزہرہ مصری: تاریخ المذاہب الاسلامیہ (دارالفکر العربی، قاہرہ) ج ۲ ص ۱۷۱

[4] علاؤ الدین حصکفی: درمختار برحاشیہ ردالمحتار، ج ۱ ص ۳۵۔

[5] غلام رسول سعیدی علامہ تذکرۃ المحدثین (حامد اینڈ کمپنی لاہور) ص ۱۴۶۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

امام شمس الائمہ سرخسی نے مبسوط کے نام سے اس کی شرح لکھی جو اس وقت تیس جلدوں میں دستیاب ہے۔ فقہ کی کتابوں میں جب مطلق مبسوط کا حوالہ دیا جائے گا تو اس سے امام محمد کی مبسوط مراد ہوگی اور ہدایہ کے شارحین جہاں مبسوط کا ذکر کریں گے تو اس سے مراد شمس الائمہ کی مبسوط مراد ہوگی [1]

متاخرین فقہاء میں سے متعدد حضرات نے مبسوط کی شروح لکھی ہیں مثلاً شیخ الاسلام بکر المعروف خواہر زادہ نے شرح لکھی جو مبسوط کبیر کہلاتی ہے۔ ان کے علاوہ شمس الائمہ حلوانی اور دیگر حضرات نے بھی شرحیں لکھیں، یہ شروح اصل کے ساتھ اس طرح مخلوط کر کے لکھی گئیں کہ متن اور شرح میں فرق مشکل ہو جاتا ہے جیسے فخر الاسلام اور امام قاضی خان وغیرہ نے جامع صغیر کی شرحیں اسی انداز میں لکھیں۔ جب یہ کہا جائے گا کہ قاضی خاں نے جامع صغیر میں یہ فرمایا تو اس سے مراد جامع صغیر کی شرح ہوگی [2]

الجامع الصغیر فی الفروع

یہ بابرکت کتاب ایک ہزار پانچ سو بتیس مسائل پر مشتمل ہے اس میں ایک سو ستر مسائل میں اختلاف بیان کیا گیا ہے، صرف دو مسئلوں میں قیاس اور استحسان کا ذکر ہے۔

مشائخ فقہاء اس کتاب کی بہت تعظیم کرتے تھے اور فرماتے تھے کوئی شخص مفتی اور قاضی نہیں بن سکتا جب تک اس کے مسائل کو نہ جانتا ہو۔ علامہ سرخسی نے اس کی تالیف کا سبب یہ بیان کیا کہ جب امام محمد دوسری کتابیں لکھ چکے تو امام ابو یوسف نے ایک ایسی کتاب لکھنے کی فرمائش کی جس میں امام ابو یوسف کے امام اعظم سے روایت کردہ مسائل درج ہوں۔ امام محمد نے جامع صغیر لکھ کر پیش کی تو انہوں نے فرمایا: ابو عبداللہ (امام محمد) نے مجھ سے حاصل کئے ہوئے مسائل خوب یاد کئے۔ لیکن تین مسئلوں میں ان سے خطا ہوئی ہے۔ امام محمد نے فرمایا: میں نے خطا نہیں کی بلکہ آپ کو روایت یاد نہیں رہی۔ امام ابو یوسف اپنی تمام تر جلالت علمی کے باوجود اس کتاب کو سفر و حضر میں ساتھ رکھتے تھے۔

علی الرازی فرماتے ہیں جس نے اس کتاب کو سمجھا وہ ہمارے اصحاب میں سے بہت سمجھدار ہے اور جو اسے یاد کر لے وہ ہمارے اصحاب میں بہت ہی حافظے والا ہے۔ ہمارے مشائخ متقدمین کسی کو قاضی بنانے سے پہلے جامع صغیر کا امتحان لیتے تھے اگر یاد ہوتی تو قاضی بنا دیتے ورنہ کہتے کہ جاؤ جامع صغیر یاد کر کے آؤ۔

جامع صغیر کے مسائل تین قسم کے ہیں:

---

[1] عبدالاول جونپوری: مفید المفتی (مکتبہ غوثیہ، ملتان) ص ۲۱۳۔

[2] ابن عابدین شامی: رسائل ابن عابدین ص ۱۷۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۔ وہ مسائل جن کی روایت صرف اس کتاب میں ہے۔
۲۔ وہ مسائل جو دوسری کتابوں میں حوالے کے بغیر مذکور ہیں۔ اس کتاب میں صراحۃً بتادیا کہ یہ امام اعظم کا قول ہے یا کسی دوسرے امام کا۔
۳۔ ایسے مسائل ہیں جو دوسری کتابوں میں مذکور ہیں لیکن اس کتاب میں ان کا ذکر ایسے انداز میں کیا ہے کہ نئے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

امام محمد اس کتاب کو مرتب نہیں کر سکے تھے۔ اسے ابو عبداللہ حسن ابن احمد زعفرانی فقیہ حنفی (متوفی ۶۱۰ھ) نے مرتب کیا۔[۱]

جامع الصغیر کی متعدد شروح اجلّہ فقہاء اور ائمہ نے لکھی ہیں۔ تفصیل کشف الظنون میں دیکھی جا سکتی ہے۔

الجامع الکبیر

شیخ اکمل الدین بابرتی فرماتے ہیں:

"یہ کتاب واقعی اسم بامسمّٰی ہے اور فقہ کے عظیم مسائل کی جامع کبیر ہے اس میں عالی قدر روایات اور مضبوط اجتہادی مسائل مندرج ہیں یہ کتاب حد اعجاز کے قریب اور تمام لطائف فقہ کو سموئے ہوئے ہے۔"[۲]

امام محمد نے یہ کتاب دو مرتبہ ترتیب دی، پہلی دفعہ کی مرتب کتاب کو آپ کے تلامذہ ابوحفص کبیر، سلیمان جوزجانی، ہشام ابن عبداللہ رازی اور محمد ابن سماعہ وغیرہم نے روایت کیا۔ دوسری دفعہ ترتیب دیتے ہوئے آپ نے اس میں کئی ابواب اور مسائل بڑھا دیئے اور بعض عبارات کو تبدیل کر دیا دوسری ترتیب کو بھی آپ کے تلامذہ نے روایت کیا۔[۳]

امام محمد بن شجاع ثلجی فرماتے ہیں تاریخ اسلام میں امام محمد کی جامع کبیر ایسی فقہ کی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی، یہ بھی فرمایا کہ جامع کبیر میں امام محمد کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے ایک مکان بنایا مکان کی بلندی کے ساتھ ساتھ سیڑھیاں بھی بناتا گیا جب مکان مکمل ہو گیا تو سیڑھیاں گرا دیں اور لوگوں کو کہا لو چڑھ جاؤ۔[۴]

ابن شجاع کا فرمان بالکل بجا ہے اس مشکل کو علامہ حصیری نے جامع کبیر کی شرح "التحریر" میں حل کر دیا۔ انہوں

---

[۱] حاجی خلیفہ: کشف الظنون ص ۲۔ ۵۶۱
[۲] حاجی خلیفہ: کشف الظنون: ص ۲۔ ۵۶۱
[۳] ابوالوفاء افغانی: مقدمہ الجامع الکبیر (دار المعارف النعمانیہ، لاہور) ص ۵۔
[۴] ایضاً " " " " " " " ص ۳۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

نے ہر باب کی ابتداء میں بیان کر دیا کہ اس باب کی بنا فلاں فلاں اصول و قواعد پر ہے جس سے تفریعات کا سمجھنا آسان ہو گیا۔[1]

محمد زاہد الکوثری فرماتے ہیں :

"یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے شریعت کے دقیق اصول پر جاری ہونے کے علاوہ لغت اور اصول حساب پر جو تفریعات بیان کی گئی ہیں ان میں انتہائی باریک بینی اور دقت نظر سے کام لیا گیا ہے غالباً یہ کتاب لکھتے وقت یہ خیال بھی پیش نظر تھا کہ یہ کتاب فقہاء کی عقل و دانش اور تفریعات میں ان کی بیدار مغزی کے لیے کسوٹی بن جائے۔ امام جب تفریعات بیان کرتے ہیں تو انسان دنگ رہ جاتا ہے جب تک ان کی تشریح نہ کر دی جائے"[2]

امام ابوبکر رازی جامع کبیر کی شرح میں فرماتے ہیں :

"میں جامع کبیر کے کچھ مسائل نحو کے بعض ماہرین (ابوعلی فارسی) کے سامنے پڑھا کرتا تھا تو وہ مصنف کی نحو میں دسترس پر تعجب کیا کرتے تھے"[3]

جامع کبیر کی افادیت، اہمیت اور دقت کے پیش نظر بیسیوں شرحیں لکھی گئیں، شارحین جلیل القدر ائمہ ہیں، شام کے بادشاہ عیسیٰ ابن ابوبکر ایوبی نے بھی اس کی شرح لکھی ان کی عادت یہ تھی کہ جامع کبیر کے یاد کرنے والے کو سو دینار اور جامع صغیر کے حافظ کو پچاس دینار دیا کرتے تھے"[4]

مولانا عبدالحی لکھنوی نے بھی جامع کبیر کی شرح لکھی اور ابتدا میں "النافع الکبیر لمن یطالع الجامع الکبیر" کے نام سے بسوط مقدمہ لکھا۔

السیر الصغیر

یہ جہاد کے احکام، صلح اور اس کے توڑنے کے مسائل، امان، اموال غنیمت، فدیہ و غلامی اور جنگوں میں پیش آنے والے ایسے ہی دیگر مسائل پر مشتمل ہے۔ یہ مسائل حضرت امام اعظم سے مروی ہیں۔ بعض علماء تو یہاں تک کہتے ہیں کہ امام اعظم نے یہ مسائل اپنے شاگردوں کو پڑھ کر سنائے تھے"[5]

---

[1] محمد زاہد الکوثری : بلوغ الامانی : ص ۵۸

[2] ایضاً " " " " ص ۵۸

[3] ابوالوفاء افغانی : مقدمہ الجامع الکبیر : ص ۳۔

[4] حاجی خلیفہ : کشف الظنون : ص ۵۶۸۔

[5] ابوزہرہ : حیات حضرت امام ابوحنیفہ (ملک سنز، فیصل آباد) ص ۲۴۴۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

علامہ ابن امیر الحاج حلبی فرماتے ہیں کہ امام محمد نے اکثر کتابیں امام ابو یوسف کو پڑھ کر سنائی تھیں۔ البتہ جن کتابوں کے ناموں میں کبیر ہے مثلاً المضاربۃ الکبیر، الزراعۃ الکبیر، الجامع الکبیر اور السیر الکبیر وہ صرف امام محمد کی تصنیف ہیں [1]

اس بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ السیر الصغیر امام ابو یوسف کی مصدقہ ہے۔

السیر الکبیر

اسلام کی خارجہ پالیسی اور بین الاقوامی تعلیمات کے موضوع پر یہ اہم ترین کتاب، امام محمد کی آخری تصنیف بتائی جاتی ہے۔ چونکہ آپ نے عراق سے واپس جانے کے بعد یہ کتاب تصنیف فرمائی تھی اس لیے امام ابو حفص اس کی روایت نہ کر سکے۔

یہ وہ دور تھا جب امام محمد اور امام ابو یوسف کے درمیان شکر رنجی پیدا ہو گئی تھی اس لیے کہیں بھی امام ابو یوسف کا نام نہیں لیا۔ بوقت ضرورت ان کی روایت ان الفاظ سے بیان کر دی کہ مجھے ایک معتمد علیہ نے بیان کیا۔ اس سے مراد امام ابو یوسف ہی ہیں۔

اس کتاب کا سبب تصنیف یہ بیان کیا گیا ہے کہ سیر صغیر کہیں سے امام اوزاعی کے ہاتھ لگ گئی انہوں نے پوچھا یہ کس کی تصنیف ہے؟ انہیں بتایا گیا کہ امام محمد عراقی کی تصنیف ہے۔ انہوں نے فرمایا: اہل عراق کا کیا کام کہ وہ اس موضوع پر قلم اٹھائیں۔ وہ سیر و مغازی کو کیا جانیں؟ یہ اطلاع امام محمد کو ملی تو انہوں نے "السیر الکبیر" تصنیف فرمائی۔ امام وزاعی نے اسے دیکھا تو فرمایا: اگر اس میں احادیث کا ذکر نہ ہوتا تو میں کہتا کہ یہ شخص اپنے پاس سے علمی باتیں بناتا ہے۔

امام محمد کے حکم پر یہ کتاب ساٹھ جلدوں میں لکھی گئی اور ہارون الرشید کو پیش کی گئی خلیفہ نے اسے بہت پسند کیا اور اپنے دور کی قابل فخر کتاب قرار دیا۔ پھر شاہزادوں کو حکم دیا کہ امام محمد کی مجلس میں جا کر یہ کتاب پڑھیں [2]

ابو زہرہ مصری کو اس روایت پر اعتراض ہے ان کا کہنا ہے کہ السیر الکبیر امام محمد کی آخری تصنیف بتائی جاتی ہے اور امام اوزاعی کا وصال ۱۵۷ھ میں ہوا۔ اس وقت امام محمد کی عمر پچیس سال سے زیادہ نہیں تھی۔ یہ بات قرین قیاس نہیں کہ انہوں نے اس عمر میں آخری کتاب لکھی ہو کیونکہ عموماً تصنیف کا سلسلہ اس عمر کے بعد شروع ہوتا ہے، نیز یہ بھی لازم آئے گا کہ انہوں نے عمر کے باقی بتیس سال تصنیف و تالیف کے بغیر گزارے ہوں [3]

اس تفصیل سے واضح ہوتا ہے کہ دو باتوں میں سے ایک صحیح ہے، یا تو سیر کبیر امام محمد کی آخری تصنیف

---

[1] ابن عابدین شامی: رد المحتار: ج ۱: ص ۴۸۔

[2] حاجی خلیفہ: کشف الظنون: ص ۱۰۱۴

[3] محمد ابو زہرہ: حیات حضرت امام ابو حنیفہ: ص ۳۴۶۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

نہیں ہے یا پھر امام اوزاعی نے اسے ملاحظہ نہیں فرمایا۔ قطعی طور پر یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ امام اوزاعی نے اس کتاب کو نہیں دیکھا۔

شمس الائمہ حلوانی اور شمس الائمہ سرخسی نے سیر کبیر کی شرح لکھی۔ علامہ سرخسی نے اوزجند میں قید کے دوران شرح کا آغاز کیا اور ۴۸۰ھ میں رہائی کے بعد مرغینان میں پایہ تکمیل تک پہنچائی۔ یہ شرح دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ صاحب محیط نے بھی شرح لکھی [1]

زیادات

یہ کتب ظاہر الروایۃ میں سے چھٹی کتاب ہے۔ اس کے سبب تصنیف میں چند قول ہیں۔

۱۔ امام محمد، امام ابو یوسف کی تقریرات (املا) لکھا کرتے تھے۔ ایک دن ان کی زبان سے یہ بات نکل گئی کہ ان مسائل کی تخریج میں محمد کو دشواری پیش آتی ہے، امام محمد نے یہ کتاب لکھی اور ہر مسئلے میں اپنی استخراج کردہ تفریعات بیان کیں اور اس کا نام زیادات رکھا یعنی یہ امام ابو یوسف کے لکھوائے ہوئے مسائل پر اضافے ہیں۔

۲۔ جب آپ جامع کبیر کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو کچھ مسائل آپ کو یاد آئے جو اس میں بیان نہیں کئے تھے۔ وہ زیادات میں جمع کر دیئے پھر کچھ اور مسائل یاد آئے جنہیں زیادات الزیادات کے نام سے جمع کر دیا۔

۳۔ امام محمد کے صاحبزادے امام ابو یوسف کی تقریرات لکھا کرتے تھے آپ نے انہیں اصل قرار دے کر مزید تفریعات بیان کر دیں اور ان ابواب کو مکمل کر دیا۔

امام قاضی خان، ابو حفص سراج ہندی، اور ابن نجیم نے اس کی شرح لکھی، حاکم شہید نے مختصر اصول الزیادات کے نام سے اس کا اختصار کیا [2]

مؤطا امام محمد

اس میں مرفوع اور غیر مرفوع احادیث کی کل تعداد ایک ہزار ایک سو اسی ہے، ان میں سے ایک ہزار پانچ حدیثیں امام مالک سے اور ایک سو پچھتر دیگر مشائخ سے مروی ہیں ان میں سے تیرہ امام اعظم سے چار امام ابو یوسف سے اور باقی دوسرے اساتذہ سے مروی ہیں [3] مؤطا امام محمد کی اکثر روایات امام مالک سے مروی ہیں اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ یہ مؤطا امام مالک ہے

---

[1] حاجی خلیفہ: کشف الظنون: ص ۱۰۱۴۔

[2] ایضاً: ؍ ؍ ؍ ص ۹۶۲

[3] عبد الحی لکھنوی، مولانا: مقدمہ التعلیق الممجد ص ۲۹۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

جسے امام محمد نے روایت کیا ہے۔ شیخ محمد ابن علوی مالکی (مکہ معظمہ) فرماتے ہیں کہ مالکی فقہاء اور جمہور محدثین کے نزدیک یہ مؤطا امام مالک ہی ہے۔ اگرچہ بعض حضرات اسے مؤطا امام محمد کہہ دیتے ہیں[1]

ایک دوسرے پہلو سے دیکھا جائے تو اسے مؤطا امام محمد کہنا راجح معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ کہ امام مالک نہ صرف عظیم محدث اور مرجع محدثین تھے بلکہ وہ مجتہد مطلق اور صاحب مذہب بھی تھے یہی وجہ تھی ان کے مؤطا میں اکثر و بیشتر امام مالک کے اجتہادات اور مسائل فقہیہ کا ذکر بھی ملتا ہے بلکہ بعض ابواب ایسے بھی ہیں جن میں کسی حدیث اور اثر کا ذکر نہیں ہے صرف امام مالک کے اجتہاد پر اکتفا کیا گیا ہے جبکہ مؤطا امام محمد میں مذہب حنفی کے بیان کا التزام کیا گیا ہے امام محمد باب کی ابتدا میں امام مالک کی روایت بیان کرتے ہیں پھر اگر مذہب حنفی اس کے مطابق ہو تو فرماتے ہیں یہی ہمارا مختار ہے یا یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے ورنہ دوسرے مشائخ سے وہ روایات بیان کر دیتے ہیں جن پر احناف کا عمل ہے۔

ظاہر ہے اس اعتبار سے اس کتاب کو مؤطا امام محمد کہنا ہی مناسب ہے اسی لیے حضرت ملا علی قاری، مولانا عبدالحی لکھنوی اور بہت سے حنفی علماء اسے مؤطا امام محمد ہی کہتے ہیں۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے بستان المحدثین میں مؤطا امام مالک کے سولہ نسخوں کا ذکر کیا ہے جن میں سب سے زیادہ شہرت یحییٰ ابن یحیی مصمودی کے نسخہ کو حاصل ہوئی یہی نسخہ پاک و ہند میں مؤطا امام مالک کے نام سے مشہور اور مروج ہے۔ اس کے علاوہ جسے قبولیت عامہ حاصل ہوئی وہ موطا امام محمد ہے بعض وجوہ کی بنا پر حضرت یحییٰ مصمودی کے نسخہ کو فضیلت حاصل ہے۔

۱۔ یہ نسخہ آفاقی شہرت کا حامل ہے۔ یہاں تک کہ مطلق مؤطا کے ذکر سے وہی سمجھا جاتا ہے۔

۲۔ یہ نسخہ امام مالک کے اجتہادات اور ان کی آراء پر مشتمل ہے پھر یہ کہ امام مالک کی خدمت میں پیش کیا جانے والا آخری نسخہ ہے اس لیے امام مالک کی آخری آراء اس میں محفوظ ہیں۔

اسی طرح بعض وجوہ ایسی ہیں جن کی بنا پر مؤطا امام محمد کو ترجیح حاصل ہے۔

۱۔ امام محمد نے تمام روایات بلا واسطہ امام مالک سے سُنی ہیں جب کہ حضرت یحییٰ نے پورے مؤطا کا سماع امام مالک کے شاگرد زیاد سے کیا پھر ابواب اعتکاف کے علاوہ باقی مؤطا کا سماع امام مالک سے کیا۔ ظاہر ہے کہ ایسے شیخ سے بلا واسطہ سماع راجح ہے بالواسطہ سماع سے[2]

شیخ محمد بن علوی مالکی نے اس وجہ پر تعاقب کرتے ہوئے فرمایا کہ ممکن ہے یحییٰ نے تمام مؤطا امام مالک سے

---

[1] محمد ابن علوی مالکی: انوار المسالک: ص ۱۶۷۔

[2] عبدالحی لکھنوی مولانا: مقدمہ التعلیق الممجد: ص ۲۴۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

سماع ہو لیکن بعض روایات کے سماع میں انہیں شک ہو کہ امام مالک سے سُنیں یا نہیں اس لیے انہوں نے زیادعن مالک سے روایت کر دیں۔ قوت اور ضعف کا دارومدار اس پر نہیں کہ تمام کتاب کسی شیخ سے سُنی ہے یا بعض، بلکہ راوی کی ضبط و تحری پر ہے [1]

اس گفتگو سے تو امام محمد کے مؤطا کی ترجیح معلوم ہوتی ہے کیونکہ انہوں نے کسی شک وشبہ کے بغیر تمام روایات امام مالک سے بیان کی ہیں نیز براہ راست امام مالک سے روایت کرنے کے سبب ان کی سند کو علو حاصل ہے جس کی فضیلت اور ترجیح محتاج بیان نہیں۔

۲۔ حضرت یحییٰ مصمودی کے بارے میں علامہ محمد ابن عبدالباقی زرقانی مالکی فرماتے ہیں: وہ فقیہ ثقہ ہیں، قلیل الحدیث ہیں اور ان کے بہت سے اوہام ہیں۔ جبکہ علامہ ذہبی، امام محمد کے بارے میں فرماتے ہیں، وہ فقہ اور علم کے سمندر ہیں اور امام مالک کی روایت میں قوی ہیں [2]

۳۔ امام محمد امام مالک کی خدمت میں تین سال رہے اور یحییٰ مصمودی امام مالک کے وصال کے سال حاضر ہوئے اور ان کی تجہیز و تکفین میں شریک ہوئے اور مخفی نہیں کہ شیخ کی بارگاہ میں زیادہ عرصہ رہنے والا قوی ہے۔ بہ نسبت کم حاضری دینے والے کے [3]

شیخ محمد ابن علوی مالکی اس وجہ پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں یہ صحیح ہے کہ یحییٰ کو امام مالک کی چند ماہ کی صحبت حاصل ہوئی لیکن انہیں ایک دوسری وجہ سے ترجیح حاصل ہے اور وہ یہ کہ وہ امام مالک کے آخری راوی ہیں ان کی روایت میں امام مالک کی آخری آراء اور آخری فیصلے محفوظ ہیں امام مالک ہمیشہ مؤطا میں نظر و اجتہاد سے کام لیتے رہتے اور اس میں کمی بیشی کرتے رہتے تھے۔ اس لئے حضرت یحییٰ کی روایت کو ترجیح حاصل ہے [4]

اس تقریر سے اگرچہ ایک لحاظ سے یحییٰ کے مؤطا کی ترجیح معلوم ہوتی ہے لیکن اس سے مؤطا امام محمد کی روایات پر کیا اثر پڑے گا۔ امام محمد نے اپنے مؤطا میں مذہب مالکی کے بیان کا التزام نہیں کیا۔ انہوں نے امام مالک کی روایت کردہ حدیثیں بیان کی ہیں امام مالک کے اجتہاد میں تغیر رونما ہونے سے ان روایات کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ روایت حدیث میں شیخ کی بارگاہ میں طویل عرصہ رہنے والے کو چند ماہ حاضری دینے والے پر فوقیت حاصل

---

[1] محمد ابن علوی مالکی: انوار المسالک: ص ۹۔ ۱۸۸۔
[2] عبدالحئ لکھنوی، مولانا: مقدمہ التعلیق الممجد ص ۳۵۔
[3] عبدالحئ لکھنوی، مولانا: مقدمہ التعلیق الممجد ص ۳۴۔
[4] محمد بن علوی، مالکی: انوار المسالک: ص ۱۹۰۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہے اور اس اعتبار سے مؤطا امام محمد کو ترجیح حاصل ہے۔

۴۔ یحییٰ کے مؤطا میں کثرت سے امام مالک کے اجتہادات اور فقہ مالکی کے مسائل مندرج ہیں اور کئی باب ایسے ہیں جن میں احادیث کا ذکر نہیں ہے۔ لیکن مؤطا امام محمد کا کوئی باب احادیث اور آثار سے خالی نہیں ہے۔ یہ ایسی فضیلت ہے جو مؤطا امام محمد ہی کے حصے میں آئی ہے[1]

۵۔ یہ وجہ خاص طور پر احناف کے لحاظ سے ہے، حضرت یحییٰ کا مؤطا، امام مالک کے اجتہادات پر مشتمل تھا جو احناف کے مخالف ہیں اور ایسی متعدد احادیث پر مشتمل تھا جن پر امام اعظم اور ان کے متبعین نے اس سبب سے عمل نہیں کیا کہ یا تو وہ احادیث منسوخ تھیں یا ان کے خلاف پر اجماع قائم ہو چکا تھا یا ان کی سند میں خلل تھا یا ان کے مقابل دوسری روایات راجح تھیں ایسی صورت میں عام آدمی پریشان ہو جاتا ہے اور ممکن ہے کہ حنفیہ یا مالکیہ میں سے کسی پر زبان طعن دراز کرے۔ بخلاف مؤطا امام محمد کے کہ اس میں وہ حدیثیں جمع کر دی گئی ہیں جن پر احناف کا عمل ہے[2]

کتاب الآثار

یہ فقہ کے انداز پر مرتب کی گئی مختصر کتاب ہے جس میں امام اعظم ابوحنیفہ کے روایت کردہ آثار جمع کئے گئے ہیں امام طحاوی حنفی نے اس کی شرح لکھی ہے[3]

کتاب الحجۃ علی اھل المدینۃ

امام محمد، امام مالک سے استفادہ کے لیے مدینہ طیبہ گئے تو تین سال وہاں قیام کیا اور امام مالک کے علاوہ دیگر محدثین سے حدیث کا سماع کیا۔ اسی دوران علمائے مدینہ سے مختلف مسائل میں مناظرہ کیا اور مذہب حنفی کی تائید میں دلائل پیش کئے۔ ان دلائل کو انہوں نے کتاب الحجہ میں جمع کر دیا۔ جب عراق واپس آئے تو آپ کے تلامذہ نے اس کتاب کی روایت کی۔ حضرت عیسیٰ ابن ابان کی روایت کو شہرت حاصل ہوئی اور مشرق و مغرب کے علماء نے اس سے استفادہ کیا۔

امام محمد ابتداءً امام ابوحنیفہ کا قول ذکر کرتے ہیں پھر علماء مدینہ کا قول ذکر کر کے امام اعظم کے قول کی تائید کرتے ہیں بعض اوقات دیگر علماء مدینہ کے اقوال کے ساتھ امام مالک کا قول بھی ذکر کر دیتے ہیں[4]

---

[1] عبدالحی لکھنوی، مولانا: مقدمہ التعلیق الممجد: ص ۳۴۔

[2] عبدالحی لکھنوی، مولانا۔ مقدمۃ التعلیق الممجد ص ۵۔۳۴۔

[3] حاجی خلیفہ: کشف الظنون ص ۱۳۸۴

[4] ابوالوفاء افغانی: مقدمہ کتاب الحجہ (دار المعارف النعمانیہ، لاہور) ص ۱/۲

www.sirat-e-mustaqeem.com

یہ عظیم الشان کتاب حیدر آباد دکن پھر لاہور سے چار جلدوں میں چھپ چکی ہے۔

کتاب الحج ایک جلد میں مسائل حج کا وہ مجموعہ جو آپ نے املا کرایا اور علماء مدینہ کے اختلاف کا تنقیدی جائزہ لیا۔[1]

المناسک مسائل حج کا مجموعہ، امام احمد ابن علی رازی المعروف جصاص نے اس کی شرح لکھی۔[2]

الاحتجاج علیٰ مالک : فقہ حنفی اور مالکی کے اختلافی مسائل میں احناف کی تائید۔[3]

الاکتساب فی الرزق المستطاب رزق حلال حاصل کرنے کی اہمیت اور حرام سے اجتناب کی تاکید پر مشتمل اس اہم کتاب کا مولانا محمد سرفراز نعیمی نے اردو ترجمہ کیا اور اس پر مفید حواشی لکھنے کے بعد ماہنامہ "عرفات" لاہور میں قسط وار شائع کر دی ہے۔

ان کے علاوہ امام محمد نے بہت سی کتابیں لکھیں چند نام درج کئے جاتے ہیں۔

الجرجانیات، مسائل الرقیات، الکیسانیات، رقہ میں قضاء کے دوران یہ کتابیں لکھیں۔[4]

عقائد الشیبانیہ، قصیدۂ الفیہ، کتاب الاکراہ، کتاب الشروط، کتاب الکسب، نوادر الصیام، کتاب السیحات۔[5]

اسماعیل باشا بغدادی نے امام محمد کی تصانیف میں کتاب الحیل کا بھی ذکر کیا ہے۔ ابو سلیمان فرماتے ہیں یہ غلط ہے کتاب الحیل وراق کی تصنیف ہے امام محمد کی نہیں ہے۔[6]

وصال امام محمد، خراسان کے سفر میں ہارون الرشید کے ساتھ تھے کہ رے میں ۱۸۹ھ میں اٹھاون سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا اسی دن یا ایک روایت کے مطابق دو دن کے بعد نحو کے امام، کسائی کی وفات ہوئی۔

امام محمد کی آخری آرام گاہ جبل طبرک میں اور کسائی کی قبر رنبویہ نامی گاؤں میں بنی ان کے درمیان بارہ میل کا فاصلہ تھا۔ ہارون الرشید کا لشکر اتنے فاصلے پر پھیلا ہوا تھا اس کی ایک جانب امام محمد اور دوسری جانب کسائی تھے ہارون الرشید نے کہا: ——— "آج فقہ اور لغت کو رَے میں دفن کر دیا گیا"۔[7]

---

[1] حاجی خلیفہ: کشف الظنون ص ۱۴۱۱

[2] ایضاً: ص ۱۸۳۰ [3] ایضاً: ص ۱۵ [4] ایضاً: ص ۱۶۶۹۔

[5] اسماعیل باشا بغدادی: ہدیۃ العارفین (مکتبۃ المثنی، بغداد) جلد ۲: ص ۸

[6] حاجی خلیفہ: کشف الظنون: ص ۱۴۱۵

[7] عبدالقادر قرشی: الجواہر المضیہ: جلد ۲ ص ۵۲۷

www.sirat-e-mustageem.com

حضرت مترجم زید مجدہٗ

مؤطا امام محمدؒ کا پیش نظر ترجمہ پاک و ہند کی معروف علمی اور تحریکی شخصیت مولانا علامہ محمد منشا تابش قصوری زید لطفہ، نے کیا ہے، جو اپنی گوناگوں صفات کی بنا پر جواں سال علماء فضلاء میں یکتا حیثیت کے حامل ہیں، آپ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، میں شعبۂ فارسی کے متخصص مدرس بھی ہیں اور مقبولِ عام خطیب بھی، جب کہ یہ دونوں صفات بہت کم علماء میں جمع ہوتی ہیں، آپ صاحب طرز ادیب اور پاکیزہ فطرت شاعر بھی ہیں۔ قدرت نے انہیں حاضر دماغی اور لطیف حسِ مزاح کا وافر حصہ عطا کیا ہے، جس محفل میں موجود ہوں اسے کشت زعفران بنا دینے کا ملکہ رکھتے ہیں جب سے انہوں نے فارسی جماعت کو پڑھانا شروع کیا ہے اس وقت سے طلباء کی تعداد میں سال بسال اضافہ ہی ہوا ہے یہاں تک کہ ان کی کلاس کی تعداد سوا سو ۱۲۵ تک پہنچ جاتی ہے، آپ جامعہ کے واحد استاذ ہیں۔ جن کے شاگرد دورۂ حدیث تک ہر کلاس میں موجود ہوتے ہیں، طلباء احباب اساتذہ اور منتظمین سبھی کے ہاں مقبول بلکہ محبوب ہیں۔

ماہنامہ ضیائے حرم اپریل ۱۹۷۱ء میں مولانا محمد منشا تابش قصوری کا ارسال کردہ، شہید جنگ آزادی ۱۸۵۷ء مولانا کفایت علی کافی مراد آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ کا تعارف اور ان کی ایک نعت شائع ہوئی، ارسال کنندہ کی حیثیت سے ان کا ایڈریس بھی تحریر تھا "خطیب جامع مسجد فردوس ٹنر یزمرید کے ضلع شیخوپورہ راقم ان دنوں جامعہ اسلامیہ رحمانیہ ہری پور میں مدرس تھا اور بطل حریت علامہ فضل حق خیر آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ کی سوانح حیات اور جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں ان کے مجاہدانہ و سرفروشانہ کارناموں پر مشتمل کتاب "باغی ہندوستان" کی تلاش میں تھا، سوچا کیوں نہ آپ سے رابطہ کیا جائے ممکن ہے آپ کے توسط سے کتاب کا سراغ مل جائے، عریضہ ارسال کیا اور درخواست کی کہ اس کتاب کی تلاش میں امداد کریں، موصوف نے لاہور کی تقریباً تمام قابل ذکر لائبریریاں چھان ڈالیں اور آخر کار "الفلاح بلڈنگ" کی لائبریری سے کتاب ڈھونڈ نکالی لیکن مشکل یہ پیش آئی کہ لائبریرین کتاب دینے پر کسی صورت تیار نہ ہوا بعد ازاں یہ کتاب جناب محمد عالم مختار حق کے ذاتی کتب خانہ سے مل گئی اور انہوں نے از راہِ عنایت اشاعت کے لیے دے دی، یہ تھا مولانا تابش قصوری کے ساتھ پہلا تعارف، الحمد للہ! اس دن سے آج تک ان کے ساتھ برادرانہ تعلقات قائم ہیں اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے اُمید ہے کہ بدستور قائم رہیں گے۔

۱۹۷۴ء میں راقم جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور میں تدریسی خدمات پر مامور ہوا تو حضرت مولانا مفتی محمد عبد القیوم

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہزاروی ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ وتنظیم المدارس، مولانا محمد منشا تابش قصوری، مولانا محمد جعفر ضیائی اور راقم نے مل کر مکتبہ قادریہ کا آغاز کیا، ہم چاروں افراد فی کس ماہانہ پچاس روپے جمع کرتے، جب کچھ مناسب رقم بن جاتی تو کوئی رسالہ یا کتاب شائع کر دیتے، یہ اشتراک وتعاون سالہا سال جاری رہا اور تاریخی اہمیت کی حامل متعدد کتابیں شائع ہوئیں جن میں "باغی ہندوستان، یاد اعلیٰ حضرت، اغثنی یارسول اللہ، تذکرہ اکابر اہل سنّت، تعارف علمائے اہلِ سنّت، مرآۃ التصانیف، نغمۂ توحید اور تاریخ تناولیاں خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

اس دور میں مولانا محمد منشا تابش قصوری ہفتے میں ایک دو مرتبہ مرید کے سے لاہور آتے اور بعض اوقات رات بھی مکتبہ قادریہ میں قیام کرتے، کسی کتاب کی تصحیح کی جاتی، کسی کی کاپیاں جوڑی جاتیں، آئندہ شائع کی جانے والی کتابوں کے بارے میں صلاح مشورہ ہوتا، سرگرمی اور فعالیت کے اعتبار سے وہ دور مکتبہ قادریہ کا زرّیں دور تھا، کاش کہ وہ دوبارہ لوٹ آئے۔

تقریباً چوتھائی صدی کا یہ عرصۂ رفاقت کسی انسان کے مزاج کو سمجھنے کے لیے کم نہیں، میں نے انہیں سراپا اخلاص وللّٰہیت، جفاکش، صاف گو، پاک نظر اور بیکر استغنا پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ان کے رگ وپے میں سرایت کئے ہوئے ہے، ملک وملّت کا گہرا درد رکھتے ہیں، بیدار مغز اور زبردست قوت فیصلہ کے مالک ہیں۔

مولانا محمد منشا تابش قصوری ابن الحاج میاں اللہ دین صاحب ارائیں، ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۴ء کو موضع ہری ہر، ضلع قصور میں پیدا ہوئے، والدہ ماجدہ دینی ذوق رکھنے والی عبادت گزار خاتون تھیں، عام طور پر پنجابی زبان میں لکھی ہوئی دینی کتابیں پڑھتی رہتیں، والد ماجد کو قرآن پاک کا ایک پارہ یاد تھا، قرآن پاک گھر میں پڑھنے کے بعد لوئر مڈل سکول برج کلاں سے وظیفے کا امتحان پاس کیا، پھر ہائی سکول گنڈا سنگھ والا میں داخلہ لیا، جمعہ کے دن اپنے بڑے بھائی الحاج محمد دین صاحب کے ساتھ قصور جاتے، مناظر اسلام مولانا محمد اچھروی اور مولانا علامہ الحاج محمد شریف صاحب نوری قصوری رحمہما اللہ تعالیٰ کی تقریریں سُن کر دین متین کی مزید محبت دل میں پیدا ہوئی اور دس سال کی عمر میں اپنے گاؤں میں پہلا جلسۂ میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرایا، ساتویں جماعت میں تھے کہ دل میں علم دین حاصل کرنے کا شوق اور بڑھا تو ہر وقت اپنے ہی ایک مصرع کا وظیفہ کرنے لگے ؎

بھانویں فیل ہووا ں بھانویں پاس ہووا ں
ڈیرہ درس دے وچ جالا نونا ایں

چنانچہ میٹرک پاس کرنے کے بعد ۱۹۵۷ء میں خود ہی دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور جا کر داخلہ لے لیا اور ۱۹۶۳ء میں فارغ ہوئے، تاہم دستارِ فضیلت اور سند فراغت کی سعادت ۱۹۶۵ء میں حاصل ہوئی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

حضرت مولانا الحاج ضیاء القادری بدایونی شاعر آستانہ دہلی نے اس موقع پر طویل نظم لکھی جس کے مقطع میں تاریخ فراغت نکالی ؎

منشائے محمد کو منشائے خدا سمجھا
تاریخ ضیاؔ کہیئے "ابرارِ شریعت" آ

اس عرصے میں آپ نے حضرت فقیہ اعظم مولانا علامہ الحاج ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی اشرفی مہتمم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور، حضرت علامہ مولانا ابوالضیا محمد باقر ضیاء النوری صدر المدرسین، حضرت مولانا ابوالانعام محمد رمضان محقق النوری، حضرت مولانا صاحبزادہ ابوالفضل محمد نصر اللہ صاحب نوری، حضرت مولانا علامہ ابوالبقاء محمد حبیب اللہ نوری رحمہم اللہ تعالیٰ اور حضرت علامہ ابوالاسد محمد ہاشم علی صاحب نوری مدظلہ سے اکتساب علم وفیض کیا۔

علامہ تابش قصوری صاحب نئے نئے دارالعلوم میں داخل ہوئے تھے، محلے سے ابتدائی طلباء باری باری چند مخصوص گھروں سے کھانا لایا کرتے تھے ایک دن انہیں بھی کہا گیا کہ آج تم روٹیاں لاؤ گے، آپ نے صاف کہہ دیا کہ میں یہ کام نہیں کر سکتا، معاملہ حضرت فقیہ اعظم تک پہنچا، انہوں نے فرمایا، تم محلے سے روٹی لینے کیوں نہیں جاتے؟ آپ نے کہا: جناب! میں ارائیں خاندان کا فرد ہوں مجھے میرے والدین نے مانگنے کا طریقہ نہیں سکھایا! اس پر حضرت فقیہ اعظم نے فرمایا! میں بھی ارائیں خاندان سے تعلق رکھتا ہوں لہذا تمہیں مستثنیٰ کیا جاتا ہے۔

علامہ تابش قصوری رنگا رنگ خوبیوں اور اساتذہ کے ساتھ والہانہ محبت وعقیدت کی بنا پر اساتذہ کی آنکھ کا تارا تھے، حضرت فقیہ اعظم بھی انہیں بڑی محبت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے، علم کی لگن کا یہ عالم تھا کہ تمام عرصۂ تعلیم میں صرف سترہ چھٹیاں کیں۔ ایک دفعہ علالت کی بنا پر رخصت لے کر گھر چلے گئے، کچھ دنوں بعد حضرت فقیہ اعظم نے گرامی نامہ ارسال فرمایا اور اس میں تحریر کیا میں انتظار میں تھا کہ تم جلد آجاؤ گے کیونکہ ؎

دیدنِ روئے عزیزاں روئے جاں تازہ کند

اللہ اللہ! کیا اساتذہ تھے، جو اپنے شاگردوں کو حقیقی اولاد والی محبت عطا کرتے تھے، اسی کا نتیجہ تھا کہ شاگرد بھی اساتذہ پر جان چھڑکتے تھے اور اساتذہ کے مشن کے لیے تمام توانائیاں صرف کر دیتے۔

حضرت فقیہ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۳ اپریل ۱۹۶۶ء کے تحریر کردہ مکتوب میں لکھتے ہیں ؎

عزیز القدر منشائے من سلمہ ربہ ذوالمنن

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۶ر دسمبر ۱۹۶۴ء کے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا :

فرزند عزیز مولانا محمد منشا صاحب سلمہ ربہ تعالیٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ! مزاج گرامی !

آج جب کہ فقیر آپ کے لیے سراپا انتظار تھا چوہدری محمد دین صاحب آپ کا خط لے کر آ گئے، بڑی تکلیف ہوئی اور دلی دعا ہو رہی ہے کہ آپ کو صرف ایک طالب علم ہی تصور نہیں کرتا بلکہ خصوصی فرزند ارجمند جانتا ہوں اور اہل محبت کا قول ہے۔ ع

دیدنِ روئے عزیزاں روئے جاں تازہ کند

۲۲ر فروری ۱۹۶۳ء کے مکتوب میں یہ دعائیہ کلمات بھی پڑھنے کے لائق ہیں

اور ساتھ ہی دعا کرتا ہوں کہ اللہ رب العالمین تمہیں اپنا خصوصی منظور بنائے اور بارگاہِ سید المحبوبین صلی اللہ علیہ وسلم میں خصوصی منظوری اور خاص الخاص حاضری بخشے جو منشاءِ عشاقِ حقیقیہ کا عین مطلوب ہے۔

والدین، اساتذہ، اور بزرگوں کی دعاؤں کا اثر ہے کہ آپ کو ۱۹۷۲ء میں حج و زیارت کی سعادت حاصل ہوئی پھر ۱۹۷۹ء میں والدہ ماجدہ رحمہا اللہ تعالیٰ کے ہمراہ والد ماجد رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حج بدل کیا اور ۱۹۹۴ء میں پھر حج کعبہ و زیارت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعمت عظمیٰ سے سرفراز ہو چکے ہیں، اس مرتبہ حرمین طیبین میں ہم زیادہ تر اکٹھے رہے کیونکہ راقم کو بھی اسی سال دوسری بار حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔

۱۹۷۲ء میں مسجد نبوی میں حضرت فقیہ اعظم سے بخاری شریف کا دوبارہ درس لیا اور سند خاص حاصل کی۔ مدینہ منورہ میں حضرت شیخ الاسلام مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی خلیفۂ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہما سے دلائل الخیرات شریف کی اجازت حاصل کی، ۱۹۷۱ء میں حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بیعت ہوئے ۱۸ر صفر المظفر ۱۴۱۶ھ / ۱۷ر جولائی ۱۹۹۵ء کو پیر طریقت بدر اشرفیت حضرت علامہ الحاج ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ نے سلطان التارکین حضرت پیر سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے سالانہ عرس مقدس کی عظیم الشان تقریب سعید میں آپ کو سلسلہ اشرفیہ چشتیہ اور سلاسل اربعہ کی خلافت و اجازت سے نوازا، آستانہ عالیہ کچھوچھہ شریف کا خصوصی جبہ اور مخصوص دستار کے ساتھ سند بھی عنایت فرمائی۔

علامہ ثالبش قصوری شعر و سخن کا بھی عمدہ ذوق رکھتے ہیں تیسری جماعت سے شعر

www.sirat-e-mustaqeem.com

کہنے لگے۔ شاعر آستانہ حضرت مولانا الحاج ضیاء القادری بدایونی رحمہ اللہ تعالیٰ شرف تلمذ رکھتے ہیں اور ایک سو سے زیادہ نعتیں اور بزرگان دین کے مناقب لکھ چکے ہیں، ان کے مضامین نظم و نثر سے، پاک و ہند کے مقتدر جرائد میں شائع ہوتے رہے ہیں اور اب بھی بحمدہ تعالیٰ یہ سلسلہ جاری ہے۔

زمانۂ طالبعلمی سے لے کر آج تک پاک و ہند کی مشہور شخصیات کے ساتھ انکی مراسلت جاری ہے، دارالعلوم فیض الرسول، براؤں شریف یو۔ پی (بھارت) مقتدر دینی ادارہ ہے، علامہ تابش قصوری نے تجویز دی تھی کہ اس ادارے کی طرف سے ماہنامہ فیض الرسول جاری ہونا چاہیے، جسے انتظامیہ نے منظور کیا اور آج بھی ماہنامہ فیض الرسول دین و مسلک کی گراں قدر خدمات انجام دے رہا ہے اس کے علاوہ پاکستانی مطبوعات ہندوستان کے دوستوں کو بھجوا کر ان کی اشاعت کی ترغیب دیتے رہے اور ہندوستان کے علماء اہل سنت کی مطبوعات منگوا کر پاکستانی اداروں کو فراہم کرتے رہے اس طرح پاک و ہند کے علماء اہلِ سنت میں اشاعتی سطح پر ایک انقلاب بپا ہو گیا۔

رئیس التحریر علامہ ارشد القادری مدظلہ، کی شہرہ آفاق تصنیف زلزلہ کی پاکستان میں اشاعت کا سہرا بھی آپ کے سر ہے۔ جبکہ موصوف ہی کی کتاب "زلف و زنجیر" کے نام سے از خود مرتب کر کے شائع کی۔ جو بھارت میں لالہ زار کے نام سے طبع ہو چکی ہے۔

ایک عرصہ تک مرکزی مجلس رضا لاہور کے ساتھ کتابوں کی تیاری اور تصحیح کے سلسلے میں تعاون کرتے رہے، ان دنوں رضا اکیڈمی، لاہور کی روح رواں ہیں، یاد رہے کہ رضا اکیڈمی مختصر عرصے میں ایک سو سے زائد کتابیں عربی، انگلش، فارسی، اردو اور پنجابی میں شائع کر چکی ہے۔

علامہ تابش قصوری ۱۹۸۲ء سے جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور کے شعبۂ فارسی کے استاذ اور شعبۂ نشر و اشاعت کے ناظم ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ نے وصال سے تین سال قبل جامع ظفریہ مرید کے میں خطابت کے منصب پر مقرر فرمایا، آپ نے مرید کے میں مکتبہ اشرفیہ قائم کیا ہوا ہے جو دینی مسلکی لٹریچر کی اشاعت و تقسیم میں اہم کردار ادا کر رہا ہے نیز سُنی علماء کونسل مرید کے، کے صدر ہیں۔

دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور کا ایک شعبہ انجمن حزب الرحمٰن ہے جس کی طرف سے ماہنامہ نور الحبیب شائع ہوتا ہے ابتداً علامہ محمد شریف نوری قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ اس کے ناظم اعلیٰ اور علامہ تابش قصوری نائب ناظم تھے، علامہ نوری صاحب کے وصال کے بعد ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے اور آج بھی آپ اس انجمن کے ناظم اعلیٰ ہیں۔ اس کے علاوہ نہ جانے کتنے اداروں اور کتنے مشائخ کے ساتھ وابستہ ہیں اور فی سبیل اللہ خدمات انجام دے رہے ہیں آپ کی ریڈیو پاکستان لاہور سے متعدد تقریریں نشر ہو چکی ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

علامہ تابش قصوری کی متعدد تصانیف زیور طبع سے آراستہ ہیں بعض کے تو کئی کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں، ان کی تالیفات کے نام یہ ہیں۔

اغثنی یارسول اللہ، ترجمہ مؤطا امام محمد، دعوت فکر، اس کا عربی ترجمہ بھی چھپ چکا ہے، محمد نور، جامعہ نظامیہ رضویہ کا تاریخی جائزہ، جامعہ نظامیہ رضویہ کا تحریک نظام مصطفےٰ میں کردار، میلاد النبی کا انقلاب آفرین پیام، نورانی حکایات، نذرانہ عقیدت بحضور فقیہ اعظم، گلزار رحمانی، تذکرۃ الصدیق، مطالب القرآن، قرآنی آیات کی مختلف موضوعات کے اعتبار سے مبسوط فہرست، جو کنز الایمان کے ساتھ چاند کمپنی لاہور نے شائع کی۔ نیز تفسیر عباسی پر بھی گرانقدر قرآنی آیات کی مختلف عنوانات پر مشتمل فہرست جسے قرآن کمپنی لاہور نے شائع کیا۔ انوار امام اعظم، محفل نعت، "مجموعۂ نعت" حسن عبادت"، انوار الصیام، اشرفی قاعدہ وغیرہ، غیر مطبوعہ ان کے علاوہ ہیں۔

علامہ تابش قصوری کے دو ہونہار صاحبزادے (۱) محمد محمود احمد، جس کا تاریخی نام پروفیسر محمد ایوب قادری نے حافظ قصوری (۱۳۹۵ھ) تجویز کیا، میٹرک کر چکے ہیں۔

(۲) حافظ محمد مسعود اشرف قصوری، دونوں صاحبزادے تحصیل علم میں مصروف ہیں الحمد للہ ثانی الذکر قرآن کریم حفظ کرنے کے ساتھ میٹرک کا امتحان فسٹ ڈویژن میں پاس کر چکے ہیں۔ دو ہی صاحبزادیاں ہیں جو اچھی خاصی علمی استعداد رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو صحت و سعادت کے ساتھ سلامت رکھے۔

جناب سید اعجاز احمد زید مجدہٗ مالک فرید بکسٹال اردو بازار، لاہور کی خوش بختی ہے کہ انہوں نے مختصر عرصے میں وسیع پیمانے پر دینی لٹریچر کی اشاعت کی ہے اور اہل سنّت وجماعت کو مختلف موضوعات پر کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ فراہم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے اہل وعیال کو ہر قسم کی آفات وبلیات سے محفوظ رکھے۔

الحمد للہ! علامہ تابش قصوری کے ترجمہ کے ساتھ مؤطا امام محمد کی اشاعت کا شرف بھی حاصل کر رہے ہیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت مترجم، ناشرین اور قارئین کو اس مبارک کتاب کی برکات سے ہمیشہ نوازتا رہے امین۔

۲۰ صفر المظفر ۱۴۱۶ھ
۱۹ جولائی ۱۹۹۵ء

محمد عبد الحکیم شرف قادری
مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ
دربار مارکیٹ بالمقابل ستا ہوٹل
لاہور

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

بَابُ وُقُوْتِ الصَّلٰوةِ

۱ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَاَلَهٗ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَنَا اُخْبِرُكَ صَلِّ الظُّهْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ وَالْعَصْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَيْكَ وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ فَاِنْ تَمَّتْ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ فَلَا نَامَتْ عَيْنَاكَ وَصَلِّ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ وَقْتِ الْعَصْرِ وَكَانَ يَرَى الْاِسْفَارَ فِي الْفَجْرِ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَاِنَّا نَقُوْلُ اِذَا زَادَ الظِّلُّ عَلَى الْمِثْلِ فَصَارَ مِثْلَ الشَّيْءِ وَزِيَادَةً مِنْ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ دَخَلَ وَقْتُ الْعَصْرِ وَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَاِنَّهٗ قَالَ لَا يَدْخُلُ

باب اوقاتِ نماز

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید بن زیاد سے خبر دی جو بنی ہاشم کے آزاد کردہ غلام تھے اور انھوں نے عبد اللہ بن رافع سے روایت کیا جو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا زوجۂ رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اوقاتِ نماز کے بارے میں سوال کیا، تو حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا میں تجھے خبر دیتا ہوں، ظہر کی نماز ادا کرو جب تمہارا سایہ تمہارے برابر ہو جائے اور عصر، جب تمہارا سایہ دوگنا ہو، اور مغرب، جب سورج غروب ہو جائے اور عشاء تہائی رات سے قبل، پھر اگر تو نصف رات تک سویا رہا تو اللہ کرے تمہاری آنکھ نہ لگے اور فجر کو اندھیرے میں ادا کرو، امام محمد فرماتے ہیں، نماز عصر کے بارے میں امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اور وہ نماز فجر، سفیدی میں پڑھنا پسند فرماتے تھے۔ وقت عصر کے بارے میں ہماری رائے یہی ہے کہ جب سورج کے زوال سے لے کر سایہ ایک مثل زیادہ ہو تو عصر کا وقت شروع ہو

ن: بالفجر۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَقْتُ الْعَصْرِ حَتّٰى يَصِيْرَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ۔

گیا۔ لیکن امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عصر کا وقت شروع نہیں ہوگا حتیٰ کہ ہر چیز کا سایہ دوشل ہو جائے۔

۲۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ۔

امام مالک نے ہمیں خبر دی، وہ ابن شہاب زہری سے اور وہ حضرت عروہ سے روایت فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حدیث بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر اس وقت ادا فرماتے تھے کہ ابھی دھوپ دیواروں پر چڑھنے سے پہلے ان کے حجرہ شریف میں ہی ہوتی تھی۔

۳۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلٰى قُبَاءٍ فَيَاْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

امام مالک نے ہمیں خبر دی، وہ فرماتے ہیں مجھے ابن شہاب زہری نے بتایا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ ہم ایسے وقت عصر کی نماز پڑھتے کہ پھر کوئی قبا شریف[1] جانے والا جاتا اور جب واپس آتا تو اس وقت بھی سورج بلند ہوتا۔

۴۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْاِنْسَانُ اِلٰى بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ۔

حضرت امام مالک نے ہمیں خبر دی انھوں نے فرمایا ہمیں اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے خبر دی کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ ہم عصر کی نماز ایسے وقت میں ادا کرتے تھے کہ اگر کوئی آدمی بنو عمرو بن عوف[2] کے ہاں جاتا تو انھیں نماز عصر ادا کرتے ہوئے پاتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ تَاْخِيْرُ الْعَصْرِ اَفْضَلُ عِنْدَنَا مِنْ تَعْجِيْلِهَا اِذَا صَلَّيْتَهَا وَالشَّمْسُ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک عصر کی تاخیر افضل ہے جلدی کرنے سے، نماز عصر ایسے

---

[1] ۔ قبا شریف مدینہ منورہ سے تین چار کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت کے وقت چند روز یہاں قیام فرمایا اور مسجد قبا کی بنیاد رکھی، اس مسجد کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے۔

[2] ۔ بنی عمرو بن عوف کا قیام مدینہ طیبہ سے دو تین کلو میٹر کی دوری پر تھا جن کا معاشی ذریعہ کھیتی باڑی رہا (تا بش قصوری)
یہ قبا شریف کا ایک محلہ ہی تھا جو بنی عمرو بن عوف کی نسبت سے مشہور ہوا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ لَمْ تُدْخِلْهَا صُفْرَةٌ وَ بِذٰلِكَ جَاءَتْ عَامَّةُ الْآثَارِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ اِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِاَنَّهَا تُعْصَرُ وَتُؤَخَّرُ۔

وقت میں ادا کرو کہ دھوپ چمکیلی اور روشن ہو، اس میں زردی داخل نہ ہوئی ہو۔ اس کے متعلق بہت سے آثار وارد ہوئے ہیں۔ اور حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے اور بعض فقہاء فرماتے ہیں کہ عصر کا نام اسی لیے عصر رکھا گیا کہ یہ نماز دیر اور تاخیر سے ادا کی جاتی ہے۔

بَابُ اِبْتِدَآءِ الْوُضُوْءِ

باب ابتدائے وضو

۵۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَمَارَةَ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ يَحْيٰى اَنَّهٗ سَمِعَ جَدَّهٗ اَبَا حَسَنٍ يُسْاَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُرِيَنِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ مِنْ مُقَدَّمِ رَاْسِهٖ حَتّٰى ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ مِنْهُ بَدَاَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی وہ فرماتے ہیں، ہمیں عمرو بن یحییٰ بن عمارہ بن ابی حسن مازنی نے اپنے والد حضرت یحییٰ سے خبر دی اور انھوں نے اپنے دادا ابوحسن سے سنا کہ انھوں نے عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا جو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے "کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں؟ کہ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیسے وضو فرمایا کرتے تھے؟ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا "ہاں" پھر انھوں نے وضو کے لیے پانی منگوایا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا، دونوں ہاتھوں کو دو مرتبہ دھویا، پھر کلی کی پھر تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا، پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دو بار دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا، سامنے کے حصے سے گردن تک پھر ہاتھوں کو واپس لائے جہاں سے شروع کیا تھا پھر دونوں پاؤں کو دھویا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا حَسَنٌ وَالْوُضُوْءُ ثَلٰثًا ثَلٰثًا اَفْضَلُ وَالْاِثْنَانِ يُجْزِيَانِ وَالْوَاحِدَةُ اِذَا اَسْبَغَتْ تُجْزِيُ اَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

امام محمد فرماتے ہیں یہ طریقہ حسن ہے اور وضو تین تین بار افضل ہے اور جائز ہے دو دو بار اور ایک بار بھی جائز ہے جب کہ اچھی طرح کیا جائے اور یہی حضرت امام ابوحنیفہ کا فرمان ہے (رحمہ اللہ تعالیٰ)

www.sirat-e-mustaqeem.com

۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَلْیَجْعَلِ الْمَاءَ فِیْ اَنْفِهٖ ثُمَّ لْیَسْتَنْثِرْ۔

امام مالک نے ہمیں بتایا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالزناد نے حضرت عبدالرحمٰن الاعرج سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ انھوں نے فرمایا جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو وہ اپنی ناک میں پانی ڈالے اور پھر اسے صاف کرے۔

۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَلْیَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْیُوْتِرْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ یَنْبَغِیْ لِلْمُتَوَضِّیْ اَنْ یَّتَمَضْمَضَ وَیَسْتَنْثِرَ وَیَنْبَغِیْ لَهٗ اَیْضًا اَنْ یَّسْتَجْمِرَ وَالْاِسْتِجْمَارُ اَلْاِسْتِنْجَاءُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ؒ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی انھوں نے کہا ہمیں زہری نے ابوادریس خولانی سے حدیث بیان فرمائی اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ بے شک رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے اسے چاہیے کہ ناک صاف کرے اور جو کوئی ڈھیلوں سے استنجا کرے اسے چاہیے کہ طاق ڈھیلے لے۔ امام محمد فرماتے ہیں، ہمارا اسی پر عمل ہے اور اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ وضو کرنے والے کو چاہیے کہ وہ کلی کرے اور ناک صاف کرے اور اسے ڈھیلوں سے استنجا کرنا چاہیے اور الاستجمار سے استنجا مراد ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نُعَیْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَی الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِیْ صَلٰوةٍ مَّا كَانَ یَعْمِدُ وَاَنَّهٗ تُكْتَبُ لَهٗ بِاِحْدٰی خُطْوَتَیْهِ حَسَنَةٌ وَّتُمْحٰی عَنْهُ بِالْاُخْرٰی سَیِّئَةٌ فَاِنْ سَمِعَ اَحَدُكُمُ الْاِقَامَةَ فَلَا یَسْعٰی فَاِنَّ اَعْظَمَكُمْ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی، انھوں نے کہا ہمیں نعیم بن عبداللہ المجمر نے خبر دی، بیشک انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے وضو کیا اور اچھا وضو کیا پھر وہ نماز کے ارادے گھر سے نکلا، تو وہ گویا اس وقت تک نماز میں ہے جب تک نماز کا ارادہ کیے ہوتے ہے، بیشک اس کے ہر قدم پر نیکی لکھی جاتی ہے اور اس کے ہر دوسرے قدم پر برائی مٹائی جاتی ہے۔ پس جب بھی کوئی تم میں سے اقامت سنے تو وہ جلدی نہ کرے بیشک اس کے لیے زیادہ اجر

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَجْرًا أَبْعَدُكُمْ دَارًا قَالُوا لِمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ مِنْ أَجْلِ كَثْرَةِ الْخُطَى

ہے جس کا مکان زیادہ دور ہے۔ انھوں نے دریافت کیا اے ابوہریرہ ایسے کیوں ہے؟ انھوں نے جواباً فرمایا زیادہ قدموں کے باعث۔

بَابُ غَسْلِ الْيَدَيْنِ فِي الْوُضُوءِ

باب ۳ وضو میں ہاتھوں کا دھونا

۹ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا حَسَنٌ وَهٰكَذَا يَنْبَغِي أَنْ يُفْعَلَ وَلَيْسَ مِنَ الْأَمْرِ الْوَاجِبِ الَّذِي إِنْ تَارِكُهُ آثِمٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی انھوں نے ابوزناد سے اور وہ حضرت اعرج سے مروی ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ بے شک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بھی تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنے ہاتھ دھوئے کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا ہے کہ اس کے ہاتھوں نے رات کہاں گزاری۔

امام محمد فرماتے ہیں یہی عمدہ عمل ہے اور ایسے ہی کرنا مناسب ہے۔ لیکن یہ واجب نہیں کہ جس نے ترک کیا وہ گنہگار ہوگا اور یہی قول امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

بَابُ الْوَضُوءِ فِي الِاسْتِنْجَاءِ

باب ۴ پانی سے استنجا کرنا

۱۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلَاءَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَتَوَضَّأُ وَضُوءًا لِمَا تَحْتَ أَزَارِهِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی انھوں نے کہا ہمیں یحییٰ بن محمد بن طحلاء نے حضرت عثمان بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا کہ ان کے والد نے بیان فرمایا کہ انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ استنجا کے مقام کو پانی سے دھوتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَ الْاِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْ غَيْرِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

امام محمد فرماتے ہیں اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں اور ہمیں پانی سے استنجا کرنا دوسری اشیاء کی نسبت زیادہ پسند ہے اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

باب ۵ شرمگاہ چھونے پر وضو

۱۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ فَاحْتَكَكْتُ فَقَالَ لَعَلَّكَ مَسِسْتَ ذَكَرَكَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ قُمْ فَتَوَضَّاْ قَالَ فَقُمْتُ فَتَوَضَّاْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ ۔

ہمیں امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی انھوں نے کہا ہمیں اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت مصعب بن سعد سے روایت کیا کہ میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے قرآن کریم اٹھانے کی خدمت انجام دیتا تھا ایک دن میں نے کھجلایا تو آپ نے فرمایا شاید تو نے اپنی شرمگاہ کو چھوا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں! تو انھوں نے فرمایا جاؤ اور وضو کرو میں کھڑا ہوا اور وضو کر کے واپس حاضر خدمت ہوا۔

۱۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَغْتَسِلُ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ فَقَالَ لَهٗ اَمَا يُجْزِيْكَ الْغُسْلُ مِنَ الْوُضُوْءِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ اَحْيَانًا اَمَسُّ ذَكَرِيْ فَاَتَوَضَّاُ۔

ہمیں امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی انھوں نے فرمایا ہمیں ابن شہاب نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان فرمایا انھوں نے اپنے والد ماجد کا معمول بیان فرمایا کہ وہ غسل کرتے تو پھر وضو فرماتے تھے حضرت سالم نے عرض کیا غسل کافی نہیں؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہاں کافی ہے لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ میں غسل میں اپنی شرمگاہ کو چھو لیتا ہوں تو وضو کرتا ہوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا وُضُوْءَ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَفِيْ ذٰلِكَ اٰثَارٌ كَثِيْرَةٌ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شرمگاہ چھو جانے سے وضو نہیں ہے۔ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۳ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ التَّمِيْمِيُّ قَاضِي الْيَمَامَةِ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مَسَّ ذَكَرَهُ اَيَتَوَضَّاُ قَالَ هَلْ هُوَ اِلَّا بُضْعَةٌ مِنْ جَسَدِكَ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں ایوب بن عتبہ تمیمی یمامہ کے قاضی نے بیان فرمایا انھوں نے قیس بن طلق سے روایت کیا کہ اُن سے اُن کے والد نے بیان فرمایا کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے شرمگاہ کو چھو جانے پر وضو کرنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا وہ بھی تیرے جسم کا ایک حصہ ہے ؛

۱۴ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو الْمَكِّيُّ اَخْبَرَنَا عَطَآءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وَاَنْتَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ مَا اُبَالِيْ مَسِسْتُهُ اَوْ مَسِسْتُ اَنْفِيْ ؛

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمیں طلحۃ بن عمرو المکی نے خبر دی انھوں نے کہا ہمیں عطاء بن ابی رباح نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا۔ کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حالتِ نماز میں شرمگاہ چھونے جانے کے بارے میں کہا میں اپنی شرمگاہ یا ناک کو چھونے میں کوئی خطرہ محسوس نہیں کرتا۔

۱۵ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ اَخْبَرَنَا صَالِحٌ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءٌ ؛

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں ابراہیم بن محمد المدنی نے خبر دی انھوں نے کہا ہمیں توامہ کے آزاد کردہ غلام صالح نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ شرمگاہ کے چھونے جانے میں وضو نہیں ہے۔

۱۶ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ اَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ ذُبَابٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ لَيْسَ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءٌ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں ابراہیم بن محمد المدنی نے خبر دی انھوں نے کہا ہمیں حارث بن ابی ذباب نے خبر دی کہ بے شک انھوں نے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں شرمگاہ کے چھونے سے وضو نہیں۔

۱۷ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَوَّامِ الْبَصْرِيُّ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کہ ہمیں ابو العوام البصری نے خبر دی، انھوں نے کہا عطاء بن

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَبَاحٍ قَالَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ رَجُلٌ مَسَّ فَرْجَهُ بَعْدَ مَا تَوَضَّاَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنَ الْقَوْمِ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ اِنْ كُنْتَ تَسْتَنْجِسُهُ فَاقْطَعْهُ قَالَ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ هٰذَا وَاللّٰهِ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

ابی رباح سے ایک آدمی نے دریافت کیا، کہا اے ابو محمد ایسے شخص سے بارے کیا حکم ہے جس نے وضو کے بعد اپنی شرمگاہ کو چھو لیا۔ تو اس اجتماع میں سے ایک آدمی نے کہا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ تم اسے اتنا ناپاک سمجھتے ہو تو اسے کاٹ دو۔ اس پر عطاء بن ابی رباح نے کہا خدا کی قسم یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہی قول ہے۔

۱۸ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ قَالَ مَا اُبَالِيْ مَسِسْتُهُ اَوْ طَرَفَ اَنْفِيْ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حماد سے خبر دی انھوں نے ابراہیم النخعی سے روایت کیا اور وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی ناک اور شرمگاہ کے چھو جانے میں کوئی ڈر محسوس نہیں کرتا۔

۱۹ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ سُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ اِنْ كَانَ نَجِسًا فَاقْطَعْهُ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حماد انھوں نے ابراہیم سے روایت کیا کہ بے شک حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شرمگاہ کے چھو جانے میں وضو کے بارے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اگر یہ نجس ہے تو اسے کاٹ دو۔

۲۰ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحِلٌّ الضَّبِّيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اِنَّمَا هُوَ بِضْعَةٌ مِنْكَ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں محل الضبی نے حضرت ابراہیم النخعی سے شرمگاہ کے چھو جانے کے بارے میں بیان کیا کہ بے شک وہ بھی تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے۔

۲۱ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں سلام بن سلیم الحنفی نے منصور بن معتمر سے خبر دی انھوں نے ابو قیس سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ اَبِیْ قَیْسٍ عَنْ اَرْقَمَ بْنِ شُرَحْبِیْلٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِنِّیْ اَحُكُّ جَسَدِیْ وَاَنَا فِی الصَّلٰوةِ فَاَمَسُّ ذَكَرِیْ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ بِضْعَةٌ مِّنْكَ۔

روایت کیا وہ ارقم بن شرحبیل سے مروی ہیں کہ اس نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ میں نماز کے دوران اپنا جسم کھجلاتا ہوں اور اپنی شرمگاہ چھو لیتا ہوں تو انھوں نے فرمایا بے شک وہ تیرے جسم کا حصہ ہے۔

۲۲ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا سَلَّامُ بْنُ سُلَیْمٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنِ السُّدُوْسِیِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ سَاَلْتُ حُذَیْفَةَ بْنَ الْیَمَانِ عَنِ الرَّجُلِ مَسَّ ذَكَرَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ كَمَسِّ رَاْسِهٖ۔

امام محمد فرماتے ہیں کہ ہمیں سلام بن سلیم نے منصور بن معتمر سے خبر دی انھوں نے سدوسی سے اور وہ براء ابن قیس سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے شرمگاہ کو چھوا ہو تو انھوں نے فرمایا وہ ایسے ہی ہے جیسے اپنے سر کو چھونا۔

۲۳ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ عُمَیْرِ بْنِ سَعْدٍ النَّخَعِیِّ قَالَ كُنْتُ فِیْ مَجْلِسٍ فِیْهِ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ فَذُكِرَ مَسُّ الذَّكَرِ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ بِضْعَةٌ مِّنْكَ وَاِنَّ لَكَفِّكَ لَمَوْضِعًا غَیْرُهٗ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں مسعر بن کدام نے عمیر بن سعد النخعی سے خبر دی انھوں نے کہا میں ایک ایسی محفل میں حاضر تھا جہاں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ پس وہاں شرمگاہ کے چھونے کا ذکر ہوا تو انھوں نے فرمایا بیشک وہ تیرے جسم کا ایک حصہ ہے اور یقیناً تیری ہتھیلی تیرے تمام جسم کو چھوتی ہے۔

۲۴ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ اِیَادِ بْنِ لَقِیْطٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ قَالَ حُذَیْفَةُ بْنُ الْیَمَانِ فِیْ مَسِّ الذَّكَرِ مِثْلُ اَنْفِكَ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں مسعر بن کدام نے ایاد بن لقیط سے خبر دی انھوں نے براء بن قیس سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا شرمگاہ کو چھونا اپنی ناک کے چھونے کی مثل ہے۔

۲۵ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مسعر بن کدام

www.sirat-e-mustaqeem.com

لِدَامٍ حَدَّثَنَا قَابُوسٌ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا أُبَالِي إِيَّاهُ مَسَسْتُ أَوْ أَنْفِي أَوْ أُذُنِي۔

نے خبر دی انھوں نے کہا ہمیں ابو ظبیان سے قابوس نے حدیث بیان فرمائی وہ حضرت علی بن ابیطالب سے مروی ہیں کہ حضرت علی فرماتے ہیں مجھے کیا ڈر ہے اس بات سے کہ میں شرمگاہ کو مس کر دوں، اپنی ناک یا اپنے کان کو۔

۲۶ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو كُدَيْنَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ عَنْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَرْوَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنِّي مَسِسْتُ ذَكَرِي وَأَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَفَلَا قَطَعْتَهُ ثُمَّ قَالَ وَهَلْ ذَكَرُكَ إِلَّا كَسَائِرِ جَسَدِكَ۔

امام محمد فرماتے ہیں ہمیں ابو کدینہ یحییٰ بن مہلب سے خبر دی انھوں نے اسحاق شیبانی سے اور وہ ابی قیس عبدالرحمٰن بن ثروان سے مروی ہیں اور انھوں نے علقمہ سے روایت کیا وہ قیس سے بیان فرماتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا کہ میں حالت نماز میں اپنی شرمگاہ کو چھو لیتا ہوں، تو آپ نے فرمایا پھر تم اسے کاٹ کیوں نہیں دیتے؟ پھر فرمایا تیری شرمگاہ تیرے تمام جسم کی طرح ہی ہے۔

۲۷ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ أَيَحِلُّ لِي أَنْ أَمَسَّ ذَكَرِي وَأَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ إِنْ عَلِمْتَ أَنَّ مِنْكَ بَضْعَةً نَجِسَةً فَاقْطَعْهَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یحییٰ بن مہلب نے اسماعیل بن ابی خالد سے خبر دی انھوں نے قیس بن ابی حازم سے روایت کیا اور فرمایا کہ ایک آدمی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، کیا میرے لیے حالت نماز میں شرمگاہ کا مس کرنا جائز ہے؟ تو حضرت سعد نے فرمایا اگر تو جانتا ہے کہ تیرے جسم کا یہ حصہ پلید ہے تو پھر اس کو کاٹ دو۔

۲۸ فَقَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَسِّ

امام محمد فرماتے ہیں ہمیں اسماعیل بن عیاش نے خبر دی انھوں نے کہا ہمیں جریر بن عثمان نے حبیب بن عبید سے حدیث بیان فرمائی اور وہ حضرت ابو درداء سے بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابو درداء سے شرمگاہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

الذَّكَرِ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِّنْكَ۔

کے مس کرنے کے بارے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا بے شک وہ بھی تیرے بدن کا ایک حصہ ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

باب ۶ آگ سے تیار چیز کے استعمال پر وضوء

۲۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ أَكَلَ لَحْمًا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

امام محمد فرماتے ہیں ہمیں امام مالک نے خبر دی انھوں نے کہا ہمیں وہب بن کیسان نے حدیث بیان فرمائی، وہ کہتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گوشت کھاتے دیکھا پھر انھوں نے بغیر نئے وضو کیے نماز ادا فرمائی۔

۳۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ جَنْبَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت امام محمد فرماتے ہیں ہمیں امام مالک نے خبر دی انھوں نے زید بن اسلم سے حدیث بیان کی اور وہ عطا بن یسار سے مروی ہیں اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ بے شک رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکری کی ران کھائی پھر نماز پڑھی اور آپ نے نیا وضو نہیں فرمایا تھا۔

۳۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ تَعَشَّى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

ہمیں امام محمد نے امام مالک سے خبر دی انھوں نے کہا ہمیں محمد بن منکدر نے بیان کیا اور وہ محمد بن ابراہیم التیمی سے مروی ہیں اور وہ حضرت ربیعۃ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک انھوں نے رات کا کھانا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھایا پھر نماز ادا کی اور نیا وضو نہ کیا۔

۳۲ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَازِنِيُّ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَكَلَ لَحْمًا وَخُبْزًا فَتَمَضْمَضَ

ہمیں امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ مجھے ضمرہ بن سعید مازنی نے ابان بن عثمان سے خبر دی کہ بیشک حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ مَسَحَهُمَا بِوَجْهِهِ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

گوشت اور روٹی کھائی پھر کلی کی اور دونوں ہاتھوں کو صاف کر کے منہ پر پھیرا۔ پھر نماز ادا کی اور نیا وضو نہ فرمایا۔

۳۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ الْعَدَوِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصِيْبُ الطَّعَامَ قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ أَيَتَوَضَّأُ مِنْهُ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ اَبِيْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثُمَّ لَا يَتَوَضَّأُ۔

ہمیں امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے بتایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ عدوی سے ایک ایسے شخص کے بارے سوال کیا جس نے وضو کیا پھر آگ سے تیار شدہ کھانا کھایا تو کیا وہ دوبارہ وضو کرے گا؟ انھوں نے کہا میں نے اپنے والد ماجد کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے کہ پھر نیا وضو نہیں فرماتے تھے۔

۳۴۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلٰى بَنِيْ حَارِثَةَ اَنَّ سُوَيْدَ بْنَ نُعْمَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ اَدْنٰى خَيْبَرَ صَلَّوُا الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّيَ لَهُمْ بِالْمَاءِ فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

۳۴۔ ہمیں امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے بنی حارثہ کے آزاد کردہ غلام بشیر بن یسار سے بیان کیا کہ انھیں سوید بن نعمان نے بتایا کہ وہ خیبر کے سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے یہاں تک کہ وہ مقام صہبا میں پہنچ گئے جو خیبر کے قریب واقع ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرمائی پھر آپ نے توشہ طلب فرمایا۔ ستوؤں کے سوا کوئی چیز نہ پائی تو آپ نے ستو پانی کے ساتھ تیار کرنے کا حکم دیا پھر آپ نے نوش فرمائے اور ہم نے بھی کھائے۔ پھر آپ نے نماز مغرب کے لیے کھڑے ہوتے تو کلی فرمائی اور ہم نے بھی کلی کی، پھر آپ نے نماز ادا فرمائی اور نیا وضو نہیں کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا وُضُوْءَ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ وَلَا مِمَّا دَخَلَ اِنَّمَا الْوُضُوْءُ مِمَّا خَرَجَ مِنَ الْحَدَثِ فَاَمَّا دَخَلَ مِنَ الطَّعَامِ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ اَوْ لَمْ تَمَسَّهُ فَلَا وُضُوْءَ فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ آگ سے تیار کی ہوئی چیز کے کھانے پر نیا وضو ضروری نہیں اور نہ اس سے جو بغیر پکانے چیز پیٹ میں جائے بلکہ وضو حدث سے ہے۔ کھانا آگ سے تیار ہو یا نہ ہو اس پر کوئی وضو نہیں۔ یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَتَوَضَّآنِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

باب مرد اور عورت کا ایک برتن سے وضو کرنا

۳۵ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّؤُونَ جَمِيعًا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ)۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَتَوَضَّأَ الْمَرْأَةُ وَتَغْتَسِلَ مَعَ الرَّجُلِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ إِنْ بَدَأَتْ قَبْلَهُ أَوْ بَدَأَ قَبْلَهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حدیث بیان فرمائی نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں مرد و زن ایک ہی برتن سے وضو کرتے تھے۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں کہ مرد و زن ایک ہی برتن سے وضو اور غسل کریں اگرچہ پہلے عورت شروع کرے یا مرد اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الرُّعَافِ

باب نکسیر سے وضو

۳۶ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَعَفَ رَجَعَ فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ ثُمَّ رَجَعَ فَبَنَى عَلَى مَا صَلَّى۔

۳۷ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ أَنَّهُ رَأَى سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ رَعَفَ وَهُوَ يُصَلِّي فَأَتَى حُجْرَةَ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِوُضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَجَعَ فَبَنَى عَلَى مَا قَدْ صَلَّى۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حضرت نافع نے حدیث بیان کی کہ جب کبھی ان کی نماز میں نکسیر پھوٹتی تو وہ آتے اور وضو کر کے اپنی جگہ پر بغیر بات کیے لوٹ جاتے اور باقی نماز ادا فرماتے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یزید بن عبداللہ بن قسیط نے حدیث بیان فرمائی کہ انھوں نے سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا وہ نماز ادا کر رہے تھے کہ ان کی نکسیر پھوٹ پڑی۔ وہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ زوجۂ رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر آئے، آپ کے پاس پانی لایا گیا۔ آپ نے وضو فرمایا۔ پھر واپس آئے اور اپنی نماز پر بنا کی۔

۳۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الَّذِيْ يَرْعَفُ فَيُكْثِرُ عَلَيْهِ الدَّمُ كَيْفَ يُصَلِّيْ قَالَ يُوْمِيْ اِيْمَاءً بِرَأْسِهٖ فِي الصَّلٰوةِ۔

خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید حضرت سعید بن المسیب سے روایت کیا کہ ان سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس کی نکسیر پھوٹے اور کثرت سے خون نکلے تو وہ کس طرح نماز ادا کرے؟ آپ نے فرمایا وہ اپنے سر کے اشارہ سے نماز پڑھے۔

۳۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُجَبَّرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ رَاٰى سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يُدْخِلُ اِصْبَعَهٗ فِيْ اَنْفِهٖ اَوْ اَصْبَعَيْهِ ثُمَّ يُخْرِجُهَا وَفِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ دَمٍ فَيَفْتِلُهٗ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّاُ۔

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبدالرحمٰن بن المجبر بن عبدالرحمٰن ابن عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت سالم بن عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھا کہ وہ اپنی ناک میں ایک یا دو انگلیاں ڈالتے پھر نکالتے اگر اس میں خون کا اثر ہوتا تو صاف کرتے پھر نماز ادا فرماتے اور وضو نہ کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ فَاَمَّا الرُّعَافُ فَاِنَّ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ كَانَ لَا يَاْخُذُ بِذٰلِكَ وَيَرٰى اِذَا رَعَفَ الرَّجُلُ فِيْ صَلَاتِهٖ اَنْ يَّغْسِلَ الدَّمَ وَيَسْتَقْبِلَ الصَّلٰوةَ فَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَاِنَّهٗ يَقُوْلُ بِمَا رَوٰى مَالِكٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ يَنْصَرِفُ فَيَتَوَضَّاُ ثُمَّ يَبْنِيْ عَلٰى مَا صَلّٰى اِنْ لَّمْ يَتَكَلَّمْ وَهُوَ قَوْلُنَا وَاَمَّا اِذَا كَثُرَ الرُّعَافُ عَلَى الرَّجُلِ فَكَانَ اِنْ اَوْمَا بِرَأْسِهٖ اِيْمَاءً لَمْ يَرْعُفْ وَاِنْ سَجَدَ رَعَفَ اَوْمَا بِرَأْسِهٖ اِيْمَاءً وَاَجْزَاَهٗ وَاِنْ كَانَ يَرْعُفُ كُلَّ حَالٍ سَجَدَ۔ وَاَمَّا اِذَا اَدْخَلَ الرَّجُلُ اِصْبَعَهٗ فِيْ اَنْفِهٖ فَاَخْرَجَ

امام محمد فرماتے ہیں ہم ان کے تمام اقوال سے دلیل پکڑتے ہیں لیکن نکسیر سے متعلق امام مالک بن انس کا اس پر عمل نہیں۔ وہ فرماتے ہیں جب کوئی دورانِ نماز نکسیر کو دیکھتا ہے تو وہ خون کو صاف کرے اور نماز ادا کرے لیکن امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام مالک کی اس روایت پر عمل کرتے ہیں جسے انھوں نے عبداللہ ابن عمر اور سعید بن المسیب سے روایت کیا کہ وہ نمازی لوٹے پھر وضو کرے اور اگر اس نے کوئی بات نہیں کی تو سابقہ نماز پر بنا کرے۔ اور یہی ہمارا قول ہے۔ البتہ جس کا نماز کے دوران میں کثرت سے خون نکلے تو وہ اشارہ سر سے نماز ادا کرے اگر سجدہ کرنے سے خون جاری ہوتا ہے۔ اور اگر ہر صورت میں خون جاری رہتا ہے تو ہر حال میں سجدہ کرے۔ اور اگر کسی آدمی نے اپنی

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهَا شَيْئًا مِنْ دَمٍ۔ فَهٰذَا لَا وُضُوْءَ فِيْهِ لِاَنَّهٗ غَيْرُ سَائِلٍ وَلَا قَاطِرٍ اِنَّمَا الْوُضُوْءُ فِي الدَّمِ مِمَّا سَالَ اَوْ قَطَرَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

ناک میں انگلی ڈالی اور اس پر خون لگ گیا تو اس پر وضو نہیں اس لیے کہ یہ نہ جاری خون ہے اور نہ قطرہ قطرہ۔ بہر حال وضو اس خون کے باعث ہے جو جاری ہو یا قطرہ قطرہ ٹپکے، اور یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

بَابُ الْغَسْلِ مِنْ بَوْلِ الصَّبِيِّ

باب ۹ بچے کے پیشاب کا دھونا

۴۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيْرٍ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ جَاءَتْ رُخْصَةٌ فِيْ بَوْلِ الْغُلَامِ اِذَا كَانَ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ وَاُمِرَ بِغَسْلِ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَغَسْلُهُمَا جَمِيْعًا اَحَبُّ اِلَيْنَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ زہری نے ہمیں حدیث بیان کی عبید اللہ ابن عبد اللہ سے وہ ام قیس بنت محصن سے مروی ہیں کہ وہ اپنے چھوٹے بیٹے کو جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لائیں۔ حضور نے اسے اپنی گود میں لیا بچے نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر ڈالا تو آپ نے پانی طلب فرمایا۔ کپڑوں پر چھڑکا مگر اسے دھویا نہیں۔

امام محمد فرماتے ہیں لڑکے کے پیشاب کے بارے میں رخصت آئی ہے جب کہ وہ ابھی کھانا نہ کھاتا ہو لیکن لڑکی کے پیشاب کو دھونے کا حکم۔ اور ہمارے نزدیک دونوں کے پیشاب کو دھونا ہی پسندیدہ ہے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَهٗ اِيَّاهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ

امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے خبر دی۔ انھوں نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک لڑکا لایا گیا۔ اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگوایا اور ان پر بہا دیا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر

www.sirat-e-mustaqeem.com

تُتْبِعُهُ إِيَّاهُ غَسْلًا حَتَّى تُنَقِّيَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ۔

ہم عمل پیرا ہیں۔ ہم دھونے کے لیے پانی لیتے ہیں اور ان پر بہا کر صاف کر لیتے ہیں۔ یہی امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَذْيِ

باب مذی سے وضو

۴۲ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْمَرٍ التَّيْمِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَمَرَهُ كَانَ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا أَذْنَى مِنْ أَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الَّذِي مَاذَا عَلَيْهِ فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَتَهُ وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ فَقَالَ الْمِقْدَادُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ۔

امام مالک نے ہمیں خبر دی کہا انھوں نے مجھے سالم ابو النضر مولیٰ عمر بن عبید بن معمر تیمی نے سلمان بن یسار سے روایت کیا، اس نے مقداد بن اسود سے کہ انھیں حضرت علی ابن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کریں کہ اس آدمی پر کیا لازم آتا ہے جو اپنی عورت کے پاس گیا کہ اس کی مذی خارج ہوئی، مجھے یہ مسئلہ حضور سے دریافت کرتے ہوئے شرم آتی ہے کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں ہے۔ حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے سوال کیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کبھی کسی کو ایسا اتفاق ہو تو وہ شرمگاہ کو دھوئے اور وضو کرے جیسے نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔

۴۳ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي لَأَجِدُ يَتَحَدَّرُ مِنِّي مِثْلُ الْخُرَيْزَةِ فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَغْسِلْ فَرْجَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی انھوں نے کہا مجھے زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا۔ انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان فرمایا کہ مجھ سے مذی ایسے خارج ہو جاتی ہے جیسے موتی۔ پس جب کبھی تم میں سے ایسی کیفیت سے گزرے تو وہ اپنی شرمگاہ کو دھولے اور وضو کرے جیسا نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ يَغْسِلُ مَوْضِعَ الْمَذِيِّ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ مذی کی جگہ کو پاک کرے اور نماز کے وضو جیسا وضو کرے یہی امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

۴۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الصَّلْتُ ابْنُ زُبَيْدٍ اَنَّهُ سَاَلَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ بِلَلٍ يَجِدُهُ فَقَالَ انْضَحْ مَا تَحْتَ ثَوْبِكَ بِالْمَاءِ وَاللّٰهِ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ اِذَا كَثُرَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِنْسَانِ وَاَدْخَلَ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ فِيْهِ الشَّكَّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی انھوں نے کہا ہمیں صلت بن زبید نے بیان کیا حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس تری کے بارے سوال کیا گیا جو کپڑے کے نیچے پائی جائے۔ تو انھوں نے فرمایا پردے کی جگہ پر پانی چھڑکو اور پھر کسی قسم کا گمان نہ کرو۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے جب بکثرت آدمی سے ایسے ہو اور شیطان اسے شک میں ڈال دے۔ یہی امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِمَّا يَشْرَبُ مِنْهُ السِّبَاعُ وَتَلِغُ فِيْهِ۔

باب: جس پانی سے درندے پئیں اور منہ ڈالیں اس سے وضو کا حکم؟

۴۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ فِيْ رَكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتّٰى وَرَدُوْا حَوْضًا فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَاِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا

امام مالک نے خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی سے بیان کیا انھوں نے یحییٰ بن عبد الرحمٰن بن حاطب بن ابی بلتعہ سے روایت کیا کہ تحقیق حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ چند سواروں کے ساتھ نکلے ان میں حضرت عمرو ابن عاص بھی تھے۔ یہاں تک کہ وہ ایک حوض پر پہنچے، تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صاحب حوض سے دریافت کیا، کیا حوض سے درندے بھی پانی پینے آتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے صاحب حوض ہمیں نہ بتائیے، کیونکہ کبھی ہم درندوں سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا كَانَ الْحَوْضُ عَظِيمًا إِنْ حُرِّكَتْ مِنْهُ نَاحِيَةٌ ثُمَّ تَتَحَرَّكُ بِهِ النَّاحِيَةُ الْأُخْرَى ـ لَمْ يُفْسِدْ ذٰلِكَ الْمَاءَ مَا وَلَغَ فِيهِ مِنْ سَبُعٍ وَلَا مَا وَقَعَ فِيهِ مِنْ قَذَرٍ إِلَّا أَنْ يَغْلِبَ عَلَى رِيحٍ أَوْ طَعْمٍ فَإِذَا كَانَ حَوْضًا صَغِيرًا إِنْ حُرِّكَتْ مِنْهُ نَاحِيَةٌ تَحَرَّكَتِ النَّاحِيَةُ الْأُخْرَى فَوَلَغَ فِيهِ السِّبَاعُ أَوْ وَقَعَ فِيهِ الْقَذَرُ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ أَلَا يُرَى أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَرِهَ أَنْ يُخْبَرَهُ وَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

سے پہلے آتے ہیں کبھی وہ ہم سے پہلے۔ امام محمد رحمہ اللہ اللہ فرماتے ہیں جب حوض اتنا بڑا ہو کہ ایک طرف ہلانے سے دوسری طرف حرکت نہ ہو تو درندے کے پانی پینے اور نجاست کے گرنے سے پانی پلید نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کا ذائقہ اور بُو نہ بدل جائے اور جب حوض اتنا چھوٹا ہو کہ ایک طرف کی حرکت سے دوسری طرف بھی پانی متحرک ہوتا ہو تو اس میں درندوں کو منہ ڈالنے یا نجاست کے واقع ہو جانے سے پانی پاک نہیں رہے گا۔ اس لیے اس سے وضو نہ کیا جائے۔ خبردار!! کیا اس نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صاحب حوض کا بتانا مکروہ سمجھا اور اسے خبر دینے سے منع فرمایا اور بعینہٖ یہی قول امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ

۴۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَزْرَقِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ۔

باب ۱۲ سمندر کے پانی سے وضو؟

امام مالک نے ہمیں خبر دی کہا انھوں نے ہمیں صفوان بن سلیم نے سعید بن سلمۃ بن ازرق سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے مغیرہ بن ابی بُردہ سے روایت کی اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم سمندر کا سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا پانی اٹھاتے ہیں اگر اس سے ہم وضو کریں تو پیاسے رہیں تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟ اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سمندر کا پانی پاک ہے مُردار اس کا حلال ہے (یعنی مردار سے سمندر پلید نہیں ہوتا)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ مَاءُ الْبَحْرِ

امام محمد فرماتے ہیں اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

طَهُوْرٌ لِغَيْرِهٖ مِنَ الْمِيَاهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةِ۔

کہ دوسروں پانیوں کی طرح سمندر کا پانی بھی پاک ہے، امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے نیز دوسرے علماء کا۔

بَابُ ۱۳ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

باب ۱۳ موزوں پر مسح

۴۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ مِنْ وَلَدِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكٍ قَالَ فَذَهَبْتُ بِمَاءٍ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَبْتُ عَلَيْهِ قَالَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثُمَّ ذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ مِنْ ضِيْقِ كُمَّيْ جُبَّتِهٖ فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهٖ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يَؤُمُّهُمْ قَدْ صَلَّى بِهِمْ سَجْدَةً نُصَلِّيْ مَعَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ فَفَزِعَ النَّاسُ لَهٗ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ قَدْ اَحْسَنْتُمْ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے عباد بن زیاد جو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہیں روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے موقع پر حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ میں آپ کے ساتھ پانی لے کر گیا جب آپ واپس آئے تو میں نے پانی ڈالا۔ آپ کے چہرۂ انور کو دھویا پھر دونوں ہاتھ جبہ مبارک سے باہر نکالنے لگے مگر جبہ شریف کی آستینیں تنگ ہونے کے باعث ہاتھ باہر نہ لا سکے پھر آپ نے جبہ مبارکہ کے نیچے سے ہاتھ نکالے، دونوں کو دھویا اور سر کا مسح فرمایا اور موزوں کا مسح کیا جب آپ واپس تشریف لائے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی اقتدار میں ایک رکعت نماز پڑھی جا چکی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو باقی رکعت رہتی تھی ان کے ساتھ ادا فرمائی، اس کے باعث صحابہ کرام پریشان ہو گئے تو آپ نے فرمایا تم نے بہت اچھا کیا۔ (یعنی گھبرانے کی کوئی بات نہیں تم نے اچھا کیا، وقت ہو جانے پر نماز ادا کی۔

۴۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رُقَيْشٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَتٰى قُبَاءَ فَبَالَ ثُمَّ اُتِيَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ فَغَسَلَ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں سعید بن عبدالرحمٰن بن رقیش نے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ قبا میں آئے انھوں نے پیشاب کیا پھر

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلَّى۔

پانی لایا گیا انھوں نے وضو کیا۔ چہرہ اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے اور سر کا مسح کیا پھر انھوں نے موزوں پر مسح کیا اور نماز ادا فرمائی

۴۹ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَدِمَ الْكُوفَةَ عَلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَهُوَ أَمِيرُهَا فَرَآهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ سَلْ أَبَاكَ إِذَا قَدِمْتَ عَلَيْهِ فَنَسِيَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ يَسْأَلَهُ حَتّٰى قَدِمَ سَعْدٌ فَقَالَ أَسَأَلْتَ أَبَاكَ فَقَالَ لَا فَسَأَلَهُ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ إِذَا أَدْخَلْتَ رِجْلَيْكَ فِي الْخُفَّيْنِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ فَامْسَحْ عَلَيْهِمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَإِنْ جَاءَ أَحَدُنَا مِنَ الْغَائِطِ قَالَ وَإِنْ جَاءَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْغَائِطِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع اور عبداللہ بن دینار نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر کوفہ میں حضرت سعد ابن ابی وقاص کے پاس گئے جبکہ وہ وہاں کے گورنر تھے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر نے دیکھا کہ وہ موزوں پر مسح کر رہے ہیں تو انھوں نے اس سے انکار کیا۔ پس اس پر حضرت سعد نے فرمایا جب تم جاؤ تو اس سلسلہ میں اپنے باپ سے دریافت کرنا۔ مگر حضرت عبداللہ معلوم کرنا بھول گئے۔ حتیٰ کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو انھوں نے ابن عمر سے پوچھا کیا آپ نے اپنے والد ماجد سے دریافت کیا تھا؟ جواب دیا نہیں۔ پھر حضرت عبداللہ نے سوال کیا۔ تو انھوں نے کہا جب تم اپنے پاؤں موزوں میں ڈالو تو وہ پاک ہوں تو پھر ان پر مسح کرو، حضرت ابن عمر نے عرض کیا اگرچہ ہم میں سے کوئی قضائے حاجت سے واپس آیا ہو، فرمایا: ہاں! اگرچہ کوئی تمہارا قضائے حاجت سے ہی نہ آیا ہو۔

۵۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بَالَ بِالسُّوقِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ دُعِيَ لِجَنَازَةٍ حِينَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی انھوں نے کہا مجھے نافع نے خبر دی کہ حضرت ابن عمر نے گلی میں پیشاب کیا، پھر وضو کیا، چہرہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے اور اپنے سر کا مسح کیا، پھر جب مسجد میں داخل ہوئے تو جنازہ کے لیے بلائے گئے۔ پس آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا، پھر نماز ادا کی۔

۵۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي هِشَامُ

امام مالک نے ہمیں خبر دی، وہ کہتے ہیں مجھے ہشام

www.sirat-e-mustaqeem.com

بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاٰى اَبَاهُ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلٰى ظُهُوْرِهِمَا لَا يَمْسَحُ بُطُوْنَهُمَا قَالَ ثُمَّ يَرْفَعُ الْعِمَامَةَ فَيَمْسَحُ بِرَأْسِهٖ۔

بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے خبر دی کہ بیشک انھوں نے اپنے والد ماجد کو دیکھا کہ وہ موزوں کے ظاہر پر مسح کر رہے ہیں نہ کہ باطن پر، انھوں نے کہا پھر وہ عمامہ اتارتے اور اپنے سر کا مسح کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَنَرَى الْمَسْحَ لِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهَا لِلْمُسَافِرِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ لَا يَمْسَحُ الْمُقِيْمُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَعَامَّةُ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الَّتِيْ رَوٰى مَالِكٌ فِي الْمَسْحِ اِنَّمَا هِيَ فِي الْمُقِيْمِ ثُمَّ قَالَ لَا يَمْسَحُ الْمُقِيْمُ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمارا ان تمام روایات پر عمل ہے اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم مقیم کے لیے مسح کی مدت ایک دن رات دیکھتے ہیں اور مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں، لیکن امام مالک بن انس فرماتے ہیں کہ مقیم موزوں پر مسح نہیں کریگا جبکہ وہ آثار جو امام مالک سے مروی ہیں وہ مقیم کے لیے مسح ثابت کرتے ہیں، مگر پھر بھی وہ کہتے ہیں کہ مقیم موزوں پر مسح نہیں کرے گا۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْخِمَارِ

باب ۱۴ دستار اور دوپٹے پر مسح

۵۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ بَلَغَنِيْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْعِمَامَةِ فَقَالَ لَا حَتّٰى يَمَسَّ الشَّعْرَ الْمَاءُ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی۔ انھوں نے کہا ہمیں حضرت جابر بن عبداللہ سے یہ روایت پہنچی کہ ان سے عمامہ (پر مسح) کے بارے سوال کیا گیا تو انھوں نے کہا اس وقت تک (مسح) نہیں جب تک بالوں کو پانی نہ چھوئے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد نے فرمایا اسی پر ہمارا معمول ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

۵۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ رَاَيْتُ صَفِيَّةَ ابْنَةَ اَبِيْ عُبَيْدٍ تَتَوَضَّاُ وَتَنْزِعُ خِمَارَهَا ثُمَّ تَمْسَحُ بِرَاْسِهَا قَالَ نَافِعٌ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ صَغِيْرًا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی، انھوں نے کہا ہمیں نافع نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا میں نے صفیہ بنت عبید کو دیکھا وہ وضو کر کے اپنا دوپٹہ اتار کر سر کا مسح کر رہی تھیں۔ نافع فرماتے ہیں میں اس وقت بچہ تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا يَمْسَحُ عَلَى الْخِمَارِ وَلَا الْعِمَامَةِ بَلَغَنَا اَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْعِمَامَةِ كَانَ فَتُرِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ دوپٹے اور دستار پر وہ مسح نہیں کرتے، ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ عمامہ پر مسح تھا پھر ترک کر دیا گیا۔ یہی امام ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ ۱۵ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب ۱۵ غسلِ جنابت

۵۴۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ اَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى فَغَسَلَهَا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهٗ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَنَضَحَ فِيْ عَيْنَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ الْيُسْرٰى ثُمَّ غَسَلَ رَأْسَهٗ ثُمَّ اغْتَسَلَ وَاَفَاضَ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَأْخُذُ اِلَّا النَّضْحَ فِي الْعَيْنَيْنِ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ وَاجِبٌ عَلَى النَّاسِ فِي الْجَنَابَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالْعَامَّةِ۔

ہمیں امام مالک نے خبر دی، انھوں نے کہا ہمیں نافع نے ابن عمر سے حدیث بیان فرمائی کہ جب وہ غسلِ جنابت کرتے تو پہلے اپنے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور اسے صاف کرتے پھر استنجا کرتے، پھر کلی کرتے، ناک میں پانی ڈالتے، اور اپنے چہرے کو دھوتے، اور اپنی آنکھوں پر چھینٹے لگاتے پھر دایاں ہاتھ دھوتے پھر بایاں پھر اپنے سر کو دھوتے پھر تمام بدن پر پانی بہاتے، امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمارا ان تمام باتوں پر عمل ہے سوائے آنکھوں پر چھینٹے مارنے کے کیونکہ یہ لوگوں پر غسلِ جنابت میں ضروری نہیں۔ یہی امام ابوحنیفہ، امام مالک بن انس اور جمہور کا قول ہے۔

بَابُ ۱۶ الرَّجُلِ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ

باب ۱۶ اس شخص کے متعلق جو رات کو جُنبی ہوا

۵۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ذَكَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَنَمْ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہمیں خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں عبداللہ ابن دینار نے حضرت عبداللہ ابن عمر سے خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے رات کو غسل کی حاجت ہو جاتی ہے، آپ نے فرمایا وضو کرو، شرمگاہ دھو ڈالو، اور سو جاؤ۔ (یعنی جب بیدار ہو تو غسل کرے)

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَإِنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ وَلَمْ يَغْسِلْ ذَكَرَهُ حَتّٰى يَنَامَ فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ أَيْضًا۔

امام محمد نے فرمایا، اگر (ایسا شخص) وضو نہ کرے اور نہ ہی شرمگاہ کو دھوئے اور سو رہے تو اس میں بھی کوئی ڈر نہیں۔ (پھر جب اٹھے تو غسل کرے)

٥٦۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ السَّبِيْعِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصِيْبُ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَنَامُ وَلَا يَمَسُّ مَاءً فَإِنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ عَادَ وَاغْتَسَلَ۔

ہمیں امام محمد نے کہا، امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی ابواسحاق السبیعی سے انھوں نے اسود بن یزید سے اور وہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اہلیہ کے پاس جاتے پھر پانی چھوئے بغیر سو جاتے اور جب رات کے آخری حصہ میں بیدار ہوتے تو عمل زوجیت کو دہراتے اور غسل فرماتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَرْفَقُ بِالنَّاسِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اس حدیث میں لوگوں کے لیے بہت سہولت ہے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الْاِغْتِسَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

باب غسل جمعہ

٥٧ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی، وہ کہتے ہیں ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے جمعہ کے لیے آئے تو اسے غسل کرنا چاہیے۔

٥٨ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

امام مالک نے ہمیں خبر دی، وہ کہتے ہیں ہمیں صفوان بن سلیم نے عطاء بن یسار سے حدیث بیان فرمائی، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل واجب ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عِيْدًا لِلْمُسْلِمِيْنَ فَاغْتَسِلُوْا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طِيْبٌ فَلَا يَضُرُّهٗ اَنْ يَمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ۔

امام مالک فرماتے ہیں ہمیں زہری نے ابن سباق سے حدیث بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمانوں کی جماعت اس دن کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے عید بنایا ہے۔ پس تم غسل کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو تو وہ خوشبو لگائے اس میں کوئی نقصان نہیں ہے اور تم پر مسواک کرنا ضروری ہے۔

۶۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِي الْمُقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ۔

ہمیں امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی، انھوں نے کہا مجھے مُقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ جمعۃ المبارک کے دن ہر بالغ شخص پر جنابت کے غسل کی طرح غسل واجب ہے۔

۶۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَرُوْحُ اِلَى الْجُمُعَةِ اِلَّا اغْتَسَلَ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی انھوں نے کہا مجھے نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ وہ نماز جمعہ کے لیے غسل کرنے کے سوا نہیں جاتے تھے۔

۶۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ اَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ انْقَلَبْتُ مِنَ السُّوْقِ فَسَمِعْتُ النِّدَاءَ فَمَا زِدْتُ عَلٰى اَنْ تَوَضَّاْتُ ثُمَّ اَقْبَلْتُ قَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوْءَ اَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ۔

امام مالک فرماتے ہیں ہمیں زہری نے حضرت سالم بن عبداللہ سے خبر دی انھوں نے اپنے والد ماجد عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک صحابی مسجد میں داخل ہوا۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو خطاب فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کیا یہ وقت آنے کا ہے؟ اس نے عرض کیا میں بازار سے لوٹا اور اذان کی آواز سنی، وضو کے سوا میں نے اور کوئی کام نہیں کیا اور حاضر ہو گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا یہ بھی تیری خطا ہے کہ صرف وضو کیا حالانکہ تو جانتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل کا حکم فرماتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ وَفِي هٰذَا آثَارٌ كَثِيرَةٌ۔

غسل واجب نہیں اور اس سلسلہ میں بہت سے آثار وارد ہیں۔

۶۳ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ عَنْ سَعِيدٍ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ كِلَاهُمَا يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں ربیع بن صبیح نے سعید رقاشی سے خبر دی انھوں نے حضرت انس بن مالک اور امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ ہما سے مرفوعاً روایت کیا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کے دن وضو کیا اس نے اچھا اور عمدہ کیا۔ اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

۶۴ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْغُسْلِ مِنَ الْحِجَامَةِ وَالْغُسْلِ فِي الْعِيدَيْنِ قَالَ إِنِ اغْتَسَلْتَ فَحَسَنٌ وَإِنْ تَرَكْتَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فَقُلْتُ لَهُ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ قَالَ بَلَى وَلٰكِنَّ لَيْسَ مِنَ الْأُمُورِ الْوَاجِبَةِ وَإِنَّمَا هُوَ كَقَوْلِهِ تَعَالَى وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ فَمَنْ أَشْهَدَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ تَرَكَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ وَكَقَوْلِهِ تَعَالَى فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ فَمَنِ انْتَشَرَ فَلَا بَأْسَ وَمَنْ جَلَسَ فَلَا بَأْسَ قَالَ حَمَّادٌ وَلَقَدْ رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ يَأْتِي الْعِيدَيْنِ وَمَا يَغْتَسِلُ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے محمد بن ابان بن صالح سے ہمیں خبر دی وہ حماد سے مروی ہیں اور انھوں نے ابراہیم نخعی سے غسل جمعہ کے بارے میں دریافت کیا۔ نیز سینگی لگوانے پر اور عیدین کے غسل کے متعلق پوچھا۔ تو انھوں نے جواباً فرمایا۔ اگر غسل کرو تو بہتر ہے اور اگر چھوڑ دو تو کوئی مواخذہ نہیں تو میں نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں فرمایا جو شخص جمعہ کے لیے آئے اسے چاہیے کہ غسل کرے؟ کہا ہاں۔ لیکن یہ امور ضروریہ میں سے نہیں ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب تم خرید و فروخت کرو تو تم گواہ بنا لیا کرو۔ پس جس نے گواہ کر لیا اس نے اچھا کیا اور جس نے نہیں ٹھہرایا تو اس پر کوئی گرفت نہیں اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب تم نماز جمعہ مکمل کر لو تو زمین میں پھیل جاؤ، پس جو چلا گیا تو کوئی ڈر نہیں اور جو شخص بیٹھا رہا تو اس میں بھی کوئی نقصان نہیں۔ حضرت حماد فرماتے ہیں میں نے دیکھا حضرت ابراہیم نخعی عیدین کی نمازوں کے لیے آتے تھے حالانکہ وہ غسل نہیں کرتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۶۵ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ اَيِ الْجُمُعَةِ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ اَلَا تَغْتَسِلُ قَالَ اَلْيَوْمَ يَوْمٌ بَارِدٌ فَتَوَضَّاَ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں محمد بن ابان نے ابن جریج سے خبر دی انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ جمعہ کا وقت ہو گیا۔ آپ نے پانی طلب کیا پھر وضو فرمایا تو بعض اصحاب نے دریافت کیا، کیا آپ غسل نہیں فرماتے؟ انھوں نے فرمایا آج سردی ہے لہٰذا وضو کیا۔

۶۶ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ اِذَا سَافَرَ لَمْ يُصَلِّ الضُّحٰى وَلَمْ يَغْتَسِلْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں سلام بن سلیم حنفی سے خبر دی انھوں نے منصور سے روایت کی اور وہ ابراہیم سے مروی ہیں کہ جب حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر میں ہوتے تو نہ نماز ضحیٰ ادا کرتے اور نہ ہی جمعہ کے دن غسل فرماتے۔

۶۷ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اَجْزَاَهٗ عَنْ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں سفیان ثوری نے خبر دی انھوں نے منصور سے حدیث بیان فرمائی وہ مجاہد سے مروی ہیں کہ انھوں نے کہا جس نے طلوع فجر کے بعد جمعۃ المبارک کے دن غسل کیا تو اسے یہ غسل جمعہ کے لیے کافی ہے۔

۶۸ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ عُمَّالَ اَنْفُسِهِمْ فَكَانُوْا يَرُوْحُوْنَ اِلَى الْجُمُعَةِ بِهَيْاَتِهِمْ فَكَانَ يُقَالُ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمیں عباد بن عوام نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں یحییٰ بن سعید نے عمرہ سے خبر دی وہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرماتی ہیں کہ لوگ مشقت کا کام کرتے تھے اور اسی حالت میں نماز جمعہ کے لیے حاضر ہو جاتے تھے۔ تو انھیں فرمایا جاتا اگر تم غسل کرتے (تو بہت اچھا ہوتا)۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ الْاِغْتِسَالِ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ

۶۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ اَنْ يَغْدُوَ اِلَى الْعِيْدِ۔

۷۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَغْدُوَ

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْعِيْدِ حَسَنٌ وَّ لَيْسَ بِوَاجِبٍ وَ هُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

باب ۱۸ عیدین کے دن غسل

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی انھوں نے کہا ہمیں نافع نے حدیث بیان کی کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز عید کے لیے جانے سے پہلے غسل فرمایا کرتے تھے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے بتایا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عید الفطر کے دن عید گاہ میں جانے سے پہلے غسل فرمایا کرتے تھے۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عید کے دن غسل بہت اچھا ہے لیکن واجب نہیں اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيْدِ

۷۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّهٗ اَقْبَلَ هُوَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مِنَ الْجُرُفِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمِرْبَدِ نَزَلَ عَبْدُ اللّٰهِ فَتَيَمَّمَ صَعِيْدًا طَيِّبًا فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى۔

۷۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ

باب ۱۹ پاک مٹی سے تیمم

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں نافع نے خبر دی کہ وہ اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مقام جرف سے آئے اور جب کھجوروں کے خشک کرنے والے میدان میں پہنچے تو حضرت عبداللہ ابن عمر سواری سے اترے تو پاک مٹی سے تیمم فرمایا چہرے کا مسح کیا اور پھر دونوں ہاتھوں کی کہنیوں تک ملا۔ پھر نماز ادا فرمائی۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی اور کہا ہمیں عبدالرحمٰن بن قاسم نے خبر دی انھوں نے اپنے باپ سے اور انھوں نے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا
بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ
عِقْدِيْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ
وَاَقَامَ النَّاسُ وَلَيْسُوْا عَلٰى
مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَاَتَى
النَّاسُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰى
اِلٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ اَقَامَتْ
بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ
مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهٗ عَلٰى
فَخِذِيْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ
اللّٰهِ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا
عَلٰى مَاءٍ قَالَتْ فَعَاتَبَنِيْ وَقَالَ مَا شَاءَ
اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعَنُنِيْ
بِيَدِهٖ فِيْ حَاصِرَتِيْ فَلَا يَمْنَعُنِيْ
مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا رَأْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِيْ
فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتّٰى اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ
مَاءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰيَةَ
التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوْا فَقَالَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر کے لیے روانہ ہوئے جب ہم مقام بیداء یا ذات الجیش میں پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر پڑا۔ تو اس کی تلاش کے لیے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور باقی لوگ بھی رُک گئے جو آپ کے ساتھ تھے وہاں پانی نہیں تھا اور صحابہ کرام کے پاس بھی پانی نہیں تھا۔ تو لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے کہا کیا آپ نے دیکھا، عائشہ نے کیا کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ٹھہرایا ایسی حالت میں کہ نہ یہاں پانی ہے اور نہ ہی ہمارے پاس پانی ہے۔ حضرت سیدۃ عائشہ فرماتی ہیں پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ اس وقت رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری ران پر رکھ کر آرام فرما رہے تھے تو انھوں نے کہا تو نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اور صحابہ کرام کو روک دیا ہے جبکہ یہاں نہ پانی ہے اور نہ لوگوں کے پاس ہی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے ناراض ہوئے میری کوکھ میں ہاتھ مارنے لگے مگر میں اسی وجہ سے حرکت نہیں کر رہی تھی کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر اقدس میرے زانو پر تھا۔ آپ نے صبح تک آرام فرمایا جبکہ پانی نہیں تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمادی تو لوگوں نے تیمم کیا حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پکار اُٹھے اے آل ابوبکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (یعنی آپ کے سبب مسلمان

www.sirat-e-mustaqeem.com

أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ وَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ۔

پہلے بھی بہت سی برکات حاصل کر چکے ہیں) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب ہم روانہ ہوئے تو ہار اسی اونٹ کے نیچے سے برآمد ہوا جس پر میں سوار تھی۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ، وَالتَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ تیمم کے لیے دو ضربیں ہیں ایک ضرب چہرے کے لیے اور ایک ضرب دونوں ہاتھوں کے لیے کہنیوں تک۔ اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنِ امْرَأَتِهِ أَوْ يُبَاشِرُهَا وَهِيَ حَائِضٌ

باب ۲۰ حائضہ کے پاس آدمی کا جانا

۷۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ يَسْأَلُهَا هَلْ يُبَاشِرُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَتْ لِتَشُدَّ إِزَارَهَا عَلَى أَسْفَلِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا إِنْ شَاءَ۔

ہمیں امام مالک نے خبر دی انھوں نے کہا ہمیں نافع نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کسی کو حضرت عائشہ کی خدمت میں یہ مسئلہ معلوم کرنے کے لیے بھیجا کہ کیا آدمی اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں قربت کر سکتا ہے تو انھوں نے کہا عورت اپنے ازار بند کو نیچے سے باندھ لے پھر اگر آدمی چاہے تو مباشرت کر لے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد فرماتے ہیں اس سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ اور جمہور فقہاء کا قول ہے۔

۷۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي الثِّقَةُ عِنْدِي عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا سُئِلَا عَنِ الْحَائِضِ هَلْ يُصِيبُهَا فَخَرَجَهَا إِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی انھوں نے کہا ہمیں ایک ثقہ راوی نے بیان کیا۔ حضرت سالم بن عبداللہ اور حضرت سلیمان بن یسار کی طرف سے کہ ان دونوں سے سوال کیا گیا اسی عورت کے بارے

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَبْلَ اَنْ تَغْتَسِلَ فَقَالَا، لَا حَتّٰى تَغْتَسِلَ۔

میں جو حیض سے پاک ہوئی کیا اس کا خاوند اس کے غسل کرنے سے پہلے جماع کر سکتا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا نہیں جب تک غسل نہیں کر لیتی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَلَا نُبَاشِرُ حَائِضًا عِنْدَنَا حَتّٰى تَحِلَّ لَهَا الصَّلٰوةُ اَوْ تَجِبَ عَلَيْهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ حائضہ سے مباشرت جائز نہیں جب تک اس پر نماز جائز یا واجب نہ ہو اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

۷۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحِلُّ لِيْ مِنِ امْرَاَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ تَشُدُّ عَلَيْهَا اِزَارَهَا ثُمَّ شَاْنُكَ بِاَعْلَاهَا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی انھوں نے کہا ہمیں زید بن اسلم نے خبر دی کہ بے شک ایک آدمی نے نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا مجھے اپنی عورت سے کیا چیز جائز ہے جبکہ وہ حیض کی حالت میں ہو۔ فرمایا اپنا ازار بند باندھ لے پھر اس کے اوپر کے حصہ میں تجھے اختیار ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقَدْ جَاءَ مَا هُوَ اَرْخَصُ مِنْ هٰذَا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَجْتَنِبُ شَعَارَ الدَّمِ وَلَهُ مَا سِوٰى۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس سے بڑھ کر رخصت آئی ہے وہ فرماتی ہیں خون کے نشانوں سے بچے اور اس کے علاوہ سب کچھ اس کے لیے ہے۔

بَابُ ۲۱ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ هَلْ يَجِبُ الْغُسْلُ

باب ۲۱ دخول سے غسل کا واجب ہونا

۷۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَائِشَةَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ لَنَا اِذَا مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے حضرت سعید بن مسیب سے روایت فرمائی کہ حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ مرد اور عورت کی شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۷۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ فَقَالَتْ اَتَدْرِىْ مَا مَثَلُكَ يَا اَبَا سَلَمَةَ مَثَلُ الْفَرُّوْجِ يَسْمَعُ الدِّيْكَةَ تَصْرُخُ فَيَصْرُخُ مَعَهَا اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عمر بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام ابو النضر نے حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت بیان کی کہ انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا غسل کس سے واجب ہوتا ہے تو آپ نے فرمایا اے ابو سلمہ کیا تم اپنی مثال سمجھتے ہو، تمہاری مثال مرغی کے بچے کی ہے جو مرغ کی آواز سنتا ہے تو اسی طرح وہ خود بھی بانگ دینا شروع کر دیتا ہے جب مرد اور عورت کی شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

۷۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ مَحْمُوْدَ ابْنَ لَبِيْدٍ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيْبُ اَهْلَهٗ ثُمَّ يُكْسِلُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْتَسِلُ فَقَالَ لَهٗ مَحْمُوْدُ بْنُ لَبِيْدٍ فَاِنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ لَا يَرٰى الْغُسْلَ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ نَزَعَ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عبد اللہ ابن کعب سے روایت کی کہ محمود بن لبید نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جو اپنی عورت کے پاس جاتا ہے اور قبل از انزال جدا ہو جاتا ہے تو حضرت زید بن ثابت نے فرمایا وہ غسل کرے گا۔ تو محمود بن لبید نے عرض کیا حضرت ابی بن کعب تو غسل واجب نہیں سمجھتے تھے، تو حضرت زید بن ثابت نے فرمایا انھوں نے اپنے وصال سے قبل اس قول سے رجوع فرما لیا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَتَوَارَتِ الْحَشَفَةُ وَجَبَ الْغُسْلُ اَنْزَلَ اَوْ لَمْ يُنْزِلْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب شرمگاہ، شرمگاہ سے مل جائے اور حشفہ غائب ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے اگرچہ انزال ہو یا نہ ہو، یہی امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ الرَّجُلِ يَنَامُ هَلْ يَنْقُضُ ذٰلِكَ الْوُضُوْءَ؟

باب ۲۲ ایسے شخص کے بارے میں جو سو جاتا ہے کیا اس کا یہ وضو ٹوٹ جائے گا؟

۷۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِذَا نَامَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ فَلْيَتَوَضَّاْ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی انھوں نے کہا ہمیں زید ابن اسلم نے حضرت عمر ابن خطاب سے روایت کیا کہ انھوں نے فرمایا جب تم میں سے کوئی لیٹ کر سو جائے تو اسے وضو کرنا چاہیے۔

۸۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَلَا يَتَوَضَّاُ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی، انھوں نے کہا مجھے نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ وہ بیٹھے ہوئے سو جاتے تھے اور پھر وضو نہیں فرماتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْوَجْهَيْنِ جَمِيْعًا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان دونوں صورتوں میں ہم تمام کا عمل حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول پر ہے اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

بَابُ الْمَرْاَةِ تَرٰى فِيْ مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ

باب ۲۳ عورت نیند میں آدمی کی طرح دیکھے تو؟ یعنی محتلمہ کا حکم؟

۸۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْمَرْاَةُ تَرٰى فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ اَتَغْتَسِلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلْتَغْتَسِلْ فَقَالَ لَهَا عَائِشَةُ اُفٍّ لَكِ وَهَلْ تَرٰى ذٰلِكَ

ہمیں امام مالک رحمہ اللہ نے خبر دی کہا ہمیں ابن شہاب نے عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ بے شک حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اگر کسی عورت کو مرد کی طرح نیند کی حالت میں احتلام ہو جائے تو کیا وہ غسل کرے گی؟ پس ان سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا افسوس تجھ پر!! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ پس

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْمَرْأَةُ قَالَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرِبَتْ يَمِيْنُكَ وَمِنْ أَيْنَ يَكُوْنُ الشَّبَهُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ۔

رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہارا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو، (بچے کے لیے) یہ مشابہت کہاں سے ہوتی ہے؟

امام محمد فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۴ الْمُسْتَحَاضَةِ

باب ۲۴ مستحاضہ

۸۲ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرِ اللَّيَالِيَ وَالْأَيَّامَ الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيْبَهَا الَّذِيْ أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ فَلْتُصَلِّ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَتَتَوَضَّأُ لِوَقْتِ كُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّي إِلَى الْوَقْتِ الْآخَرِ وَإِنْ سَالَ دَمُهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ۔

۸۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سُمَيٌّ مَوْلٰى أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی، کہا انھوں نے ہمیں نافع نے حضرت سلیمان بن یسار سے حدیث بیان فرمائی۔ انھوں نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ زوجہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت کو ایام حیض کے بعد بھی خون آتا تھا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا وہ ہر ماہ حیض کے دن رات شمار کرے جیسے اس سے پہلے کرتی تھی اور اتنا عرصہ نماز ادا نہ کرے اور جب وہ دن گزر جائیں تو غسل کرے اور شرمگاہ کی کپڑے سے حفاظت کرے پس نماز ادا کرے۔

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور عورت ہر نماز کے لیے نیا وضو کرے اور آخر وقت تک نماز ادا کر سکتی ہے اگرچہ اس کا خون جاری ہو۔ یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی، کہا انھوں نے ہمیں حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن کے آزاد کردہ غلام سمی

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْقَعْقَاعَ بْنَ حَكِيْمٍ وَزَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ اَرْسَلَاهُ اِلٰى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ فَقَالَ سَعِيْدٌ تَغْتَسِلُ مِنْ طُهْرٍ اِلٰى طُهْرٍ وَتَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَاِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اسْتَثْفَرَتْ بِثَوْبٍ۔

نے بیان کیا کہ انھوں نے قعقاع بن حکیم اور زید بن اسلم نے حضرت سعید بن مسیب کے پاس بھیجا کہ ان سے مستحاضہ کے بارے دریافت کریں کہ وہ غسل کیسے کرے گی؟ پس حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ ایک طہر سے دوسرے طہر تک غسل اور ہر نماز کے لیے وضو کرے گی اور اگر خون زیادہ آئے تو شرمگاہ کی کپڑے سے حفاظت کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا مَضَتْ اَيَّامُ اَقْرَائِهَا تَوَضَّاَتْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّيْ حَتّٰى تَاْتِيَهَا اَيَّامُ اَقْرَائِهَا فَتَدَعُ الصَّلٰوةَ فَاِذَا مَضَتْ اغْتَسَلَتْ غُسْلًا وَاحِدًا ثُمَّ تَوَضَّاَتْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّيْ حَتّٰى تَدْخُلَ الْوَقْتُ الْاٰخَرُ مَا دَامَتْ تَرَى الدَّمَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد فرماتے ہیں جب اس کے حیض کے دن ختم ہوں تو غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے یہاں تک کہ اس کے حیض کے دن پلٹ آئیں تو نماز چھوڑ دے اور جب پھر ایام حیض گزر جائیں تو ایک مرتبہ غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے اور دوسری نماز کا وقت داخل ہونے تک نماز پڑھ سکتی ہے۔ جب تک خون دیکھتی رہے۔ یہی امام ابوحنیفہ اور ہمارے جمہور فقہاء کا قول ہے۔

۸۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَحَاضَةِ اَنْ تَغْتَسِلَ اِلَّا غُسْلًا وَاحِدًا ثُمَّ تَتَوَضَّاُ بَعْدَ ذٰلِكَ لِلصَّلٰوةِ۔

ہمیں امام مالک رحمہ اللہ نے خبر دی کہا ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد عروہ سے روایت کیا کہ مستحاضہ پر صرف ایک غسل ہے پھر اس کے بعد ہر نماز کے لیے وضو ہے۔

بَابُ ۲۵ الْمَرْاَةِ تَرَى الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ

باب ۲۵ اس عورت کے بارے میں جو اپنا زرد یا خاکی رنگت کا پانی دیکھتی ہے

۸۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ مَوْلَاةِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں علقمہ بن ابی علقمہ نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کیا جو زوجہ رسول اکرم، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النِّسَاءُ يَبْعَثْنَ اِلٰى عَائِشَةَ بِالدُّرْجَةِ فِيْهَا الْكُرْسُفُ فِيْهِ الصُّفْرَةُ مِنَ الْحَيْضِ فَتَقُوْلُ لَا تَعْجَلْنَ حَتّٰى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَآءَ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضِ۔

اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کردہ خادمہ تھیں وہ فرماتی ہیں کہ عورتیں زرد خون سے بھیگی ہوئی روئی ڈبیہ میں رکھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجتی تھیں، تو آپ فرماتیں، جلدی نہ کرو جب تک تم سفیدی نہ دیکھ لو، یہی حیض سے پاک ہونے کی علامت ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا تَطْهُرُ الْمَرْاَةُ مَا دَامَتْ تَرٰى حُمْرَةً اَوْ صُفْرَةً اَوْ كُدْرَةً حَتّٰى تَرَى الْبَيَاضَ خَالِصًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ عورت اس وقت تک پاک نہیں ہوتی، جب تک سُرخ، زرد یا گہرے میلے پانی کے بعد خالص سفید پانی نہ دیکھ لے۔ یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

۸۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمَّتِهٖ عَنِ ابْنَةِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ بَلَغَهَا اَنَّ نِسَاءً كُنَّ يَدْعُوْنَ بِالْمَصَابِيْحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَيَنْظُرْنَ اِلَى الطُّهْرِ فَكَانَتْ تَعِيْبُ ذٰلِكَ وَتَقُوْلُ مَا كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هٰذَا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی پھوپھی صاحبہ سے روایت کیا انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی سے خبر دی کہ عورتیں رات کو چراغ جلا کر دیکھتی ہیں کہ وہ حیض سے پاک ہوئی ہیں؟ وہ اسے معیوب جانتی تھیں اور کہتی تھیں کہ عورتیں ایسا نہیں کرتی تھیں۔

بَابُ ۲۶ الْمَرْاَةِ تَغْتَسِلُ بَعْضَ اَعْضَآءِ الرَّجُلِ وَهِيَ حَائِضٌ ۲۶ حیض والی عورت سے بعض اعضاء کا دھلانا

۸۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ تَغْتَسِلُ جَوَارِيْهِ رِجْلَيْهِ وَيُعْطِيْنَهُ الْخُمْرَةَ وَهُنَّ حُيَّضٌ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے خبر دی کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی کنیزیں حالتِ حیض میں ان کے پاؤں دھوتیں اور ان کو مُصلّٰی لاکر دیتی تھیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد نے فرمایا اس میں کوئی ڈر نہیں اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

۸۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ

امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ہشام

www.sirat-e-mustaqeem.com

عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا وہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہیں میں حالت حیض میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر اقدس میں کنگھی کیا کرتی تھی۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔ امام ابو حنیفہ اور جمہور فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَغْتَسِلُ اَوْ يَتَوَضَّاُ بِسُؤْرِ الْمَرْاَةِ

باب جو آدمی عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل اور وضو کرتا ہے؟

۸۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ لَا بَأْسَ بِاَنْ يَّغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ وُضُوْءِ الْمَرْاَةِ مَالَمْ تَكُنْ جُنُبًا اَوْ حَائِضًا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ بِفَضْلِ وُضُوْءِ الْمَرْاَةِ وَغُسْلِهَا وَسُؤْرِهَا وَاِنْ كَانَتْ جُنُبًا اَوْ حَائِضًا بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَعَائِشَةُ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ لِيَتَنَازَعَانِ الْغُسْلَ جَمِيْعًا فَهُوَ فَضْلُ غُسْلِ الْمَرْاَةِ الْجُنُبِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی، بیشک انھوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں کہ عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد غسل کرے یا وضو، اگرچہ وہ جنبیہ ہو یا حائضہ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عورت کے وضو یا غسل کے چھوڑے ہوئے یا جھوٹے پانی سے وضو کرنے میں کوئی ڈر نہیں ہے اگرچہ وہ جنبیہ یا حائضہ ہو ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک برتن سے غسل فرمایا کرتے تھے اور دونوں غسل کرنے میں ایک دوسرے سے جلدی فرماتے پس وہ جنبیہ کا بچا ہوا پانی ہوتا اور یہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۸ الْوُضُوْءِ بِسُؤْرِ الْهِرَّةِ۔

۹۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ امْرَاَتَهٗ حَمِيْدَةَ ابْنَةَ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ اَخْبَرَتْهُ عَنْ خَالَتِهَا كَبْشَةَ ابْنَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ اَمَرَهَا فَسَكَبَتْ لَهٗ وَضُوْءً فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ فَشَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ اَخِيْ قَالَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَاْسَ بِاَنْ يَّتَوَضَّاَ بِفَضْلِ سُؤْرِ الْهِرَّةِ وَغَيْرِهٖ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

باب ۲۸ بلّی کے جھوٹے پانی سے وضو کرنا

ہمیں امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی انھوں نے کہا ہمیں اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے خبر دی کہ ان کی زوجہ حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ نے بتایا کہ اسے ان کی خالہ کبشہ بنت کعب بن مالک نے خبر دی جو ابن ابی قتادہ کی بیوی ہیں کہ بے شک حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی طلب کیا، وہ ان کے لیے ایک برتن میں پانی لائیں اسی اثناء میں ایک بلی آئی کہ اس سے پانی پیئے پس انھوں نے برتن کو جھکایا تو اس سے بلی نے پانی پی لیا۔ حضرت کبشہ فرماتی ہیں میں تعجب سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی کہ انھوں نے فرمایا! کیا تم تعجب کرتی ہو اے بیٹی!! میں نے کہا ہاں!! انھوں نے فرمایا بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ بلی نجس نہیں، یہ تو رات دن تمہارے ہاں طواف کرنے والی ہے۔ (یعنی یہ ہمیشہ گھر میں رہنے والی ہے)۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! بلی کے جھوٹے پانی سے وضو کرنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے البتہ جھوٹے پانی کے علاوہ دوسرا پانی ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ یہی امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۹ الْاَذَانِ وَالتَّثْوِيْبِ

۹۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا

باب ۲۹ اذان اور تثویب

امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے عطاء بن یزید لیثی سے روایت بیان کی۔ وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو جواباً مؤذن کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ

قَالَ مَالِكٌ بَلَغَنَا اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةٍ فَوَجَدَهُ نَائِمًا فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فَاَمَرَهُ عُمَرُ اَنْ يَجْعَلَهَا فِيْ نِدَاءِ الصُّبْحِ۔

طرح وہی الفاظ کہتے رہو۔

امام مالک فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ مؤذن صبح کی اذان کے لیے آیا تو اس نے حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سوتے ہوئے پایا تو اس نے آپ کو جگانے کے لیے الصلوٰۃ خیر النوم کے الفاظ کہے تو اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم فرمایا کہ صبح کی اذان میں یہ کلمہ کہا کریں۔

۹۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي النِّدَاءِ ثَلٰثًا وَيَتَشَهَّدُ ثَلٰثًا وَكَانَ اَحْيَانًا اِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ عَلٰى اَثَرِهَا حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ يَكُوْنُ ذٰلِكَ فِي نِدَاءِ الصُّبْحِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ النِّدَاءِ وَلَا يَجِبُ اَنْ يُّزَادَ فِي النِّدَاءِ مَا لَمْ يَكُنْ مِنْهُ۔

امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ وہ اذان میں اللہ اکبر تین بار کہتے اور شہادتیں بھی تین تین مرتبہ کہتے اور کبھی کبھی حیّ علی الفلاح کے بعد حیّ علی خیر العمل بھی کہتے تھے۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ الصلوٰۃ خیر من النوم صبح کی اذان کے بعد کہنا چاہیے اور یہ بات ہمیں پسند نہیں کہ اذان میں کوئی ایسا کلمہ زیادہ کیا جائے جو اس میں نہیں ہے۔

بَابُ الْمَشْيِ فِي الصَّلٰوةِ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ

باب ۳۱ نماز کے لیے جانا اور فضائل مساجد

۹۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا تَأْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوْهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا فَاِنَّ اَحَدَكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا كَانَ يَعْمَدُ اِلَى الصَّلٰوةِ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب نے اپنے والد ماجد سے حدیث بیان کی انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب نماز کے لیے پکارا جائے تو دوڑو نہیں بلکہ سکون و اطمینان سے آؤ جتنی نماز پاؤ پڑھو اور جو رہ گئی وہ بعد میں پوری کرلو۔ بیشک جب بھی کسی نے تم میں سے نماز کا ارادہ کیا تو وہ نماز ہی میں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا تُعْجِلَنَّ بِرَكْوَعٍ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تکبیر تحریمہ یا رکوع

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَلَا انْتِبَاحٍ حَتّٰى تَصِلَ اِلَى الصَّفِّ وَتَقُوْمَ فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

میں شامل ہونے کے لیے جلدی نہیں کرنی چاہیے بلکہ صف میں شامل ہوکر کھڑا ہونا چاہیے اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

۹۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ الْاِقَامَةَ وَهُوَ بِالْبَقِيْعِ فَاَسْرَعَ الْمَشْيَ۔

امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی انھوں نے کہا ہمیں نافع نے حدیث بیان کی کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بقیع میں تھے کہ انھوں نے اقامت کہی آواز سنی تو تیزی سے وہ چلنے لگے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا لَا بَاْسَ بِهٖ مَالَمْ يَجْهَدْ نَفْسَهٗ۔

امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا۔ ایسے تیز چلنے میں کوئی ڈر نہیں جس سے چلنے کے باعث اپنے آپ کو تکلیف نہ ہو۔

۹۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سُمَيٌّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا بَكْرٍ يَعْنِيْ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ مَنْ غَدَا اَوْ رَاحَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيْدُ غَيْرَهٗ لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا اَوْ يُعَلِّمَهٗ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَجَعَ غَانِمًا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی انھوں نے کہا ہمیں سُمَی نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو شخص صبح یا دوپہر کے وقت مسجد کی طرف صرف پڑھنے یا پڑھانے کے ارادے سے جائے پھر اپنے گھر لوٹ آئے تو وہ اس مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے جو مالِ غنیمت کے ساتھ واپس لوٹا۔

بَابُ ۳۱ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ وَقَدْ اَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْاِقَامَةِ

باب ۳۱ ایسے شخص کے بارے میں جو مؤذن کی اقامت کے شروع کرنے پر نماز پڑھتا ہے۔

۹۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا شَرِيْكُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعَ قَوْمُ الْاِقَامَةَ فَقَامُوْا يُصَلُّوْنَ فَخَرَجَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَلَاتَانِ مَعًا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں شریک بن عبداللہ بن ابونمیر نے خبر دی کہ بے شک ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا کہ لوگوں نے اقامت سنی اور نماز کے لیے کھڑے ہوئے (یعنی سُنتیں ادا کرنے لگے) اسی اثناء میں حضور نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجرۂ مقدسہ سے باہر تشریف لائے تو فرمایا کیا دو نمازیں ایک ساتھ؟ (یعنی سُنّت اور فرض ایک ساتھ پڑھتے ہو)

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ يُكْرَهُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ تَطَوُّعًا غَيْرَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ خَاصَّةً فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِأَنْ يُصَلِّيَهُمَا الرَّجُلُ وَإِنْ أَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْإِقَامَةِ وَكَذٰلِكَ يَنْبَغِي وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد نے فرمایا: جب اقامت کہی جائے تو کسی بھی شخص کا نوافل ادا کرنا مکروہ ہے سوا فجر کی دو سنتوں کے خصوصاً۔ ان دونوں کے ادا کرنے میں کوئی ممانعت نہیں اگرچہ مؤذن اقامت شروع کر چکا ہو اور یہی مناسب ہے۔ اور یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ التَّسْوِيَةِ الصَّفِّ

باب ۳۲ صفیں درست کرنا

۹۷ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَأْمُرُ رِجَالًا بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ فَإِذَا جَاءُوهُ فَأَخْبَرُوهُ بِتَسْوِيَتِهَا كَبَّرَ بَعْدُ۔

امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ بے شک حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چند آدمیوں کو صفیں درست کرنے کے لیے حکم دے رکھا تھا پس جب وہ صفوں کے درست ہونے کی اطلاع دیتے تو آپ تشریف لاتے اور تکبیر فرماتے۔

۹۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَبِي عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ كَانَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ إِذَا قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَاعْدِلُوا الصُّفُوفَ وَحَاذُوا الْمَنَاكِبَ فَإِنَّ اعْتِدَالَ الصُّفُوفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ لَا يُكَبِّرُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ رِجَالٌ قَدْ وَكَّلَهُمْ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ فَيُخْبِرُونَهُ أَنْ قَدِ اسْتَوَتْ فَيُكَبِّرُ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہا ہمیں سہیل بن مالک اور ابوالنضر نے جو حضرت عمر بن عبیداللہ کے آزاد کردہ غلام ہیں ان سے روایت کیا کہ ہمیں مالک بن ابی عامر انصاری نے بیان فرمایا کہ بیشک حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے خطبہ میں فرماتے کہ جب اقامت کہی جائے تو اپنی صفوں کو سیدھا کرو اور اپنے شانوں کو ملاؤ۔ کہ صفیں سیدھی کرنا نماز کو کامل بنانا ہے پھر آپ اس وقت تک تکبیر (تحریمہ) نہیں فرماتے تھے جب تک لوگ صفیں سیدھی ہونے کی اطلاع نہیں دیتے تھے جو صفیں درست کرنے پر مامور تھے۔ جب صفیں سیدھی ہونے کی اطلاع دیتے تو تکبیر (تحریمہ) فرماتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يَنْبَغِي لِلْقَوْمِ إِذَا قَالَ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ لوگوں کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَنْ يَقُوْمُوْا وَلْيُسَوُّوا الصُّفُوْفَ وَيُحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ فَاِذَا اَقَامَ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ الْاِمَامُ۔ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

لیے یہی مناسب ہے کہ جب مؤذن حی علی الفلاح کہے تو کھڑے ہوں اور اپنی صفیں سیدھی کریں اور اپنے کندھوں کو کندھوں سے ملائیں۔ پس جب مؤذن اقامت کہے تو امام تکبیر تحریمہ کہے۔ یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے

بَابُ ۲۳ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

باب ۲۳ نماز کا شروع کرنا

۹۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

ہمیں امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہا انھوں نے ہمیں زہری نے حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں تک اٹھاتے جب رکوع کے لیے تکبیر فرماتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب سر مبارک رکوع سے اٹھاتے تو دونوں ہاتھ بلند کرتے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر ربنا لک الحمد فرماتے۔

۱۰۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا ابْتَدَاَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا دُوْنَ ذٰلِكَ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہا ہم سے نافع نے حدیث بیان کی کہ بے شک عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب نماز شروع فرماتے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے۔ اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو دونوں ہاتھ پہلے سے ذرا کم بلند کرتے۔

۱۰۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ يُعَلِّمُهُمُ التَّكْبِيْرَ فِي الصَّلٰوةِ اَمَرَنَا اَنْ نُكَبِّرَ كُلَّمَا خَفَضْنَا وَرَفَعْنَا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی انھوں نے کہا ہمیں وہب بن کیسان نے جابر بن عبداللہ انصاری سے حدیث بیان کی کہ بے شک وہ انھیں نماز میں تکبیر پڑھنے کی تعلیم دیتے تھے اور ہمیں حکم دیتے تھے کہ جب ہم نیچے کی طرف جھکیں یا اوپر اٹھیں تو تکبیر کہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۰۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ نِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَكُلَّمَا رَفَعَ فَلَمْ تَزَلْ تِلْكَ صَلَاتُهٗ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ۔

امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی ہمیں ابن شہاب زہری نے حضرت علی بن حسین بن علی بن ابی طالب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی نماز میں جھکتے یا اٹھتے تو تکبیر فرماتے اور ہمیشہ اسی طرح نماز ادا فرماتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ عزوجل سے جاملے۔

۱۰۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ فَكَبَّرَ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ ثُمَّ اِذَا انْصَرَفَ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہمیں امام مالک رحمہ اللہ نے خبر دی کہا ہمیں ابن شہاب نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک ان کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز ادا کرتے تھے جب اٹھتے یا نیچے جاتے تو تکبیر کہتے اور جب نماز ادا کر لیتے تو فرماتے اللہ کی قسم میں تم تمام میں سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا ہوں

۱۰۴۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ نُعَيْمُ نِ الْمُجْمِرُ وَاَبُوْ جَعْفَرٍ الْقَارِيُّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ فَكَبَّرَ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ وَيَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ۔

امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہا مجھے نعیم المجمر اور ابوجعفر القاری نے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے ساتھ نماز پڑھتے تو اٹھتے اور جھکتے ہوئے تکبیر کہتے۔ ابوجعفر نے کہا وہ دونوں ہاتھ اٹھاتے، پھر تکبیر کہتے ہوئے نماز شروع فرماتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلسُّنَّةُ اَنْ يُكَبِّرَ الرَّجُلُ فِيْ صَلَاتِهٖ كُلَّمَا خَفَضَ وَكُلَّمَا رَفَعَ وَاِذَا انْحَطَّ لِلسُّجُوْدِ كَبَّرَ وَاِذَا انْحَطَّ لِلسُّجُوْدِ الثَّانِيْ كَبَّرَ فَاَمَّا رَفْعُ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ يَرْفَعُ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْاُذُنَيْنِ فِيْ ابْتِدَاءِ الصَّلٰوةِ مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ لَا يَرْفَعُ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ

امام محمد نے فرمایا: یہ سنت ہے کہ جب آدمی نماز میں جھکے اور جب اٹھے تو تکبیر کہے اور جب سجدہ کرے تو تکبیر کہے اور جب دوسرے سجدہ کے لیے جھکے تو تکبیر کہے۔ بہرحال نماز میں ہاتھوں کا اٹھانا بیشک وہ دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں کے قریب تک اٹھاتے تھے جب نماز شروع فرماتے صرف ایک مرتبہ۔ پھر اس کے بعد نماز میں کسی بھی جگہ ہاتھ نہ اٹھاتے؛ اور یہ تمام قول امام

www.sirat-e-mustaqeem.com

حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَفِيْ ذٰلِكَ اٰثَارٌ كَثِيْرَةٌ۔

ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہیں اور اس میں بہت سے آثار ہیں۔

۱۰۵ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبِ نِ الْجَرْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ وَلَمْ يَرْفَعْهُمَا فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ۔

امام محمد نے فرمایا ہمیں محمد ابن ابان بن صالح نے عاصم بن کلیب الجرمی سے خبر دی انھوں نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ کہا انھوں نے میں نے حضرت علی ابن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ فرض نماز میں شروع کے وقت رفع یدین فرمائے اور اس کے ماسوائے کسی جگہ رفع یدین نہ فرماتے۔

۱۰۶ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ لَا تَرْفَعْ يَدَيْكَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ بَعْدَ التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى۔

امام محمد نے فرمایا ہمیں محمد بن ابان بن صالح نے حماد سے انھوں نے ابراہیم النخعی سے روایت بیان کی کہ فرماتے تھے کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ کسی بھی جگہ نماز میں رفع یدین نہ کرو۔

۱۰۷ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلِ نِ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا كَبَّرَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ مَا اَدْرِيْ لَعَلَّهُ لَمْ يَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلَّا ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَحَفِظَ هٰذَا مِنْهُ وَلَمْ يَحْفَظْهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَصْحَابُهُ مَا سَمِعْتُهُ مِنْ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اِنَّمَا كَانُوْا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ

امام محمد نے فرمایا ہمیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی انھوں نے کہا ہمیں حصین بن عبدالرحمٰن نے خبر دی، انھوں نے کہا میں اور عمرو بن مرہ ابراہیم النخعی کی کی خدمت میں حاضر ہوئے عمرو نے کہا ہمیں علقمہ بن وائل حضرمی نے اپنے والد ماجد سے روایت بیان کی کہ انھوں نے رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی میں دیکھا کہ رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع فرماتے نیز جب رکوع سے سر اقدس اٹھاتے تو تکبیر فرماتے۔ ابراہیم النخعی نے فرمایا میرا گمان ہے کہ انھوں نے اسی دن رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز ادا فرماتے دیکھا اور یہی اس نے یاد رکھا اور اس بات کو ابن مسعود اور ان کے اصحاب بھول گئے؛

www.sirat-e-mustaqeem.com

فِيْ بَدْءِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ يُكَبِّرُوْنَ۔

کیونکہ میں نے ان میں سے کسی کو نہیں سنا کہ وہ نماز کے دوران رفع یدین کرتے۔ بے شک وہ نماز کے آغاز میں تکبیر کے وقت رفع یدین کرتے تھے۔

۱۰۸ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذَاءَ اُذُنَيْهِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةِ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَرْفَعْهُمَا فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہمیں خبر دی محمد بن ابان بن صالح نے عبدالعزیز بن حکیم سے، انھوں نے کہا میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر کو دونوں کانوں کی لو تک رفع یدین کرتے دیکھا، تکبیر اولیٰ میں نماز کے شروع کرتے وقت اس کے علاوہ قطعاً وہ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

۱۰۹ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّهْشَلِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ عَلِيٍّ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى الَّتِيْ يَفْتَتِحُ بِهَا الصَّلٰوةَ ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُمَا فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ۔

امام محمد نے کہا ہمیں ابوبکر بن عبداللہ النہشلی نے عاصم بن کلیب الجرمی سے روایت بیان کی وہ اپنے باپ سے مروی ہیں جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رفقاء میں سے تھے، کہ بے شک تکبیر اولیٰ میں رفع یدین کرتے جس سے نماز کا آغاز فرماتے پھر نماز میں کسی بھی جگہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

۱۱۰۔ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ۔

امام محمد نے کہا ہمیں امام ثوری نے خبر دی انھوں نے کہا ہمیں حصین نے حدیث بیان کی حضرت ابراہیم سے انھوں نے ابن مسعود سے روایت کی کہ وہ جب نماز شروع فرماتے تو رفع یدین کرتے۔

بَابُ ۳۳ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ الْاِمَامِ

باب ۳۳ نماز میں امام کے پیچھے قرأت

۱۱۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَاَ مَعِيْ مِنْ اَحَدٍ فَقَالَ الرَّجُلُ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے زہری نے ابن اُکیمہ لیثی سے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہری نماز ادا کرنے کے بعد فرمایا، کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرأت

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ اِنِّيْ اَقُوْلُ مَالِيْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاْةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا جَهَرَ بِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ۔

کی ہے؟ پس ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے قرأت کی ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا بیشک میں دل میں کہہ رہا ہوں مجھے کیا ہے کہ بھلایا جا رہا ہوں قرأت قرآن میں۔ پھر صحابہ کرام نے اس کے سننے کے بعد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہری نماز میں قرأت کرنا ختم کر دیا۔

۱۱۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سُئِلَ هَلْ اَحَدٌ مَعَ الْاِمَامِ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ مَعَ الْاِمَامِ فَحَسْبُهٗ قِرَاْةُ الْاِمَامِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَاُ مَعَ الْاِمَامِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ بے شک ان سے سوال کیا گیا کہ کیا امام کے ساتھ قرأت جائز ہے؟ تو انھوں نے کہا جب کوئی تم میں سے امام کے ساتھ نماز ادا کرے تو اس کے لیے امام کی قرأت کافی ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام کے ساتھ قرأت نہیں کرتے تھے۔

۱۱۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا وَرَاءَ الْاِمَامِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں وہب بن کیسان نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس نے ایک رکعت پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ کو نہ پڑھا تو اس کی نماز نہیں ہوئی سوائے امام کے پیچھے

۱۱۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْقُوْبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے علاء بن عبد الرحمٰن ابن یعقوب حرقہ کے آزاد کردہ غلام نے روایت کی کہ بے شک اس نے سنا ہشام بن زہرہ کے آزاد کردہ غلام ابو سائب سے کہ وہ کہہ رہے تھے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے تھے جس نے نماز پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ نہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنِّيْ اَحْيَانًا اَكُوْنُ وَرَآءَ الْاِمَامِ قَالَ فَغَمَزَ ذِرَاعِيْ وَقَالَ يَا فَارِسِيُّ اِقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قُسِمَتِ الصَّلٰوةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ نِصْفُهَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَؤُا يَقُوْلُ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَقُوْلُ اللّٰهُ حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ يَقُوْلُ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ فَهٰذِهِ الْاٰيَةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ. فَهٰؤُلَآءِ لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا قِرَآءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ وَلَا فِيْمَا لَمْ يَجْهَرْ بِذٰلِكَ

پڑھی تو اس کی نماز ناقص ہے، ناقص ہے، ناقص ہے، ناتمام ہے۔ انھوں نے کہا: میں نے کہا اے ابوہریرہ! میں کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں (تو اس پر) حضرت ابوہریرہ نے میرا بازو دبایا اور کہا اے فارسی! اس کو اپنے دل میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے نماز میں اسے اپنے اور اپنے بندہ کے درمیان نصف نصف تقسیم کر لیا ہے، اس کا نصف میرے لیے اور نصف میرے بندہ کے لیے ہے، اور میرے بندہ کے لیے وہی ہے جو وہ مانگے میں اسے دوں گا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سورۂ فاتحہ پڑھو اور جب بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین تو اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے میری میرے بندے نے تعریف کی، جب بندہ کہتا ہے الرحمٰن الرحیم، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میری خوبی میرے بندے نے بیان کی، جب بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی، جب وہ ایاک نعبد وایاک نستعین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے اور آدمی کے لیے وہی ہے جو اس نے طلب کیا۔ جب بندہ کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین، یہ آیتیں میرے بندے کے لیے ہیں اور میرے بندے کے لیے وہی ہے جو اس نے سوال کیا۔

امام محمد کہتے ہیں کہ امام کے پیچھے مقتدی کا قرأت کرنا جائز نہیں اگرچہ نماز سِرّی ہو یا جہری، اس مسئلہ پر

www.sirat-e-mustaqeem.com

جَآءَتْ عَآمَّةُ الْآثَارِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بہت (آثار) دلائل ہیں اور یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

۱۱۵ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْاِمَامِ كَفَتْهُ قِرَآءَتُهٗ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہمیں عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نافع سے خبر دی انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی فرمایا جس شخص نے امام کے پیچھے نماز پڑھی اسے امام کی قرأت کافی ہے۔

۱۱۶۔ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُوْدِيُّ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْقِرَآءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ تَكْفِيْكَ قِرَآءَةُ الْاِمَامِ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہمیں عبدالرحمٰن بن عبداللہ مسعودی نے خبر دی کہ مجھے انس بن سیرین نے کہا کہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا امام کے پیچھے قرأت کرنے کے بارے انھوں نے فرمایا تجھے امام کی قرأت کافی ہے۔

۱۱۷ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُوْسَى بْنُ اَبِيْ عَآئِشَةَ اَبِيْ عَآئِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ۔

امام محمد نے کہا مجھے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی انھوں نے فرمایا ہمیں ابوالحسن موسیٰ بن ابی عائشہ نے عبداللہ بن شداد بن الہاد سے بیان کیا۔ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور وہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو بیشک امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔

۱۱۸۔ قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ التِّرْمِذِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہمیں حدیث بیان کی شیخ ابوعلی نے انھوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی محمود بن محمد المروزی نے انھوں نے کہا ہمیں سہل بن عباس ترمذی نے حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اسمٰعیل بن علیہ نے ایوب سے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ۔

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے۔

۱۱۹۔ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ فَسَاَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنْ تَرَكْتَ فَقَدْ تَرَكَهٗ نَاسٌ يُقْتَدٰى بِهِمْ وَاِنْ قَرَاْتَ فَقَدْ قَرَاَهٗ نَاسٌ يُقْتَدٰى بِهِمْ وَكَانَ الْقَاسِمُ مِمَّنْ لَا يَقْرَاُ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہمیں اسامہ بن زید مدنی نے خبر دی کہ ہمیں سالم بن عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان فرمائی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کے متعلق میں نے سوال کیا قاسم بن محمد سے، تو انھوں نے جواباً فرمایا اگر تم قرأت نہیں کرتے تو بعض ایسے صحابہ کرام ہیں جنھوں نے قرأت نہیں کی حالانکہ ان کا اتباع کیا جاتا ہے اور اگر تم قرأت کرتے ہو تو بعض ایسے صحابہ کرام بھی ہیں جو قرأت کرتے تھے اور ان کا بھی اتباع کیا جاتا ہے مگر قاسم بن محمد ان لوگوں میں سے تھے جو امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔

۱۲۰۔ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ اَنْصِتْ فَاِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا سَيَكْفِيْكَ ذَاكَ الْاِمَامُ۔

امام محمد علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہمیں سفیان بن عیینہ نے منصور بن معتمر سے خبر دی انھوں نے ابووائل سے: کہ عبداللہ بن مسعود سے امام کے پیچھے قرأت کے بارے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا (امام کے پیچھے) تم خاموش رہو۔ کیونکہ نماز میں توجہ کی ضرورت ہے۔ لہٰذا تمہیں امام کی قرأت ہی کافی ہے۔

۱۲۱ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ لَا يَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْمَا يَجْهَرُ فِيْهِ وَفِيْمَا يُخَافِتُ

امام محمد علیہ الرحمہ نے کہا۔ ہمیں محمد بن ابان بن صالح قرشی نے حماد سے خبر دی انھوں نے ابراہیم نخعی سے انھوں نے علقمہ بن قیس سے کہ بے شک عبداللہ بن مسعود امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے نہ جہری نمازوں میں اور نہ سری میں نہ پہلی دو رکعات میں اور نہ آخری دو رکعتوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

فِيهِ فِي الْأُولَيَيْنِ وَلَا فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ قَرَأَ فِي الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَلَمْ يَقْرَأْ فِي الْأُخْرَيَيْنِ شَيْئًا۔

میں لیکن جب اکیلے نماز ادا کرتے تو پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ کوئی دوسری سورت ملاتے اور آخری دو رکعات میں کچھ نہیں پڑھتے تھے۔

۱۲۲ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَنْصِتْ لِلْقِرَاءَةِ فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا وَسَيَكْفِيكَ الْإِمَامُ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہمیں سفیان ثوری نے خبر دی۔ انھوں نے کہا ہمیں ابو وائل نے عبداللہ بن مسعود سے حدیث بیان کی کہ وہ کہتے ہیں قرآن کریم سننے کے لیے خاموش رہو کیونکہ نماز میں توجہ درکار ہوتی ہے۔ اور بے شک تمہارے لیے امام کی قرأت ہی کافی ہے۔

۱۲۳ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ لِأَنْ أَعَضَّ عَلَى جَمْرَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہمیں بکیر بن عامر نے خبر دی۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابراہیم نخعی نے علقمہ بن قیس سے حدیث بیان فرمائی کہ انھوں نے کہا میرے لیے آگ کی چنگاری چبانا اس سے بہتر ہے کہ امام کے پیچھے قرأت کروں۔

۱۲۴ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ رَجُلٌ أَتُّهِمَ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں اسرائیل بن یونس نے خبر دی کہ ہمیں منصور نے ابراہیم سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا وہ پہلا شخص جس نے امام کے پیچھے قرأت کی وہ متہم ہوگا۔

۱۲۵ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ أَمَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَصْرِ قَالَ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ فَغَمَزَهُ الَّذِي يَلِيهِ فَلَمَّا أَنْ صَلَّى قَالَ لَمْ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں اسرائیل نے خبر دی کہ مجھے موسیٰ بن ابی عائشہ نے حدیث بیان کی عبداللہ بن شداد بن ہاد سے، انھوں نے کہا کہ رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز عصر کی امامت کرائی ایک شخص نے آپ کے پیچھے قرأت کی۔ اس پر اس کے ساتھ والے نے ٹھوکر سے آگاہ کیا۔ جب نماز ادا کر چکے تو ٹھوکر مارنے والے شخص سے اس نے کہا تو نے مجھے ٹھوکر کیوں لگائی۔ اس نے کہا رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَمَّنْ ثِنِیْ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَّکَ فَکَرِھْتُ اَنْ تَقْرَاءَ خَلْفَہٗ فَسَمِعَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ لَہٗ اِمَامٌ فَاِنَّ قِرَاءَتَہٗ لَہٗ قِرَاءَۃٌ۔

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہارے امام تھے میں نے پسند نہ کیا کہ آپ کے پیچھے قرارت کروں پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ نے یہ بات سن لی تو فرمایا جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو بے شک امام کے پیچھے ہی اس کی قرأت ہے۔

۱۲۶ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا دَاوٗدُ بْنُ قَیْسٍ الْفَرَّاءُ الْمَدَنِیُّ اَخْبَرَنِیْ بَعْضُ وَلَدِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّہٗ ذَکَرَ لَہٗ اَنَّ سَعْدًا قَالَ وَدِدْتُّ اَنَّ الَّذِیْ یَقْرَاءُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ فِیْہِ جَمْرَۃٌ۔

امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ہمیں داؤد بن قیس قرار مدنی نے خبر دی کہ سعد بن قیس بن ابی وقاص کے صاحبزادے نے ان سے ذکر کیا کہ بیشک حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرے اس کے منہ میں آگ کا انگارہ ہونا مجھے پسند ہے۔

۱۲۷ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا دَاوٗدُ بْنُ قَیْسٍ الْفَرَّاءُ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَیْتَ فِیْ فَمِ الَّذِیْ یَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ حَجَرًا۔

امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں داؤد بن قیس قرار نے خبر دی کہ ہمیں محمد بن عجلان نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کاش کہ امام کے پیچھے قرأت کرنے والے کے منہ میں پتھر ہوں۔

۱۲۸ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا دَاوٗدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ قَیْسٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ سَعْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ یُحَدِّثُہٗ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ قَرَاءَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ۔

امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں داؤد بن قیس نے کہا کہ ہمیں عمر بن زید نے موسیٰ بن زید بن ثابت سے حدیث بیان فرمائی کہ ان کے دادا نے بیان کیا جو شخص امام کے پیچھے قراءت کرے اس کی نماز ہی نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ ۳۵ الرَّجُلُ يُسْبَقُ بِبَعْضِ الصَّلٰوةِ

۱۲۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا فَاتَهٗ شَيْءٌ مِنَ الصَّلٰوةِ مَعَ الْاِمَامِ الَّتِيْ يُعْلَنُ فِيْهَا بِالْقِرَآءَةِ فَاِذَا سَلَّمَ قَامَ ابْنُ عُمَرَ فَقَرَاَ لِنَفْسِهٖ يَقْضِيْ وَ جَهَرَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لِاَنَّهٗ يَقْضِيْ اَوَّلَ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

۱۳۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا جَآءَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ رَفَعُوْا مِنْ رُكُوْعِهِمْ سَجَدَ مَعَهُمْ۔

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَ يَسْجُدُ مَعَهُمْ وَلَا يَعْتَدُّ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

۱۳۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا وَجَدَ الْاِمَامَ قَدْ صَلّٰى بَعْضَ الصَّلٰوةِ صَلّٰى مَعَهٗ مَا اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ كَانَ قَآئِمًا قَامَ وَاِنْ كَانَ قَاعِدًا قَعَدَ حَتّٰى يَقْضِيَ الْاِمَامُ صَلٰوتَهٗ لَا يُخَالِفُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ۔

باب ۳۵ نمازِ مسبوق

امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں روایت کیا نافع نے بیشک جب کبھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایسی نماز جس میں جہری قرأت ہوتی اس کا کچھ حصہ امام کے ساتھ پڑھنے سے رہ جاتا جب امام سلام پھیرتا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کھڑے ہو جاتے پھر خود پڑھتے اور باقی نماز مکمل فرماتے۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اسی پر ہمارا عمل اس لیے کہ وہ اپنی اوّل نماز ادا کرتا ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ، نے ہمیں خبر دی، کہ ہمیں نافع نے بیان فرمایا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نماز کے لیے آتے اور لوگوں کو دیکھتے کہ وہ رکوع کے بعد قیام میں آتے ہیں تو آپ سجدہ میں ان سے مل جاتے۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسی پر ہمارا عمل ہے وہ ان کے ساتھ سجدہ کرے اور اس کو رکعت شمار نہ کرے اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے بیان فرمایا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ جب وہ امام کو ایسی حالت میں پاتے کہ وہ نماز کا کچھ حصہ ادا کر چکا ہے تو آپ جتنا حصہ نماز کا پاتے اس کے ساتھ ادا کرتے، امام کھڑا ہوتا تو کھڑے ہو جاتے وہ بیٹھتا تو بیٹھ جاتے۔ یہاں تک کہ امام اپنی نماز پوری کرتا۔ نماز میں امام کی کسی چیز میں مخالفت نہ کرتے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں یہی ہمارا معمول ہے اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

۱۳۲ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ۔ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز سے رکوع پالیا بیشک اس نے نماز کو پالیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے۔ اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

۱۳۳ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا فَاتَتْكَ الرَّكْعَةُ فَاتَتْكَ السَّجْدَةُ۔

امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ بیشک وہ فرمایا کرتے تھے کہ جب تمہارا رکوع فوت ہوگیا تو سجدہ (رکعت) فوت ہوگیا۔ (یعنی سجدہ پالینے سے رکعت نہیں ہوگی۔)

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ سَجَدَ السَّجْدَتَيْنِ مَعَ الْإِمَامِ لَا يَعْتَدُّ بِهِمَا فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَضٰى رَكْعَةً تَامَّةً بِسَجْدَتَيْهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ جس نے امام کے ساتھ دو سجدے کیے ان سے اس کی ایک رکعت شمار نہیں ہوگی۔ پس جب امام سلام کہے تو (نمازی) اپنی نماز دو سجدوں کے ساتھ پوری کرے۔ یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

بَابُ ۳۶ الرَّجُلُ يَقْرَأُ السُّوَرَ فِي الرَّكْعَةِ مِنَ الْفَرِيضَةِ

باب ۳۶ فرائض میں قرأت

۱۳۴ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلّٰى وَحْدَهُ يَقْرَأُ فِي الْأَرْبَعِ جَمِيعًا مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ بیشک وہ جب اکیلے نماز ادا کرتے تو ظہر اور عصر کی ہر رکعت میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَكَانَ اَحْيَانًا يَقْرَأُ بِالسُّوْرَتَيْنِ اَوِ الثَّلَاثِ فِي صَلٰوةِ الْفَرِيْضَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ كَذٰلِكَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَةٍ سُوْرَةٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلسُّنَّةُ اَنْ تَقْرَأَ فِي الْفَرِيْضَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ سُوْرَةٍ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاِنْ لَمْ تَقْرَأْ فِيْهِمَا اَجْزَاكَ وَاِنْ سَبَّحْتَ فِيْهِمَا اَجْزَاكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

سورۂ فاتحہ اور قرآن کریم سے کوئی سورت پڑھتے، اور بعض اوقات فرضوں کی ایک رکعت میں دو دو، تین تین سورتیں پڑھ لیتے، اور اسی طرح مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی دوسری سورت پڑھتے۔

امام محمد کہتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ فرائض کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی بھی سورت پڑھے اور آخری رکعات میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھے اور مزید ان میں کچھ نہ پڑھے، اور اگر صرف سبحان اللہ ہی کہہ دے تو کافی ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

بَابُ ۳۷ اَلْجَهْرُ بِالْقِرَآءَةِ فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يُسْتَحَبُّ مِنْ ذٰلِكَ

باب ۳۷ نماز میں بلند آواز سے قرأت اور اس کا استحباب

۱۳۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ عَمِّيْ اَبُوْ سُهَيْلٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَجْهَرُ بِالْقِرَآءَةِ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ قِرَآءَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عِنْدَ دَارِ اَبِيْ جَهْمٍ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے میرے چچا ابوسہیل نے خبر دی تھی کہ انھیں ان کے والد نے کہا بیشک حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز میں اس قدر بلند آواز سے قرأت فرماتے کہ وہ ابوجہم کے گھر سے سن لیتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْجَهْرُ بِالْقِرَآءَةِ فِي الصَّلٰوةِ فِيْمَا يَجْهَرُ فِيْهِ بِالْقِرَآءَةِ حَسَنٌ مَا لَمْ يَجْهَدِ الرَّجُلُ نَفْسَهُ۔

امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جن نمازوں میں بلند آواز سے قرأت کی جاتی ہے ان میں بلند آواز سے قرأت بہتر ہے مگر اتنی اونچی آواز سے بھی نہ ہو کہ آدمی کو تکلیف ہو۔

بَابُ ۳۸ اَلتَّامِيْنُ فِي الصَّلٰوةِ

باب ۳۸ نماز میں آمین

۱۳۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے زہری نے حضرت سعید بن المسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلَائِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

قَالَ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اٰمِیْنَ۔

اٰمین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین سے موافق ہوگئی اس کے گذشتہ گناہ معاف کیے جائیں گے۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابن شہاب زہری نے کہا "نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمین فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ ۳۹ اَلسَّهْوُ فِی الصَّلٰوةِ

باب ۳۹ نماز میں سہو

۱۳۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ فِی الصَّلٰوةِ جَآءَهُ الشَّیْطَانُ فَلَبَسَ عَلَیْهِ حَتّٰی لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ ذٰلِکَ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں زہری سے خبر دی، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں "جب تم سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے پاس شیطان آتا ہے اور اسے بھلا دیتا ہے یہاں تک کہ اسے یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں ادا کی ہیں۔ پس تم میں سے جب کسی کو ایسا معاملہ درپیش ہو تو وہ بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے کرے۔

❁

۱۳۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَیْنِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ مَوْلَی ابْنِ اَبِیْ اَحْمَدَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِیْ رَکْعَتَیْنِ فَقَامَ ذُو الْیَدَیْنِ فَقَالَ اُقْصِرَتِ الصَّلٰوةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِیْتَ فَقَالَ کُلُّ ذٰلِکَ لَمْ یَکُنْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ کَانَ بَعْضُ ذٰلِکَ فَاَقْبَلَ

انھوں نے ابوسفیان جو ابن ابواحمد کے آزاد کردہ غلام تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ انھوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر ادا فرمائی اور دو رکعت کے بعد ہی سلام پھیر دیا۔ تو ذوالیدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے۔ عرض کیا! کیا نماز کم ہوگئی ہے، یا بھول گئے؟ آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں! ذوالیدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا! کچھ

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَاَتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ۔

تو ہوا ہے؟ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا! کیا ذوالیدین صحیح کہتے ہیں؟۔ انھوں نے کہا! ہاں! پھر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بقیہ نماز مکمل فرمائی پھر سلام پھیرا اور سلام کے ساتھ ہی بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے ادا کیے۔

۱۳۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً وَّلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ فَاِنْ كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِيْ صَلّٰى خَامِسَةً شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ رَابِعَةً فَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيْمٌ لِلشَّيْطَانِ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک پڑ جائے اور اسے یاد نہیں رہا کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہیں یا چار! تو اسے چاہیے کہ وہ کھڑا ہو کر ایک رکعت ادا کرے پھر بیٹھے بیٹھے سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے ادا کرے یہ رکعت جو اس نے ادا کی، اگر پانچویں ہوئی تو دو سجدوں سے مل کر دو گانہ بن جائے گی اور اگر چوتھی تھی تو دو سجدے شیطان کی رسوائی کا باعث ہوں گے۔

۱۴۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّهٗ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ وَنَظَرْنَا تَسْلِيْمَهٗ كَبَّرَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب عبدالرحمٰن بن اعرج سے خبر دی کہ ابن بحینہ نے کہا ہمیں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھائی پھر آپ بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے، لوگ بھی کھڑے ہو گئے جب آپ نماز مکمل فرما چکے تو ہم آپ کے سلام پھیرنے کا انتظار کر رہے تھے کہ آپ نے اللہ اکبر کہا اور سلام پھیرنے سے قبل بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا۔

۱۴۱۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَفِيْفُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ الْمُسَيَّبِ السَّهْمِيِّ عَنْ

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عفیف بن عمرو بن مسیب سہمی نے خبر دی کہ عطاء بن یسار نے کہا

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَكَعْبًا عَنِ الَّذِي يَشُكُّ كَمْ صَلَّى ثَلٰثًا أَوْ أَرْبَعًا قَالَ فَكِلَاهُمَا قَالَا فَلْيَقُمْ وَلْيُصَلِّ رَكْعَةً أُخْرٰى قَائِمًا ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ إِذَا صَلّٰى ؕ

میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص اور حضرت کعب احبار سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جسے نماز میں شک ہو جائے کہ اس نے تین رکعت ادا کی ہیں یا چار؟ دونوں نے فرمایا! وہ کھڑا ہو کر ایک رکعت پڑھے پھر دو سجدے کر لے۔

۱۴۲ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنِ النِّسْيَانِ قَالَ يَتَوَخّٰى أَحَدُكُمُ الَّذِي يَظُنُّ أَنَّهُ نَسِيَ مِنْ صَلٰوتِهِ ؕ

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں نافع سے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب نماز میں بھول جانے کے بارے میں سوال کیا جاتا تو آپ فرماتے جسے نماز میں بھولنے پر شک ہو وہ تحری سی (ظن غالب) سے کام لے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ إِذَا نَاءَ لِلْقِيَامِ وَتَغَيَّرَتْ حَالَةُ عَنِ الْقُعُودِ وَجَبَ عَلَيْهِ لِذٰلِكَ سَجْدَتَا السَّهْوِ وَكُلُّ سَهْوٍ وَجَبَتْ فِيهِ سَجْدَتَانِ مِنْ زِيَادَةٍ أَوْ نُقْصَانٍ فَسَجْدَتَا السَّهْوِ فِيهِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ وَمَنْ أَدْخَلَ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ الشَّكَّ فِي صَلٰوتِهِ فَلَمْ يَدْرِ أَثَلٰثًا صَلّٰى أَمْ أَرْبَعًا فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ أَوَّلَ مَا لَقِيَ تَكَلَّمَ وَاسْتَقْبَلَ صَلٰوتَهُ وَإِنْ كَانَ يُبْتَلٰى بِذٰلِكَ كَثِيرًا مَضٰى عَلٰى أَكْثَرِ ظَنِّهِ وَرَأْيِهِ وَلَمْ يَمْضِ عَلَى الْيَقِينِ فَإِنَّهُ إِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ لَمْ يَنْجُ فِيمَا يَرٰى مِنَ السَّهْوِ الَّذِي يُدْخِلُ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ وَفِي ذٰلِكَ آثَارٌ كَثِيرَةٌ ۔

امام محمد علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ ہمارا اسی پر عمل ہے کہ جب قیام کی طرف آئے اور قعود کی حالت بدل جائے تو اس کے باعث اس کو دو سجدے سہو لازم ہو جاتے ہیں پھر بھول کے لیے خواہ کمی ہو یا زیادتی۔ بعد از سلام دو سجدے ہی ہیں اور جسے شیطان نماز میں شک ڈال دے اور اسے یاد ہی نہیں آرہا ہے تین رکعت ہوئی ہیں یا چار (تو پھر یہ دیکھا جائے گا) اسے یہ شک پہلی مرتبہ واقع ہوا ہے تو نماز توڑ ڈالے اور از سر نو ادا کرے اور اگر یہ شک اسے اکثر ہو جاتا ہے تو وہ اپنے ظن غالب سے کام لے۔ اگر یقین کامل نہ ہو تو زیادہ تردد میں نہ پڑے کیونکہ شیطان کے غلط انداز ہونے کے باعث وہ بھول سے محفوظ نہیں رہ سکتا اور اس سے متعلق بہت سے آثار ہیں۔

۱۴۳ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ صَلّٰى بِهِمْ فِي سَفَرٍ كَانَ مَعَهُ فِيهِ فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ نَاءَ لِلْقِيَامِ فَسَبَّحَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَرَجَعَ ثُمَّ لَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا ہمیں امام مالک علیہ الرحمۃ نے خبر دی ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ کسی سفر میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، جبکہ وہ خود بھی ان کے شریک سفر تھے۔ وہ دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہونے کے قریب ہی تھے کہ بعض مقتدیوں نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ لَا أَدْرِي أَقَبْلَ التَّسْلِيمِ أَوْ بَعْدَهُ ۔

سبحان اللہ کہا تو واپس پلٹے (یعنی بیٹھ گئے) پھر جب نماز مکمل فرمائی تو دو سجدے کیے۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ سجدے سلام سے قبل کیے یا بعد!

بَابُ ۴۰ الْعَبَثُ بِالْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْ تَسْوِيَتِهِ ۔

۴۰ نماز میں کنکریاں برابر کرنا یا ہٹانا اور اس کی کراہت

۱۴۴ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْقَارِيُّ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ سَوَّى الْحَصٰى تَسْوِيَةً خَفِيفَةً قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ كُنْتُ يَوْمًا أُصَلِّي وَابْنُ عُمَرَ وَرَائِي فَالْتَفَتُّ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي قَفَايَ فَعَمَزَنِي ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابو جعفر قاری نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ جب سجدہ کا ارادہ کرتے، تو آرام سے کنکریاں برابر فرما لیتے اور ابو جعفر نے کہا۔ ایک دن میں نماز پڑھ رہا تھا اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما میرے پیچھے تھے، میں نے قدرے التفات کیا تو انھوں نے میری پشت پر اپنا ہاتھ رکھ کر دبایا

۱۴۵ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ أَنَّهُ قَالَ رَآنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفْتُ نَهَانِي وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں مسلم بن مریم نے علی بن عبدالرحمٰن معاوی نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے نماز میں کنکریوں سے کھیلتے پایا۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو انھوں نے مجھے منع کیا، اور فرمایا تم ایسے کرو جس طرح رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ میں نے پوچھا! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیسے کہا کرتے تھے تو آپ نے جواباً فرمایا جب حضور نماز میں بیٹھتے تو دائیں ہتھیلی اپنی دائیں ران پر رکھتے پھر تمام انگلیاں بند کر کے شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنی بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِصَنِيعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي

امام محمد علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فعل پر ہمارا عمل ہے اور امام

www.sirat-e-mustaqeem.com

حَنِيْفَةَ فَأَمَّا تَسْوِيَةُ الْحَصٰى فَلَا بَأْسَ بِتَسْوِيَةِ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَتَرْكُهَا أَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔ مگر جہاں تک کنکریوں کے برابر کرنے کا معاملہ ہے تو ایک بار درست کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن نہ کرنا ہی بہتر ہے۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الصَّلٰوةِ

باب التحیات

۱۴۶ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَتَشَهَّدُ تَقُوْلُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب التحیات پڑھتی تھی تو اس طرح پڑھتیں، تمام زبانی، مالی اور بدنی پاکیزہ عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔ یا رسول اللہ! آپ پر اللہ تعالیٰ کے سلام، اس کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ اور ہم پر اور اس کے صالحین بندوں پر سلامتی ہو، اور تم پر سلام۔

۱۴۷ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يُعَلِّمُ النَّاسَ التَّشَهُّدَ يَقُوْلُوْا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے عروہ ابن زبیر سے روایت کی کہ عبدالرحمٰن بن عبد القاری نے حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر التحیات کی تعلیم دیتے ہوئے سنا وہ فرما رہے تھے! کہو زبانی اور بدنی تمام عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ تمام مالی اور پاکیزہ عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں: یا نبی اللہ! آپ پر اللہ تعالیٰ کے سلام، اس کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلامتی

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔

ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اور اس کے رسول ہیں۔

۱۴۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهٗ كَانَ يَتَشَهَّدُ بِسْمِ اللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ وَالزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ شَهِدْتُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ شَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ يَقُوْلُ هٰذَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ وَيَدْعُوْا بِمَا بَدَا لَهٗ إِذَا قَضٰى تَشَهُّدَهٗ فَإِذَا جَلَسَ فِيْ آخِرِ صَلٰوتِهٖ تَشَهَّدَ كَذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهٗ يُقَدِّمُ التَّشَهُّدَ ثُمَّ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ الصَّالِحِيْنَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْإِمَامِ فَإِنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ عَنْ يَّسَارِهٖ رَدَّ عَلَيْهِ ؕ

امام مالک علیہ الرحمتہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ جب وہ التحیات پڑھتے تو یہ کلمات ادا فرماتے۔

بسم اللہ التحیات للہ والصلوٰۃ اللہ والزاکیات للہ۔ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین، شھدت ان لا الہ الا اللہ شھدت ان محمدا رسول اللہ۔

یہ کلمات اول تشہد میں پڑھتے پھر التحیات کے بعد جو دل میں آتا دعا مانگتے۔ پھر جب قعدہ آخرہ میں بیٹھتے تو اسی طرح کلمات تشہد دہراتے اور دعا مانگتے۔ جب سلام پھیرنے کا ارادہ کرتے تو کہتے السلام علیک یا ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین پہلے دائیں طرف کہتے السلام علیکم پھر امام کے سلام کا جواب دیتے پھر اگر بائیں طرف والا انہیں سلام کہتا تو اس کو جواب دیتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلتَّشَهُّدُ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ كُلُّهٗ حَسَنٌ وَلَيْسَ يُشْبِهُ تَشَهُّدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَنَا تَشَهُّدُهٗ لِأَنَّهٗ رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ الْعَامَّةُ عِنْدَنَا۔

امام محمد علیہ الرحمتہ کہتے ہیں وہ تمام التحیات جن کا ذکر ہوا سب بہتر ہیں البتہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تشہد جیسے نہیں اور ہماری پسندیدہ تشہد وہی ہے جو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں اور ہمارے نزدیک اسی پر جمہور کا معمول ہے۔

۱۴۹ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحِلُّ بْنُ

امام محمد علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں محل بن محرز ضبی نے شقیق بن مسلم

www.sirat-e-mustaqeem.com

مُخَرِّمِ الضَّبِّيِّ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْاَسَدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلٰوتَهٗ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَكْرَهُ اَنْ يُّزَادَ فِيْهِ حَرْفٌ اَوْ يُنْقَصَ مِنْهُ حَرْفٌ۔

بن وائل اسدی سے خبر دی کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود نے کہا ہم جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتدا کرتے تو السلام علی اللہ کہتے، پس ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز مکمل فرما کر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور حکم دیا تم السلام علی اللہ نہ کہا کرو، کہ بیشک اللہ تعالیٰ وہ خود سلام ہے بلکہ اس طرح پڑھا کرو: التحیات للہ والصلوات والطیبت السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس التحیات میں ایک حرف کی بھی کمی و زیادتی کو مکروہ جانتے تھے۔

بَابُ ۴۲ اَلسُّنَّةُ فِي السُّجُوْدِ

باب ۴۲ سجدہ مسنونہ

۱۵۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى الَّذِيْ يَضَعُ جَبْهَتَهٗ عَلَيْهِ وَقَالَ رَاَيْتُهٗ فِيْ بَرْدٍ شَدِيْدٍ وَاِنَّهٗ لَيُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ بُرْنُسِهٖ حَتّٰى يَضَعَهُمَا عَلَى الْحَصٰى۔

امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ جب حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سجدہ کرتے تھے تو وہ جس چیز پر اپنی پیشانی رکھتے تو اس پر اپنے ہاتھ رکھتے حضرت نافع کہتے ہیں کہ میں نے سخت سردی میں انھیں دیکھا کہ وہ اپنے جبّہ مبارکہ سے ہاتھ نکالتے اور کنکریوں پر رکھ دیتے۔

۱۵۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهٗ بِالْاَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ ثُمَّ اِذَا رَفَعَ جَبْهَتَهٗ فَلْيَرْفَعْ كَفَّيْهِ فَاِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا

امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے بتایا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اپنی پیشانی زمین پر رکھے وہ اپنے ہاتھ بھی زمین پر رکھے پھر جب اپنی پیشانی اٹھائے تو اپنے ہاتھ بھی اٹھائے کیونکہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَسْجُدُ اَلْوَجْهُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهٰذَا نَاْخُذُ يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ إِذَا وَضَعَ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا اَنْ يَضَعَ كَفَّيْهِ بِحِذَاءِ اُذُنَيْهِ وَيَجْمَعُ اَصَابِعَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَلَا يَضُمُّهَا فَإِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ رَفَعَهُمَا مَعَ ذٰلِكَ فَاَمَّا مَنْ اَصَابَهُ بَرْدٌ يُؤْذِيْ وَجَعَلَ يَدَيْهِ عَلَى الْاَرْضِ مِنْ تَحْتِ كِسَاءٍ اَوْ ثَوْبٍ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں جیسے چہرہ سجدہ کرتا ہے۔

امام محمد علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ ہمارا یہی معمول ہے کہ جب کوئی شخص سجدہ کے لیے زمین پر سر رکھے تو اپنے ہاتھ کانوں کے برابر۔ اپنی انگلیاں ملا کر قبلہ رخ رکھے اور کھلا چھوڑے جب اپنا سر اٹھائے تو ہاتھ بھی اس کے ساتھ اٹھائے جس شخص کو سردی لگنے کا خطرہ ہو اور وہ اپنے ہاتھ زمین پر اپنی چادر یا کپڑے میں دبا کر رکھ لے تو اس میں بھی کوئی ڈر نہیں۔

بَابُ ۴۳ اَلْجُلُوْسُ فِي الصَّلٰوةِ

باب ۴۳ نماز میں بیٹھنا

۱۵۲۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ صَلّٰى اِلٰى جَنْبِهِ رَجُلٌ فَلَمَّا جَلَسَ الرَّجُلُ تَرَبَّعَ وَثَنٰى رِجْلَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ ابْنُ عُمَرَ عَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ قَالَ الرَّجُلُ فَاِنَّكَ تَفْعَلُهُ قَالَ اِنِّيْ اَشْتَكِيْ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے حدیث سنائی کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز ادا کی۔ جب وہ چار رکعات پڑھ کر بیٹھا تو چار زانو پر بیٹھا اور اس نے اپنے دونوں پاؤں لپیٹ لیے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اسے ناپسند فرمایا۔ دوسرے شخص نے کہا! آپ بھی تو ایسا کرتے ہیں؟ آپ نے جواباً فرمایا میں بیمار ہوں۔

۱۵۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَرٰى اَبَاهُ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلٰوةِ اِذَا جَلَسَ قَالَ فَفَعَلْتُهُ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيْثُ السِّنِّ فَنَهَانِيْ اَبِيْ فَقَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِسُنَّةِ الصَّلٰوةِ وَاِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلٰوةِ اَنْ تَنْصِبَ

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے عبدالرحمن بن قاسم نے حضرت عبید اللہ بن عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بیان کیا کہ بے شک انھوں نے اپنے والد ماجد کو نماز میں جلسہ کے دوران چار زانو بیٹھے دیکھا انھوں نے کہا میں نے بھی ایسے ہی کیا جب کہ اس وقت میں کمسن تھا تو میرے والد ماجد حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے منع فرمایا اور کہا کہ یہ نماز کی سنت نہیں ہے

رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتُثْنِيْ رِجْلَكَ الْيُسْرٰى۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَكَانَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ يَاْخُذُ بِذٰلِكَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وَاَمَّا فِي الرَّبِعَةِ فَاِنْ كَانَ يَقْعُدُ يُفْضِي الرَّجُلُ بِاَلْيَتِهِ اِلَى الْاَرْضِ وَيَجْعَلُ رِجْلَيْهِ

۱۵۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَجْلِسُ عَلٰى عَقِبَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ فَذَكَرْتُ فَقَالَ اِنَّمَا فَعَلْتُهُ مُنْذُ اشْتَكَيْتُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَجْلِسَ عَلٰى عَقِبَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَلٰكِنَّهُ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا كَجُلُوْسِهٖ فِيْ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

بَابُ ۴۴ صَلٰوةُ الْقَاعِدِ

۱۵۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ

بلکہ مسنون طریقہ یہ ہے کہ تم اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کرو اور بائیں پاؤں کو بچھا لو۔

امام محمد علیہ الرحمۃ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے اور امام مالک بن انس علیہ الرحمۃ پہلی دو رکعتوں میں اسی پر عمل کرتے ہیں مگر چوتھی رکعت کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ آدمی اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر سرین کو زمین پر رکھے۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں صدقہ بن یسار نے مغیرہ بن حکم سے روایت کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دو سجدوں کے درمیان اپنی ایڑیوں پر بیٹھے دیکھا۔ تو میں نے ان سے ذکر کیا، پھر انھوں نے جواباً فرمایا، جس وقت میں بیمار ہوتا ہوں ایسے ہی کرتا ہوں۔

امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ دو سجدوں کے درمیان ایڑیوں پر بیٹھنا مناسب نہیں لیکن ان دونوں کے درمیان اسی طرح بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں اور یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

باب ۴۴ بیٹھنے والے کی نماز

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی، کہ ہم سے زہری نے سائب بن یزید نے حدیث بیان فرمائی انھوں نے مطلب بن ابی وداعہ سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ (ام المومنین) زوجۂ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز نفل کبھی بھی بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا۔ مگر وصال سے ایک سال

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا أَوْ يَقْرَأُ بِالسُّوْرَةِ وَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ أَطْوَلَ مِنْهَا۔

قبل بیٹھ کر نماز ادا فرماتے اور سورت کو انداز سے ترتیل کے ساتھ قرأت فرماتے کہ وہ بہت لمبی محسوس ہوتی۔

۱۵۶ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ مَوْلًى لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ الْعَاصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ أَحَدِكُمْ وَهُوَ قَاعِدٌ مِثْلُ نِصْفِ صَلٰوتِهِ وَهُوَ قَائِمٌ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے اسماعیل بن محمد سعید بن ابی وقاص نے بیان کیا انھوں نے حضرت عبداللہ ابن عمرو بن العاص کے کسی آزاد کردہ غلام سے روایت کی۔ انھوں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بیٹھ کر پڑھنے کی نماز کا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے والی کی نسبت آدھا ہے۔

۱۵۷ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ نَالَنَا وَبَاءٌ مِنْ وَعْكِهَا شَدِيْدٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فِي سُبْحَتِهِمْ قُعُوْدًا فَقَالَ صَلٰوةُ الْقَاعِدِ عَلٰى نِصْفِ صَلٰوةِ الْقَائِمِ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے زہری نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے کہا جب ہم مدینہ تشریف آئے تو ایک شدید وبائی بیماری میں مبتلا ہو گئے تو رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے پاس تشریف لائے جو بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا بیٹھ کر نماز (نفل) ادا کرنے والے کو کھڑے ہو کر نفل ادا کرنے سے نصف ثواب حاصل ہوتا ہے۔

۱۵۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلٰوةً مِنَ الصَّلَوٰتِ وَهُوَ جَالِسٌ فَصَلَّيْنَا جُلُوْسًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ إِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان فرمائی کہ رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے پس اس سے زمین پر آ گئے جس کے باعث آپ کے دائیں پہلو پر خراش آ گئی تو اس وقت آپ نے ایک نماز بیٹھ کر ادا فرمائی اور ہم نے بھی بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا بیشک امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا أَجْمَعِيْنَ ۞

کی جائے جب وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو ربنا لک الحمد کہو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم تمام بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

۞

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا لِلتَّطَوُّعِ مِثْلُ نِصْفِ صَلٰوتِهٖ قَائِمًا فَمَا رُوِيَ مِنْ قَوْلِهٖ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا أَجْمَعِيْنَ فَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ وَقَدْ جَاءَ مَا قَدْ نَسَخَهٗ۔

امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والی کی نسبت کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کو دوگنا ثواب ملتا ہے اور جو یہ روایت ہے کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر اس کی اقتداء کرو تو اس بارے میں ایک اور روایت بھی آئی ہے جو اس کو منسوخ کرتی ہے۔

۱۵۹۔ قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ أَخْبَرَنَا إِسْرَآءِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ السَّبِيْعِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَؤُمَّنَّ النَّاسَ أَحَدٌ بَعْدِيْ جَالِسًا فَأَخَذَ النَّاسُ بِهٰذَا۔

امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ ہمیں بشر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا ہمیں احمد نے اور وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اسرائیل بن یونس بن ابی اسحٰق سبیعی نے خبر دی وہ جابر بن یزید سے روایت کرتے ہیں کہ عامر نے ہمیں کہا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی بھی شخص بیٹھ کر نماز نہ پڑھائے پس لوگوں کا اسی پر عمل ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

باب ۴۵ ایک کپڑے میں نماز

۱۶۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ كَانَتْ مَيْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُصَلِّيْ فِي الدِّرْعِ وَالْخِمَارِ لَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں بکیر بن عبداللہ بن اشجر نے بسر بن سعید بن عبید اللہ خولانی سے خبر دی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک کرتے اور پردے کی ایک چادر میں نماز ادا فرماتی تھیں جب کہ بڑی چادر نہیں ہوتی تھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۶۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَالَ اَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے خبر دی انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ کیا تم تمام کو دو دو کپڑے میسر ہیں

۱۶۲۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ عَنْ عَقِيْلِ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَامَ الْفَتْحِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا بِثَوْبٍ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں موسیٰ بن میسرہ نے خبر دی انھوں نے ابی مرۃ سے روایت کی انھوں نے عقیل بن ابیطالب سے کہ انھیں اُم ہانی بنت ابی طالب نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن آٹھ رکعتیں ایک کپڑا لپیٹ کر ادا کیں۔

۱۶۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ اَبُوالنَّضْرِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ تُحَدِّثُ اَنَّهَا ذَهَبَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ وَذٰلِكَ ضُحًى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيْ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّيْ اَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهُ فُلَانَ ابْنَ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابونضر نے انھیں عقیل کے آزاد کردہ غلام ابومرہ نے خبر دی انھوں نے ام ہانی بنت ابی طالب سے سنا کہ بے شک ان کا فتح مکہ کے دن رسول پاک کے پاس جانا ہوا، تو انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غسل کرتے ہوئے پایا۔ آپ کی صاحبزادی حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک چادر سے پردہ کیے ہوئے تھیں تو میں نے سلام عرض کیا، ضحیٰ کا وقت تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: ام ہانی بنت ابیطالب! آپ نے فرمایا، ام ہانی مرحبا! جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ کھڑے ہوئے اور ایک کپڑا لپیٹ کر آٹھ رکعت ادا کیں۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم میرے بھائی علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس شخص

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ۔

۱۶۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ التَّيْمِيُّ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّهَا سَاَلَتْ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تُصَلِّيْ فِيْهِ الْمَرْاَةُ قَالَتْ فِي الْخِمَارِ وَالدِّرْعِ السَّابِغِ يُغَيِّبُ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ فَاِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ تَوَشَّحَ بِهٖ تَوَشُّحًا جَازَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

کو قتل کرنا چاہتے ہیں جسے میں نے پناہ دی ہے وہ فلاں ابن ہبیرہ ہیں۔ آپ نے فرمایا جسے تم نے پناہ دی ہم نے بھی اسے پناہ دی۔!

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں دی کہ مجھے محمد بن زید تیمی نے خبر دی کہ ان کی والدہ نے زوجۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا عورت کتنے کپڑوں میں نماز ادا کر سکتی ہے؟ انھوں نے جواباً فرمایا: چادر اور کرتے میں جبکہ وہ اتنا لمبا ہو کہ اس سے پاؤں پوشیدہ ہو جائیں۔

امام محمد علیہ الرحمۃ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اگر کوئی شخص ایک بڑے کپڑے کو اچھی طرح لپیٹ کر نماز ادا کرے تو جائز ہے۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

باب ۴۶ رات کی نماز (تہجد)

۱۶۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ الصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوْتِرُ مَا قَدْ صَلّٰى۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا رات کی نماز (تہجد) کیسے ادا کی جائے آپ نے فرمایا دو دو رکعت! پھر اگر کسی کو صبح طلوع ہونے کا خدشہ ہو تو ایک رکعت (مزید) ادا کرے وہ (پہلی) دو کے ساتھ مل کر نماز وتر بن جائے گی۔

۱۶۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اَحَدَ عَشَرَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے عروہ سے بیان کیا انھوں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کی نماز گیارہ رکعت ادا فرمایا کرتے

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ۔

تھے۔ ان میں ایک (دسویں) کے ساتھ وتر کرتے۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوتے تو دائیں پہلو لیٹ جاتے۔

۱۶۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قُلْتُ لَأَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ قَالَ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ دُونَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابی بکر نے اپنے والد ماجد سے حدیث بیان کی انھوں نے عبداللہ بن قیس بن مخرمہ سے کہ زید بن خالد جہنی کہتے تھے میں نے اپنے دل میں سوچا کہ میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز تہجد ادا کرتے دیکھوں چنانچہ میں نے آپ کی چوکھٹ یا خیمہ کے ساتھ ٹیک لگائی، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ نے مختصراً دو رکعت ادا کیں۔ پھر دو لمبی رکعتیں پڑھیں پھر ان سے کم طویل (یعنی درمیانی) دو رکعت ادا کیں۔ پھر پہلی سے مزید کم دو رکعت پڑھیں پھر آپ نے وتر ادا فرمائے۔

۱۶۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنِ امْرِءٍ تَكُونُ لَهُ صَلٰوةٌ بِاللَّيْلِ يَغْلِبُهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَجْرَ صَلٰوتِهِ وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَدَقَةً۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں محمد بن منکدر نے سعید بن جبیر سے روایت کیا کہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایسی کوئی بات نہیں کہ کوئی شخص نیند کے غلبہ کی حالت میں اسے چھوڑ کر تہجد کی نماز ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے نماز کا ثواب بھی عطا فرماتے گا اور اس کی نیند کو اس کے لیے صدقہ بنا دے گا۔

۱۶۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ فَاتَهُ مِنْ حِزْبِهِ شَيْءٌ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَهُ مِنْ حِينِ

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں داؤد بن حصین نے عبدالرحمٰن بن اعرج سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس شخص سے رات کا وظیفہ فوت ہو جائے اور وہ زوال سے نماز ظہر

www.sirat-e-mustaqeem.com

زَوَالُ الشَّمْسِ اِلٰی صَلٰوۃِ الظُّھْرِ فَکَانَتْہُ
یَفُتْہُ شَیْئٌ۔

تک پڑھ لے تو ایسے ہی ہے کہ اس کا کچھ حصہ بھی فوت نہیں ہوا۔

اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ
اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ عُمَرُ
بْنُ الْخَطَّابِ یُصَلِّیْ کُلَّ لَیْلَۃٍ مَا شَآءَ اللّٰہُ
اَنْ یُّصَلِّیَ حَتّٰی اِذَا کَانَ مِنْ اٰخِرِ
اللَّیْلِ اَیْقَظَ اَھْلَہٗ لِلصَّلٰوۃِ وَیَتْلُوْا
ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ
عَلَیْھَا لَا نَسْاَلُکَ رِزْقًا
نَحْنُ نَرْزُقُکَ وَالْعَاقِبَۃُ
لِلتَّقْوٰی۔

امام مالک علیہ الرحمت نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کو نفل نماز ادا فرماتے جتنی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرماتا۔ یہاں تک کہ پچھلی رات کا وقت ہو جاتا تو اپنے اہل خانہ کو نماز کے لیے جگاتے اور یہ آیت تلاوت فرماتے۔ وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا اور اپنے اہل خانہ کو نماز کی تاکید کریں تاکہ اس پر قائم رہیں، ہم تم سے کسی قسم کا سوال نہیں کرتے، بلکہ ہم روزی دیتے ہیں اور آخرت تو متقی لوگوں کے لیے ہی نفع مند ہے۔

اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا مَخْرَمَۃُ
بْنُ سُلَیْمَانَ الْوَالِبِیُّ اَخْبَرَنِیْ کُرَیْبٌ
مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَہٗ
اَنَّہٗ بَاتَ عِنْدَ مَیْمُوْنَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِیَ خَالَتُہٗ قَالَ
فَاضْطَجَعْتُ فِیْ عَرْضِ الْوِسَادَۃِ وَاضْطَجَعَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَھْلُہٗ
طُوْلَھَا قَالَ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا انْتَصَفَ اللَّیْلُ
قَبْلَہٗ بِقَلِیْلٍ اَوْ بَعْدَہٗ بِقَلِیْلٍ فَاسْتَیْقَظَ
جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ النَّوْمَ
عَنْ وَجْھِہٖ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَرَأَ بِالْعَشْرِ الْاٰیَاتِ الْخَوَاتِمِ مِنْ
سُوْرَۃِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰی شَنٍّ مُعَلَّقَۃٍ فَتَوَضَّاَ مِنْھَا

امام مالک علیہ الرحمت نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں مخرمہ بن سلیمان والبی نے کہا مجھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد غلام کریب نے خبر دی کہ انھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایک رات اپنی خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر گئے، انھوں نے کہا میں بستر پر عرضاً لیٹا جبکہ رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیز آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ بستر پر طولاً آرام فرما ہوئیں یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی ممکن ہے اس سے کم و بیش ہو پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے، ایسی صورت میں کہ اپنی آنکھیں مل رہے تھے، پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں تلاوت فرمائیں۔ بعدہٗ آپ ایک لٹکی ہوئی مشک کے پاس گئے، اور اس سے آپ نے نہایت عمدہ وضو

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ قَالَ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِيْ الْيُمْنٰى فَفَتَلَهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ سِتَّ مَرَّاتٍ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَآءَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ صَلٰوةُ اللَّيْلِ عِنْدَنَا مَثْنٰى مَثْنٰى وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ صَلٰوةُ اللَّيْلِ اِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ وَاِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ اَرْبَعًا وَاِنْ شِئْتَ سِتًّا وَاِنْ شِئْتَ ثَمَانِيًا وَاِنْ شِئْتَ مَا شِئْتَ بِتَكْبِيْرَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّاَفْضَلُ ذٰلِكَ اَرْبَعًا اَرْبَعًا وَاَمَّا الْوِتْرُ فَقَوْلُنَا وَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِيْهِ وَاحِدٌ اَلْوِتْرُ ثَلٰثٌ لَا يُفَصِّلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ۔

فرمایا اور پھر آپ نماز پڑھنے لگے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں میں بھی کھڑا ہوا اور جس طرح حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کر رہے تھے میں نے کسی طرح کیا اتنے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست راست میرے سر پر رکھا اور اپنے دائیں ہاتھ سے میرا دایاں کان ملنے لگے (یعنی میرے اس فعل سے انتہائی شفقت کا اظہار فرمانے لگے) آپ پھر کھڑے ہوئے اور دو دو رکعت ادا کیں۔ پھر دو دو رکعتیں چھ مرتبہ پڑھیں پھر آپ لیٹ گئے حتیٰ کہ مؤذن آیا تو پھر کھڑے ہوئے اور دو مختصر رکعتیں ادا کیں پھر آپ باہر نکلے اور نماز صبح ادا فرمائی۔

امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں رات کی نماز دو دو رکعت پڑھنا ہمارے نزدیک افضل ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے، چاہے دو دو رکعت چاہے چار چار رکعت، نیز چھ چھ اور آٹھ آٹھ چاہو تو پڑھ سکتے ہو ایک تکبیر اور ایک سلام سے البتہ چار چار رکعات پڑھنا افضل ہے۔ البتہ وتر سے متعلق ہمارا اور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک ہی قول پر اتفاق ہے کہ تین رکعتیں ایک ہی سلام سے ادا کرے۔

بَابُ الْحَدَثِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: نماز میں بے وضو ہونا

۱۷۲۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِيْ صَلٰوةٍ

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں اسماعیل بن ابو حکیم نے عطاء بن یسار سے حدیث بیان کی بیشک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازوں میں سے کسی

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنَ الصَّلٰوتِ ثُمَّ اَشَارَ اِلَيْهِمْ بِيَدِهٖ اِنِ
مُكْثُوْا فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ وَعَلٰى جِلْدِهٖ
اَثَرُ الْمَآءِ فَصَلّٰى۔

نماز کی تکبیر کہی، پھر اپنے ہاتھ کے اشارہ سے مقتدیوں کو کہا ٹھہرو! پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلے گئے پھر واپس تشریف لائے جبکہ آپ کے بدن (یعنی اعضائے وضو) پر پانی کا اثر تھا۔ پھر آپ نے نماز پڑھائی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ سَبَقَهُ حَدَثٌ فِيْ صَلٰوةٍ فَلَا بَاْسَ اَنْ يَنْصَرِفَ وَلَا يَتَكَلَّمَ فَيَتَوَضَّاَ ثُمَّ يَبْنِيْ عَلٰى مَا صَلّٰى وَاَفْضَلُ ذٰلِكَ اَنْ يَتَكَلَّمَ وَيَتَوَضَّاَ وَيَسْتَقْبِلَ صَلٰوتَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ جب کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو اس میں کوئی ڈر نہیں کہ وہ وضو کے لیے جائے اور بغیر بات چیت کیے وضو کر کے اپنی نماز پر بنا کرے۔ افضل یہی ہے کہ بات کرے اور تازہ وضو بنائے، اور از سر نو نماز پڑھے۔ اور یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْقُرْاٰنِ وَمَا يُسْتَحَبُّ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

باب ۴۸ قرآن کریم کی فضیلت اور ذکر اللہ کا مستحب ہونا

۱۷۳۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا مِنَ اللَّيْلِ يَقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الرَّجُلَ يُقَلِّلُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ نے اپنے والد ماجد سے روایت بیان کی کہ انھوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق انھوں نے ایک آدمی کو قل ہو اللہ احد، ساری رات پڑھتے سنا جب صبح ہوئی تو انھوں نے یہ بات نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی جبکہ وہ آدمی اس سورۃ کو معمولی سمجھتے تھے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے یقیناً یہ سورہ، تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۱۷۴۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی: انھوں نے کہا میں نے سعید

www.sirat-e-mustaqeem.com

سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ لَاَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ مِنْ بُكْرَةٍ اِلَى اللَّيْلِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَحْمِلَ عَلٰى جِيَادِ الْخَيْلِ مِنْ بُكْرَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ ذِكْرُ اللّٰهِ حَسَنٌ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔

۱۷۵۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَ۔

بن مسیب سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میرے نزدیک یہ بات زیادہ محبوب ہے کہ میں تمام رات اللہ تعالیٰ کے ذکر میں محو رہوں اس بات سے کہ صبح سے شام تک گھوڑے کی پشت پر رہ کر جہاد میں مصروف رہوں۔

امام محمد علیہ الرحمۃ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر حال میں عمدہ ہے۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ بے شک نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن کریم پڑھنے والے کی مثال اس اونٹ کی طرح ہے جو بندھا رہے تو بیٹھا رہے اور اگر کھول دو تو بھاگ جائے

(تنبیہ): اس میں اشارہ ہے کہ اگر قرآن کریم پڑھنا چھوڑ دو گے تو بہت جلد بھول جائے گا۔ (مابش قصوی)

بَابُ ۴۹ اَلرَّجُلُ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ

باب ۴۹ نماز میں سلام کا حکم

۱۷۶۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ يُصَلِّيْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَرَجَعَ اِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ اِذَا سُلِّمَ عَلٰى اَحَدِكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَا يَتَكَلَّمْ وَلْيُشِرْ بِيَدِهٖ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے روایت کیا کہ بے شک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک شخص کے قریب سے گزرے جو نماز پڑھ رہا تھا تو آپ نے اسے سلام کہا پھر اس نے آپ کو جواب دیا۔ اس پر آپ اس کے پاس آئے اور فرمایا جب تم نماز کی حالت میں تم میں سے کسی کو سلام کہا جائے تو وہ جواب نہ دے بلکہ اسے چاہیے کہ ہاتھ سے اشارہ کر دے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي لِلْمُصَلِّي أَنْ يَرُدَّ السَّلَامَ إِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنْ فَعَلَ فَسَدَتْ صَلٰوتُهُ وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُسَلَّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد علیہ الرحمۃ کہتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے۔ کہ نمازی سلام کا جواب نہ دے جب نماز کی حالت میں اسے سلام کہا جائے۔ اگر اس نے سلام کا جواب دیا تو اس کی نماز فاسد ہو گئی اور یہ بھی لائق نہیں کہ کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو اسے سلام کہا جائے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلَانِ يُصَلِّيَانِ جَمَاعَةً

دو آدمیوں کی جماعت

۱۷۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ بِالْهَاجِرَةِ فَوَجَدْتُهُ يُسَبِّحُ فَقُمْتُ وَرَاءَهُ فَقَرَّبَنِي فَجَعَلَنِي بِحِذَائِهِ عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا جَاءَ يَرْفَأُ تَأَخَّرْتُ فَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی ہے کہ ہمیں زہری نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کی انھوں نے اپنے والد ماجد سے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں دوپہر کے وقت گیا۔ میں انھیں نماز نفل ادا کرتے ہوئے پایا تو ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو انھوں نے اپنے برابر مجھے اپنی دائیں طرف کر لیا۔ اتنے میں حضرت یرفا آ گئے تو میں پیچھے ہو گیا اور ہم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے صف بنائی۔

۱۷۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّهُ قَامَ عَنْ يَسَارِ ابْنِ عُمَرَ فِي صَلٰوةٍ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے بیان کیا بے شک وہ نماز میں حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے کھڑے ہو گئے تو انھوں نے مجھے اپنی دائیں طرف کر لیا۔

۱۷۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ أُمَّ سُلَيْمٍ دَعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں بیان کیا کہ ہم سے اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ بیشک ان کی نانی صاحبہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت فرمائی جب کھانا کھا چکے تو آپ نے فرمایا اٹھو! تاکہ میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

قُومُوا فَلْنُصَلِّ بِكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوزُ وَرَاءَنَا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ مَعَ الْإِمَامِ قَامَ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ وَإِذَا صَلَّى الْإِثْنَانِ قَامَا خَلْفَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

تمہیں نماز پڑھاؤں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں ایک چٹائی لے کر کھڑا ہو گیا جو پرانی ہونے کے باعث سیاہ ہو چکی تھی۔ میں نے اسے پانی سے صاف کیا پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے وہ کہتے ہیں میں نے اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور ایک ضعیفہ ہمارے پیچھے کھڑی ہوئی۔ پس آپ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی پھر تشریف لے گئے۔

امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس تمام پر عمل ہے کہ جب امام کے ساتھ اکیلا آدمی نماز پڑھے تو وہ امام کے دائیں پہلو کھڑا ہو اور جب دو ہوں تو اس کے پیچھے کھڑے ہوں۔ اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۵۱ اَلصَّلٰوةُ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ

باب ۵۱ بکریوں کے باڑے میں نماز

۱۸۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْخَيْثَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ أَحْسِنْ إِلَى غَنَمِكَ وَأَطِبْ مُرَاحَهَا وَصَلِّ فِي نَاحِيَتِهَا وَإِنَّهَا مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں محمد بن عمرو بن حلحلہ الدؤلی نے حمید بن مالک بن خثیم سے روایت بیان کی کہ بے شک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اپنی بکریوں سے حسن سلوک کرو اور ان کے باڑے کو صاف ستھرا رکھو۔ اور اس کے کسی کونے میں نماز ادا کیا کرو، کیونکہ یہ جنتی جانوروں میں سے ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِي مُرَاحِ الْغَنَمِ وَإِنْ كَانَ فِيهِ أَبْوَالُهَا وَبَعْرُهَا مَا أُكِلَتْ لُحُومُهَا فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهَا۔

امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھی جا سکتی ہے اگرچہ اس جگہ ان کی مینگنیاں اور پیشاب ہوا ہو۔ کیونکہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان جانوروں کی پیشاب سے محفوظ نہیں رہا جا سکتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلصَّلٰوةُ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا
باب ۵۲

باب ۵۲ سورج کے طلوع وغروب کے وقت نماز

۱۸۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرَّى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ بیشک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم میں سے کوئی بھی سورج کے طلوع وغروب کے وقت نماز پڑھنے کی کوشش نہ کرے۔

۱۸۲۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا ثُمَّ اِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا ثُمَّ اِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ تِلْكَ السَّاعَاتِ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے خبر دی انھوں نے عبداللہ صنابحی سے روایت کیا کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج طلوع ہوتا ہو تو اس کے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے جب سورج بلند ہو جاتا ہے تو وہ الگ ہو جاتا ہے۔ پھر جب سورج نصف النہار پہ ہوتا ہے تو اس کے ساتھ لاحق ہو جاتا ہے۔ پھر جب سورج ڈھلتا ہے تو اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ پھر جب سورج قریب الغروب ہوتا ہے تو پھر اس سے مل جاتا ہے اور جب غروب ہو جاتا ہے تو وہ الگ ہو جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ الصنابحی نے کہا کہ رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۸۳۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لَا تَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے عبداللہ بن دینار نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ تم سورج کے طلوع وغرب کے وقت

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَطْلُعُ قَرْنَاهُ مَعَ طُلُوْعِهَا وَيَغْرُبَانِ مَعَ غُرُوْبِهَا وَكَانَ يَضْرِبُ النَّاسَ عَلٰى تِلْكَ الصَّلٰوةِ۔

نماز پڑھنے کا قصد نہ کرو کیونکہ شیطان سورج کے چڑھنے کے وقت اپنا سینگ طلوع کرتا ہے اور سورج کے ڈوبنے کے وقت غروب کرتا۔ ـــــ ایسے اوقات میں نماز پڑھنے والوں کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سزا دیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَأْخُذُ وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ وَغَيْرُهُ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ سَوَآءٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ہمارا ان اوقات پر عمل ہے اور ہمارے نزدیک اس میں جمعہ وغیرہ برابر ہیں اور یہی قول امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

بَابُ ۵۳ اَلصَّلٰوةُ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ

باب ۵۳ سخت گرمی میں نماز

۱۸۴۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَذَكَرَ اَنَّ النَّارَ اشْتَكَتْ اِلٰى رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ فَاَذِنَ لَهَا فِيْ كُلِّ عَامٍ بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَآءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے عبداللہ بن یزید جو اسود بن سفیان کے آزاد کردہ غلام ہیں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے خبر دی۔ انھوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے بیان کیا وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ بے شک رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی ہو تو نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو، کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی سختی سے ہے۔ اور آپ نے ذکر فرمایا کہ دوزخ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کی تو اسے سال میں دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت ہوئی۔ ایک سانس سردی میں اور ایک گرمی میں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ نُبْرِدُ الصَّلٰوةَ الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ وَنُصَلِّيْ فِي الشِّتَآءِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہوئے گرمیوں میں ہم نماز ٹھنڈی کر کے پڑھتے ہیں۔ سردیوں میں سورج کے ڈھلنے پر۔ اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلرَّجُلُ يَنْسَى الصَّلٰوةَ اَوْ يَفُوْتُهٗ وَقْتُهَا

باب ۵۴ جو شخص نماز بھول گیا یا اس کی نماز قضا ہو گئی

۱۸۵- اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَفَلَ مِنْ خَيْبَرَ اَسْرٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ عَرَّسَ وَقَالَ لِبَلَالٍ اِكْلَا لَنَا الصُّبْحَ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ وَكَلَأَ بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ اسْتَنَدَ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ وَهُوَ مُقَابِلَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا اَحَدٌ مِّنَ الرَّكْبِ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بِلَالٌ فَقَالَ بِلَالٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِنَفْسِيَ الَّذِيْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ قَالَ اقْتَادُوْا فَبَعَثُوْا رَوَاحِلَهُمْ وَاقْتَادُوْهَا شَيْئًا ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى بِهِمُ الصُّبْحَ ثُمَّ قَالَ حِيْنَ قَضَى الصَّلٰوةَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ۔

امام مالک علیہ الرحمت نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے بیان کیا کہ بے شک رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خیبر سے واپس ہوئے تو رات بھر چلتے رہے۔ جب رات کا آخری حصہ ہوا تو آپ نے پڑاؤ ڈالا اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا صبح کی نماز کا خیال رکھنا۔ پھر آپ اور آپ کے اصحابی آرام کرنے لگے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا حضرت بلال جاگتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت بلال نے اپنے کجاوہ سے ٹیک لگائی اور صبح صادق کا انتظار کرنے لگے (حتیٰ کہ سو گئے) (اس کے باعث) نہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ بلال اور نہ ہی کوئی اور شتر سوار بیدار ہوئے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا۔ تب جلدی سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھے۔ آپ نے فرمایا: بلال! کیا بات ہے؟ بلال نے عرض کیا! مجھے بھی اسی ذات نے سلا دیا جس نے آپ کی ذات اقدس کو سلایا۔ اس پر آپ نے فرمایا! یہاں سے جلدی نکل چلو! صحابہ کرام نے کجاوے کسے اور تھوڑی سی دور جا کر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تکبیر کہنے کا حکم دیا۔ رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں نماز فجر پڑھائی اور پھر فرمایا: جب کوئی تمہارا نماز پڑھنی بھول جائے تو اسے چاہیے کہ جب یاد آئے پڑھ لے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ میری یاد کے لیے نماز قائم

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ اِلَّا اَنْ يَذْكُرَهَا فِي السَّاعَاتِ الَّتِي نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَتَبْيَضَّ وَنِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ وَحِيْنَ تَحْمَرُّ الشَّمْسُ حَتّٰى تَغِيْبَ اِلَّا عَصْرَ يَوْمِهٖ فَاِنَّهٗ يُصَلِّيْهَا وَاِنِ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اس سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ ان وقتوں کے سوا جن میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے یعنی سورج کے طلوع کے وقت حتیٰ کہ بلند ہو، اور زوال کے وقت حتیٰ کہ وہ ڈھل نہ جائے اور سورج کے زرد پڑ جانے کے وقت سے غروب تک۔ سوا اس دن کی عصر کہ وہ ادا کی جا سکتی ہے اگرچہ سورج زرد ہو چکا ہو۔ سورج چھپنے سے پہلے۔ نماز پڑھنا جائز ہے اور یہی امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

۱۸۶۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ وَعَنِ الْاَعْرَجِ يُحَدِّثُوْنَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا۔

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے عطا بن یسار سے انھوں نے بسر بن سعید سے وہ اعرج سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج کے طلوع ہونے سے قبل جس شخص نے ایک رکعت پالی اس نے پوری نماز کو پالیا۔ اور جس نے آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے ایک رکعت کو پالیا اس نے بھی تمام نماز کو پالیا۔

بَابُ ۵۵ اَلصَّلٰوةُ فِي اللَّيْلَةِ الْمُمْطِرَةِ

باب ۵۵ بارش کی رات میں نماز

۱۸۷۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ نَادٰى بِالصَّلٰوةِ فِيْ سَفَرٍ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِي

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے بیان کیا کہ ایک نہایت سرد اور ٹھنڈی رات میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اذان دی اور اعلان کیا کہ اپنے اپنے مقام پر ہی نماز پڑھو! نیز فرمایا جب رات بہت سرد اور بارش والی ہوتی تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مؤذن کو اشارہ فرماتے وہ (بعد از اذان)

الرِّحَالِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا حَسَنٌ وَهِيَ رُخْصَةٌ وَالصَّلٰوةُ فِي الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ۔

اعلان کر دے کہ اپنے اپنے مقام پر ہی نماز پڑھ لو۔

امام محمد علیہ الرحمۃ نے فرمایا یہ اچھی بات ہے اور اس میں رخصت ہے لیکن نماز باجماعت ہی افضل ہے۔

۱۸۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ إِنَّ أَفْضَلَ صَلٰوتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ إِلَّا صَلٰوةَ الْجَمَاعَةِ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر کہ ہمیں ابو النضر نے حدیث بیان فرمائی انھوں نے بسر بن سعید سے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جماعت کی نماز کے سوا تمہاری نماز گھر میں ادا کرنا افضل ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَكُلٌّ حَسَنٌ

امام محمد نے فرمایا اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں اور یہ ہر طرح عمدہ ہے۔

۱۸۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نافع نے حدیث روایت کی کہ انھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے والے پر ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

بَابُ ۵۶ قَصْرُ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ

باب ۵۶ سفر میں نمازِ قصر

۱۹۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ فَزِيدَ فِي صَلٰوةِ الْحَضَرِ وَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے صالح بن کیسان نے عروہ بن زبیر سے روایت کی انھوں نے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کیا کہ آپ فرماتی ہیں: نماز دو دو رکعت فرض کی گئی تھی سفر و حضر میں پھر حضر میں نماز زیادہ کی گئی اور سفر کی نماز اسی طرح مقرر رہی۔

۱۹۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلٰى خَيْبَرَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے بتایا کہ جب حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خیبر کی طرف جاتے تو نماز قصر ادا کرتے ــــ (خیبر

www.sirat-e-mustaqeem.com

مدینہ منورہ سے ۱۴۰ کلومیٹر ہے)۔

۱۹۲- اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اِذَا خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا قَصَرَ الصَّلٰوةَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے بتایا کہ جب حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حج یا عمرہ کے ارادہ سے نکلتے تو ذوالحلیفہ میں نماز قصر ادا کرتے (ذوالحلیفہ مدینہ منورہ سے ۱۲ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے)۔

۱۹۳- اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ خَرَجَ اِلٰى رِيْمٍ فَقَصَرَ الصَّلٰوةَ فِيْ مَسِيْرَةِ ذٰلِكَ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے بتایا کہ انھیں حضرت سالم بن عبداللہ نے روایت بیان کی کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مقام ریم کی طرف سفر کیا تو اس مسافت میں انھوں نے نماز قصر ادا فرمائی۔

(مقام ریم مدینہ پاک سے تقریباً ۶۰ کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔)

۱۹۴- اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّهٗ كَانَ يُسَايِرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ الْبَرِيْدَ فَلَا يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حدیث بیان کی کہ وہ جب حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک منزل کی مسافت طے کرتے تو وہ نماز قصر نہیں پڑھتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا خَرَجَ الْمُسَافِرُ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ اِلَّا اَنْ يُرِيْدَ مَسِيْرَةَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ كَوَامِلَ بِسَيْرِ الْاِبِلِ وَمَشْيِ الْاَقْدَامِ فَاِذَا اَرَادَ ذٰلِكَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ مِصْرِهٖ وَيَجْعَلُ الْبُيُوْتَ خَلْفَ ظَهْرِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد علیہ الرحمۃ نے فرمایا جب کوئی سفر کا ارادہ کرے تو اس صورت میں نماز قصر کرے گا جبکہ اس کی مسافت تین کی دوری پر ہو یعنی اونٹ پر سوار ہو کر بآرام پہنچ سکتا ہو یا پیدل۔ نیز شہر کی حدود سے خارج ہوتے ہی نماز قصر کر سکتا ہے۔ جبکہ وہ مکانات کو پیٹھ دکھا چکا ہو۔ یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

۵۷ اَلْمُسَافِرُ يَدْخُلُ الْمِصْرَ وَغَيْرَهٗ مَتٰى يُتِمُّ الصَّلٰوةَ

۵۷ مسافر شہر میں کب تک قصر کرے؟

۱۹۵- اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اُصَلِّیْ صَلٰوةَ الْمُسَافِرِ مَالَمْ اَجْمَعْ مُكْثًا فَاِنْ حَبَسَنِیْ ذٰلِكَ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ لَیْلَةً۔

زہری نے سالم بن عبداللہ سے روایت بیان کی انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ بے شک انھوں نے فرمایا، میں مسافر کی نماز ادا کروں گا جب تک قیام کا ارادہ نہ کروں اگرچہ اسی سلسلہ میں بارہ راتیں گذر جائیں۔

۱۹۵۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ عُمَرَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ صَلّٰی بِهِمْ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ یَا اَهْلَ مَكَّةَ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے سالم بن عبداللہ سے حدیث بیان کی کہ ان کے والد ماجد حضرت عبداللہ ابن عمر نے فرمایا کہ بے شک جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ مکرمہ میں تشریف لاتے تو لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھاتے پھر فرماتے اے اہل مکہ اپنی نماز کو مکمل کر لو ہم مسافر ہیں۔

۱۹۶۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ یُقِیْمُ بِمَكَّةَ عَشْرًا فَیَقْصُرُ الصَّلٰوةَ اِلَّا اَنْ یَشْهَدَ الصَّلٰوةَ مَعَ النَّاسِ فَیُصَلِّیْ بِصَلَاتِهِمْ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ بے شک وہ دس دس دن مکہ مکرمہ میں گزارتے اور نماز قصر ادا کرتے۔ مگر جب لوگوں کے ساتھ (مقتدی کی حیثیت) نماز پڑھتے تو پوری نماز ادا فرماتے۔

۱۹۷۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمُسَافِرِ اِذَا كَانَ لَا یَدْرِیْ مَتٰی یَخْرُجُ یَقُوْلُ اَخْرُجُ الْیَوْمَ بَلْ اَخْرُجُ غَدًا بَلِ السَّاعَةَ فَكَانَ كَذٰلِكَ حَتّٰی یَاْتِیَ عَلَیْهِ لَیَالٍ كَثِیْرَةٌ اَیَقْصُرُ اَمْ مَا یَصْنَعُ قَالَ یَقْصُرُ وَاِنْ تَمَادٰی بِهٖ ذٰلِكَ شَهْرًا۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے سالم بن عبداللہ سے ایسے مسافر کے بارے میں دریافت کیا جسے معلوم نہیں کہ وہ کب لوٹے گا کبھی آج اور کبھی کل جانے کے بارے میں سوچتا ہے اسی کشمکش و پنج میں کئی دن گزر جائیں تو وہ نماز میں قصر کرے یا پوری ادا کرے گا؟ انھوں نے جواب دیا وہ قصر کرے اگرچہ اسے ایک ماہ گذر جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ نَرٰی قَصْرَ الصَّلٰوةِ اِذَا دَخَلَ الْمُسَافِرُ مِصْرًا مِنَ الْاَمْصَارِ فَاِنْ عَزَمَ عَلَی الْمُقَامِ اِلَّا اَنْ یَعْزِمَ عَلٰی مَقَامِ خَمْسَةَ

امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک مسافر نماز میں قصر کرے گا جب وہ کسی شہر میں داخل ہونے پر پندرہ دن سے کم مدت کا ارادہ کرے۔ اگر

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَشَرَ يَوْمًا فَصَاعِدًا فَإِذَا عَزَمَ عَلَى ذٰلِكَ أَتَمَّ الصَّلٰوةَ۔

پندرہ یا اس سے زیادہ دن قیام کا ارادہ کرے تو نماز پوری ادا کرے۔

۱۹۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مَنْ أَجْمَعَ عَلَى إِقَامَةِ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ فَلْيُتِمَّ الصَّلٰوةَ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عطاء خراسانی نے حضرت سعید بن مسیب نے خبر دی کہ انھوں نے کہا جو شخص چار دن تک قیام کی نیت کرے تو وہ پوری نماز ادا کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا يَقْصُرُ الْمُسَافِرُ حَتّٰى يَجْمَعَ عَلَى إِقَامَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ۔

امام محمد علیہ الرحمۃ نے فرمایا یہ ہمارے لیے دلیل نہیں ہے۔ بلکہ مسافر جب تک پندرہ دن کے قیام کا ارادہ نہیں کرے گا اس وقت تک نماز قصر پڑھے۔ یہی قول حضرت عبداللہ ابن عمر، حضرت سعید بن جبیر حضرت سعید ابن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ہے۔

۲۰۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ إِذَا كَانَ يُصَلِّي مَعَ الْإِمَامِ بِمِنًى يُصَلِّي أَرْبَعًا وَإِذَا صَلّٰى لِنَفْسِهِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

امام مالک رحمۃ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب منیٰ میں امام کی اقتدار کرتے تو چار رکعت پڑھتے۔ جب اکیلے نماز ادا فرماتے تو دو رکعت پڑھتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ إِذَا كَانَ الْإِمَامُ مُقِيمًا وَالرَّجُلُ مُسَافِرًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ جب امام مقیم ہو اور مقتدی مسافر (تو مسافر پوری نماز پڑھتے) یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

۵۸ اَلْقِرَاءَةُ فِي الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ!

باب ۵۸ سفر کی نماز میں قرأت کا حکم

۲۰۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ قَرَأَ فِي السَّفَرِ فِي الصُّبْحِ بِالْعَشْرِ السُّوَرِ مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ يُرَدِّدُ هُنَّ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ سُورَةً۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر کے دوران نماز فجر میں اول مفصل میں سے ہر رکعت میں کوئی سورت پڑھا کرتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

(فوٹ) اول مفصل سورۃ الحجرات سے سورۃ بروج تک کو کہا جاتا ہے۔)

قَالَ مُحَمَّدٌ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ وَنَحْوِهِمَا۔

امام محمد علیہ الرحمۃ نے فرمایا سفر میں انماز فجر میں وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ اور وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ اور ان دونوں کی مثل سورتیں پڑھنی چاہیے۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ وَالْمَطَرِ

باب ۵۹ سفر اور بارش میں نمازوں کا جمع کرنا

۲۰۲۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَجَّلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت بیان کی کہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سفر میں جلدی کا سامنا ہوتا تو مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع فرما لیتے۔

۲۰۳۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حِيْنَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ سَارَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب سفر میں ہوتے تو مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر لیتے یہاں تک کہ شفق غائب ہو جاتی۔

۲۰۴۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَيْنِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ اَخْبَرَهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْعَصْرِ وَالظُّهْرِ فِي السَّفَرِ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں داود بن حصین نے عبدالرحمن بن ہرمز سے خبر دی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبوک کے سفر میں ظہر اور عصر کو جمع فرما لیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَالْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ اَنْ تُؤَخِّرَ الْاُوْلٰى مِنْهُمَا فَتُصَلِّيَهَا فِيْ اٰخِرِ وَقْتِهَا وَتُعَجِّلَ الثَّانِيَةَ فَتُصَلِّيَهَا فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا وَقَدْ بَلَغَنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ اٰخَرَ

امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ دو نمازوں کے جمع کرنے کی بہتر صورت یہی ہے کہ ان میں سے پہلی نماز کو مؤخر کر کے پڑھا جائے دوسری کو اول وقت میں ادا کر لیا جائے۔ نیز ہمیں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

الصَّلٰوةَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ خِلَافَ مَا رَاٰى مَالِكٌ ۔

روایت پہنچی ہے کہ وہ نماز مغرب شفق کے غروب ہونے سے پہلے ادا فرماتے تھے۔ یہ روایت امام مالک علیہ الرحمۃ کی نقل کردہ روایت کے برعکس ہے۔

۲۰۵۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا جَمَعَ الْاُمَرَاءُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمَعَ مَعَهُمْ فِي الْمَطَرِ ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے بیان کیا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ جب امراء ظہر اور عصر کی نماز بارش میں جمع کرتے تو وہ بھی ان کے ساتھ جمع کر لیتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِيْ وَقْتٍ وَاحِدٍ اِلَّا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِعَرَفَةَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِمُزْدَلِفَةَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

امام محمد علیہ الرحمۃ نے فرمایا اس پر ہمارا معمول نہیں! ہمارے نزدیک دو نمازیں ایک وقت میں جمع کی جائیں، سوائے ظہر اور عصر کے مقام عرفات میں، مغرب وعشاء مزدلفہ میں۔

یہی امام ابوحنیفہ کا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ كَتَبَ فِي الْاٰفَاقِ يَنْهَاهُمْ اَنْ يَّجْمَعُوْا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ وَيُخْبِرُهُمْ اَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِيْ وَقْتٍ وَاحِدٍ كَبِيْرَةٌ مِّنَ الْكَبَائِرِ اَخْبَرَنَا بِهٖ مَالِكٌ الثِّقَاتُ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُوْلٍ

امام محمد علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہمیں حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے متعلق یہ روایت پہنچی ہے کہ انھوں نے ہر طرف فرمان جاری کرایا کہ لوگ دو نمازیں جمع نہ کریں اور انھیں آگاہ کیا گیا تھا کہ بیک وقت دو نمازیں پڑھنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے ہمیں یہ روایت علاء بن حارث اور مکحول ایسے ثقہ راویوں سے پہنچی ہے۔

۶۰ الصَّلٰوةُ عَلَى الدَّآبَّةِ فِي السَّفَرِ

باب ۶۰ دورانِ سفر سواری پر نماز

۲۰۶۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فِي السَّفَرِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے کہا! رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سواری پر جس طرف بھی سواری کا منہ ہوتا نماز ادا کر لیا کرتے تھے اور حضرت عبداللہ ابن عمر

www.sirat-e-mustaqeem.com

عُمَرَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ایسا ہی کرتے۔

۲۰۷۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ سَفَرٍ فَكُنْتُ اَسِيْرُ مَعَهٗ وَاَتَحَدَّثُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا خَشِيْتُ اَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ تَخَلَّفْتُ فَنَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ ثُمَّ رَكِبْتُ فَلَحِقْتُهٗ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے خبر دی کہ بے شک انھیں سعید بن یسار نے بیان کیا کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ کسی سفر میں تھے، میں ان کے ساتھ باتیں کرتا جارہا تھا یہاں تک کہ مجھے فجر کے طلوع ہونے کا اندیشہ ہوا۔ میں ان سے پیچھے ہوا اور سواری سے اتر کر وتر ادا کیے پھر ان سے جا ملا۔

فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ وَخَشِيْتُ اَنْ اُصْبِحَ فَقَالَ اَلَيْسَ لَكَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَقُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ۔

پس مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا تم کہاں تھے اے عبدالرحمٰن! میں اترا، وتر پڑھے اور خدشہ محسوس کرتا تھا کہ کہیں فجر طلوع نہ ہو جائے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ تمہارے لیے اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہتر نہ تھا۔ میں نے عرض کیا! اللہ کی قسم! کیوں نہیں؟ انھوں نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو اونٹ پر ہی وتر ادا کر لیا کرتے تھے۔!!

۲۰۸۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِيْ سَفَرٍ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارِهٖ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ اِيْمَاءً بِرَاْسِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَضَعَ وَجْهَهٗ عَلٰى شَيْءٍ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے بتایا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ سفر کے دوران اپنے گدھے پر نماز ادا کر رہے تھے حالانکہ اس کا رخ قبلہ کی طرف بھی نہیں تھا، رکوع اور سجدہ سر کے اشارہ سے فرما رہے تھے۔ بغیر اس کے اپنا چہرہ کسی چیز پر رکھیں!!

۲۰۹۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَمْ يُصَلِّ مَعَ صَلٰوةِ الْفَرِيْضَةِ فِي السَّفَرِ التَّطَوُّعَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا اِلَّا مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ نَازِلًا

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر میں نماز فرض کے علاوہ نماز نفل فرضوں سے پہلے یا بعد میں نہیں پڑھا کرتے تھے مگر آدھی رات کے وقت (تہجد یا وتر) کبھی سواری

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَى الْأَرْضِ وَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ اَيْنَمَا تَوَجَّهَ بِهٖ۔

سے اتر کر اور کبھی سواری پر جس طرف بھی اونٹنی کا منہ ہوتا پڑھ لیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَاْسَ بِاَنْ يُّصَلِّيَ الْمُسَافِرُ عَلٰى دَآبَّتِهٖ تَطَوُّعًا اِيْمَاءً حَيْثُ مَا كَانَ وَجْهُهٗ يَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَاَمَّا الْوِتْرُ وَالْمَكْتُوْبَةُ فَاِنَّهُمَا يُصَلِّيَانِ عَلَى الْاَرْضِ وَبِذٰلِكَ جَآءَتِ الْاٰثَارُ۔

امام محمد علیہ الرحمۃ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ مسافر اپنی سواری پر نفل نماز اشارہ سے پڑھ لے جس سمت بھی اس کا منہ ہو۔ رکوع کی نسبت سجدہ میں زیادہ جھکے۔ البتہ فرض اور وتر سواری سے اتر کر زمین پر ادا کرے۔ اس سلسلہ میں بہت سے آثار وارد ہیں۔

۲۱۰۔ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ اَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ فَاِذَا كَانَتِ الْفَرِيْضَةُ اَوِ الْوِتْرُ نَزَلَ فَصَلّٰى۔

امام محمد علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہمیں امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حصین سے انھوں نے کہا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نفلی نماز اپنی سواری پر ہی ادا فرمالیا کرتے تھے جدھر اس کا رُخ ہوتا۔ مگر فرض یا وتر کے لیے سواری سے اُتر پڑتے۔

۲۱۱۔ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَزِيْدُ عَلَى الْمَكْتُوْبَةِ فِي السَّفَرِ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ لَا يُصَلِّيْ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَيُحْيِي اللَّيْلَ عَلٰى ظَهْرِ الْبَعِيْرِ اَيْنَمَا كَانَ وَجْهُهٗ وَيَنْزِلُ قُبَيْلَ الْفَجْرِ وَيُوْتِرُ فِي الْاَرْضِ فَاِذَا قَامَ لَيْلَةً فِيْ مَنْزِلٍ اَحْيَى اللَّيْلَ۔

امام محمد علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ ہمیں عمر بن ذر ہمدانی نے مجاہد سے خبر دی کہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر میں دو رکعت فرض کے علاوہ پہلے یا پیچھے نفلی نماز کا اضافہ نہیں کرتے تھے اور پوری رات عبادت میں سواری پر گزار دیتے جس طرح بھی اونٹنی کا منہ ہوتا اور طلوع فجر سے قدرے پہلے سواری سے اترتے اور وتر کی نماز زمین پر ادا فرماتے اور جب کبھی کہیں رات کو قیام فرماتے تو ساری رات عبادت میں صرف فرماتے۔

۲۱۲۔ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يُصَلِّي الصَّلٰوةَ كُلَّهَا عَلٰى بَعِيْرِهٖ نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ وَيُوْمِيْ بِرَاْسِهٖ اِيْمَآءً وَيَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ

امام محمد علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ ہمیں ابان بن صالح نے حماد بن ابی سلیمان سے خبر دی انھوں نے مجاہد سے روایت کی کہ میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تک سفر کیا۔ وہ اپنی تمام نمازیں اپنی اونٹنی پر سواری کی حالت میں مدینہ طیبہ کی طرف رخ کر کے سر کے اشارہ سے پڑھتے رہے رکوع کی نسبت سجدہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنَ الرَّكُوْعِ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَالْوِتْرَ فَاِنَّهُ كَانَ يَنْزِلُ لَهُمَا فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ يُوْمِيْ بِرَاْسِهٖ وَيَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ۔

میں زیادہ جھکتے۔ البتہ فرض اور وتر دونوں کے لیے زمین پر اترتے۔ تو میں نے اس سلسلہ میں آپ سے سوال کیا تو انھوں نے جواباً فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح سر کے اشارہ سے نماز ادا کیا کرتے تھے اور رکوع کی نسبت سجدہ میں زیادہ جھکتے۔

۲۱۳۔ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى ظَهْرِ رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ وَلَا يَضَعُ جَبْهَتَهٗ وَلٰكِنْ يُشِيْرُ لِلرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ بِرَاْسِهٖ فَاِذَا نَزَلَ اَوْتَرَ۔

امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا ہمیں اسماعیل بن عیاش نے خبر دی کہ مجھے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی اپنے والد ماجد عروہ بن زبیر سے، کہ وہ اپنی سواری کی پیٹھ پر نماز ادا کیا کرتے تھے جس طرف بھی اُن کا چہرہ ہوتا۔ وہ اپنی پیشانی کسی چیز پر نہ رکھتے۔ رکوع اور سجدہ کے لیے سر سے اشارہ کرتے اور جب نیچے آتے تو وتر ادا کرتے۔

۲۱۴۔ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ الضَّبِّيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهٗ تَطَوُّعًا يُوْمِيْ اِيْمَآءً وَيَقْرَاُ السَّجْدَةَ فَيُوْمِيْ وَيَنْزِلُ لِلْمَكْتُوْبَةِ وَالْوِتْرِ۔

امام محمد علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ہمیں خالد بن عبداللہ نے مغیرہ ضبی سے خبر دی کہ انھوں نے ابراہیم نخعی سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی سواری پر اشارہ کے ساتھ جس طرف بھی اس کا رخ ہوتا نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ سجدہ کی آیت پر اشارہ سے سجدہ کر لیتے۔ فرض اور وتر کے لیے نیچے اتر آتے۔

۲۱۵۔ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ اَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ صَلَّى التَّطَوُّعَ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ نَزَلَ فَاَوْتَرَ۔

امام محمد علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہمیں فضل بن غزوان نے نافع سے خبر دی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سواری کا جدھر بھی رخ ہوتا نفل ادا فرمایا کرتے تھے اور جب وتر کی ادائیگی کا ارادہ کرتے تو سواری سے نیچے اتر آتے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ فَيَذْكُرُ اَنَّ عَلَيْهِ صَلٰوةً فَائِتَةً

باب ۶۱ نمازی کو نماز میں قضاء کا یاد آنا

۲۱۶۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً مِنْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَذْكُرْهَا اِلَّا وَهُوَ مَعَ الْاِمَامِ فَاِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ فَلْيُصَلِّ صَلٰوتَهُ الَّتِيْ نَسِيَ ثُمَّ لِيُصَلِّ بَعْدَهَا الصَّلٰوةَ الْاُخْرٰى۔

ابن عمر سے حدیث بیان کی کہ وہ فرمایا کرتے تھے جو شخص کوئی نماز پڑھنی بھول گیا اسے یاد نہیں تھا مگر امام کے ساتھ اقتدار میں اسے یاد آئی۔ پس وہ امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد وہ بھولی ہوئی نماز ادا کرے اس کے بعد اسے باقی نماز ادا کرنی چاہیے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ اِذَا ذَكَرَهَا وَهُوَ فِيْ صَلٰوةٍ فِيْ اٰخِرِ وَقْتِهَا يَخَافُ اِنْ بَدَاَ بِالْاُوْلٰى اَنْ يَّخْرُجَ وَقْتُ هٰذِهِ الثَّانِيَةِ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَهَا فَلْيَبْدَاْ بِهٰذِهِ الثَّانِيَةِ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يُصَلِّي الْاُوْلٰى بَعْدَ ذٰلِكَ

امام محمد علیہ الرحمۃ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے البتہ ایسی صورت میں جب وقت تنگ ہو اور بھولی ہوئی نماز اسے یاد آئے اور وقتی نماز کے نکل جانے کا خطرہ ہو تو وقتی پہلے ادا کرے پھر قضاء کو پڑھے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور حضرت سعید بن مسیب کا یہی قول ہے۔

اَلرَّجُلُ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ يُدْرِكُ الصَّلٰوةَ

باب ۶۲ وہ نمازی جو گھر میں فرض نماز پڑھ چکا پھر جماعت کو پائے

۲۱۷۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ رَّجُلٍ مِنْ بَنِي الدِّيْلِ يُقَالُ لَهٗ بُسْرُ بْنُ مِحْجَنٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَالرَّجُلُ فِيْ مَجْلِسِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ اَلَسْتَ رَجُلًا مُّسْلِمًا قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ قَدْ كُنْتُ صَلَّيْتُ فِيْ اَهْلِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے بنی دیل کے ایک آدمی سے حدیث بیان جسے بسر بن محجن کہتے ہیں وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی اثناء میں اذان ہوئی، پھر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی اور وہ آدمی اپنی جگہ بیٹھا رہا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے فرمایا! تمہیں کس چیز نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے روکا، کیا تو مسلمان نہیں؟ اس نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ! بیشک میں اپنے گھر میں نماز ادا کر لی تھی اس پر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو آئے تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ اگرچہ تو پہلے پڑھ چکا ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۱۷۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ اَوِ الصُّبْحِ ثُمَّ اَدْرَكَهُمَا فَلَا يُعِيْدُهُمَا غَيْرَ مَا قَدْ صَلَّاهُمَا۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے بتایا کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص مغرب یا فجر کی نماز پڑھ چکا ہو، پھر وہ جماعت کو پائے تو دوبارہ ان دونوں کو نہ پڑھے۔

۲۱۸۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَفِيْفِ بْنِ عَمْرٍو السَّهْمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ فَقَالَ اِنِّيْ اُصَلِّيْ ثُمَّ اٰتِي الْمَسْجِدَ فَاَجِدُ الْاِمَامَ يُصَلِّيْ اَفَاُصَلِّيْ مَعَهٗ قَالَ نَعَمْ صَلِّ مَعَهٗ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلَهٗ مِثْلُ سَهْمِ جَمْعٍ اَوْ سَهْمُ جَمْعٍ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زوایت بیان کی کہ بنی اسد کے کسی آدمی نے ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ میں نماز ادا کرنے کے بعد مسجد میں آتا ہوں تو امام کو نماز پڑھاتے ہوئے پاتا ہوں۔ کیا میں اس کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھ لیا کروں؟ انھوں نے کہا! ہاں! اس کے ساتھ نماز پڑھو، جو ایسا کرے گا اسے نماز باجماعت کا ثواب حاصل ہوگا یا جماعت جیسا ثواب ملے گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ يَقُوْلُ ابْنُ عُمَرَ اَيْضًا لَا يُعِيْدُ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لِاَنَّ الْمَغْرِبَ وِتْرُ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلِّيَ التَّطَوُّعُ وِتْرًا وَّلَا صَلٰوةَ تَطَوُّعٍ بَعْدَ الصُّبْحِ وَكَذٰلِكَ الْعَصْرُ عِنْدَنَا وَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد علیہ الرحمۃ نے فرمایا ان تمام پر ہمارا عمل ہے نیز حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول پر بھی کہ صبح اور مغرب کی نماز دوبارہ نہ پڑھے کیونکہ مغرب تین رکعت ہے اور ہمارے نزدیک تین رکعت نفل نہیں ہیں۔ نماز فجر بھی دوبارہ نہ پڑھے اس لیے کہ اس کے بعد نفل نہیں۔ اسی طرح عصر کی نماز بھی دوبارہ نہ پڑھے کیونکہ وہ مغرب اور فجر کی مانند ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے

بَابُ الرَّجُلِ تَحْضُرُهُ الصَّلٰوةُ وَالطَّعَامُ
بَابُ ۶۳ بِاَيِّهِمَا يَبْدَاُ!

باب ۶۳ طعام اور نماز میں ابتدا کس سے؟

۲۱۹۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُقَرَّبُ اِلَيْهِ الطَّعَامُ فَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ فَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَلَا يَعْجَلُ وَلَا يَعْدِلُ عَنْ طَعَامِهٖ حَتّٰى يَقْضِيَ

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت بیان کی کہ بے شک ان کے سامنے کھانا رکھا جاتا حالانکہ وہ قرأت امام کی آواز گھر میں سن رہے ہوتے تو نہ کھانا کھانے میں جلدی کرتے

مِنْهُ حَاجَتَهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا نَرٰی بِهٰذَا بَأْسًا وَنُحِبُّ اَنْ لَّا نَتَوَخّٰی تِلْكَ السَّاعَةَ۔

اور نہ ہی چھوڑتے یہاں تک کہ بقدر ضرورت تناول فرماتے

امام محمد علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہم اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتے۔ مگر ہم ایسے وقت کھانا پسند نہیں کرتے۔

بَابُ ۶۴ فَضْلُ الْعَصْرِ وَالصَّلٰوةُ بَعْدَ الْعَصْرِ!

باب ۶۴ عصر کی فضیلت اور اس کے بعد نماز؟

۲۲۰۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِیُّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّهٗ رَاٰی عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَضْرِبُ الْمُنْكَدِرَ وَعَبْدَ اللّٰهِ فِی الرَّكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے سائب بن یزید سے روایت کیا کہ انھوں نے دیکھا کہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب منکدر بن عبداللہ کو نماز عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے پر تنبیہ فرما رہے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا صَلٰوةَ تَطَوُّعٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ نماز عصر کے بعد کوئی نفلی نماز نہیں ہے یہی امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

۲۲۱۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الَّذِیْ یَفُوْتُهُ الْعَصْرُ كَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے فرمایا کہ جس شخص کی نماز عصر فوت ہو جائے تو وہ ایسے ہے گویا کہ اس کے مال و عیال تباہ ہو گئے۔

✤

بَابُ ۶۵ وَقْتِ الْجُمُعَةِ وَمَا یُسْتَحَبُّ مِنَ الطِّیْبِ وَالدِّهَانِ!

باب ۶۵ وقت جمعہ اور اس میں خوشبو اور تیل کا استعمال؟

۲۲۲۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِیْ عَمِّیْ اَبُوْ سُهَیْلِ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كُنْتُ اَرٰی طِنْفِسَةَ یَعْقُوْبَ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یَوْمَ الْجُمُعَةِ تُطْرَحُ اِلٰی جِدَارِ الْمَسْجِدِ الْغَرْبِیِّ فَاِذَا غَشِیَ الطِّنْفِسَةَ كُلَّهَا ظِلُّ الْجِدَارِ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلَی الصَّلٰوةِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَرْجِعُ

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے میرے چچا ابوسہیل بن مالک نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ انھوں نے دیکھا جمعہ کے دن حضرت عقیل بن ابوطالب کے لیے مسجد نبوی کی غربی دیوار کے ساتھ ایک چٹائی بچھائی جاتی تھی جب مکمل چٹائی پر دیوار کا سایہ پہنچ جاتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ جمعہ کے لیے تشریف لاتے۔ پھر ہم نماز

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَنَقِيلُ قَائِلَةَ الضُّحٰى۔

کے بعد لوٹتے اور وہاں چاشت کے قائم مقام قیلولہ کرتے۔

۲۲۳۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَرُوحُ اِلَى الْجُمُعَةِ اِلَّا وَهُوَ مُدَّهِنٌ مُتَطَيِّبٌ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مُحْرِمًا۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے نافع نے روایت کیا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمعہ کے دن بغیر خوشبو اور تیل لگائے باہر نہیں نکلتے تھے سوا احرام کی حالت میں ہونے کے۔

۲۲۴۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ زَادَ النِّدَآءَ الثَّالِثَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَالنِّدَآءُ الثَّالِثُ الَّذِيْ زَادَ هُوَ النِّدَآءُ الْاَوَّلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے سائب بن یزید سے روایت کی کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے دن تیسری اذان کا اضافہ کیا۔

امام محمد علیہ الرحمۃ نے فرمایا ان تمام پر ہمارا عمل ہے۔ اور جو تیسری اذان زیادہ کی گئی وہ دراصل پہلی اذان ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

بَابُ الْقِرَآءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ وَمَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الصَّمْتِ

باب ۶۶ نماز جمعہ میں قرأت اور خطبہ میں خاموشی؟

۲۲۵۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَاَلَ النُّعْمَانَ ابْنَ بَشِيْرٍ فَاِذَا كَانَ يَقْرَاُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَثَرِ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَاُ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ضمرہ بن سعید مازنی نے عبیداللہ بن عتبہ سے حدیث بیان کی کہ ضحاک بن قیس نے نعمان بن بشیر سے دریافت کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورۂ جمعہ کے بعد کیا پڑھا کرتے تھے۔ پس انھوں نے جواب دیا! آپ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ قرأت فرمایا کرتے تھے۔

۲۲۶۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِيْ مَالِكٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا زَمَانَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يُصَلُّوْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَخْرُجَ عُمَرُ فَاِذَا خَرَجَ وَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَعْلَبَةُ جَلَسْنَا نَتَحَدَّثُ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ وَقَامَ عُمَرُ سَكَتْنَا فَلَمْ

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے ثعلبہ بن ابی مالک سے حدیث بیان کی کہ بے شک لوگ جمعہ کے دن حضرت عمر بن خطاب کے عہد میں ان کے خطبہ کے لیے نکلنے تک نماز پڑھتے رہتے تھے، پھر وہ نکلتے، اور منبر پر جلوہ افروز ہوتے اور مؤذن اذان دیتا، ثعلبہ نے کہا ہم اس دوران میں باتیں کرتے رہتے جب مؤذن اذان کہہ کر

نَتَكَلَّمُ اَحَدٌ مِّنَّا۔

۲۲۷۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ خُرُوْجُهُ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَكَلَامُهُ يَقْطَعُ الْكَلَامَ۔

۲۲۸۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ قَلَّ مَا يَدَعُ ذٰلِكَ اِذَا خَطَبَ اِذَا قَامَ الْاِمَامُ فَاسْتَمِعُوْا وَاَنْصِتُوْا فَاِنَّ لِلْمُنْصِتِ الَّذِيْ لَا يَسْمَعُ مِنَ الْحَظِّ مِثْلَ مَا لِلسَّامِعِ الْمُنْصِتِ۔

۲۲۹۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَوْتَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ۔

۲۳۰۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ اَنَّ اَبَاهُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ رَاٰى فِيْ قَمِيْصِهٖ دَمًا وَّالْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَنَزَعَ قَمِيْصَهٗ فَوَضَعَهٗ۔

خاموش ہوتا تو حضرت عمر منبر پر تشریف فرما ہوتے تو ہم خاموشی اختیار کرتے اور پھر ہم میں کوئی بات تک نہ کرتا۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے حدیث سنائی کہ امام کا نکلنا نماز کو موقوف اور اس کا خطاب علیحدہ گفتگو کو ختم کر دیتا۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابو نضر نے مالک بن ابی عامر سے روایت کی کہ بے شک حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ عموماً اپنے خطبہ میں فرمایا کرتے تھے کہ جب امام کھڑا ہو جائے تو تم خاموشی سے سنو کیونکہ جو شخص چپ رہے گا اگرچہ وہ خطیب کی آواز کو نہیں سن رہا تو وہ بھی خاموش رہ کر سننے والے کا ثواب پائے گا۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابو الزناد نے اعرج سے روایت بیان کی وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام خطبہ دے رہا ہو تو تمہارا اپنے ساتھی کو خاموش کرانا بھی غیر مناسب ہے۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبد الرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد ماجد قاسم بن محمد سے کہا کہ انھوں نے اپنی قمیض پر خون دیکھا حالانکہ جمعہ کے دن امام منبر پر خطبہ دے رہا تھا تو انھوں نے اپنی قمیض کو اتارا اور رکھ دیا۔

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ وَاَمْرِ الْخُطْبَةِ

باب ۶۷ نماز عیدین اور خطبہ کا حکم

۲۳۱۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَصَلّٰى ثُمَّ

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے ابو عبید، عبد الرحمٰن کے آزاد کردہ غلام سے روایت بیان کی کہ میں نے عید کی نماز جمعہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com

انْصَرَفَ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَيْنِ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمَ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْاٰخَرُ يَوْمَ تَاْكُلُوْنَ مِنْ لُحُوْمِ۔

قَالَ ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّهُ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا عِيْدَانِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْ اَهْلِ الْعَالِيَةِ اَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ فَلْيَنْتَظِرْهَا وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّرْجِعَ فَلْيَرْجِعْ فَقَدْ اَذِنْتُ لَهٗ

فَقَالَ ثُمَّ شَهِدْتُ مَعَ عَلِيٍّ وَّ عُثْمَانَ مَحْصُوْرٌ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ۔

۲۳۲۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَذَكَرَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَانَ يَصْنَعَانِ ذٰلِكَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَاِنَّمَا رَخَّصَ عُثْمَانُ فِي الْجُمُعَةِ لِاَهْلِ الْعَالِيَةِ لِاَنَّهُمْ لَيْسُوْا مِنْ اَهْلِ الْمِصْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

عنہ کے ساتھ پڑھی، پھر جہرہ کو پھیرا اور خطبہ دیا تو فرمایا کہ ان دو دنوں میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، عید الفطر کے دن تم روزوں سے باہر نکلتے ہو اور عید الاضحیٰ کے دن تم گوشت کھاتے ہو۔

پھر ابو عبید نے کہا میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتدار میں نماز پڑھی، نماز سے فارغ ہوئے تو خطبہ دیا۔ پھر کہا آج کے دن تمہارے لیے دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں پس دیہاتی لوگوں میں جسے پسند ہو وہ جمعہ کا انتظار کرلے اور جو واپس جانا چاہے چلا جائے، میں اسے اجازت دیتا ہوں۔

ابو عبید نے مزید کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتدار میں نماز عید ادا کی جب کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ محصور تھے تو بعد از نماز حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے بتایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عید الفطر اور نماز عید الاضحیٰ خطبہ سے پہلے پڑھا کرتے تھے نیز بیان کیا کہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اسی طرح کرتے تھے۔

امام محمد نے فرمایا اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ (دیہات والوں پر جمعہ فرض نہیں) کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمعہ کے دن دیہاتیوں کو رخصت دے دی تھی کیونکہ وہ شہری نہیں تھے اور یہی امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب ۶۸: صَلٰوةُ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الْعِيْدَيْنِ اَوْ بَعْدَهٗ۔

۲۳۳۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ لَا يُصَلِّيْ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا بَعْدَهَا۔

۲۳۴۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ اَنْ يَّغْدُوَ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا صَلٰوةَ قَبْلَ صَلٰوةِ الْعِيْدِ فَاَمَّا بَعْدُ فَاِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ وَاِنْ شِئْتَ لَمْ تُصَلِّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

باب ۶۸: عیدین کی نماز سے پہلے اور بعد نماز نفل ؟

امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول بیان فرمایا کہ وہ نماز عید الفطر سے پہلے اور بعد کوئی نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

ہمیں امام مالک نے خبر دی کہ ہمیں حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ ان کے والد ماجد نماز عید سے پہلے چار رکعت ادا کر لیا کرتے تھے۔

امام محمد نے فرمایا نماز عید سے قبل کوئی نماز نہیں، رہا اس کے بعد تو اگر تم چاہو پڑھ لو اور اگر چاہو تو نہ پڑھو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ

۲۳۵۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَاذَا كَانَ يَقْرَاُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ قَالَ كَانَ يَقْرَاُ بِقٰفٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔

باب ۶۹ عیدین کی نماز میں قرأت

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ضمیرۃ بن سعید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابو واقد لیثی سے سوال کیا، کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں کیا پڑھا کرتے تھے، انھوں نے عرض کیا، حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن مجید سورۂ ق، سورۂ قمر کی قرأت فرماتے تھے۔

بَابُ التَّكْبِيْرِ فِي الْعِيْدَيْنِ

۲۳۶۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ قَالَ شَهِدْتُّ الْاَضْحٰى وَالْفِطْرَ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَكَبَّرَ فِي الْاُوْلٰى سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ بِخَمْسِ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي التَّكْبِيْرِ فِي الْعِيْدَيْنِ فَمَا اَخَذْتَ بِهٖ فَهُوَ حَسَنٌ وَاَفْضَلُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا مَا رَوٰى ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ عِيْدٍ تِسْعًا وَاَرْبَعًا خَمْسًا وَاَرْبَعًا فِيْهِنَّ تَكْبِيْرَةُ الْاِفْتِتَاحِ وَتَكْبِيْرَةُ الرُّكُوْعِ وَيُوَالِيْ بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ وَ

باب عیدین کی نماز میں تکبیرات

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ میں نے عید اضحیٰ اور عید الفطر کی نمازیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ پڑھیں، انھوں نے پہلی رکعت میں قرأت سے قبل سات تکبیریں کہیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں قرأت سے پہلے پڑھیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لوگوں کا عیدین کی تکبیروں میں اختلاف ہے، لہٰذا تم جس پر عمل کرو بہتر ہے اور ہمارے نزدیک حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جو مروی ہے وہی افضل ہے کہ وہ ہر عید میں کل نو تکبیریں کہا کرتے تھے پانچ پہلی رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں اور انھی میں تکبیر تحریمہ اور رکوع کی تکبیر بھی شامل ہے۔ پہلی رکعت میں قرأت سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَيُؤَخِّرُهَا فِي الْأُولَى وَيُقَدِّمُهَا فِي الثَّانِيَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

پہلے اور دوسری رکعت میں بعد از قرأت (رکوع کرنے سے پہلے) اور یہی حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

قِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَا فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ

باب ماہ رمضان میں تراویح اور اس کی فضیلت

۲۳۷ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ كَثُرُوا مِنَ الْقَابِلَةِ ثُمَّ اجْتَمَعُوا فِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَكَثُرُوا فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کیا وہ حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز ادا فرمائی اور آپ کی معیت میں لوگوں نے نماز پڑھی، اور دوسری رات بکثرت جمع ہوئے اسی طرح تیسری اور چوتھی رات میں لوگوں کا خاصا اجتماع ہوگیا، مگر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (چوتھی رات) مسجد میں تشریف نہ لائے، پس جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا گذشتہ شب میں تمہارے شوق کو دیکھا مگر میں نے اپنے آپ کو (قصداً) روکا کیونکہ مجھے خطرہ محسوس ہو رہا تھا کہ کہیں (آج میرے نکلنے کے باعث) یہ نماز بھی تم پر فرض نہ ہو جائے اور یہ ماہ رمضان ہی کا واقعہ ہے۔

۲۳۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت سعید مقبری نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ ماہ رمضان میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت کیسی تھی؟ آپ نے جواباً فرمایا! نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ماہ رمضان اور اس کے علاوہ گیارہ رکعات سے زائد نہیں پڑھا کرتے تھے۔ اور ان کی (ادائیگی کی یہ صورت تھی) آپ چار رکعت اس شان سے ادا

عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ عَيْنَايَ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔

فرماتے کہ ان کے حسن ادا اور طوالت کے متعلق کچھ نہ پوچھیے، پھر چار رکعت ادا فرماتے کہ ان کے حسن ادا اور طوالت کے متعلق کچھ نہ پوچھیے پھر تین رکعت (وتر) پڑھتے، آپ فرماتی ہیں کہ میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا آپ وتروں کی ادائیگی سے پہلے سو جاتے ہیں؟ رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں دل ہمیشہ بیدار رہتا ہے۔

۲۳۹ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَغِّبُ النَّاسَ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَ بِعَزِيمَةٍ فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرٍ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذٰلِكَ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت زہری نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز تراویح کی صحابہ کو ترغیب دیتے، مگر واجب ہونے کا ارشاد نہ فرماتے، آپ فرمایا کرتے جس نے ایمان اور عبادت کی محبت کے باعث نماز تراویح ادا کی اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے گئے۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نماز تراویح نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال فرمانے کے بعد بھی (حسب معمول قائم رہی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت میں بھی نماز تراویح کا طریقہ جاری رہا۔

۲۴۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ابن شہاب نے حضرت عروہ بن زبیر سے خبر دی کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری بیان کرتے ہیں کہ بے شک وہ ماہ رمضان کی ایک رات میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نکلے (دیکھا) کہ لوگ الگ الگ نماز (تراویح) پڑھ رہے تھے کوئی تنہا اور کسی

www.sirat-e-mustaqeem.com

عُمَرُ وَاللّٰهِ لَاَظُنُّنِیْ لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰی قَارِئٍ وَّاحِدٍ لَکَانَ اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰی اُبَیِّ ابْنِ کَعْبٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَیْلَةً اُخْرٰی وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ فَقَالَ نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَالَّتِیْ یَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِیْ یَقُوْمُوْنَ یُرِیْدُ اٰخِرَ اللَّیْلِ وَکَانَ النَّاسُ یَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهٗ۔

کے ساتھ چند آدمی تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میرا خیال ہے کہ میں انھیں ایک قاری کی اقتداء میں جمع کر دوں تو بہت اچھا ہو، پھر انھوں نے اپنے عزم پر عمل کیا اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت میں اکٹھا کر دیا۔

وہ فرماتے ہیں میں دوسری رات پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت میں باہر نکلا تو تمام لوگ ایک قاری صاحب کی اقتداء میں نماز تراویح ادا کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ یہ کتنی عمدہ بدعت ہے۔ اس نماز سے جس سے پہلے لوگ سو جاتے ہیں بہتر ہے، جس کو وہ رات کے ابتدائی حصہ میں قائم کرتے ہیں (یعنی سو جانے کے بعد رات جاگ کر نوافل پڑھنے سے بہتر ہے کہ عشاء کے ساتھ ہی سونے سے پہلے نماز تراویح ادا کی جائے یہ ان نوافل سے افضل ہے)۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا کُلِّهٖ نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَنْ یُّصَلِّیَ النَّاسُ تَطَوُّعًا بِاِمَامٍ لِاَنَّ الْمُسْلِمُوْنَ قَدْ اَجْمَعُوْا عَلٰی ذٰلِكَ وَرَاٰهُ حَسَنًا وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَا رَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ وَمَا رَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ قَبِیْحًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ قَبِیْحٌ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ لوگ ماہ رمضان میں جماعت کے ساتھ نماز تراویح ادا کریں کیونکہ اہل اسلام کا اس پر اجماع ہے اور اسے اچھا سمجھا گیا ہے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جس عمل کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی اچھا ہے اور جس کو مسلمان برا جانیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی برا ہے۔

بَابُ الْقُنُوْتِ فِی الْفَجْرِ

باب ۷۲: نماز فجر میں دعاء قنوت

۲۴۱۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ کَانَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ انھوں نے فرمایا حضرت

www.sirat-e-mustaqeem.com

ابْنُ عُمَرَ لَا يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما صبح کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔
حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۳ فَضْلُ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب ۴۳ نماز فجر اور سنت فجر کی فضیلت

۲۴۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَيْمَانَ ابْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَاَنَّ عُمَرَ غَدَا اِلَى السُّوْقِ وَكَانَ مَنْزِلُ سُلَيْمَانَ بَيْنَ السُّوْقِ وَالْمَسْجِدِ فَمَرَّ عُمَرُ عَلٰى اُمِّ سُلَيْمَانَ الشِّفَاءِ فَقَالَ لِمَ لَمْ اَرَ سُلَيْمَانَ فِي الصُّبْحِ فَقَالَتْ بَاتَ يُصَلِّيْ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ اَشْهَدَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَيْلَةً۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ابن شہاب نے حضرت ابوبکر بن سلیمان بن ابو حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے خبر دی کہ بے شک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن حضرت سلیمان ابن ابو حثمہ کو نماز فجر میں نہ پایا۔ دن چڑھنے پر آپ بازار کی طرف آتے بازار اور مسجد کے درمیان حضرت سلیمان کا مکان پڑتا تھا۔ اسی اثنار میں حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت سلیمان کی والدہ ماجدہ حضرت شفا کے پاس سے گزر ہوا تو آپ نے ان کی والدہ سے دریافت کیا، کیا وجہ ہے کہ میں سلیمان کو صبح کی نماز میں نہیں دیکھا۔؟
تو انھوں نے عرض کیا کہ وہ تو تمام رات نوافل ادا کرتا رہا پھر اس پر نیند نے غلبہ کیا پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر میری صبح کی نماز (باجماعت) میں حاضری ہو جائے تو ساری رات نوافل ادا کرنے سے بہت ہی محبوب ہے۔

۲۴۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ عَنْ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے کہا کہ انھیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی

www.sirat-e-mustaqeem.com

حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ۔

اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ انھیں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آگاہ فرمایا کہ جب مؤذن صبح کی اذان کہنے پر خاموش ہو جاتا ہے تو آپ مختصر سی دو رکعت ادا کر کے صبح کی ابتداء کرتے ہیں پہلے اس سے کہ نماز فجر کے لیے جماعت قائم کی جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ تُخَفَّفَانِ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ فجر کے فرضوں سے پہلے مختصر سی دو رکعتیں ادا کی جائیں۔

۲۴۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا شَاْنُهُ فَقَالَ نَافِعٌ قُلْتُ يَفْصِلُ بَيْنَ صَلٰوتِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَيُّ فَصْلٍ اَفْضَلُ مِنَ السَّلَامِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ بے شک انھوں نے ایک شخص دیکھا جس نے دو رکعت فجر ادا کی پھر لیٹ گیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے (تعجب) سے فرمایا اس نے ایسے کیوں کیا؟

حضرت نافع کہتے ہیں میں نے عرض کیا وہ اپنی نماز کے درمیان فرق کو واضح کر رہا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا سلام سے زیادہ فرق کرنے والی کون سی چیز ہے؟

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول پر ہمارا عمل ہے اور یہی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے

۴۴ طُوْلُ الْقِرَآءَةِ فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يُسْتَحَبُّ مِنَ التَّخْفِيْفِ

باب: قرأت میں طول و اختصار

۲۴۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّهِ اُمِّ الْفَضْلِ اَنَّهَا سَمِعَتْهُ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا فَقَالَ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِيْ بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ اِنَّهَا لَاٰخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ۔

کہ ہمیں زہری نے حدیث بیان کی۔ حضرت عبید اللہ ابن عبد اللہ سے انھوں نے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ اپنی والدہ ماجدہ حضرت ام الفضل سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے (مجھے) نماز میں سورۃ المرسلت پڑھتے سنا تو مجھے فرمایا بیٹا! تمہاری اس سورت کی قراءت نے مجھے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرأت تازہ کر دی، بے شک یہ وہ آخری سورت ہے جسے میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں قرأت کرتے سُنا۔

۲۴۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ فِي الْمَغْرِبِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ میں نے زہری سے حدیث سنی وہ محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں کہ ان کے والد ماجد بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز مغرب میں سورۃ طور کی قرأت سنی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْعَامَّةُ عَلٰى اَنَّ الْقِرَاءَةَ تُخَفَّفُ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ يَقْرَأُ فِيْهَا بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَنَرٰى اَنَّ هٰذَا كَانَ شَيْئًا فَتُرِكَ وَلَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَأُ بَعْضَ السُّوْرَةِ ثُمَّ يَرْكَعُ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عام فقہاء کا معمول ہے کہ نماز مغرب میں چھوٹی سورتیں قرأت کی جائیں انھیں میں قصار مفصل ہے (سورۃ البروج سے والناس تک) اور ہم خیال کرتے ہیں کہ بڑی سورتیں کبھی کبھی پڑھا کرتے ہوں گے، پھر انھیں چھوڑ دیا گیا، یا پھر بڑی سورتوں میں سے بعض حصہ پڑھ کر رکوع میں چلے جاتے ہوں گے۔

۲۴۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابو الزناد نے حضرت اعرج سے خبر دی وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ السَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

کوئی تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو قرأت میں اختصار کرے، کیونکہ جماعت میں بیمار، ضعیف اور بوڑھے نمازی بھی شامل ہوتے ہیں (ان کا لحاظ رکھیں۔) اور جب اکیلے نماز پڑھیں تو جتنی چاہیں طوالت کریں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

بَابُ ۷۵ صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ وِتْرُ صَلٰوةِ النَّهَارِ

باب ۷۵ نماز مغرب دن کے وتر

۲۴۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ وِتْرُ صَلٰوةِ النَّهَارِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَيَنْبَغِيْ لِمَنْ جَعَلَ الْمَغْرِبَ وِتْرَ صَلٰوةِ النَّهَارِ كَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ اَنْ يَكُوْنَ وِتْرُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ مِثْلَهَا لَا يَفْصِلُ بَيْنَهَا بِتَسْلِيْمٍ كَمَا لَا يَفْصِلُ فِي الْمَغْرِبِ بِتَسْلِيْمٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ ابن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ نماز مغرب دن کے وتر ہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے، اور جو شخص نماز مغرب کو دن کے وتر سمجھتا ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان ہے کہ اسے چاہیے وہ رات کے وتر اس کی مثل (یعنی تین رکعت) پڑھے، اور ان کے درمیان سلام پھیر کر تفاوت نہ کرے۔ جیسا کہ نماز مغرب میں فرق کرنے کے لیے کوئی سلام نہیں ہے اور یہی حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْوِتْرِ

باب ۷۶ نماز وتر

۲۴۹۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ اَنَّهٗ سَاَلَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت زید بن اسلم نے حضرت ابومرہ رضی اللہ تعالیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَبَا هُرَيْرَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ قَالَ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ كَيْفَ أَصْنَعُ أَنَا قَالَ أَخْبِرْنِي قَالَ إِذَا صَلَّيْتُ الْعِشَاءَ صَلَّيْتُ بَعْدَهَا خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَنَامُ فَإِنْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ صَلَّيْتُ مَثْنَى مَثْنَى فَإِنْ أَصْبَحْتُ أَصْبَحْتُ عَلَى وِتْرٍ۔

عنہ سے خبر دی کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وتروں کی کیا کیفیت تھی؟ حضرت ابوہریرہ خاموش رہے پھر دریافت کیا وہ پھر بھی خاموش رہے پھر سوال کیا تو انھوں نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو میں اپنی کیفیت بیان کرتا ہوں حضرت ابوہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہاں مجھے بتایئے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب میں عشاء کی نماز ادا کر لیتا ہوں تو اس کے بعد پانچ رکعتیں پڑھتا ہوں پھر سو جاتا ہوں۔ پس اگر رات کے وقت بیدار ہو جاؤں تو دو دو رکعت نماز (نفل) ادا کرتا ہوں اور اگر صبح ہو جائے تو صبح ہوتے ہی وتر ادا کر لیتا ہوں۔

۲۵۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِمَكَّةَ وَالسَّمَاءُ مُتَغَيِّمَةٌ فَخَشِيَ الصُّبْحَ فَأَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ انْكَشَفَ الْغَيْمُ فَرَأَى عَلَيْهِ لَيْلًا فَشَفَعَ بِسَجْدَةٍ ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ سَجْدَتَيْنِ فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ وہ ایک رات مکہ مکرمہ میں تھے اور آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے کہ انھیں صبح ہونے کا خطرہ محسوس ہوا پس انھوں نے ایک رکعت پڑھی، پھر مطلع صاف ہو گیا اور واضح ہوا کہ ابھی رات ہے تو انھوں نے ایک رکعت اور ملائی، ثم دو رکعتیں مزید پڑھیں پس جب صبح کے نکلنے کا خطرہ ہوا تو ایک رکعت وتر پر اکتفا کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِقَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ نَأْخُذُ لَا نَرَى أَنْ يَشْفَعَ إِلَى الْوِتْرِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْ صَلٰوةِ الْوِتْرِ وَلٰكِنَّهُ يُصَلِّي بَعْدَ وِتْرِهِ مَا أَحَبَّ وَلَا يَنْقُضُ وِتْرَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر ہمارا عمل ہے۔ ہم یہ درست نہیں سمجھتے کہ وتر سے فارغ ہونے کے بعد ایک رکعت اور ملا کر دو رکعت کر لی جائیں، البتہ نماز وتر کی ادائیگی کے بعد جس قدر چاہے (قبل از طلوع فجر) نوافل ادا کرے لیکن وتروں میں کمی نہ کرے۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی

www.sirat-e-mustaqeem.com

تعالیٰ۔

بَابُ اَلْوِتْرُ عَلَى الدَّابَّةِ

۲۵۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ جَآءَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَجَآءَ غَيْرُهٗ فَاَحَبَّ اِلَيْنَا اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا مَا بَدَا لَهٗ فَاِذَا بَلَغَ الْوِتْرَ نَزَلَ فَاَوْتَرَ عَلَى الْاَرْضِ وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

باب سواری پر نماز وتر

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ابوبکر بن عمر نے حضرت سعید بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے خبر دی کہ بے شک نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سواری پر نماز وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ بیشک یہ حدیث بھی آئی ہے اور اس کے علاوہ بھی حدیث مذکور ہے مگر ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ عمل ہے کہ اپنی سواری پر جس قدر چاہے نوافل ادا کرے مگر جب وتر ادا کرنے لگے تو سواری سے اتر آئے، اور وتروں کو زمین پر پڑھے اور یہ قول حضرت سیدنا عمر ابن خطاب اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہے۔ یہی حضرت امام ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء نے فرمایا ہے۔

بَابُ تَاخِيْرِ الْوِتْرِ

۲۵۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاُوْتِرُ وَاَنَا اَسْمَعُ الْاِقَامَةَ اَوْ بَعْدَ الْفَجْرِ يَشُكُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَ۔

باب تاخیر وتر

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم نے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عامر بن ربیعہ کو اس طرح کہتے سنا کہ میں وتروں میں نماز فجر کی اقامت کی تکبیر سن لیا کرتا ہوں، اور کبھی نماز فجر کے بعد پڑھ لیتا ہوں۔

عبدالرحمٰن راوی کہتے ہیں مجھے ان الفاظ میں شک ہے کہ انھوں نے یہ کلمات بعد الفجر کہے ہیں یا نہیں؟

۲۵۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ إِنِّي لَأُوتِرُ بَعْدَ الْفَجْرِ۔

حضرت عبدالرحمٰن نے اپنے والد ماجد کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں طلوع فجر کے بعد وتر پڑھ لیا کرتا ہوں۔

۲۵۳ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا أُبَالِي لَوْ أُقِيمَتِ الصُّبْحُ وَأَنَا أُوتِرُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں مجھے کیا ہے اگر نماز فجر کی اقامت ہو رہی ہو اور میں وتر ادا کر لوں۔

۲۵۴ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ لِخَادِمِهِ انْظُرْ مَاذَا صَنَعَ النَّاسُ وَقَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ قَدِ انْصَرَفَ النَّاسُ مِنَ الصُّبْحِ فَقَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَوْتَرَ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبدالکریم بن ابوالمخارق نے حضرت سعید بن جبیر سے خبر دی کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب سونے کے بعد بیدار ہوتے تو اپنے خادم سے فرمایا جاؤ دیکھو لوگ (اس وقت مسجد میں) کیا کر رہے ہیں اس وقت آپ کی بینائی ختم ہو چکی تھی۔ خادم گیا، پھر واپس پلٹا اور عرض کیا لوگ نماز فجر سے فارغ ہو چکے ہیں پس حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وتر ادا کیے پھر نماز فجر پڑھی۔

۲۵۵ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمًا فَخَرَجَ يَوْمًا لِلصُّبْحِ فَأَقَامَ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ فَأَسْكَتَهُ حَتَّى أَوْتَرَ ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں بیان کیا حضرت یحییٰ بن سعید نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کہ آپ ایک قوم کے امام تھے ایک دن وہ نماز فجر کے لیے نکلے تو موذن اقامت کہنے لگا آپ نے اسے خاموش فرما دیا۔ یہاں تک کہ آپ نے نماز وتر ادا کی، پھر انھیں فجر کی نماز پڑھائی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ أَحَبُّ إِلَيْنَا أَنْ يُوتِرَ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَلَا يُؤَخِّرُ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ فَإِنْ طَلَعَ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک پسندیدہ یہی بات ہے کہ فجر کے ہونے سے پہلے پہلے وتر پڑھے جائیں اور انھیں طلوع فجر تک مؤخر نہ کیا جائے

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَبْلَ اَنْ يُّوْتِرَ فَلْيُوْتِرْ وَلَا يَتَعَمَّدُ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

البتہ وتروں کی ادائیگی سے قبل اگر فجر طلوع ہو جائے تو پہلے نماز وتر ادا کی جائے، مگر ایسے قصداً نہ کیا جائے۔ یہی حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

بَابُ ۷۹ اَلسَّلَامُ فِي الْوِتْرِ

باب ۷۹ سلام وتر

۲۵۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الْوِتْرِ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَالرَّكْعَةِ حَتّٰى يَاْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهٖ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر نماز وتر کی دو رکعتوں یا ایک رکعت کے درمیان سلام پھیر لیا کرتے تھے یہاں تک کہ اپنی ضرورت کے لیے ارشاد بھی فرما دیتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَاْخُذُ بِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا نَرٰى اَنْ يُّسَلِّمَ بَيْنَهُمَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمارا اس پر عمل نہیں، بلکہ ہمارا عمل حضرت عبداللہ ابن مسعود اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ارشاد پر ہے، (یعنی) ہمارے نزدیک وتروں کے درمیان سلام پھیرنا درست نہیں ہے۔

۲۵۸ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اِلٰى صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثَمَانَ رَكْعَاتٍ تَطَوُّعًا وَثَلَاثَ رَكْعَاتِ الْوِتْرِ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ ہمیں حضرت ابوجعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء اور نماز صبح کے درمیان تیرہ رکعات پڑھا کرتے تھے، آٹھ رکعت نفل تین رکعت وتر اور دو رکعت فجر کی سنتیں۔

۲۵۹ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ مَا اُحِبُّ اِنِّيْ تَرَكْتُ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی ابراہیم نخعی سے، وہ حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے وتروں

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْوِتْرَ بِثَلَاثٍ وَإِنَّ لِيْ حُمْرَ النَّعَمِ۔

کی تین رکعتوں کو سرخ اونٹوں کے بدلے میں ترک قطعاً پسند نہیں۔

۲۶۰ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْوِتْرُ كَثَلٰثِ الْمَغْرِبِ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں خبر دی حضرت عبدالرحمن بن عبید اللہ مسعودی نے حضرت عمرو بن مرّہ سے، وہ حضرت ابو عبیدہ سے مروی ہیں کہ انھوں نے فرمایا نماز وتر، مغرب کی طرح تین رکعات ہیں۔

۲۶۱ قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الْمَكْفُوْفُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَلْوِتْرُ ثَلَاثٌ كَصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں حضرت ابو معاویہ مکفوف نے حضرت اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے مالک بن حارث سے، وہ عبدالرحمن بن یزید سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں نماز وتر تین رکعت ہیں جیسے نماز مغرب کی تین رکعتیں ہیں۔

۲۶۲ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْوِتْرُ كَصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں خبر دی اسماعیل بن ابراہیم نے حضرت لیث سے انھوں نے عطاء بن یسار سے روایت کیا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ وتر مغرب کی طرح تین رکعت ہیں۔

۲۶۳ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا اَجْزَاَتْ رَكْعَةٌ وَاحِدَةٌ قَطُّ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہ ہمیں حصین بن ابراہیم نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ ایک رکعت بالکل جائز نہیں۔

۲۶۴ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَهْوَنُ مَا يَكُوْنُ الْوِتْرُ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں سلام بن سلیم حنفی نے حضرت ابو حمزہ سے خبر دی۔ وہ حضرت ابراہیم نخعی سے مروی ہیں اور وہ علقمہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

ثلاث رکعات۔

۲۶۵ قال محمدٌ اخبرنا سعید بن ابی عروبہ عن قتادۃ عن زرارۃ بن اوفیٰ عن سعید بن ہشام عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یسلم فی رکعتی الوتر۔

بیان فرمایا وتر کی تین رکعات نہایت اہم ہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں سعید بن ابی عروبہ نے حضرت قتادہ سے خبر دی، وہ زید بن زرارہ ابن اوفیٰ سے مروی ہیں وہ سعید بن ہشام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا بے شک رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتروں کی دو رکعتوں میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

۲۶۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَرَاَ بِهِمْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَكَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَا يَرٰى فِيْهَا سَجْدَةً۔

۲۶۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَاَ بِهِمْ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِيْهَا ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ سُوْرَةً اُخْرٰى۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَكَانَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ لَا يَرٰى فِيْهَا سَجْدَةً۔

۲۶۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ اَنَّ عُمَرَ قَرَاَ سُوْرَةَ الْحَجِّ فَسَجَدَ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ

باب قرآنی سجدے

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں اسود بن سفیان کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن ابی یزید نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھائی تو اس میں اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ پڑھی، پھر اس میں سجدہ کیا، پس جب نماز مکمل کی تو نمازیوں سے کہا بے شک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سورت میں سجدہ فرمایا تھا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے، اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سورت میں سجدہ نہیں ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے عبدالرحمٰن بن اعرج سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ بے شک حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے "سورۃ النجم" پڑھی تو اس میں سجدہ کیا، پھر کھڑے ہوئے تو دوسری سورت تلاوت فرمائی۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے اور امام مالک بن انس رحمہ اللہ تعالیٰ اس میں سجدہ نہیں دیکھتے تھے (یعنی ان کے نزدیک اس میں سجدہ نہیں ہے)

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے ایک مصری آدمی سے حدیث بیان کی کہ اس نے کہا بیشک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ حج پڑھی تو اس میں دو

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فُضِّلَتْ بِسَجْدَتَيْنِ۔

سجدے ادا کیے اور فرمایا بے شک اس سورت کو دو سجدوں سے فضیلت دی گئی ہے۔

۲۶۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ رَاٰهُ سَجَدَ فِيْ سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے عبداللہ ابن دینار سے ہمیں خبر دی کہ بے شک انھوں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سورۂ حج میں دو سجدے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ رُوِيَ عَنْ هٰذَا عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَرٰى فِيْ سُوْرَةِ الْحَجِّ اِلَّا سَجْدَةً وَّاحِدَةً الْاُوْلٰى وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہ حضرت عمر اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا گیا ہے اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سورۂ حج میں صرف ایک پہلا سجدہ ہی فرمایا کرتے تھے اور اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں نیز یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

بَابُ ۸۱ اَلْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ

باب ۸۱ نمازی کے سامنے سے گزرنا

۲۷۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ اَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ اَرْسَلَهٗ اِلٰى اَبِيْ جُهَيْمٍ الْاَنْصَارِيِّ يَسْئَلُهٗ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ لَا اَدْرِيْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ شَهْرًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام سالم ابوالنضر نے حدیث بیان کی کہ انھیں بسر بن سعید نے خبر دی کہ زید بن خالد جہنی نے انھیں ابوجہیم انصاری کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ انھوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے نمازی کے سامنے سے گزرنے کے بارے میں کیا سنا ہے؟ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو علم ہوتا کہ اس کے گزرنے پر کتنا سخت گناہ ہے تو اس کے لیے چالیس سال رکنا گزرنے سے اچھا ہوتا۔ سالم ابوالنضر فرماتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ بسر بن سعید چالیس دن کہے کہ چالیس ماہ یا چالیس سال۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف:۔ اس حدیث سے نماز اور نمازی کی عظمت کا عمدگی سے اظہار ہو رہا ہے۔

۲۷۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَدَعْ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے گزرنے نہ دے اور اگر وہ گزرنے پر بضد ہو تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۲۷۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ كَعْبٍ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ كَانَ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ كَانَ اَنْ يَّخْسِفَ بِهٖ خَيْرًا لَّهٗ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کعب سے، کہ بے شک وہ بیان کرتے تھے کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جانتا ہو کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو اس کے لیے آگے گزرنے سے زمین میں دھنس جانا بہتر ہوتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يُكْرَهُ اَنْ يَّمُرَّ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ فَاِنْ اَرَادَ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْرَاْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يُقَاتِلْهُ كَانَ مَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ فِيْ صَلٰوتِهٖ مِنْ قِتَالِهٖ اِيَّاهُ اَشَدَّ عَلَيْهِ مِنْ مَّمَرِّ هٰذَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰى قِتَالَهٗ اِلَّا مَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَلَيْسَتِ الْعَآمَّةُ عَلَيْهَا وَلٰكِنَّهَا عَلٰى مَا وَصَفْتُ لَكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نمازی کے سامنے سے گزرنا مکروہ ہے۔ پس اگر بالفرض کوئی شخص نمازی کے سامنے سے گزرنے کا قصد کرتا ہے تو امکانی حد تک روکے مگر اس سے جھگڑا نہ کرے، کیونکہ جتنا لڑائی میں نقصان ہے اتنا سامنے سے گزرنے میں نہیں۔ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قتال والی روایت کے علاوہ ہمارے علم میں نہیں ہے کہ کسی اور نے بھی بیان کی ہو۔ نیز جمہور فقہاء کا بھی اس پر عمل نہیں، البتہ فلیقاتلہ، سے وہی مراد ہے جو ہم نے بیان کیا، اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی وہی قول ہے۔

۲۷۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ، ہمیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ۔

زہری نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے (اپنے والد ماجد سے) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ بے شک وہ فرماتے ہیں کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهٖ نَاْخُذُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ مِمَّا مَرَّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ نمازی کے سامنے سے گزرنے پر نماز نہیں ٹوٹتی۔ اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے

۸۲ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ التَّطَوُّعِ فِي الْمَسْجِدِ

باب ۸۲ مسجد میں نوافل

۲۷۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيُّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ السُّلَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عا بن عبداللہ بن زبیر نے عبداللہ بن سلیم زُرَقی سے حدیث بیان کی انھوں نے حضرت ابوقتادہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے مسجد میں داخل ہو تو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (نفل) پڑھنے چاہئیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا تَطَوُّعٌ وَهُوَ حَسَنٌ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ نفل ہیں اور ان کی ادائیگی عمدہ ہے مگر واجب نہیں ہیں۔

۸۳ بَابُ الْاِنْفِتَالِ فِي الصَّلٰوةِ

باب ۸۳ نماز کے بعد منہ پھیرنا

۲۷۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يُحَدِّثُ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهٗ اِلَى الْقِبْلَةِ فَلَمَّا قَضَيْتُ صَلٰوتِيْ انْصَرَفْتُ اِلَيْهِ مِنْ قِبَلِ شِقِّي الْاَيْسَرِ فَقَالَ

یحییٰ بن سعید نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت کی کہ انھوں نے واسع بن حبان سے سنا کہ وہ بیان کر رہے تھے کہ میں مسجد میں نماز ادا کر رہا تھا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی پشت قبلہ سمت کیے بیٹھے ہوئے تھے، جب میں نے اپنی نماز مکمل کر لی تو میں اپنی

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَا مَنَعَكَ اَنْ تَنْصَرِفَ عَلٰى يَمِيْنِكَ قُلْتُ رَاَيْتُكَ وَانْصَرَفْتُ اِلَيْكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاِنَّكَ قَدْ اَصَبْتَ فَاِنَّ نَافِلًا يَقُوْلُ انْصَرِفْ عَلٰى يَمِيْنِكَ فَاِذَا كُنْتَ تُصَلِّيْ انْصَرِفْ حَيْثُ اَحْبَبْتَ عَلٰى يَمِيْنِكَ اَوْ يَسَارِكَ وَيَقُوْلُ نَاسٌ اِذَا قَعَدْتَ عَلٰى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَقَدْ رَقَيْتُ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَاجَتِهٖ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ۔

بائیں جانب ان کی طرف منہ کر لیا تو انھوں نے کہا تجھے اپنی دائیں طرف منہ کرنے سے کس نے روکا۔ میں عرض گزار ہوا آپ کو دیکھ کر میں نے اپنا چہرہ ادھر کیا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا تو نے صحیح کیا، البتہ بعض نے کہا کہ دائیں طرف ہی چہرہ پھیرنا چاہیے مگر جب تو نماز ادا کرے تو تجھے اختیار ہے دائیں طرف چہرہ پھیر لے یا بائیں جانب۔ اور لوگ کہتے ہیں کہ جب تو قضائے حاجت کے لیے جائے تو قبلہ شریف اور بیت المقدس کی طرف چہرہ نہ کرو، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایک دفعہ میں اپنے گھر کی چھت پر تھا کہ رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا، ان کا چہرہ قضائے حاجت کی حالت میں بیت المقدس کی طرف تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ يَنْصَرِفُ الرَّجُلُ اِذَا سَلَّمَ اِلٰى اَيِّ شِقَّيْهِ اَحَبَّ وَلَا بَاْسَ اَنْ يَسْتَقْبِلَ بِالْغَائِطِ وَالْبَوْلِ بَيْتَ الْمَقْدِسِ اِنَّمَا يُكْرَهُ اَنْ يَسْتَقْبِلَ بِذٰلِكَ الْقِبْلَةَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فرمان پر ہمارا معمول ہے کہ نمازی جب نماز سے فارغ ہو تو جس سمت چاہے اپنا منہ کرے، نیز اس میں کوئی ڈر نہیں کہ بوقت قضائے حاجت بیت المقدس کی طرف منہ کرے۔ ہاں قبلہ رو بیٹھنا مکروہ ہے۔ اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

باب ۸۴ صَلٰوةُ الْمُغْمٰى عَلَيْهِ

باب ۸۴ مدہوش کی نماز

۲۷۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَلَمْ يَقْضِ الصَّلٰوةَ ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ بے شک ان پر بے ہوشی طاری ہوئی پھر جب افاقہ ہوا تو انھوں نے نماز قضا نہیں کی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ إِذَا أُغْمِيَ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِنْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَأَمَّا إِذَا أُغْمِيَ عَلَيْهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً أَوْ أَقَلَّ قَضَى صَلٰوتَهُ بَلَغَنَا عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَضَى صَلٰوتَهُ أَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ أَبُو مَعْشَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَصْحَابِهِ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ جب ایک دن رات سے زیادہ غشی طاری رہے تو اس پر نماز کی قضا نہیں، اور جب اس پر ایک دن رات یا اس سے کم وقت تک بے ہوشی واقع ہو تو اپنی نماز قضا کرے، ہمیں حضرت عمار بن یاسر سے روایت پہنچی ہے کہ بے شک وہ چار نمازوں تک بے ہوش رہے جب ہوش میں آئے تو انھوں نے قضا کی اس بات کو ابو معشر مدنی نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رفقاء سے روایت کیا۔

بَابُ ۸۵ صَلٰوةِ الْمَرِيْضِ

باب ۸۵ مریض کی نماز

۲۷۷ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ الْمَرِيْضُ السُّجُوْدَ أَوْمٰى بِرَأْسِهٖ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حدیث بیان کی کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب بیمار کو سجدہ کرنے کی طاقت نہ رہے تو وہ اپنے سر کے اشارہ سے ادا کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ يَسْجُدَ عَلٰى عُوْدٍ وَلَا شَيْءٍ يَرْفَعُ إِلَيْهِ وَيَجْعَلُ سُجُوْدَهٗ أَخْفَضَ مِنْ رُكُوْعِهٖ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہم عمل پیرا ہیں اور اس کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ لکڑی یا کوئی اور چیز اٹھا کر سجدہ کرے اور (بوقت اشارہ) سجدہ میں رکوع سے زیادہ سر جھکائے اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۸۶ النُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ

باب ۸۶ مسجد میں تھوکنا وغیرہ

۲۷۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہمیں نافع سے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ رَأَى بُصَاقًا فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى۔

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں جانب قبلہ تھوک دیکھی تو اس کو صاف کیا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ بلاشبہ اس کے سامنے اللہ تعالیٰ ہوتا جب وہ نماز ادا کر رہا ہوتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ لَا يَبْصُقَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَا عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَبْصُقْ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرَى۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مناسب ہے کہ وہ نہ اپنے چہرہ کی جانب تھوکے نہ دائیں اور بائیں بلکہ اسے چاہیے کہ وہ اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔

بَابُ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ يَعْرَقَانِ فِي ثَوْبٍ

باب ۸۷ جنبی اور حائضہ کا پسینہ

۲۷۹ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَعْرَقُ فِي الثَّوْبِ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ انھیں جنبی ہونے کی صورت میں ان کے کپڑوں کو پسینہ لگ جاتا تھا پھر بھی وہ اسی لباس میں نماز ادا فرما لیتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِهِ مَا لَمْ يُصِبِ الثَّوْبَ مِنَ الْمَنِيِّ شَيْءٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا معمول ہے کہ ایسی صورت میں کوئی ڈر نہیں اگر کپڑوں کو منی نہ لگی ہو یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

بَدْءُ أَمْرِ الْقِبْلَةِ وَمَا نُسِخَ مِنْ قِبْلَةِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

باب ۸۸ تحویل قبلہ

۲۸۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ أَتَاهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ إِلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر سنائی کہ انھوں نے فرمایا لوگ قبا شریف میں صبح کی نماز میں تھے کہ ایک آدمی نے آکر انھیں خبردار کیا کہ بے شک آج رات رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن کریم میں حکم نازل ہوا ہے۔ بے شک اس میں قبلہ کی طرف منہ کرنے کا

وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ فِيمَنْ أَخْطَأَ الْقِبْلَةَ حَتّٰى صَلّٰى رَكْعَةً أَوْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ عَلِمَ أَنَّهُ يُصَلِّي إِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَلْيَنْحَرِفْ إِلَى الْقِبْلَةِ فَيُصَلِّي مَا بَقِيَ وَيَعْتَدُّ بِمَا مَضٰى وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

حکم دیا گیا ہے پس اسی وقت لوگوں نے اپنے چہرے قبلہ کی طرف پھیر لیے حالانکہ ان کے منہ شام کی جانب تھے۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں اس شخص کے حق میں جو غلطی سے ایک یا دو رکعت غیر قبلہ پڑھیں پھر اسے علم ہوا کہ وہ صحیح سمت نہیں تھا تو اسے چاہیے پتہ چلتے ہی قبلہ رخ ہو جائے پس باقی نماز پوری کرے اس کی پہلی ادا شدہ رکعتیں بھی ادائیگی میں شمار ہوں گی اور یہی امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ وَهُوَ جُنُبٌ أَوْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوءٍ

باب ۸۹ بلا طہارت بھول کر نماز پڑھنا

۲۸۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْجُرُفِ ثُمَّ بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلِمَ فِي ثَوْبِهِ احْتِلَامًا فَقَالَ لَقَدِ احْتَلَمْتُ وَمَا شَعَرْتُ وَلَقَدْ سُلِّطَ عَلَيَّ الْاِحْتِلَامُ مُنْذُ وُلِّيتُ أَمْرَ النَّاسِ ثُمَّ غَسَلَ مَا رَأٰى فِي ثَوْبِهِ أَوْ نَضَحَهُ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حدیث بیان کی اسماعیل بن ابی حکیم نے کہ بے شک انھیں سلیمان بن یسار نے ان سے بیان کیا۔ بے شک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز فجر پڑھائی پھر مقام جرف کی طرف سوار ہو کر چلے گئے۔ پس انھیں طلوع شمس پر معلوم ہوا کہ ان کے کپڑوں پر احتلام کا نشان ہے تو آپ نے فرمایا ضرور مجھے احتلام ہوا ہے مگر پتا نہ چلا، اور ضرور مجھ پر احتلام واقع ہو جاتا ہے جب سے خلیفہ بنایا گیا ہوں چنانچہ آپ نے اپنے کپڑے صاف کیے پھر غسل فرمایا اور سورج طلوع ہونے پر آپ نے صبح کی نماز لوٹائی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَنَرٰى أَنَّ مَنْ عَلِمَ ذٰلِكَ مِمَّنْ صَلّٰى خَلْفَهُ فَعَلَيْهِ أَنْ يُعِيدَ الصَّلٰوةَ كَمَا أَعَادَهَا عُمَرُ لِأَنَّ الْإِمَامَ إِذَا فَسَدَتْ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ بے شک جب ان کے پیچھے نماز پڑھنے والے کو معلوم ہو جاتے تو وہ بھی نماز کا اعادہ کرے جس طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا

www.sirat-e-mustaqeem.com

صلوتہ فسدت صلوۃ من صلی خلفہ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ۔

کیونکہ جب امام کی نماز فاسد ہوئی تو اس کی اقتدار کرنے والے کی بھی نماز فاسد ہوگی۔ پس یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

باب ۹۰ الرجل یرکع دون الصف او یقرأ فی رکوعہ

باب ۹۰ صف سے دوری اور رکوع میں قرأت

۲۸۲ اخبرنا مالک اخبرنا ابن شہاب عن ابی امامۃ بن سہل ابن حنیف انہ قال دخل زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ المسجد فوجد الناس رکوعا فرکع ثم دب حتی وصل الصف۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے ابوامامہ بن سہیل بن حنیف سے روایت کیا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں کو رکوع میں پایا تو آپ نے بھی رکوع کیا پھر آہستہ آہستہ آگے بڑھ کر صف میں شامل ہوگئے۔

قال محمد ھذا یجزئی واحب الینا ان لا یرکع حتی یصل الی الصف وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ جائز ہے اور ہمارے نزدیک زیادہ اچھا یہ ہے کہ وہ اس وقت تک رکوع نہ کرے جب تک رکوع میں شامل نہ ہو اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔

۲۸۳ قال محمد عن المبارک ابن فضالۃ عن الحسن البصری ان ابا بکرۃ رکع دون الصف ثم مشی حتی وصل الصف فلما قضی صلوتہ ذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ صلی اللہ علیہ وسلم زادک اللہ حرصا ولا تعد۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں مبارک بن فضالہ نے حضرت حسن بصری سے حدیث بیان کی کہ بیشک ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صف میں شامل ہونے سے پہلے رکوع کیا پھر چلے یہاں تک کہ وہ صف میں جا ملے جب نماز پوری کر چکے تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ اس پر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے شوق کو زیادہ فرمائے مگر آئندہ نہ کرنا۔

قال محمد ھکذا نقول وھو یجزئی واحب الینا ان لا یفعل۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم بھی کہتے ہیں کہ یہ جائز ہے مگر بہتر یہی ہے کہ ایسا نہ کیا جائے

۲۸۴ اخبرنا مالک اخبرنا نافع مولی

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

ابْنِ عُمَرَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَ عَنْ قِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوْعِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ يُكْرَهُ الْقِرَآءَةُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

ہمیں ابراہیم بن عبداللہ بن جبیر سے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ غلام نافع نے خبر دی کہ عبداللہ بن حسین سے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں قرأت قرآن سے منع فرمایا ہے۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ رکوع اور سجدے میں قرأت مکروہ ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ وَهُوَ يَحْمِلُ الشَّيْءَ

باب ۹۱ وہ آدمی جو نماز میں بوجھ اٹھائے ہوئے ہے

۲۸۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ السُّلَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتِ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لِاَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عامر بن عبداللہ ابن زبیر نے عمرو بن سلیم زرقی سے خبر دی انھوں نے ابو قتادہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کیا کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے حالانکہ وہ اپنی صاحبزادی حضرت زینب کی بیٹی امامہ بنت ابوالعاص بن ربیع (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو اٹھائے ہوئے تھے جب سجدہ میں جاتے تو اسے زمین پر رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے تھے۔

بَابُ الْمَرْءَةِ تَكُوْنُ بَيْنَ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ وَ بَيْنَ الْقِبْلَةِ وَهِيَ نَائِمَةٌ اَوْ قَائِمَةٌ

باب ۹۲ نمازی کے سامنے عورت کا سونا یا کھڑے ہونا

۲۸۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ اَبُو النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ غلام ابوالنضر نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي الْقِبْلَةِ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ۔

سے روایت بیان کی کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سو رہی ہوتی جبکہ آپ نماز ادا فرما رہے ہوتے۔ میرے پاؤں آپ کے سجدہ کی جگہ ہوتے جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ فرماتے تو مجھے ٹھونک لگاتے۔ میں اپنے پاؤں سکیڑ لیتی تھی۔ جب آپ سجدہ سے سر اٹھا لیتے تو میں اپنے پاؤں پھیلا لیتی اور اس وقت گھروں میں چراغ نہیں تھے۔

*

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَاْسَ بِاَنْ تُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ نَائِمَةٌ اَوْ قَائِمَةٌ اَوْ قَاعِدَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ اَوْ اِلٰى جَنْبِهٖ اَوْ تُصَلِّيْ اِذَا كَانَتْ تُصَلِّيْ غَيْرَ صَلَاتِهٖ اِنَّمَا يُكْرَهُ اَنْ تُصَلِّيَ اِلٰى جَنْبِهٖ اَوْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُمَا صَلٰوةٍ وَاحِدَةٍ اَوْ يُصَلِّيَانِ مَعَ اِمَامٍ وَاحِدٍ فَاِنْ كَانَتْ كَذٰلِكَ فَسَدَتْ صَلٰوتُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

اس میں کوئی ڈر نہیں کہ آدمی نماز پڑھ رہا ہو اور عورت سو رہی ہو یا آگے کھڑی ہو یا بیٹھی ہو، یا اس کے ساتھ کھڑی نماز پڑھ رہی ہو جبکہ دونوں کی نماز علیحدہ علیحدہ ہو۔ البتہ ایسی حالت میں نماز مکروہ ہو گی جب ان دونوں کی ایک ہی نماز ہو یا دونوں ایک ہی امام کی اقتدا کر رہے ہوں۔ اگر ایسے ہو تو آدمی کی نماز فاسد ہو گئی حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۹۳ صَلٰوةُ الْخَوْفِ

۲۸۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْاِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ سَجْدَةً وَيَكُوْنُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوْا فَاِذَا صَلّٰى الَّذِيْنَ مَعَهٗ سَجْدَةً اِسْتَاْخَرُوْا مَكَانَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا وَلَا يُسَلِّمُوْنَ وَيَتَقَدَّمُ الَّذِيْنَ

باب ۹۳ نماز خوف

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے بیان کیا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب نماز خوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا ایک جماعت امام کی اقتدا کرے پس ان کو پڑھاتے ایک رکعت اور دوسری جماعت دشمن کے مقابل رہے اور جب امام کے ساتھ لوگ ایک رکعت ادا کر لیں تو یہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَمْ يُصَلُّوا فَيُصَلُّونَ مَعَهُ سَجْدَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَقُومُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَةً سَجْدَةً بَعْدَ انْصِرَافِ الْإِمَامِ فَيَكُونُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلَّوْا سَجْدَتَيْنِ فَإِنْ كَانَ خَوْفًا هُوَ أَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ أَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا قَالَ نَافِعٌ وَلَا أَرَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ إِلَّا حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ان کے مقام پر آجائیں جنھوں نے ابھی نماز نہیں پڑھی اور سلام نہ پھیریں۔ اب وہ لوگ جنھوں نے ابھی تک نماز ادا نہیں کی تھی وہ امام کی اقتدار کریں اور ایک رکعت پڑھیں۔ جب امام دو رکعت مکمل کرلے تو ہر ایک جماعت اپنی اپنی رکعت پوری کرلے۔ اس طرح دونوں گروہوں میں سے ہر ایک کی دو رکعت ہو جائیں گی۔ اور اگر خطرہ زیادہ ہو تو چلتے پھرتے (جیسے ممکن ہو) یا سواری پر نماز ادا کریں قبلہ رخ ہوں یا نہ۔ حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ یہ طریقہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ انھیں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَكَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ لَا يَأْخُذُ بِهِ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔ البتہ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اختیار نہیں فرمایا۔

۹۴ وَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الْيَسَارِ فِي الصَّلٰوةِ

باب ۹۴ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا

۲۸۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ يَنْمِي ذٰلِكَ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوحازم نے روایت کیا حضرت سہل بن سعد ساعدی سے کہ وہ کہتے ہیں لوگوں کو حکم دیا کہ وہ نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھیں۔ ابوحازم نے کہا میں نہیں جانتا مگر بے شک وہ اسے اسی طرح بیان کرتے تھے۔ (یعنی سہل بن سعد ساعدی اسے مرفوعاً روایت کرتے تھے۔)

قَالَ مُحَمَّدٌ يَنْبَغِي لِلْمُصَلِّي إِذَا قَامَ فِي صَلٰوتِهِ أَنْ يَضَعَ بَاطِنَ كَفِّهِ

امام محمد علیہ الرحمہ نے فرمایا نمازی کے لیے مناسب ہے کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی اپنے بائیں ہاتھ کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى رُسْغِهِ الْيُسْرٰى تَحْتَ سُرَّتِهِ وَيَرْمِي بَصَرَهُ إِلٰى مَوْضِعِ سُجُوْدِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

پر رکھے اپنی ناف کے نیچے اور اپنی نظر جائے سجدہ پر رکھے اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۹۵ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف

۲۸۹ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ السَّاعِدِيُّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابی بکر نے اپنے والد ماجد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی انھوں نے عمرو بن سلیم زرقی سے کہ مجھے ابوحمید ساعدی نے خبر دی کہ لوگوں نے رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم ہم آپ کی ذات اقدس پر کس طرح درود شریف پڑھیں آپ نے فرمایا: تم پڑھو:۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۲۹۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرُ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ فِي النَّوْمِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا مَسْعُوْدٍ أَخْبَرَهُ فَقَالَ أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مَعَنَا فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو النُّعْمَانِ أَمَرَنَا اللّٰهُ أَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْكَ قَالَ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا أَنَّا لَمْ نَسْأَلْهُ فَقَالَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام نعیم بن عبداللہ المجمر بیان کیا کہ ان سے محمد بن عبداللہ بن زید انصاری نے روایت کیا، یہ وہی عبداللہ بن زید ہیں جنھوں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان خواب میں سنی، وہ کہتے ہیں کہ بے شک ان سے ابومسعود نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور حضرت سعد بن عبادہ کی بیٹھک میں ہمارے ساتھ جلوہ افروز ہوئے پھر آپ سے بشیر بن سعد ابونعمان نے عرض کیا، ہمیں اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات اقدس پر درود شریف پڑھنے کا حکم

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَالسَّلَامُ کَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ کُلُّ هٰذَا حَسَنٌ

فرمایا ہے تو ہم آپ پر کس طرح درود شریف پڑھیں؟ بیان کرنے والے نے کہا نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ ہم سوچنے لگے کاش کہ ہم آپ سے سوال نہ کرتے، پھر آپ نے فرمایا تم پڑھو! اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اور سلام کے متعلق تم جانتے ہو۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہر طرح درود شریف پڑھنا عمدہ ہے۔

بَابُ ۹۶ اَلْاِسْتِسْقَاءُ

باب ۹۶ نمازِ استسقاء

۲۹۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبَّادَ ابْنَ تَمِیْمٍ الْمَازِنِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَیْدٍ الْمَازِنِیَّ یَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمُصَلّٰی فَاسْتَسْقٰی وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ حِیْنَ اسْتَسْقَی الْقِبْلَةَ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خبر دی کہ انھوں نے عباد بن تمیم مازنی کو یہ کہتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن یزید مازنی سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز استسقاء (بارش کے لیے نماز پڑھنا) کے لیے عیدگاہ کی طرف نکلے اور نماز استسقاء ادا فرمائی جب قبلہ رُو ہوئے تو اپنی چادر کو الٹا

قَالَ مُحَمَّدٌ اَمَّا اَبُوْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فَکَانَ لَا یَرٰی فِی الْاِسْتِسْقَاءِ صَلٰوةً وَاَمَّا فِیْ قَوْلِنَا فَاِنَّ الْاِمَامَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَدْعُوْ وَیُحَوِّلُ رِدَآءَهٗ فَیَجْعَلُ الْاَیْمَنَ عَلَی الْاَیْسَرِ وَالْاَیْسَرَ عَلَی الْاَیْمَنِ وَلَا یَفْعَلُ ذٰلِكَ اَحَدٌ اِلَّا الْاِمَامُ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نماز استسقاء نہیں، (دعا ہے) مگر ہمارے نزدیک یہ ہے کہ امام لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائے پھر دعا کرے اور اپنی چادر کو اس طرح پلٹائے کہ اس کا دایاں کونہ بائیں پر اور بایاں کونہ دائیں پر ہو جائے مگر امام کے علاوہ لوگوں میں کوئی بھی چادر نہ الٹاتے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۹۷ اَلرَّجُلُ يُصَلِّي ثُمَّ يَجْلِسُ فِي مَوْضِعِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ

باب ۹۷ نمازی کا اپنی جگہ بیٹھے رہنا

۲۹۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَعِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ ثُمَّ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ فَاِنْ قَامَ مِنْ مُصَلَّاهُ فَجَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ لَمْ يَزَلْ فِي صَلٰوةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نعیم بن عبداللہ مجمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی نے نماز پڑھی پھر وہ اپنی جگہ بیٹھا رہا جہاں اس نے نماز ادا کی تو اس کے لیے فرشتے دعا کرتے رہتے ہیں، الٰہی تو اس پر رحم فرما۔ الٰہی! تو اس پر بخشش فرما۔ الٰہی تو اس پر رحم فرما۔ اگر وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور مسجد میں کسی دوسرے حصہ میں جاکر نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے تو جب تک دوسری نماز ادا نہیں کر لیتا اُسے نماز ہی کا ثواب حاصل ہوتا رہتا ہے۔

۹۸ بَابُ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ۔

باب ۹۸ نماز فرض کے بعد نوافل

۲۹۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے گھر نماز ظہر سے قبل اور بعد دو دو رکعت، نماز مغرب اور عشاء کے بعد دو دو رکعت ادا فرماتے اور جمعہ کے بعد مسجد میں کچھ نہ پڑھتے، جب واپس گھر تشریف لاتے تو دو رکعت ادا فرمایا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا تَطَوُّعٌ وَهُوَ حَسَنٌ وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَسَاَلَهُ اَبُو اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ نوافل ہیں اور یہ مستحب ہیں اور ہمیں یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعد از زوال نماز ظہر سے پہلے چار رکعت ادا فرماتے تھے۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اس سے متعلق رسول کریم

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَنَّ اَبْوَابَ السَّمَآءِ تُفْتَحُ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ فَاُحِبُّ اَنْ يَصْعَدَ لِيْ فِيْهَا عَمَلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ۔

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال عرض کیا تو آپ نے فرمایا اس وقت آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور مجھے مطلوب ہے کہ میرے اعمال اوپر پہنچائے جائیں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ؟ کیا ان کے درمیان (یعنی دو رکعت پر) سلام پھیرا جائے تو آپ نے فرمایا نہیں۔

فَقَالَ لَا اَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ بُكَيْرُ بْنُ عَامِرٍ الْبَجَلِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَالشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں اس سے متعلق خبر دی بکیر بن عامر بجلی نے ابراہیم اور شعبی سے اور وہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں۔

اَلرَّجُلُ يَمَسُّ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ جُنُبٌ اَوْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

باب ۹۹ جنبی یا بلا طہارت کا قرآن مجید کو چھونا

۲۹۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ اِنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ كَتَبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ لَا يَمَسُّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا کہ رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو خط عمرو بن حزم کی طرف لکھا اس میں تحریر فرمایا کہ لَا يَمَسُّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ قرآن پاک کو بلا طہارت کوئی شخص نہ چھوئے۔

۲۹۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَسْجُدُ الرَّجُلُ وَلَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ اِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت کیا کہ وہ فرماتے تھے کہ کوئی شخص بلا طہارت نہ سجدہ کرے اور نہ ہی قرآن مجید کی تلاوت کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَا بَاْسَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمارا ان تمام باتوں پر عمل ہے اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے علاوہ اس ایک بات کے کہ زبانی تلاوت قرآن کریم بلا طہارت

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ جُنُبًا۔

جائز ہے مگر جنابت کی حالت میں جائز نہیں۔

۱۰۰

اَلرَّجُلُ يَجُرُّ ثَوْبَهٗ وَالْمَرْاَةُ يَجُرُّ ذَيْلَهَا فَيَعْلَقُ بِهٖ قِذْرٌ وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ

باب ناپاک جگہ سے لباس کو پلیدی کا لگنا

۲۹۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لِاِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهَا سَاَلَتْ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُطِيْلُ ذَيْلِيْ وَاَمْشِيْ فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهٗ مَا بَعْدَهٗ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے محمد بن عمارہ بن عامر بن عمرو بن حزم نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی رضی اللہ عنہم سے بیان کیا، انھوں نے ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اُم ولد سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ میں عورت ہوں اور دامن لٹکائے ایسی جگہ میں چلتی پھرتی ہوں جہاں گندگی ہوتی ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کو اس کے پیچھے کی جگہ پاک کر دیتی ہے۔ (یعنی پاکیزہ جگہ کی رگڑ سے نجاست دُور ہو جاتی ہے۔)

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ مَا لَمْ يَعْلَقْ بِالذَّيْلِ قِذْرٌ فَيَكُوْنُ اَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ الْكَبِيْرِ الْمِثْقَالِ فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَلَا يُصَلِّيْنَ فِيْهِ حَتّٰى يَغْسِلَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں کہ درہم کی مقدار کے برابر جسے مثقال کہتے ہیں، نجاست لگ جائے لیکن جب اس مقدار سے زیادہ پلیدی لگے گی تو کپڑے دھوئے بغیر نماز نہ پڑھے، یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ

باب فضیلت جہاد

۲۹۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الَّذِيْ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزناد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا اعرج سے، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجاہد فی سبیل اللہ کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَّلَا صَلٰوةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ۔

مثال اس روزہ دار عابد کی ہے جو کبھی نماز، روزے سے تھکتا نہیں، یہاں تک کہ وہ گھر واپس آئے۔

۲۹۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنِّيْ اُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيٰى فَاُقْتَلُ فَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلٰثًا اَشْهَدُ لِلّٰهِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزناد اعرج سے روایت کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ مجھے یہ بات بہت پیاری ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہو جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید ہو جاؤں پھر زندہ ہو جاؤں پھر شہید ہو جاؤں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین بار قسم اٹھا کر اس بات کی شہادت دی کہ حضور پر نور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

بَابُ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْمَوْتِ شَهَادَةً

باب ۱۰۲ شہادت کی موت

۲۹۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ عَنْ عَتِيْكِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَتِيْكٍ وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرٍ اَبُوْ اُمِّهٖ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ يَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهٗ قَدْ غُلِبَ فَصَاحَ بِهٖ فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غُلِبْنَا عَلَيْكَ يَا اَبَا الرَّبِيْعِ فَصَاحَ النِّسْوَةُ وَبَكَيْنَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيْكٍ يُسْكِتُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَاِذَا وَجَبَ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عتیک بن حارث بن عتیک رضی اللہ عنہم سے روایت کیا جو عبداللہ بن عبداللہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نانا ہیں کہ ان سے جابر بن عتیک نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تیمارداری کے لیے تشریف لائے تو انھیں بے ہوش پایا۔ آپ نے آواز دی وہ جواب نہ دے سکے تو آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا اے ابو ربیع! اللہ تعالیٰ اپنے کام پر غالب ہے، عورتیں بلند آواز سے رونے لگیں، حضرت جابر بن عتیک انھیں چپ کرانے لگے، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انھیں چھوڑیے جب واجب ہوا تو کوئی رونے والی نہ روئے۔ صحابہ نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ قَالُوْا وَمَا وُجُوْبُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا مَاتَ قَالَتِ ابْنَتُهٗ وَاللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ شَهِيْدًا فَاِنَّكَ قَدْ كُنْتَ قَضَيْتَ جِهَازَكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَوْقَعَ اَجْرَهٗ عَلٰى قَدْرِ نِيَّتِهٖ وَمَا تَعُدُّوْنَ الشَّهَادَةَ قَالُوا الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ وَالْحَرِيْقُ شَهِيْدٌ وَالَّذِيْ يَمُوْتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيْدٌ وَالْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدٌ وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ۔

عرض کیا: یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کا واجب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا فوت ہو جانا! حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی پکاری! اللہ کی قسم میں یقین رکھتی تھی کہ تم شہید ہوں گے کیونکہ آپ نے جہاد کا تمام سامان تیار کر رکھا تھا! اس پر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کی نیت کے مطابق اجر عطا فرمایا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر فرمایا تم لوگ شہادت کس چیز کو سمجھتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کی راہ میں قتل کیا جانا۔ رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ کے راستہ میں قتل کے علاوہ شہادت کی سات اور صورتیں بھی ہیں۔ طاعون سے مرنے والا، شہید ہے، ڈوب کر مر جائے تو شہید ہے، ذات الجنب (نمونیہ) میں مرنے والا شہید ہے، آگ میں جل کر مر جانے شہید، دیوار کے نیچے دب کر مرا شہید، وضع حمل کے وقت عورت مرے تو شہید ہے، ہیضہ (پیچس کی بیماری) سے مرنے والا شہید ہے۔

۳۰۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنِيْ سُمَيٌّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَاَخَّرَهٗ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے سمیؒ نے حضرت ابو صالح سے حدیث بیان کی، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص جا رہا تھا کہ اس نے راستہ میں کانٹا دیکھا، اس نے وہ کانٹا راستے سے ہٹا دیا، اللہ تعالےٰ نے اس کی عزت افزائی فرمائی کہ اسے بخش دیا۔

وَقَالَ الشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ اَلْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ

نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شہید پانچ طرح سے ہے، پیچس سے فوت ہو، طاعون سے موت آئی، پانی میں ڈوب گیا، دیوار کے نیچے مرا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے قتل کیا گیا، نیز فرمایا اگر لوگوں کو معلوم

www.sirat-e-mustaqeem.com

ثُمَّ لَوْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

ہوتا کہ اذان دینے اور پہلی صف میں نماز ادا کرنے کا کتنا ثواب ہے تو وہ اس عمل کے لیے قرعہ اندازی کرتے، اور اگر انہیں علم ہو کہ مسجد میں پہلے آنے کا کتنا ثواب ہے تو وہ پہلے آنے میں ایک دوسرے پر سبقت اختیار کرتے، اگر وہ جانتے کہ نماز عشاء اور فجر کی جماعت میں شامل ہونے کا کتنا زیادہ اجر ہے تو وہ دونوں جماعتوں میں گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑتا تو اسی کیفیت سے حاضر ہوتے۔

اَبْوَابُ الْجَنَائِزِ

ابواب الجنائز

بَابُ الْمَرْاَةِ تُغَسِّلُ زَوْجَهَا!

باب ۳۰۱: بیوی کا خاوند کو غسل دینا

۳۰۱ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ امْرَاَةَ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ غَسَلَتْ اَبَا بَكْرٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ ثُمَّ خَرَجَتْ فَسَاَلَتْ مَنْ حَضَرَهَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ اِنِّيْ صَائِمَةٌ وَاِنَّ هٰذَا يَوْمٌ شَدِيْدُ الْبَرْدِ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ غُسْلٍ؟ قَالُوْا لَا۔

حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابوبکر نے روایت کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب وہ فوت ہوئے تو انھیں غسل دیا۔ پھر جب غسل سے فارغ ہو کر (مقام غسل سے) باہر آئیں تو مہاجرین میں سے جو وہاں موجود تھے ان سے حضرت اسماء نے دریافت کیا کہ میں روزہ سے ہوں اور بے شک آج شدید سردی ہے کیا ایسی صورت میں مجھ پر غسل واجب ہے؟ انھوں نے کہا نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِاَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا اِذَا تُوُفِّيَ وَلَا غُسْلَ عَلٰى مَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ وَلَا وُضُوْءَ اِلَّا اَنْ يُّصِيْبَهُ شَيْءٌ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ بیوی کو اپنے شوہر کے فوت ہو جانے پر غسل دینے میں کوئی مضائقہ نہیں، نیز غسل دینے والے پر وضو اور غسل واجب نہیں علاوہ ان اعضاء کے جہاں غسل

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنْ ذٰلِكَ الْمَآءِ فَيَغْسِلُهُ۔

وغیرہ کا پانی لگا ہو وہ دھو ڈالے۔

بَابُ ۱۰۴ مَا يُكَفَّنُ بِهِ الْمَيِّتُ

باب ۱۰۴ کفن میت

۳۰۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ الْمَيِّتُ يُقَمَّصُ وَيُؤَزَّرُ وَيُلَفُّ بِالثَّوْبِ الثَّالِثِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ كُفِّنَ فِيْهِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ الْاِزَارُ يُجْعَلُ لِفَافَةً مِثْلَ الثَّوْبِ الْاٰخِرِ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْ اَنْ يُّؤَزَّرَ وَلَا يُعْجِبُنَا اَنْ يُّنْقَصَ الْمَيِّتُ فِيْ كَفَنِهٖ مِنْ ثَوْبَيْنِ اِلَّا مِنْ ضَرُوْرَةٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حمید بن عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا، میت کو قمیص، تہبند اور ایک بڑی چادر میں لپیٹا جائے، اگر تین کپڑے میسر نہ ہوں تو ایک کپڑے ہی پر اکتفاء کیا جائے۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اس پر ہمارا عمل ہے مگر بہتر یہی ہے کہ تہبند لفافہ کی طرح پہنایا جائے، بجائے اس کے جیسے عام باندھتے ہیں اور ہمارے نزدیک یہ تعجب کی بات نہیں کہ میت کے لیے دو کپڑوں سے کم کا کفن دیا۔ علاوہ ضرورت کے۔ اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۰۵ اَلْمَشْيُ بِالْجَنَازَةِ وَالْمَشْيُ مَعَهَا

باب ۱۰۵ جنازہ اٹھانا اور ساتھ چلنا

۳۰۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَسْرِعُوْا بِجَنَائِزِكُمْ فَاِنَّمَا هُوَ خَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهٗ اِلَيْهِ اَوْ شَرٌّ تُلْقُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ السُّرْعَةُ بِهَا اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنَ الْاِبْطَاءِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اپنے جنائز کے لے جانے میں جلدی کرو، پس اگر وہ نیک ہے تو اسے جلد نیکی کی طرف پہنچا دو اور اگر برا ہے تو اپنی گردن سے جلد الگ کر دو گے۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ کاہلی سے جلدی کرنا پسندیدہ ہے اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۰۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ وَالْخُلَفَاءُ هَلُمَّ جَرًّا وَابْنُ عُمَرَ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے زہری نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنازے سے آگے چلتے تھے اور خلفائے راشدین کا بھی یہی معمول رہا نیز حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بھی اسی پر عمل تھا۔

۳۰۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ رَبِيْعَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُدَيْرٍ اَنَّهٗ رَاٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَدِّمُ النَّاسَ اَمَامَ جَنَازَةِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں محمد بن منکدر نے حدیث بیان کی کہ حضرت ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنازے سے آگے چلنے کو کہہ رہے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْمَشْيُ اَمَامَهَا حَسَنٌ وَالْمَشْيُ خَلْفَهَا اَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جنازہ کے آگے چلنا اچھا اور اس کے پیچھے چلنا افضل ہے، یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

۱۰۶ اَلْمَيِّتُ لَا يُتْبَعُ بِنَارٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَوْ مِجْمَرَةٍ فِيْ جَنَازَتِهٖ

باب ۱۰۶ میت کے لیے آگ اور دھونی؟

۳۰۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيُّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ نَهٰى اَنْ يُّتْبَعَ بِنَارٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَوْ بِمِجْمَرَةٍ فِيْ جَنَازَتِهٖ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں سعید بن ابی سعید المقبری نے بیان کیا کہ بیشک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میت کے ساتھ آگ لے جانے اور جنازہ پر دھونی مارنے کو منع فرمایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد علیہ الرحمہ نے کہا کہ اسی پر ہمارا معمول اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

باب جنازہ کے لیے کھڑے ہونا

۳۰۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ مُعَوِّذِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدُ۔

کہ ہمیں یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا حضرت واقد بن سعید بن معاذ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے انھوں نے نافع بن جبیر بن مطعم سے، انھوں نے معوذ بن حکم سے، وہ حضرت علی ابن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے پھر بعد میں بیٹھے رہتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا نَرَى الْقِيَامَ لِلْجَنَازَةِ كَانَ هٰذَا شَيْئًا فَتُرِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ جنازہ کے لیے ہم قیام کو ضروری نہیں دیکھتے کیونکہ یہ امر ابتدائے اسلام میں تھا پھر ترک کر دیا گیا۔ یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَالدُّعَاءِ

باب ۱۰۸: نمازِ جنازہ اور دُعا

۳۰۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ كَيْفَ يُصَلِّيْ عَلَى الْجَنَازَةِ فَقَالَ اَنَا لَعَمْرُ اللّٰهِ اُخْبِرُكَ اَتْبَعُهَا مِنْ اَهْلِهَا فَاِذَا وُضِعَتْ كَبَّرْتُ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَصَلَّيْتُ عَلٰى نَبِيِّهٖ ثُمَّ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت سعید مقبری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد ماجد سے حدیث بیان فرمائی کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ وہ نماز جنازہ کس طرح پڑھتے تھے، مجھے اپنی عمر کی قسم میں تجھے بتاتا ہوں کہ میں فوت ہو جانے والے کے گھر سے جنازہ کے ساتھ جاتا ہوں۔ جب (نماز کے لیے) جنازہ رکھا جاتا ہے تو میں تکبیر (اللہ اکبر) کہتا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی پر درود شریف پڑھتا ہوں پھر دعا کرتا ہوں: اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۔۔۔۔۔۔ "یا اللہ! میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیری کنیز کا بیٹا ہوں، وہ گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَتَجَاوَزْ عَنْهُ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ۔

اور بے شک حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے پیارے رسول ہیں اور تو ہی سب سے زیادہ علم والا ہے اگر وہ نیکی کرنے والا تھا تو اس کی نیکی کو زیادہ فرما اور اگر خطاوار تھا تو اس کو معاف فرما دے، الٰہی! اس کو اجر سے محروم نہ فرما اور کسی تکلیف میں نہ ڈال۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا قِرَاءَةَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ نماز جنازہ بلا قراءت ہے اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔

۳۰۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ سَلَّمَ حَتّٰى يُسْمِعَ مَنْ يَّلِيْهِ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے نافع بیان کرتے ہیں کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب نماز جنازہ پڑھتے تو سلام اتنی اونچی آواز سے کہتے کہ آپ سے متصل آدمی سن لیتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَيَسَارِهٖ وَيُسْمِعُ مَنْ يَّلِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سلام اتنی آواز سے کہنا چاہیے کہ دائیں، بائیں اطراف میں کھڑے ہونے والے سن سکیں اور یہی امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

۳۱۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْجَنَازَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ اِذَا صُلِّيَتَا لِوَقْتِهَا۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ حضرت نافع نے بیان کیا کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز عصر اور فجر کے بعد نماز جنازہ پڑھ لیتے تھے جبکہ وہ دونوں نماز اپنے اپنے وقت پر ادا کی جاتی تھیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِيْ تَيْنِكَ السَّاعَتَيْنِ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ اَوْ تَتَغَيَّرِ الشَّمْسُ لِلْمَغِيْبِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

حضرت محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں اور اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ سورج کے طلوع و غروب کے وقت اس کا رنگ متغیر نہ ہوا ہو تو نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے۔ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com

تعالیٰ۔

۱۰۹

اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ

۳۱۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ مَا صُلِّيَ عَلٰى عُمَرَ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يُصَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَمَوْضِعُ الْجَنَازَةِ بِالْمَدِيْنَةِ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ الْمَوْضِعُ الَّذِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الْجَنَازَةِ فِيْهِ۔

باب ۱۰۹ مسجد میں نمازِ جنازہ

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نمازِ جنازہ مسجد میں ادا کی گئی۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، مسجد میں نمازِ جنازہ نہیں پڑھی گئی بلکہ اسی طرح کی روایت ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہنچی ہے کہ مدینہ طیبہ میں نمازِ جنازہ کی جگہ مسجد سے باہر مختص تھی۔ اور وہ وہی جگہ تھی جہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نمازِ جنازہ پڑھایا کرتے تھے۔

۱۱۰

يَحْمِلُ الرَّجُلُ الْمَيِّتَ اَوْ يُحَنِّطُهٗ اَوْ يَغْسِلُهٗ هَلْ يَنْقُضُ ذٰلِكَ وُضُوْءَهٗ

۳۱۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَنَّطَ ابْنًا لِسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَّحَمَلَهٗ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا وُضُوْءَ عَلٰى مَنْ حَمَلَ جَنَازَةً وَّلَا مَنْ حَنَّطَ مَيِّتًا اَوْ كَفَّنَهٗ اَوْ غَسَّلَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

باب ۱۱۰ کیا میت کو اٹھانے، نہلانے اور خوشبو لگانے سے وضو ٹوٹ جائیگا؟

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے بتایا کہ بے شک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لڑکے کو خوشبو لگائی اور اس کا جنازہ اٹھایا پھر جب مسجد میں داخل ہوئے تو تازہ وضو کیے بغیر نماز پڑھی۔

امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ جس شخص نے میت کو اٹھایا، یا خوشبو لگائی، کفن پہنایا، یا غسل دیا تو اس پر وضو نہیں اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۱۱ اَلرَّجُلُ تُدْرِكُهُ الصَّلٰوةُ عَلَى الْجَنَازَةِ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

باب ۱۱۱ بلا وضو جنازہ پانے والے کا حکم

۳۱۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا يُصَلِّي الرَّجُلُ عَلٰى جَنَازَةٍ اِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ بے شک وہ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی شخص بلا وضو نماز جنازہ نہ پڑھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَى الْجَنَازَةِ اِلَّا طَاهِرٌ فَاِنْ فَاجَاَتْهُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ طُهُوْرٍ تَيَمَّمَ وَصَلّٰى عَلَيْهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس پر ہمارا معمول ہے کہ بلا وضو نماز جنازہ پڑھنا کسی کے لائق نہیں، اگر اچانک شمولیت کا موقع ملا مگر اس کا وضو نہیں تھا تو وہ تیمم کرے اور اس پر نماز پڑھے، یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

۱۱۲ اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ مَا يُدْفَنُ

باب ۱۱۲ دفن کے بعد نماز جنازہ؟

۳۱۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت سعید ابن مسیب سے بیان کیا کہ تحقیق رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی دن نجاشی کے وصال کی خبر سنی جس دن فوت ہوئے تھے تو آپ لوگوں کے ساتھ جنازہ کے لیے نکلے اور نے صفیں باندھیں اور اس پر چار تکبیریں کہہ کر آپ نے نماز پڑھائی۔

۳۱۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا اُسَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ مِسْكِيْنَةً مَرِضَتْ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَضِهَا قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کیا کہ ہمیں ابن شہاب نے خبر دی کہ بے شک حضرت ابو بن سہل بن حنیف نے انہیں خبر دی کہ رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک مسکین عورت کی خبر دی گئی، اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مساکین کی عیادت فرما

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَعُوْدُ الْمَسَاكِيْنَ وَيَسْئَلُ عَنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَتْ فَاٰذِنُوْنِيْ بِهَا قَالَ فَاُتِيَ بِجَنَازَتِهَا لَيْلًا فَكَرِهُوْا اَنْ يُّؤْذِنُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَلَمَّا اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْبِرَ بِالَّذِيْ كَانَ مِنْ شَاْنِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ اٰمُرْكُمْ اَنْ تُؤْذِنُوْنِيْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَرِهْنَا اَنْ نُّخْرِجَكَ لَيْلًا اَوْ نُؤْذِيَكَ قَالَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَفَّ بِالنَّاسِ عَلٰى قَبْرِهَا فَصَلّٰى عَلٰى قَبْرِهَا فَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ التَّكْبِيْرُ عَلَى الْجَنَازَةِ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ وَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ قَدْ صُلِّيَ عَلَيْهَا وَلَيْسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا كَغَيْرِهٖ لَا يُرٰى اَنَّهٗ صَلّٰى عَلَى النَّجَاشِيِّ بِالْمَدِيْنَةِ وَقَدْ مَاتَ بِالْحَبَشَةِ فَصَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةٌ وَّطَهُوْرٌ فَلَيْسَتْ كَغَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

کرتے تھے اور ان کے احوال دریافت فرماتے، وہ کہتے کہ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب وہ انتقال کرے تو مجھے ضرور اس کی اطلاع دینا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کا جنازہ رات کو اٹھایا گیا، لوگوں نے رات کے وقت رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاع دینا گوارا نہ فرمایا۔ پس جب صبح نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ مجھے لازماً اطلاع دینا، عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم ہم نے رات کے وقت آپ کے آرام کے باعث اطلاع دینا مناسب نہ سمجھا۔ راوی نے کہا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور اس مسکین عورت کی قبر پر لوگوں نے صفیں بنائیں اور آپ نے چار تکبیروں کے ساتھ اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسی سے ہم چار تکبیروں کے لیے دلیل پکڑتے ہیں اور مناسب نہیں سمجھتے کہ جس میت پر نماز جنازہ پڑھی گئی ہو تو اس پر پھر نماز جنازہ پڑھیں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کسی اور کی مثال نہیں دی جا سکتی ہے، اور جب نجاشی کا حبشہ میں انتقال ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برکت اور پاکیزگی کے لیے اس کی نماز پڑھائی تھی اور اس نماز کے ساتھ کسی غیر کی نماز نہیں ہو سکتی، اور یہی امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

۱۱۳ مَا رُوِيَ اَنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ

باب ۱۱۳ زندوں کے رونے سے میت کو عذاب

۳۱۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی

www.sirat-e-mustaqeem.com

بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَبْكُوْا عَلٰى مَوْتَاكُمْ فَاِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ۔

کہ ہمیں عبداللہ ابن دینار نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ وہ کہتے تھے کہ اپنے فوت ہو جانے والوں پر نہ رویا کرو، کیونکہ اسے اہل خانہ کے رونے کے باعث عذاب دیا جاتا ہے۔

٣١٧ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَمْرَةَ ابْنَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ لَهَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهٗ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهٗ قَدْ نَسِيَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا کہ انہیں عبدالرحمٰن کی بیٹی نے بتایا کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا جب ان کے سامنے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول بیان کیا گیا کہ وہ فرماتے ہیں زندوں کے رونے کے باعث مردوں پر عذاب ہوتا ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابن عمر کو معاف فرمائے انہوں نے غلط تو نہیں کہا، لیکن وہ بھول گئے یا ان سے لغزش ہوئی، دراصل بات اس طرح ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک جنازہ پر گزر ہوا اس پر رویا جا رہا تھا تو حضور نے فرمایا وہ تو اس پر رو رہے ہیں حالانکہ اسے قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہمارا حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قول پر معمول ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

١١٤ اَلْقَبْرُ يُتَّخَذُ مَسْجِدًا اَوْ يُصَلّٰى اِلَيْهِ اَوْ يُتَوَسَّدُ

باب ۱۱۴ قبر کو مسجد بنانا اور اس کی طرف نماز

٣١٨ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَا ۔

علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ختم کرے جنھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا ہے۔

۳۱۹ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ يَتَوَسَّدُ عَلَيْهَا وَيَضْطَجِعُ عَلَيْهَا قَالَ بِشْرٌ يَعْنِي الْقُبُورَ ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ بے شک حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے ٹیک لگا کر سو جایا کرتے تھے۔ بشر نے فرمایا یعنی قبروں سے (ٹیک لگا کر سو جایا کرتے تھے)۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الزَّكٰوةِ !

بَابُ ۱۱۵ زَكٰوةِ الْمَالِ

۳۲۰۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ يَقُوْلُ هٰذَا شَهْرُ زَكٰوتِكُمْ فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيُؤَدِّ دَيْنَهٗ حَتّٰى تَحْصُلَ اَمْوَالُكُمْ فَتُؤَدُّوْا مِنْهَا الزَّكٰوةَ ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَّلَهٗ مَالٌ فَلْيُدَفِّعْ دَيْنَهٗ مِنْ مَّالِهٖ فَاِنْ بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ فَفِيْهِ زَكٰوةٌ وَذٰلِكَ مِائَتَا دِرْهَمٍ اَوْ عِشْرُوْنَ مِثْقَالًا ذَهَبًا فَصَاعِدًا اِنْ كَانَ الَّذِيْ بَقِيَ مِنْ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا يُدَفِّعُ مِنْ مَّالِهِ الدَّيْنَ فَلَيْسَتْ فِيْهِ الزَّكٰوةُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ۔

۳۲۱۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ رَّجُلٍ

باب ۱۱۵ مال کی زکوٰۃ

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے سائب بن یزید سے روایت کی کہ بے شک حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ یہ مہینہ تمہاری زکوٰۃ کی ادائیگی کا ہے پس جس پر قرض ہے اسے چاہیے کہ قرض ادا کرے پھر جو مال موجود ہو اس میں سے زکوٰۃ ادا کرے۔

حضرت امام محمد فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جس شخص پر قرض ہے اور وہ صاحب مال بھی ہے تو اسے چاہیے کہ پہلے وہ اس مال سے قرض ادا کرے اس کے بعد جو کچھ زکوٰۃ سے واجب ہوتا ہے اس سے زکوٰۃ ادا کرے (اس کی مقدار) دو سو درہم یا بیس مثقال سونا یا اس سے زائد مال ہو اور اگر قرض کی ادائیگی کے بعد مال اس سے کم ہے تو پھر اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یزید بن خُصَیفہ نے بتایا کہ بے شک انھوں نے حضرت

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَالٌ وَعَلَيْهِ مِثْلُهُ مِنَ الدَّيْنِ أَعَلَيْهِ الزَّكٰوةُ فَقَالَ لَا۔

سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا جس کے پاس مال ہے اور اتنا ہی مقروض ہے کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے؟ تو انھوں نے فرمایا نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا يَجِبُ فِيهِ الزَّكٰوةُ

باب ۱۱۶ جن اشیاء پر زکوٰۃ ہے

۳۲۳ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں محمد بن عبدالرحمٰن بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم کھجوروں میں واجب نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَأْخُذُ بِذٰلِكَ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِيمَا أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ الْعُشْرُ مِنْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ إِنْ كَانَتْ تُشْرَبُ شَيْحًا أَوْ تُسْقِيهَا السَّمَاءُ وَإِنْ كَانَتْ تُشْرَبُ بِغَرْبٍ أَوْ ذَالِيَةٍ فَنِصْفُ عُشْرٍ وَهُوَ قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَمُجَاهِدٍ۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسی پر ہمارا معمول ہے اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اسی پر عمل پیرا تھے مگر ایک بات میں وہ فرماتے ہیں کہ جو کچھ زمین میں پیدا ہو خواہ کم یا زیادہ اسی میں عشر ہے، بشرطیکہ بارش، یا نہر سے سیراب کی جاتی ہو اور جسے چرخ یا کنویں سے سیراب کیا گیا اس پر نصف عشر ہے ابراہیم نخعی اور مجاہد کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْمَالِ مَتٰى تَجِبُ فِيهِ الزَّكٰوةُ

باب ۱۱۷ زکوٰۃ کب واجب ہوتی ہے

۳۲۴ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا تَجِبُ فِي مَالٍ

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

زَكٰوةٌ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّكْسِبَ مَالًا فَيَجْمَعُهُ اِلٰى مَالٍ عِنْدَهٗ مِمَّا يُزَكِّيْ فَاِذَا وَجَبَ الزَّكٰوةُ فِي الْمَالِ الْاَوَّلِ زُكِّيَ الثَّانِيْ مَعَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

روایت کیا کہ جب تک مال پر پورا سال نہ گزر جائے زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔ اس مال کے سوا جو اس نے پہلے مال سے تجارت کر کے ملا دیا ہو۔ پس جب پہلے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرے تو دوسرے مال سے بھی زکوٰۃ نکالی جائے اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی ارشاد ہے۔

۱۱۸

اَلرَّجُلُ يَكُوْنُ لَهُ الدَّيْنُ هَلْ عَلَيْهِ فِيْهِ الزَّكٰوةُ

باب ۱۱۸ مقروض پر زکوٰۃ کا حکم

۳۲۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَاَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُكَاتَبٍ لَهٗ قَاطَعَهٗ بِمَالٍ عَظِيْمٍ قَالَ قُلْتُ هَلْ فِيْهِ زَكٰوةٌ قَالَ الْقَاسِمُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ لَا يَاْخُذُ مِنْ مَالٍ صَدَقَةً حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ قَالَ الْقَاسِمُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اِذَا اَعْطَى النَّاسَ عَطِيَّاتِهِمْ سَاَلَ الرَّجُلَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ مَالٍ قَدْ وَجَبَ فِيْهِ الزَّكٰوةُ فَاِنْ قَالَ نَعَمْ اَخَذَ مِنْ عَطَآئِهٖ زَكٰوةَ ذٰلِكَ الْمَالِ وَاِنْ قَالَ لَا سَلَّمَ اِلَيْهِ عَطَآءَهٗ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام محمد بن عقبہ نے روایت کیا کہ انھوں نے قاسم بن محمد کے مکاتب (جسے آزاد کرنے کے لیے مال کے بدلے تحریر دی جائے) سے بیان کیا جس سے انھوں نے بہت زیادہ مال کے باعث قطع تعلق کر لیا تھا، پوچھا کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے؟۔ حضرت قاسم نے جواب دیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایسے مال پر زکوٰۃ نہیں لیتے تھے جس پر سال مکمل نہ ہوا ہو۔ حضرت قاسم نے مزید فرمایا جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو وظائف دیتے تو ان سے دریافت کرتے کیا تمہارے پاس اتنا مال ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہو؟ پس اگر وہ ہاں کہتا تو اس کے وظیفہ میں سے زکوٰۃ وضع فرما لیتے اور اگر کہتا نہیں تو اس کو عطا فرما دیتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اور اسی پر ہمارا معمول ہے نیز حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com

تعالیٰ۔

۳۲۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ مَالِكٌ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ حُسَیْنٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُوْنٍ عَنْ اَبِیْهَا قَالَ كُنْتُ اِذَا قَبَضْتُ عَطَآئِیْ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ سَاَلَنِیْ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ مَالٍ وَجَبَ عَلَیْكَ فِیْهِ الزَّكٰوةُ فَاِنْ قُلْتُ نَعَمْ اَخَذَ مِنْ عَطَآئِیْ زَكٰوةَ ذٰلِكَ الْمَالِ وَاِلَّا دَفَعَ اِلَیَّ عَطَآئِیْ۔

عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے حضرت عمر بن حسین نے حضرت عائشہ بنت قدامہ ابن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی اس نے اپنے والد سے، کہ جب میں اپنا وظیفہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے لیا کرتا تو مجھ سے دریافت کرتے کیا تمہارے پاس اتنا مال موجود ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہو؟ اگر میں کہتا، ہے تو وہ وظیفہ سے زکوٰۃ وضع فرما لیتے تھے ورنہ مجھے مکمل وظیفہ عطا فرما دیتے تھے۔

بَابُ ۱۱۹ زَكٰوةُ الْحُلِیِّ

باب ۱۱۹ زیور پر زکوٰۃ

۳۲۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ عَآئِشَةَ كَانَتْ تَلِیْ بَنَاتِ اَخِیْهَا یَتَامٰی فِیْ حُجْرِهَا لَهُنَّ حَلِیٌّ فَلَا تُخْرِجُ مِنْ حُلِیِّهِنَّ الزَّكٰوةَ

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی انھوں نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ بے شک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے بھائی کی یتیم بچیوں کی پرورش کرتی تھیں، ان یتیم بچیوں کا زیور تھا جس کی وہ زکوٰۃ نہیں نکالتی تھیں

۳۲۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ تُحَلِّیْ بَنَاتِهٖ وَجَوَارِیْهِ فَلَا یُخْرِجُ مِنْ حُلِیِّهِنَّ الزَّكٰوةَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَمَّا مَا كَانَ مِنْ حُلِیِّ جَوْهَرٍ وَّلُؤْلُؤٍ فَلَیْسَتْ فِیْهِ الزَّكٰوةُ عَلٰی كُلِّ حَالٍ وَاَمَّا مَا كَانَ مِنْ حُلِیِّ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَفِیْهِ الزَّكٰوةُ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ ذٰلِكَ لِیَتِیْمٍ اَوْ لِیَتِیْمَةٍ لَمْ یَبْلُغَا فَلَا یَكُنْ

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حدیث بیان کی کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی کنیزوں اور بیٹیوں کے زیور سے زکوٰۃ نہیں نکالتے تھے۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جو زیور، جواہرات اور موتیوں کا ہو اس پر کسی صورت زکوٰۃ واجب نہیں اور جو سونے چاندی کا ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے سوا اس زیور کے جو یتیم بچے یا یتیم بچیوں کا ہو اس پر زکوٰۃ نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

فِي مَالِهَا زَكٰوةٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

بَابُ الْعُشْرِ

باب ۱۲۰ عُشر

۳۲۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَاْخُذُ مِنَ النَّبَطِ وَالْحِنْطَةِ وَالزَّيْتِ نِصْفَ الْعُشْرِ يُرِيْدُ اَنْ يُّكْثِرَ الْحَمْلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَيَاْخُذُ مِنَ الْقَطْنِيَّةِ الْعُشْرَ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی انھوں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ بیشک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن لوگوں کی زمینیں دوری پر واقع تھیں ان کی گندم اور زیتون کی فصل میں سے بیسواں حصہ لیتے تھے۔

مدینہ منورہ تک غلہ لانے میں (بار برداری کے باعث وقت اور اخراجات کی زیادتی کے باعث) آپ ان سے نصف عُشر معاف کر دیتے تھے اور باقی تمام غلّوں سے مکمل عُشر حاصل کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يُّؤْخَذُ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ مِمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لِلتِّجَارَةِ مِنْ قَطِيَّةٍ اَوْ غَيْرِ قَطِيَّةٍ نِصْفُ الْعُشْرِ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ وَمِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ اِذَا دَخَلُوْا اَرْضَ الْاِسْلَامِ بِاَمَانٍ الْعُشْرُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَكَذٰلِكَ اَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ زِيَادَ بْنَ جُدَيْرٍ وَاَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حِيْنَ بَعَثَهُمَا عَلٰى عُشُوْرِ الْكُوْفَةِ وَالْبَصْرَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ذمی حضرات سے ہر قسم کے غلّوں میں سے جن کی تجارت کی جاتی ہے سالانہ بیسواں حصہ لیا جائے اور وہ حربی جو اسلامی حکومت میں امان لے چکے ہوں تو ان سے تمام غلّوں سے عشر وصول کیا جائے حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زیاد بن حُدیر اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی یہی تاکید فرمائی جب انھیں اہل بصرہ و کوفہ سے عشر کی وصولی کے لیے بھیجا تھا، اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الْجِزْيَةِ

باب ۱۲۱ جزیہ

۳۲۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ مِنْ مَجُوْسِ الْبَحْرَيْنِ الْجِزْيَةَ وَاَنَّ عُمَرَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ فَارِسَ وَاَخَذَهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عَنِ الْبَرْبَرِ۔

کہ ہمیں زہری نے حدیث بیان کی کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحرین کے مجوسیوں سے جزیہ وصول فرمایا تھا اور بلاشبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فارس کے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بربر کے مجوسیوں سے جزیہ حاصل کیا۔

۳۳۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ اَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا وَّعَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَرْبَعَةَ دَنَانِيْرَ وَمَعَ ذٰلِكَ اَرْزَاقُ الْمُسْلِمِيْنَ وَضِيَافَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام اسلم سے روایت کی کہ بے شک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر اس شخص پر جس کے پاس چالیس درہم چاندی اور چار دینار سونا ہو اس پر جزیہ مقرر فرمایا، نیز اسی کے ساتھ تین دن تک مسلمانوں کی مہمانداری و حاجت برآری کا ارشاد فرمایا۔

۳۳۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُؤْتٰى بِنَعَمٍ كَثِيْرَةٍ مِّنْ نَعَمِ الْجِزْيَةِ قَالَ مَالِكٌ اُرَاهُ تُؤْخَذُ مِنْ اَهْلِ الْجِزْيَةِ فِيْ جِزْيَتِهِمْ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بکثرت جزیہ کے اونٹ آتے تھے، حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میرا گمان ہے کہ وہ اونٹ جزیہ میں اہل جزیہ سے وصول کیے جاتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلسُّنَّةُ اَنْ تُؤْخَذَ الْجِزْيَةُ مِنَ الْمَجُوْسِ مِنْ غَيْرِ اَنْ تُنْكَحَ نِسَآؤُهُمْ وَلَا تُؤْكَلَ ذَبَآئِحُهُمْ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ عُمَرُ الْجِزْيَةَ عَلٰى اَهْلِ سَوَادِ الْكُوْفَةِ عَلَى الْمُعْسِرِ اِثْنَى عَشَرَ دِرْهَمًا وَّعَلَى الْوَسْطِ اَرْبَعَةً وَّعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَّعَلَى الْغَنِيِّ ثَمَانِيَةً وَّاَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ مجوسیوں سے جزیہ لینا سنّت ہے سوا اس بات کے کہ ان عورتوں سے نہ تو نکاح کیا جائے اور نہ ہی ان کے ذبح کردہ جانوروں کو کھایا جائے۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے ہمیں ایسی ہی روایت پہنچی ہے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ والوں پر جزیہ کی مقدار یوں ناقد کی تھی کہ غریب سے بارہ[۳۲] درہم متوسط سے چوبیس[۲۴] اور غنی سے اڑتالیس[۴۸] درہم۔ البتہ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اونٹ کا ذکر کیا ہے، مگر امام محمد فرماتے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَاَمَّا مَا ذَكَرَهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ مِنَ الْاِبِلِ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمْ يَاْخُذِ الْاِبِلَ فِي جِزْيَةٍ عَلَيْنَا هَا اِلَّا مِنْ بَنِيْ تَغْلِبَ فَاِنَّهُ اَضْعَفَ عَلَيْهِمُ الصَّدَقَةَ فَجَعَلَ ذٰلِكَ جِزْيَتَهُمْ فَاَخَذَ مِنْ اِبِلِهِمْ وَ بَقَرِهِمْ وَغَنَمِهِمْ۔

ہمیں ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنی تغلب کے علاوہ کسی سے اونٹ نہیں لیتے تھے کیونکہ ان پر بطور جرمانہ جزیہ دوگنا کر دیا گیا تھا، تو اسے پورا کرنے کے لیے ان سے اونٹ، گائے اور بکریاں وصول کر لی گئیں۔

۱۲۲ زَكٰوةُ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ وَالْبَرَاذِيْنَ

باب ۱۲۲ غلام، گھوڑے اور خچر پر زکوٰۃ

۳۳۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ صَدَقَةِ الْبَرَاذِيْنَ فَقَالَ اَوَفِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ؟

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ ابن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خچروں کی زکوٰۃ کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کیا گھوڑوں پر زکوٰۃ ہے۔؟

۳۳۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ وَلَا فِيْ فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ ابن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا انھوں نے عراک بن مالک سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ انھوں نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان پر اس کے اپنے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ سَائِمَةً كَانَ اَوْ غَيْرَ سَائِمَةٍ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِذَا كَانَتْ سَائِمَةً تَطْلُبُ نَسْلَهَا فَفِيْهَا الزَّكٰوةُ اِنْ شِئْتَ فِيْ كُلِّ فَرَسٍ دِيْنَارٌ وَاِنْ شِئْتَ فَالْقِيْمَةُ ثُمَّ فِيْ كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں، سواری کا ہو یا عام، مگر حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ ایسے گھوڑے جو نسل کشی کے لیے پالے جائیں ان میں زکوٰۃ ہے اگر چاہے ہر ایک گھوڑے سے ایک دینار ہی تو دے، یا اس کی قیمت لگا کر تو ہر دو سو درہم میں سے پانچ درہم ادا کرے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَاهِيمَ وَهُوَ قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۳۴ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَيْهِ أَلَّا يَأْخُذَ مِنَ الْخَيْلِ وَلَا الْعَسَلِ صَدَقَةٌ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد ماجد سے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک حضرت عمر ابن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان کی طرف لکھا کہ گھوڑے اور شہد میں سے زکوٰۃ وصول نہ کی جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ أَمَّا الْخَيْلُ فَهِيَ عَلَى مَا وَصَفْتُ وَأَمَّا الْعَسَلُ فَفِيهِ الْعُشْرُ إِذَا أَصَابَتْ مِنْهُ الشَّيْءَ الْكَثِيرَ خَمْسَةَ أَفْرَاقٍ فَمَا عِدَّا۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بہرحال گھوڑے کے بارے میں وہی حکم ہے جو میں نے اوپر بیان کیا، البتہ شہد میں سے زکوٰۃ تو اس وقت تک وصول کی سکتا ہے جب وہ پانچ "افراق"[1] سے بڑھ جائے۔

وَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ فِي قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ الْعُشْرُ وَقَدْ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَعَلَ فِي الْعَسَلِ الْعُشْرَ۔

حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک شہد تھوڑا ہو یا زیادہ اس میں عشر ہے اور بے شک ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت پہنچی ہے کہ آپ نے شہد پر عشر مقرر فرمایا تھا۔

۳۳۵ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَهْلَ الشَّامِ قَالُوا لِأَبِي عُبَيْدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ خُذْ مِنْ خَيْلِنَا وَرَقِيقِنَا صَدَقَةً فَأَبَى ثُمَّ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ إِنْ نَخَذْهَا مِنْهُمْ وَارْدُدْهَا عَلَيْهِمْ يَعْنِي عَلَى فُقَرَائِهِمْ وَارْتُقْ رَقِيقَهُمْ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان فرمائی کہ بیشک شام کے رہنے والوں نے حضرت ابوعبیدہ ابن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ہمارے گھوڑوں اور غلاموں میں سے زکوٰۃ وصول فرمالیں تو انھوں نے انکار فرمایا اور پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف خط لکھا تو جواباً حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا اگر وہ بخوشی دیتے ہیں

---

[1] "افراق" فرق کی جمع ہے اور ایک فرق تین صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع ساڑھے چار سیر، اس طرح پانچ "افراق" ساڑھے سترہ سیر (۶۷ سیر ۸ چھٹانک) ہوئے۔ ـــــ تالیش قصوری

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْقَوْلُ فِيْ هٰذَا الْقَوْلِ الْاَوَّلِ لَيْسَ فِيْ فَرَسِ الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ وَّلَا فِيْ عَبْدِهٖ اِلَّا صَدَقَةَ الْفِطْرِ۔

تو ان سے وصول کر کے انھی کو ہی لوٹا دو یعنی ان میں سے غریب اور غلام ہیں انھیں دے دو۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس پہلا قول درست ہے کہ مسلمان کے گھوڑے پر زکوٰۃ میں سے کچھ نہیں، اور مسلمان غلام پر فطرانہ کے سوا کچھ نہیں ہے۔

بَابُ ۱۲۳ اَلرِّكَازُ

باب ۱۲۳ کانوں میں زکوٰۃ

۳۳۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ مِنْ مَعَادِنِ قَبَلِيَّةَ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفَرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ اِلَى الْيَوْمِ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا اِلَّا الزَّكٰوةُ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ نے حدیث بیان کی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قطعہ زمین حضرت بلال بن حارث مزنی کو دیا جس میں سے خزانہ تھا خزانوں میں سے اور وہ کان فرع کے میدان میں تھی اور وہ آج تک اس سے زکوٰۃ ادا کرتے رہتے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْحَدِيْثُ الْمَعْرُوْفُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الرِّكَازُ قَالَ الْمَالُ الَّذِيْ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْاَرْضِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ هٰذِهِ الْمَعَادِنِ فَفِيْهَا الْخُمُسُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے یہ مشہور حدیث ہے کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رکاز (پوشیدہ خزانے) میں سے خمس ہے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! رکاز کیا ہے؟ آپ نے فرمایا رکاز وہ مال ہے جو اللہ تعالیٰ نے زمین میں اسی دن سے پیدا فرمایا جب سے زمین و آسمان تخلیق فرمائے اور اس معدن میں خمس ہے اور یہی قول حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جمہور علماء کا ہے۔

بَابُ ۱۲۴ صَدَقَةُ الْبَقَرَةِ

باب ۱۲۴ گائے کی زکوٰۃ

۳۳۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حمید بن قیس نے حضرت طاؤس سے روایت کیا کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقَرَةً تَبِيعًا وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً فَأَبَى دُونَ ذَلِكَ فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا وَقَالَ لَمْ أَسْمَعْ فِيهِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْهِ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ مُعَاذٌ۔

بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو انھیں فرمایا کہ ہر تیس گائے پر ایک بچھڑا اور ہر چالیس گائے پر دو سال کا بچھڑا زکوٰۃ وصول کریں۔ پس جب کسی شخص نے اس تعداد سے کم پر زکوٰۃ ادا کرنی چاہی تو انھوں نے انکار فرمایا اور فرماتے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کم مقدار پر زکوٰۃ وصول کرنے کے بارے میں کچھ نہیں سنا، یہاں تک کہ جب آپ واپس لوٹے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصال فرما چکے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَيْسَ فِيمَا أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ زَكَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ ثَلَاثِينَ فَفِيهَا تَبِيعٌ أَوْ تَبِيعَةٌ وَالتَّبِيعُ الْجَذَعُ الْحَوْلِيُّ إِلَى أَرْبَعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا مُسِنَّةٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ وَالْعَامَّةِ۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ اسی پر ہمارا عمل ہے کہ تیس گائے سے کم پر زکوٰۃ نہیں پس جب تیس ہو جائیں تو ان میں سے ایک بچھڑا یا بچھڑی زکوٰۃ ہے۔ انتالیس تک، اور جب چالیس ہو جائیں تو اس میں دو سال کا بچھڑا یا بچھڑی ہے۔ نیز حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر جمہور علماء کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۲۵ الْكَنْزِ

باب ۱۲۵ کنز (خزانہ)

۳۳۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْكَنْزِ فَقَالَ هُوَ الْمَالُ الَّذِي لَا تُؤَدَّى زَكَوٰتُهُ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کنز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کنز وہ مال ہے جس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی جاتی۔

۳۳۹ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَنْ لَهُ مَالٌ وَلَمْ يُؤَدِّ زَكَوٰتَهُ مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن دینار نے حضرت ابو صالح سے حدیث بیان کی کہ وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ جس کے پاس مال ہو اور اس

www.sirat-e-mustaqeem.com

زَبِيْبَتَانِ يَطْلُبُهُ حَتّٰى يُمْكِنَهُ فَيَقُوْلُ اَنَا كَنْزُكَ ؕ

نے زکوٰۃ ادا نہ کی ہو تو وہ مال قیامت میں گنجے سانپ کی طرح میں جس کی آنکھوں پر دو سیاہ داغ ہوں گے اس پر حملہ آور ہوگا حتیٰ کہ اس پر قابو پالے گا اور پکارے گا میں وہی تیرا مال ہوں (جس کی تو زکوٰۃ نہیں دیتا تھا)۔

بَابُ ۱۲۶ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

باب ۱۲۶ زکوٰۃ کس پر حلال ہے؟

۳۴۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا بِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا اَوْ لِغَارِمٍ اَوْ لِرَجُلٍ اِشْتَرَاهَا بِمَالِهٖ اَوْ لِرَجُلٍ لَهٗ جَارٌ مِسْكِيْنٌ تُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ فَاَهْدَى اِلَى الْغَنِيِّ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِذَا كَانَ لَهٗ عَنْهَا غَنِيٌّ يَقْدِرُ بِغِنَاهُ عَلَى الْغَزْوِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَمْ يُسْتَحَبَّ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْهَا شَيْئًا وَكَذٰلِكَ الْغَارِمُ اِذَا كَانَ عِنْدَهٗ وَفَآءٌ لِدَيْنِهٖ وَفَضْلٌ تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ لَمْ يُسْتَحَبَّ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْهَا شَيْئًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت زید بن اسلم نے حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا غنی کے لیے زکوٰۃ لینا حلال نہیں مگر مجاہد فی سبیل اللہ، عامل، مقروض یا ایسا آدمی جس نے مستحق سے وہ مال قیمتاً حاصل کیا، نیز غریب نے اپنی ہمسائے کو بطور ہدیہ وہ مال دے دیا۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے البتہ مجاہد فی سبیل اللہ کے پاس اپنی ضروریات کے مطابق مال موجود ہو تو اسے زکوٰۃ کا مال لینا مناسب نہیں۔ اسی طرح اگر مقروض بعد ادائیگی قرض بقدر نصاب مال رکھتا ہے تو اسے بھی جائز نہیں، اور حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۲۷ زَكٰوةُ الْفِطْرِ

باب ۱۲۷ فطرانہ

۳۴۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَبْعَثُ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ اِلَى الَّذِيْ يَجْمَعُ عِنْدَهٗ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةٍ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ حضرت نافع نے ہمیں حدیث سنائی کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فطرانہ وصول کرنے کے لیے (عاملین) کو دو تین روز قبل عید الفطر بھیج دیا کرتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ يُعْجِبُنَا تَعْجِيلُ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ اِلَى الْمُصَلّٰى وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ فطرانہ عید الفطر سے قبل ادا کرنا جائز ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

بَابُ ۱۲۸ صَدَقَةِ الزَّيْتُوْنِ

باب ۱۲۸ زیتون کی زکوٰۃ

۳۴۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ صَدَقَةُ الزَّيْتُوْنِ الْعُشْرُ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں حضرت ابن شہاب سے خبر دی کہ زیتون کا صدقہ (زکوٰۃ) عشر ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ خَمْسَةُ اَوْسُقٍ فَصَاعِدًا وَلَا يَلْتَفِتُ فِيْ هٰذَا اِلَى الزَّيْتِ اِنَّمَا يُنْظَرُ فِيْ هٰذَا اِلَى الزَّيْتُوْنِ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَفِيْ قَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهِ الْعُشْرُ۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب زیتون پانچ وسق یا اس سے زیادہ ہو تو، ہاں زیتون کے تیل کی بجائے اس کے پھل کا اندازہ لگایا جائے یہ زیادہ مناسب ہے، البتہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تھوڑا ہو یا زیادہ بہر صورت عشر ہے۔

اَبْوَابُ الصِّيَامِ

ابواب الصیام

بَابُ ۱۲۹ الصَّوْمِ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَالْاِفْطَارِ لِرُؤْيَتِهٖ

باب ۱۲۹ روزہ اور عید الفطر چاند دیکھ کر

۳۴۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع اور حضرت عبداللہ ابن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت بیان کی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان شریف کا ذکر فرمایا تو فرمایا جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو اور نہ عید الفطر مناؤ جب تک چاند نظر نہ آئے پس اگر مطلع گرد آلود ہو تو (تیس روزے) پورے کرو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

۱۳۰ مَتٰى يَحْرُمُ الطَّعَامُ عَلَى الصَّائِمِ

باب ۱۳۰ روزے دار پر کھانا کس وقت تک جائز نہیں۔؟

۳۴۴ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت بلال رات کے وقت اذان پڑھتے ہیں تو تم اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک حضرت عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان نہ دیں۔

۳۴۵ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ مِثْلَهُ قَالَ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ لَا يُنَادِيْ حَتّٰى يُقَالَ لَهُ قَدْ أَصْبَحْتَ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایسی ہی روایت سنائی اور فرمایا کہ حضرت عبداللہ ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت تک اذان نہیں پڑھا کرتے تھے جب تک انھیں کہا نہیں جاتا تھا کہ صبح ہو گئی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ كَانَ بِلَالٌ يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ لِسُحُوْرِ النَّاسِ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ يُنَادِيْ لِلصَّلٰوةِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَلِذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ماہ رمضان کی راتوں میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کی آسانی کے لیے ابتدائے سحر کی اذان دیتے تھے، اور حضرت عبداللہ ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (سحری کے اختتام پر) طلوع فجر کے بعد اذان دیا کرتے تھے، اس

نوٹ:۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تہجد کی اذان دیا کرتے تھے جبکہ حضرت عبداللہ ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبح کی اذان دیتے۔ تابش قصوری

www.sirat-e-mustaqeem.com

كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم حضرت عبداللہ ابن مکتوم کی اذان تک کھا پی سکتے ہو۔

۱۳۱ مَنْ أَفْطَرَ مُتَعَمِّدًا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب ۱۳۱ جس نے ماہ رمضان کا روزہ قصداً توڑا

۳۴۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ إِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا أَجِدُ فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ مِنْ تَمْرٍ فَقَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَجِدُ أَحَدًا أَحْوَجَ إِلَيْهِ مِنِّيْ قَالَ كُلْهُ

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے حمید بن عبدالرحمٰن سے حدیث بیان کی انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ ایک شخص نے ماہ رمضان میں قصداً روزہ توڑ دیا، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کفارہ ادا کرنے کا حکم فرمایا یہ کہ یا تو ایک غلام آزاد کرے، یا لگاتار دو ماہ کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اس نے عرض کیا، میرے پاس کوئی چیز بھی نہیں، اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کا ایک ٹوکرا پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا اسے اٹھاؤ اور خیرات کر دو، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اپنے آپ سے زیادہ حاجتمند کسی کو نہیں پاتا، تو آپ نے فرمایا تم خود استعمال میں لاؤ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ إِذَا أَفْطَرَ الرَّجُلُ مُتَعَمِّدًا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِأَكْلٍ أَوْ شُرْبٍ أَوْ جِمَاعٍ فَعَلَيْهِ قَضَاءُ يَوْمِهٖ مَكَانَهٗ وَكَفَّارَةُ الظِّهَارِ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَطْعَمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيْرٍ۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب کوئی شخص قصداً ماہ رمضان کا روزہ توڑ ڈالے کھانے سے یا جماع کرنے کے باعث تو اس پر قضا اور کفارہ لازم ہے جس طرح ظہار کا، کہ وہ ایک غلام آزاد کرے اگر غلام نہ پائے تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے اور روزہ رکھنے کی بھی استطاعت نہیں تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے اتنی مقدار میں کہ ہر مسکین کو گندم سوا دو سیر یا کھجور اور جو ساڑھے چار سیر فی کس کے حساب سے۔

.....

۱۳۲
اَلرَّجُلُ يَطْلُعُ عَلَيْهِ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ

ماہِ رمضان میں بحالت جنابت طلوعِ فجر کا حکم؟

۳۴۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى الْبَابِ وَاَنَا اَسْمَعُ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ جُنُبًا وَاَنَا اُرِيْدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَصْبَحُ جُنُبًا ثُمَّ اَغْتَسِلُ فَاَصُوْمُ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنَّكَ لَسْتَ مِثْلَنَا فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَعْلَمَكُمْ بِمَا اَتَّقِيْ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر نے حضرت ابو یونس سے حدیث بیان کی جو حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ غلام تھے انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ بے شک ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا جب کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دروازہ میں کھڑے تھے اور میں سن رہی تھی کہ مجھے ایسی حالت میں صبح ہوئی کہ جنبی تھا اور میں نے روزہ کا ارادہ کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے بھی ایسی صورت میں صبح ہو جاتی ہے پھر غسل کرتا ہوں اور روزہ رکھ لیتا ہوں، اس نے عرض کیا بیشک آپ ہماری مثل نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ تو آپ کے سبب اگلوں اور پچھلوں کی خطائیں معاف فرماتا ہے، اس پر حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جذبات میں آئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! بیشک مجھے امید ہے کہ میں تم تمام لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی خشیت رکھتا ہوں، اور تم تمام سے زیادہ علم رکھنے والا ہوں، اس بات کا جس میں زیادہ اتقاء ہے۔

۳۴۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ سُمَيٌّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ كُنْتُ اَنَا وَاَبِيْ عِنْدَ مَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ فَذُكِرَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا اَفْطَرَ فَقَالَ

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ غلام سُمَیّ نے خبر دی کہ بے شک انھوں نے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ میں اور میرے والد مروان بن الحکم امیر مدینہ کے پاس بیٹھے ہوئے

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَرْوَانَ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَتَذْهَبَنَّ اِلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ فَتَسْاَلَهُمَا عَنْ ذٰلِكَ قَالَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَذَهَبْتُ مَعَهٗ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كُنَّا عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ اِنْفًا فَذُكِرَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا اَفْطَرَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ۔

تھے کہ وہاں ذکر ہوا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس شخص نے جنابت کی حالت میں صبح کی اس کا روزہ نہیں۔ پس اس پر مروان نے کہا اے عبدالرحمٰن میں تجھے قسم کہتا ہوں کہ آپ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں جائیے اور ان سے اس بارے میں دریافت کریں انھوں نے کہا پھر میں اور عبدالرحمٰن حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور ہم نے سلام عرض کیا پھر عبدالرحمٰن نے عرض کیا اے ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہم مروان بن حکم کے پاس تھے کہ وہاں ذکر ہوا۔ بیشک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس شخص نے بحالت جنابت صبح کی اس کا روزہ نہیں۔

قَالَتْ لَيْسَ كَمَا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَتَرْغَبُ عَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ۔

حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جیسے ابوہریرہ نے کہا اے عبدالرحمٰن ایسے نہیں ہے۔ کیا تم جیسے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمل تھا اس سے رغبت نہیں رکھتے۔ عبدالرحمٰن نے عرض کیا اللہ کی قسم کیوں نہیں؟

قَالَتْ فَاَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجْنَا حَتّٰى جِئْنَا مَرْوَانَ فَذَكَرَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا قَالَتَا فَقَالَ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا اَبَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں گواہی دیتی ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلا احتلام جماع سے حالت جنابت صبح ہو جاتی تھی پھر بھی آپ اس دن کا روزہ رکھتے تھے۔

انھوں نے کہا پھر ہم حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے بھی دریافت کرنے پر اسی طرح بیان فرمایا جیسے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تھا۔

پھر وہاں سے چلے اور ہم مروان کے پاس آئے تو حضرت عبدالرحمٰن نے ان دونوں کے جوابات سے آگاہ کیا۔

مُحَمَّدٍ لَتَرْكَبَنَّ دَابَّتِيْ هٰذِهِ فَإِنَّهَا بِالْبَابِ فَلْتَذْهَبَنَّ إِلَى أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَإِنَّهُ بِأَرْضِهِ بِالْعَقِيْقِ فَلْتُخْبِرَنَّهُ ذٰلِكَ قَالَ فَرَكِبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَرَكِبْتُ مَعَهُ حَتّٰى أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَتَحَدَّثَ مَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَاعَةً ثُمَّ ذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا عِلْمَ لِيْ بِذٰلِكَ إِنَّمَا أَخْبَرَنِيْهِ مُخْبِرٌ۔

پس مروان نے کہا اے ابو محمد (عبدالرحمٰن) میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم میری اس سواری پر جو دروازہ پر موجود ہے سوار ہو کر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاؤ جو اپنی اراضی عقیق میں موجود ہیں انھیں اس بات کی خبر دو۔ پس حضرت عبدالرحمٰن اور میں سوار ہوئے، حتیٰ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے کچھ دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ پھر اس مسئلہ کا ذکر کیا۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھے اس بات کا علم نہیں تھا۔ مجھے تو ایک شخص نے ایسے ہی خبر دی تھی،

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ ثُمَّ اغْتَسَلَ بَعْدَ مَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ وَكِتَابُ اللّٰهِ تَعَالٰى يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوْهُنَّ يَعْنِي الْجِمَاعَ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ يَعْنِي الْوَلَدَ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ يَعْنِي حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ قَدْ رُخِّصَ لَهُ أَنْ يُجَامِعَ وَيَبْتَغِيَ الْوَلَدَ وَيَأْكُلَ وَيَشْرَبَ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَمَتٰى يَكُوْنُ الْغُسْلُ إِلَّا بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَهٰذَا لَا بَأْسَ

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ جس شخص نے احتلام کے علاوہ جماع کی صورت میں بحالت جنابت صبح کی ماہ رمضان المبارک میں پھر اس نے طلوع فجر کے بعد غسل کر لیا تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور قرآن اس پر ناطق ہے کہ اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ نے فرمایا! تمہارے لیے ماہِ رمضان کی راتیں بیویوں کی قربت کے لیے حلال قرار دی ہیں وہ تمہارے لباس اور تم ان کے لباس ہو، اللہ تعالیٰ کو علم ہے، تمہاری خواہشات کا علم ہے پس اس نے تم پر کرم فرمایا، تمہاری توبہ قبول فرمائی اور بخشش عطا کی پس تم ماہ رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جا سکتے ہو، اور وہ تلاش کرو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقدر کیا ہے، یعنی اولاد طلب کرو، اور کھاؤ، پیو جب تک فجر کی سفید دھار، سیاہ دھار سے نمایاں نہ ہو جائے۔

پس جب ایک شخص کو طلوع فجر تک اولاد کی طلب ہو، کھانے پینے کی اجازت دی گئی ہے تو طلوع فجر کے علاوہ غسل کب ہو گا؟ پس اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہی حضرت

۳۴۸ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ وَالْعَامَّةِ مِنَ الْفُقَهَاءِ۔

امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جمہور فقہاء و علماء کا قول ہے۔

بَابُ ۱۳۳ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

باب ۱۳۳ بوسہ، روزہ دار کے لیے؟

۳۴۹ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا قَبَّلَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ صَائِمٌ فَوَجَدَ مِنْ ذَلِكَ وَجْدًا شَدِيدًا فَأَرْسَلَ امْرَأَتَهُ تَسْأَلُ لَهُ عَنْ ذَلِكَ فَدَخَلَتْ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهَا أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَرَجَعَتْ إِلَيْهِ فَأَخْبَرَتْهُ بِذَلِكَ فَزَادَهُ ذَلِكَ شَرًّا فَقَالَ إِنَّا لَسْنَا مِثْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِلُّ اللهُ لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ فَرَجَعَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَوَجَدَتْ عِنْدَهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ فَأَخْبَرَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَخْبَرْتِهَا أَنِّي أَفْعَلُ ذَلِكَ قَالَتْ أَخْبَرْتُهَا فَذَهَبَتْ إِلَى زَوْجِهَا فَأَخْبَرَتْهُ فَزَادَهُ ذَلِكَ شَرًّا وَقَالَ إِنَّا لَسْنَا مِثْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِلُّ اللهُ لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت زید بن اسلم نے حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث بیان کی کہ بے شک ایک شخص نے حالتِ روزہ اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا، پھر اس کو اس فعل پر سخت تکلیف ہوئی تو اس نے اپنی بیوی کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا تو انھوں نے خبر دی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے، عورت واپس آئی اور اپنے خاوند کو خبر دی، اس پر اس کی پریشانی اور بڑھ گئی، اور کہا ہم تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثل نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لیے جو چاہا فرمایا حلال و جائز ٹھہرایا ہے۔

وہ عورت پھر حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کے ہاں پایا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا اسے کیا ہوا؟ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تمام کیفیت بیان کی پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا آپ نے اسے خبر نہیں دی کہ میں بھی ایسے کر لیتا ہوں، کہا اس کو خبر دی گئی ہے مگر جب یہ اپنے خاوند کے پاس گئی تو اس نے اسے خبر دی تو اس کی پریشانی مزید بڑھی کیونکہ وہ کہتا ہے کہ ہم تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثل نہیں، اللہ تعالیٰ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَعْلَمُكُمْ بِحُدُودِهِ۔

نے جو چاہا اپنے رسول کے لیے حلال کر دیا ہے۔ اس پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جذبات میں آئے اور فرمایا بخدا میں تم تمام سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتقیا و پرہیز پر فائز ہوں اور حدود اللہ کو سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔

۳۵۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَائِشَةَ بِنْتَ طَلْحَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا هُنَالِكَ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْنُوَ إِلَى أَهْلِكَ تُقَبِّلُهَا وَتُلَاعِبُهَا قَالَ أُقَبِّلُهَا وَأَنَا صَائِمٌ قَالَتْ نَعَمْ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عمر بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ غلام ابو النضر نے روایت بیان کی انھیں حضرت عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ ان کے خاوند حضرت عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم آئے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا تمہیں کیا مانع ہے؟ تم اپنی بیوی کے پاس جاؤ اس کا بوسہ لو اور مزاح کرو۔ وہ بولے میرا روزہ ہے، کیا ایسی حالت میں بوسہ لوں؟ آپ نے فرمایا ہاں!

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ بِالْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ إِذَا مَلَكَ نَفْسَهُ عَنِ الْجِمَاعِ فَإِنْ خَافَ أَنْ لَا يَمْلِكَ نَفْسَهُ فَالْكَفُّ أَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى. وَالْعَامَّةِ قَبْلَنَا

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا روزے دار کو اپنی بیوی کا بوسہ لینے میں کوئی ڈر نہیں جبکہ وہ اپنے نفس پر کنٹرول رکھ سکتا ہے اور اگر ڈر ہو کہ وہ نفس کو قابو نہیں کر سکے گا تو بوسہ نہ لینا افضل ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پہلے فقہاء کا یہی قول ہے۔

۳۵۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْقُبْلَةِ وَالْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ بے شک وہ روزہ دار کو بوسہ لینے اور مباشرت سے منع فرماتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ ۱۳۴ اَلْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ

روزے دار کا پچھنے لگوانا

۳۵۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ اِنَّهُ كَانَ يَحْتَجِمُ بَعْدَ مَا تَغْرُبُ الشَّمْسُ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حدیث بیان فرمائی کہ بیشک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روزے کی حالت میں پچھنے (سنگی) لگوا لیتے تھے۔ اور سورج کے غروب ہونے کے بعد بھی لگواتے تھے۔

(ت)؛ یعنی روزہ میں اور بلا روزہ دونوں صورتوں میں سنگی (پچھنے) لگوا لیتے تھے۔ (تالیش قصوری)

۳۵۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ اَنَّ سَعْدًا وَابْنَ عُمَرَ كَانَ يَحْتَجِمَانِ وَهُمَا صَائِمَانِ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ حضرت سعد اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں بہ حالتِ روزہ پچھنے لگوالیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَاْسَ بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ وَاِنَّمَا كُرِهَتْ مِنْ اَجْلِ الضُّعْفِ فَاِذَا اَمِنَ ذٰلِكَ فَلَا بَاْسَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا روزہ دار پچھنے لگوانے میں کوئی ڈر نہیں، لیکن کمزوری کا خطرہ ہو تو پھر مکروہ ہے، اور اگر ضعف کا خوف نہ ہو تو کوئی حرج نہیں حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔

۳۵۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَبِيْ قَطُّ احْتَجَمَ اِلَّا وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ہشام ابن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد ماجد ہمیشہ بحالت روزہ پچھنے لگوا لیتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

اَلصَّائِمُ تَذْرَعُهُ الْقَيْءُ اَوْ يَتَقَيَّاُ بَابُ ۱۳۵

باب ۱۳۵ روزے دار کا قصداً یا بلا قصد قے کا حکم؟

۳۵۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی

www.sirat-e-mustaqeem.com

ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنِ اسْتَقَآءَ وَهُوَ صَآئِمٌ فَعَلَيْهِ الْقَضَآءُ وَمَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ۔

کہ ہم سے نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت بیان کی کہ انھوں نے فرمایا جو روزہ دار قصداً قے کرے اس پر قضا واجب ہے اور جس روزہ دار کو خود بخود قے آ جائے اس پر کوئی چیز واجب نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام اعظم حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

بَابُ ۱۳۶ اَلصَّوْمُ فِي السَّفَرِ!

باب ۱۳۶ سفر میں روزہ

۳۵۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَصُوْمُ فِي السَّفَرِ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے نافع نے بیان کیا کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر میں روزہ نہیں رکھتے تھے۔

۳۵۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ ثُمَّ اَفْطَرَ فَاَفْطَرَ النَّاسُ مَعَهٗ وَكَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ وَكَانُوْا يَاْخُذُوْنَ بِالْاَحْدَثِ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے حدیث بیان فرمائی حضرت عبیداللہ بن عبداللہ سے، انھوں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ بے شک رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال ماہ رمضان میں نکلے تو آپ روزہ سے تھے، یہاں تک کہ مقام کدید پہنچے، وہاں آپ نے روزہ افطار کیا تو دیگر لوگوں نے بھی روزہ افطار کر لیا، فتح مکہ ماہ رمضان میں ہوا۔ انھوں نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نئے معمول کو دیکھ کر از خود وہی کام شروع کر لیتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ شَآءَ صَامَ فِي السَّفَرِ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ وَالصَّوْمُ اَفْضَلُ لِمَنْ قَوِيَ عَلَيْهِ وَاِنَّمَا بَلَغَنَا

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو چاہے سفر میں روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے، اور جسے روزہ رکھنے کی طاقت ہے اسے روزہ رکھنا افضل ہے اور

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْطَرَ حِيْنَ سَافَرَ اِلٰى مَكَّةَ لِاَنَّ النَّاسَ شَكَوْا اِلَيْهِ الْجُهْدَ مِنَ الصَّوْمِ فَاَفْطَرَ لِذٰلِكَ وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ حَمْزَةَ الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَهٗ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔

ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفر مکہ مکرمہ میں روزہ افطار کیا۔ اس لیے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روزے کی شدت کی شکایت کی تھی۔ اس لیے آپ نے افطار کو اختیار فرمایا۔ نیز حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہمیں ملی کہ انھوں نے سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا اگر تو روزہ رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے اور چاہے تو افطار کر۔

بَابُ ۱۳۷ قَضَاءِ رَمَضَانَ هَلْ يُفَرَّقُ؟

باب ۱۳۷ کیا ماہ رمضان کے روزے کی قضا مسلسل ہے

۳۵۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يُفَرِّقُ قَضَاءَ رَمَضَانَ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ ماہِ رمضان المبارک کے روزوں کی قضا مسلسل ہے۔

۳۵۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا هُرَيْرَةَ اخْتَلَفَا فِيْ قَضَاءِ رَمَضَانَ قَالَ اَحَدُهُمَا يُفَرِّقُ بَيْنَهٗ وَقَالَ الْاٰخَرُ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَهٗ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم ماہِ رمضان المبارک کے قضا روزوں کے بارے میں اختلاف کیا ہے، ان میں سے ایک فرماتے ہیں کہ قضا روزے متفرق رکھیں اور دوسرے کا فرمان ہے کہ مسلسل رکھیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْجَمْعُ بَيْنَهٗ اَفْضَلُ وَاِنْ فَرَّقْتَهٗ وَاَحْصَيْتَ الْعِدَّةَ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةُ قَبْلَنَا۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ قضا روزوں کا مسلسل رکھنا افضل ہے اور اگر تم متفرق رکھ کر گنتی مکمل کرلیں تو کوئی مضائقہ نہیں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہم سے پہلے علماء کرام کا قول ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب ۱۳۸ مَنْ صَامَ تَطَوُّعًا ثُمَّ اَفْطَرَ

۳۶۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ اَنَّ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ اَصْبَحَتَا صَائِمَتَيْنِ مُتَطَوِّعَتَيْنِ فَاُهْدِيَ لَهُمَا طَعَامٌ فَاَفْطَرَتَا عَلَيْهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَبَدَرَتْنِيْ بِالْكَلَامِ وَكَانَتِ ابْنَةَ اَبِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ اَنَا وَعَائِشَةُ صَائِمَتَيْنِ مُتَطَوِّعَتَيْنِ فَاُهْدِيَ لَنَا طَعَامٌ فَاَفْطَرْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِيَا يَوْمًا مَّكَانَهٗ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ صَامَ تَطَوُّعًا ثُمَّ اَفْطَرَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةِ قَبْلَنَا۔

باب ۱۳۸ نفلی روزے کا توڑنا؟

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے حدیث بیان فرمائی کہ بیشک حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک دن نفلی روزہ رکھا پھر ان کی خدمت میں ہدیہ کا کھانا آیا۔ تو انھوں نے روزہ افطار کر لیا۔ اسی اثنا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی گھر میں داخل ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرنے میں مجھ پر سبقت اختیار کی، کیونکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی تھی۔ انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں اور حضرت عائشہ نے آج نفلی روزہ رکھا تھا۔ پھر ہدیہ کا کھانا آیا تو ہم نے اس سے روزے افطار کر لیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس روزے کے بدلے بطور قضا ایک ایک روزہ اور رکھیں۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ جس شخص نے نفلی روزہ رکھا پھر اسے توڑا تو اس پر قضا ہے اور یہی امام ابو حنیفہ اور اسلاف کا قول ہے۔

باب ۱۳۹ تَعْجِيْلُ الْاِفْطَارِ

۳۶۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

باب ۱۳۹ افطار میں جلدی؟

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابو حازم بن دینار نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْإِفْطَارَ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک وہ روزہ افطار کرنے میں عجلت سے کام لیتے رہیں گے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ وَصَلٰوةُ الْمَغْرِبِ أَفْضَلُ مِنْ تَأْخِيرِهِمَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةِ۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا روزے کے افطار اور نماز مغرب میں جلدی کرنا افضل ہے تاخیر سے۔ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جمہور کا یہی قول ہے۔

۳۶۲ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ كَانَا يُصَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ حِينَ يَنْظُرَانِ اللَّيْلَ الْأَسْوَدَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَانِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فِي رَمَضَانَ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ بے شک انہیں خبر دی کہ بے شک حضرت عمر بن خطاب حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں مغرب کی نماز رات کی سیاہی دیکھتے ہی ادا فرماتے تھے اور پھر روزہ افطار کرتے نماز کی ادائیگی کے بعد ماہ رمضان المبارک میں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهُ وَاسِعٌ فَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ بَعْدَهَا وَكُلٌّ لَا بَأْسَ بِهِ۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ان تمام اقوال میں وسعت ہے کہ جو شخص چاہے نماز کی ادائیگی سے قبل روزہ افطار کرلے یا چاہے تو نماز ادا کرنے کے بعد روزہ افطار کرے، اور ان تمام صورتوں کو اختیار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

بَابُ ۱۴۰ الرَّجُلُ يُفْطِرُ قَبْلَ الْمَسَاءِ وَيَظُنُّ أَنَّهُ قَدْ أَمْسٰى

باب ۱۴۰ قبل از غروب افطار؟

۳۶۳ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَفْطَرَ فِي يَوْمٍ رَمَضَانَ فِي يَوْمٍ غَيْمٍ وَرَأٰى أَنَّهُ قَدْ أَمْسٰى أَوْ غَابَتِ الشَّمْسُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ الْخَطْبُ يَسِيرٌ وَقَدِ

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے بیان کیا کہ بے شک حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک دن جبکہ بادل چھائے ہوئے تھے اس گمان پر روزہ افطار کرلیا کہ شام ہو چکی ہے یا سورج غروب ہو گیا ہے۔ اسی اثناء میں ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا یا امیر المومنین ابھی تو سورج چمک رہا ہے۔ اس پر آپ نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اجْتَهَدْنَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ اَفْطَرَ وَهُوَ يَرٰى اَنَّ الشَّمْسَ قَدْ غَابَتْ ثُمَّ عَلِمَ اَنَّهَا لَمْ تَغِبْ لَمْ يَاْكُلْ بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ وَلَمْ يَشْرَبْ وَعَلَيْهِ قَضَاءُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

فرمایا قضا آسان ہے اور بے شک ہم نے بہت کوشش کی۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جو شخص اس گمان پر روزہ افطار کرے کہ سورج غروب ہو چکا ہے، پھر اسے پتہ چلے کہ ابھی تو دن باقی ہے، تو پھر اس بقیہ وقت میں کوئی چیز نہ کھائے پیئے نیز اس پر اس روزہ کی قضاء لازم ہے، اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۴۱ اَلْوِصَالُ فِي الصِّيَامِ

باب ۱۴۱ مسلسل روزے رکھنا؟

۳۶۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلسل روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے جب آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ تو پے در پے روزہ رکھتے ہیں تو آپ نے جواباً فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں، میں کھلایا اور پلایا جاتا ہوں۔

۳۶۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ فَاكْلَفُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا لَكُمْ بِهٖ طَاقَةٌ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے ابوالزناد نے اعرج سے روایت بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان فرمایا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ تم لگاتار روزے نہ رکھا کرو، خبردار مسلسل روزے نہ رکھو، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! آپ تو لگاتار روزے رکھتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں، بے شک میں رات گزارتا ہوں اس حال میں کہ مجھے میرا رب کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے تم اسی کے مکلف بنائے گئے ہو جس کی تم طاقت رکھتے ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ الْوِصَالُ مَكْرُوْهٌ وَهُوَ اَنْ يُّوَاصِلَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَوْمَيْنِ فِي الصَّوْمِ لَا يَأْكُلُ فِي اللَّيْلِ شَيْئًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اسی پر ہمارا معمول ہے کہ لگاتار روزے رکھنا مکروہ ہے، اور مسلسل روزے کی طرح کیفیت یہ ہے کہ انسان دو دن رات کچھ نہ کھائے پیئے۔ اور یہی قول امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

باب ۱۴۲ صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ

باب ۱۴۲ عرفہ کا روزہ؟

۳۶۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ ابْنَةِ الْحَارِثِ اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا فِيْ صَوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ صَائِمٌ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلَتْ اُمُّ الْفَضْلِ بِقَدَحٍ مِّنْ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهٗ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں سالم بن ابو النضر نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ غلام عُمیر سے حدیث بیان کی انھوں نے حضرت ام الفضل بنت حارث سے روایت کی کہ بعض لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عرفہ (۹/ ذوالحجۃ المبارک) کے روزہ کے بارے میں شک کیا بعض نے کہا آپ نے روزہ رکھا ہے اور بعض دوسروں نے کہا کہ آپ روزے سے نہیں تھے، پس ام الفضل کو ایک پیالہ دودھ کا دے کر بھیجا حالانکہ آپ میدانِ عرفات میں قیام فرما تھے تو آپ نے اس دودھ کو نوش فرمالیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَّنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ فَاِنَّمَا صَوْمُهٗ تَطَوُّعٌ فَاِنْ كَانَ اِذَا صَامَهٗ يُضْعِفُهٗ ذٰلِكَ عَنِ الدُّعَاءِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَالْاِفْطَارُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جو شخص چاہے عرفہ کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے کیونکہ یہ اس کا نفلی روزہ ہوگا اور جو شخص گمان کرتا ہے کہ اگر اس نے روزہ رکھا تو وہ دعا مانگنے میں سست ہو جائے گا تو اسے روزہ رکھنے کی بجائے افطار افضل ہے۔

باب ۱۴۳ اَلْاَيَّامُ الَّتِيْ يُكْرَهُ فِيْهَا الصَّوْمُ!

باب ۱۴۳ جن دنوں میں روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

۳۶۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عمر بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام ابو النضر

www.sirat-e-mustaqeem.com

بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى صِيَامِ اَيَّامِ مِنًى۔

نے حضرت سلیمان بن یسار سے حدیث بیان کی کہ بیشک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ کے دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۶۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْهِ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ فَقُرِّبَ لَهٗ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لِاَبِيْهِ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ كُلْ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُنَا بِالْفِطْرِ فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یزید بن عبداللہ بن الہاد نے حضرت عقیل بن ابی طالب کے آزاد کردہ غلام ابومرہ سے بیان کیا کہ بے شک حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص اپنے والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوئے ایام تشریق میں، ان کے پاس کھانا لایا گیا تو انھوں نے فرمایا تم بھی کھاؤ، تو اپنے والد ماجد سے حضرت عبداللہ نے عرض کیا، میرا روزہ ہے، انھوں نے کہا کھائیے! کیا تو نہیں جانتا کہ ان دنوں میں ہمیں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُصَامَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ لِمُتْعَةٍ وَّلَا لِغَيْرِهَا لِمَا جَآءَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا مِنْ قَبْلِنَا وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ يَصُوْمُهَا الْمُتَمَتِّعُ الَّذِيْ لَا يَجِدُ الْهَدْيَ اَوْ فَاتَتْهُ الْاَيَّامُ الثَّلَاثَةُ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے، ایام تشریق میں کسی شخص کو روزہ رکھنا مناسب نہیں، متمتع ہو یا نہ، اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ یہی حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے اسلاف فقہاء کا قول ہے، اور امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ وہ متمتع روزہ رکھے گا جس نے قربانی نہ پائی یا اس کے دس ذوالحجہ سے پہلے تین دن فوت ہو گئے۔

۱۴۴ اَلنِّيَّةُ فِي الصَّوْمِ مِنَ اللَّيْلِ

باب ۱۴۴ رات کو روزے کی نیت کرنا

۳۶۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَا يَصُوْمُ مَنْ اَجْمَعَ الصِّيَامَ

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس کا

قَبْلَ الْفَجْرِ۔

روزہ صحیح نہیں ہوگا جب تک وہ طلوعِ فجر سے پہلے نیت نہ کرلے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَمَنْ اَجْمَعَ اَيْضًا عَلَى صِيَامٍ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ فَهُوَ صَائِمٌ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ غَيْرُ وَاحِدٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْعَامَّةِ قَبْلَنَا۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جس نے زوال سے قبل بھی نیت کرلی تو اس کا روزہ بھی درست ہوگا۔ اور اسی طرح ان کے علاوہ دوسروں سے بھی اسی طرح روایت کیا گیا ہے، اور حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے جمہور کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۴۵ اَلْمُدَاوَمَةُ عَلَى الصِّيَامِ

باب ۱۴۵ دائمی روزے

۳۷۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى يُقَالَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى يُقَالَ لَا يَصُوْمُ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهُ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِيْ شَعْبَانَ

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ ہمیں ابوالنضر نے حدیث بیان کی انھوں نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روزہ رکھنا شروع فرماتے تو مسلسل رکھتے حتیٰ کہ گمان کیا جاتا کہ اب افطار نہیں کریں گے اور اسی طرح جب افطار کرتے تو خیال گزرتا کہ اب شاید روزہ نہیں رکھیں گے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ماہِ رمضان کے علاوہ کسی اور ماہ کے مکمل روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ نیز ماہ شعبان سے زیادہ کسی اور ماہ میں روزے رکھتے بھی نہیں دیکھا۔

بَابُ ۱۴۶ صَوْمُ عَاشُوْرَاءَ

باب ۱۴۶ دس محرم کا روزہ

۳۷۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے خبر دی کہ بے شک انھوں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان

www.sirat-e-mustaqeem.com

سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ۔

يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَآءُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا الْيَوْمُ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ لَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهٗ وَاَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَآءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَآءَ فَلْيُفْطِرْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ صِيَامُ عَاشُوْرَآءَ كَانَ وَاجِبًا قَبْلَ اَنْ يُّفْتَرَضَ رَمَضَانُ ثُمَّ نَسَخَهٗ شَهْرُ رَمَضَانَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ مَنْ شَآءَ لَمْ يَصُمْهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ قَبْلَنَا۔

سے سنا جس سال انھوں نے حج کیا اور وہ منبر پر تشریف لائے تو فرما رہے تھے:۔

اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرما رہے تھے کہ یہ عاشورا کا دن ہے، اس دن کا روزہ اللہ تعالیٰ نے تم پر لازم نہیں فرمایا، البتہ میں روزے سے ہوں اور تم میں سے جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عاشورہ کا روزہ ماہ رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے فرض تھا۔ پھر ماہ رمضان نے اسے منسوخ کر دیا۔ پس وہ نفلی ہے، اگر کوئی نہ رکھنا چاہے تو نہ رکھے، اور یہی امام ابوحنیفہ اور ہمارے عام علماء کا قول ہے۔

بَابُ ۱۴۷ لَيْلَةُ الْقَدْرِ

باب ۱۴۷ شب قدر

۳۷۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ ابن دینار نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شب قدر کو ماہ رمضان المبارک کے آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

۳۷۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شب قدر کو ماہ رمضان المبارک کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔

بَابُ ۱۴۸ اَلْاِعْتِكَافُ

باب ۱۴۸ اعتکاف

۳۷۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِيْ اِلَيَّ رَاْسَهٗ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت عروۃ ابن زبیر سے روایت کیا وہ عمرۃ بنت عبدالرحمٰن سے مروی ہیں کہ انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ بے شک انھوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعتکاف فرماتے تو اپنا سر اقدس میری طرف جھکا دیتے تھے اور میں آپ کے سر اقدس میں کنگھی کیا کرتی تھی اور بلا حاجت ضروریہ آپ کبھی گھر میں تشریف نہ لاتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَخْرُجُ الرَّجُلُ اِذَا اعْتَكَفَ اِلَّا لِلْغَائِطِ اَوِالْبَوْلِ وَاَمَّا الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ وَهُوَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ۔

امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسی پر ہمارا معمول ہے کہ معتکف (مقام اعتکاف سے) پیشاب پاخانہ کے علاوہ باہر نہ نکلے، بہر حال کھانا پینا مقام اعتکاف پر ہی کرے اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

۳۷۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْوُسْطَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتّٰى اِذَا كَانَ لَيْلَةُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ يَخْرُجُ فِيْهَا مِنْ اِعْتِكَافِهٖ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ وَقَدْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَ

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یزید بن عبداللہ بن الہاد نے محمد بن ابراہیم سے روایت کی، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے، وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ماہ رمضان المبارک کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے، پھر ایک سال آپ نے ماہ رمضان المبارک کی اکیسویں شب کو اعتکاف شروع فرمایا، اور یہ وہی رات تھی جب آپ اعتکاف سے باہر تشریف لایا کرتے تھے۔

آپ نے فرمایا جو شخص میرے ساتھ معتکف ہوا سے چاہیے کہ وہ ماہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ میں اعتکاف

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَقَدْ رَأَيْتُنِيْ مِنْ صَبِيْحَتِهَا أَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْهَا فِيْ كُلِّ وِتْرٍ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ سَقْفُهُ عَرِيْشًا فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ فَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ وَعَلٰى جَبْهَتِهٖ وَأَنْفِهٖ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صُبْحِ لَيْلَةِ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ۔

بیٹھے، اور میں نے ضرور اس رات (شب قدر) کو دیکھا پھر مجھے بھلا دیا گیا، میں دیکھتا ہوں کہ میں اس رات (شب قدر) کی صبح کو پانی اور خمیر مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں، پس تم اسے (شب قدر) آخری عشرہ میں تلاش کرو، خصوصاً طاق راتوں میں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس رات بارش ہوئی تھی، اور مسجد کی چھت شاخوں اور پتوں سے بنی ہوئی تھی، پس مسجد کی چھت ٹپکتی رہی میری آنکھوں نے دیکھا (یعنی میں نے بچشم خود دیکھا) کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اکیسویں شب کی صبح کو نماز ادا فرمائی اور چہرۂ مبارک کو پھیرا تو آپ کی پیشانی اور بینی مبارک پر گیلی مٹی اور پانی کے آثار نمایاں تھے۔

٣٧٦ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ سَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ الزُّهْرِيَّ عَنِ الرَّجُلِ الْمُعْتَكِفِ يَذْهَبُ لِحَاجَةٍ تَحْتَ سَقْفٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ لِلْمُعْتَكِفِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُقْضِيَ الْحَاجَةَ مِنَ الْغَائِطِ أَوِ الْبَوْلِ أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ أَوْ أَنْ يَمُرَّ تَحْتَ السَّقْفِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ میں نے ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، کیا معتکف کے لیے چھت والے مکان میں جانا مناسب ہے؟ تو انھوں نے فرمایا اس میں کوئی ڈر نہیں۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اسی پر ہمارا عمل ہے کہ معتکف، قضائے حاجت (پیشاب پاخانہ) کے لیے گھر جا سکتا ہے، اور اسی طرح چھت والے مکان سے گزر سکتا ہے، اور یہی امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الْحَجِّ

بَابُ ۱۴۹ اَلْمَوَاقِيْتُ

۳۷۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ۔

باب ۱۴۹ احرام باندھنے کے مقام

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ کے آزاد کردہ غلام نافع نے حدیث بیان فرمائی وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے اور اہل شام جحفہ سے اور نجدی قرن سے احرام باندھیں۔

نیز حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا وہ گمان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور اہل یمن کا میقات

۳۷۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُّهِلُّوْا مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَ اَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلَ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَمَّا هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثُ فَسَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُخْبِرْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاَمَّا اَهْلُ الْيَمَنِ فَيُهِلُّوْنَ مِنْ يَلَمْلَمَ۔

حضرت امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے خبر دی کہ بے شک انھوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کو حکم دیا کہ وہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور اہل شام کو جحفہ سے اور نجدیوں کو قرن سے،

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بہرحال تین اطراف کے بارے میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود سنا ہے اور مجھے خبر دی گئی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہرحال یمن والے یلملم کے مقام سے احرام باندھیں۔

۳۷۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَحْرَمَ مِنَ الْفَرْعِ۔

حضرت امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مقام فرع سے احرام باندھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۸۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِي الثِّقَةُ عِنْدِي اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَحْرَمَ مِنْ اِيلِيَاءَ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ایک قابل اعتبار شخص نے مجھے حدیث بیان کی کہ بیشک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مقام ایلیاء سے احرام باندھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ هٰذِهِ مَوَاقِيتُ وَقَّتَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ اَنْ يُجَاوِزَهَا اِذَا اَرَادَ حَجًّا اَوْ عُمْرَةً اِلَّا مُحْرِمًا فَاَمَّا اِحْرَامُ عَبْدِ اللّٰهِ مِنَ الْفَرْعِ وَهُوَ دُوْنَ ذِي الْحُلَيْفَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَاِنَّ اَمَامَهَا وَقْتٌ اٰخَرُ وَهُوَ الْجُحْفَةُ وَقَدْ رُخِّصَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُحْرِمُوْا مِنَ الْجُحْفَةِ لِاَنَّهَا وَقْتٌ مِنَ الْمَوَاقِيتِ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَمْتِعَ بِثِيَابِهِ اِلَى الْجُحْفَةِ فَلْيَفْعَلْ۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اسی پر ہمارا عمل ہے۔ یہی وہ میقات ہیں جنھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا۔ پس کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ اگر وہ حج یا عمرہ کا ارادہ کرے اور یہاں سے بلا احرام گزرے۔ اور پھر حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مقام فرع سے احرام باندھا جبکہ یہ جگہ ذوالحلیفہ کی نسبت مکہ مکرمہ سے قریب ہے اس لیے کہ ذوالحلیفہ سے آگے ایک میقات جحفہ بھی ہے اور اہل مدینہ کو یہاں سے احرام باندھنے کی اجازت ہے، کیونکہ یہ بھی میقات ہی ہے، اور ہمیں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا تم میں سے اگر کوئی عام لباس میں جحفہ تک جانا چاہے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔

۳۸۱ اَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ يُوْسُفَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہمیں اسی طرح امام ابو یوسف نے اسحاق بن راشد سے خبر دی کہ وہ ابو جعفر محمد بن علی سے مروی ہیں اور انھوں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

بَابُ ۱۵۰ اَلرَّجُلُ يُحْرِمُ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ وَحَيْثُ يَنْبَعِثُ بِهِ بَعِيْرُهُ

باب ۱۵۰ نماز کے بعد اونٹ پر سوار ہو کر احرام باندھنا

۳۸۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ فَاِذَا انْبَعَثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ اَحْرَمَ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں نافع سے خبر دی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسجد ذوالحلیفہ میں نماز پڑھتے پھر اپنی سواری پر سوار ہونے قبل احرام باندھتے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۸۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ بَيْدَآءُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ تَكْذِبُوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا وَمَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِيْ مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ ہمیں موسیٰ بن عقبۃ نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ بے شک عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یہ وہ مقام ہے جس کے بارے میں تم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات پر جھوٹی نسبت رکھتے ہو کہ یہاں سے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں پر احرام نہیں باندھا البتہ آپ نے مسجد ذوالحلیفہ کے پاس احرام باندھا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ يُحْرِمُ الرَّجُلُ اِنْ شَآءَ فِيْ دُبُرِ صَلٰوتِهٖ وَاِنْ شَآءَ حِيْنَ يَنْبَعِثُ بِهٖ بَعِيْرُهٗ وَكُلٌّ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اسی پر ہمارا معمول ہے، کہ جو شخص احرام باندھنا چاہے تو اسے چاہیے کہ اپنی نماز ادا کرنے کے بعد احرام باندھے اور اگر چاہے تو اپنے اونٹ (سواری) پر سوار ہو کر باندھ لے۔ تمام صورتیں عمدہ ہیں۔ یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے مشہور فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ ۱۵۱ اَلتَّلْبِيَةِ

باب ۱۵۱ تلبیہ

۳۸۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ تَلْبِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَزِيْدُ فِيْهَا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَآءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تلبیہ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ تھا۔

انھوں نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس میں اتنے کلمات زیادہ پڑھا کرتے تھے

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ التَّلْبِيَةُ الْأُوْلَى الَّتِي رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا زِدْتَ فَهُوَ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہی ہمارا قول ہے، تلبیہ وہی پہلا تلبیہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے اور جو ان کلمات پر زیادہ کرے تو وہ مستحسن ہے، اور یہی امام اعظم اور فقہاء حنفیہ کا قول ہے۔

باب ۱۵۲ مَتَى يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ

باب ۱۵۲ تلبیہ کب تک پڑھا جائے؟

۳۸۵ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ كَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ.

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں محمد بن ابو بکر ثقفی نے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا۔ جب وہ دونوں عرفات کی طرف جا رہے ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آج تمہارے عمل کی کیا کیفیت تھی، انھوں نے جواب فرمایا تلبیہ کہنے والے تلبیہ کہہ رہے تھے اور انھیں کوئی بھی نامناسب نہیں سمجھتا تھا اور تکبیر کہنے والے تکبیر کہہ رہے تھے پر انھیں بھی کوئی منع نہیں کرتا تھا۔

۳۸۶ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ذٰلِكَ قَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ يَفْعَلُونَهُ فَأَمَّا نَحْنُ فَنُكَبِّرُ.

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ انھوں نے کہا اسی طرح ہم نے لوگوں کو کرتے دیکھا ہے بہر حال ہم تو تکبیر کہتے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِذٰلِكَ نَأْخُذُ عَلَى أَنَّ التَّلْبِيَةَ هِيَ الْوَاجِبَةُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا أَنَّ التَّكْبِيرَ لَا يُنْكَرُ عَلَى حَالٍ مِنَ الْحَالَاتِ وَالتَّلْبِيَةُ لَا يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ إِلَّا فِي مَوْضِعِهَا.

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہمارا اسی پر محمول ہے کہ اس دن تلبیہ واجب ہے، مگر تکبیر کسی بھی حال میں پڑھی جائے اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور تلبیہ کے لیے یہی مناسب ہے کہ اس کے مقام پر کہا جائے۔

۳۸۷ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ مجھے

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ يَدَعُ التَّلْبِيَةَ فِي الْحَجِّ إِذَا انْتَهَى إِلَى الْحَرَمِ حَتّٰى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يُلَبِّي حَتّٰى يَغْدُوَ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ فَإِذَا غَدَا تَرَكَ التَّلْبِيَةَ۔

نافع نے خبر دی کہ بیشک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تلبیہ موقوف فرما دیتے تھے جب حج کے لیے حرم شریف میں پہنچتے، یہاں تک کہ وہ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے، اور صفا و مروہ کی سعی فرماتے پھر تلبیہ پڑھنے لگتے حتیٰ کہ دوسرے دن منیٰ پھر عرفات تک جاتے اور پھر جب دوسری صبح ہوتی تو تلبیہ پڑھنا ترک کرتے۔

٣٨٨ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَتْرُكُ التَّلْبِيَةَ إِذَا رَاحَتْ إِلَى الْمَوْقِفِ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ بیشک حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب عرفات میں اپنے مقام پر پہنچ جاتی تھیں تو تلبیہ موقوف فرما دیتیں۔

٣٨٩ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عَلْقَمَةَ أَنَّ أُمَّهُ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَنْزِلُ بِعَرَفَةَ بِنَمِرَةَ ثُمَّ تَحَوَّلَتْ فِي الْأَرَاكِ فَكَانَتْ عَائِشَةُ تُهِلُّ مَا كَانَتْ فِي مَنْزِلِهَا وَمَنْ كَانَ مَعَهَا فَإِذَا رَكِبَتْ وَجَّهَتْ إِلَى الْمَوْقِفِ تَرَكَتِ الْإِهْلَالَ وَكَانَتْ تُقِيمُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْحَجِّ فَإِذَا كَانَ قَبْلَ هِلَالِ الْمُحَرَّمِ خَرَجَتْ حَتّٰى تَأْتِيَ الْجُحْفَةَ فَتُقِيمُ بِهَا حَتّٰى تَرَى الْهِلَالَ فَإِذَا رَأَتِ الْهِلَالَ أَهَلَّتْ بِالْعُمْرَةِ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ ہمیں حضرت علقمہ بن ابی علقمہ نے حدیث بیان فرمائی کہ بیشک ان والدہ ماجدہ نے انہیں خبر دی کہ بیشک حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرفات میں مقام نمرہ پر قیام فرماتی تھیں پھر اراک میں قیام فرماتی ہیں پھر جب تک آپ اور آپ کی رفقاء اپنی قیام گاہ میں رہتیں تلبیہ پڑھتی رہتیں تھیں اور جب سوار ہو کر موقف کی طرف متوجہ ہوتیں تو تلبیہ موقوف فرما دیتی تھیں، اور حج کے بعد مکہ مکرمہ میں قیام فرماتیں پھر ماہ محرم کا چاند نکلنے سے قبل جحفہ میں آجاتیں، حتیٰ کہ چاند دیکھ کر عمرہ کا احرام پہن لیتیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ أَوْ لَبّٰى حَتّٰى يَرْمِيَ الْجَمْرَةَ بِأَوَّلِ حَصَاةٍ رَمَى يَوْمَ النَّحْرِ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ مُنْفَرِدَةٍ لَبّٰى حَتّٰى يَسْتَلِمَ

حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو شخص حج یا قران کا احرام باندھے تو وہ اس وقت تک تلبیہ پڑھے جب تک قربانی کے دن جمرۂ اولیٰ پر کنکریاں نہ مارے پھر اسے موقوف کر دے اور جس شخص نے منفرد کا احرام باندھا وہ اس

www.sirat-e-mustaqeem.com

الرُّكْنَ لِلطَّوَافِ بِذٰلِكَ جَاءَ الْآثَارُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَغَيْرِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

وقت تک لبیک کہتا رہے، جب تک وہ طواف کے لیے حجر اسود کا بوسہ نہ لے لے۔ اس سلسلہ میں حضرت عبداللہ ابن عباس اور ان کے علاوہ دیگر صحابہ سے آثار روایت کیے گئے ہیں اور یہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر فقہاء کرام کا قول ہے۔

بَابُ ۱۵۳ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

باب ۱۵۳ تلبیہ باآواز بلند پڑھنا

۳۹۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ خَلَّادَ بْنَ السَّآئِبِ الْاَنْصَارِيَّ ثُمَّ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِيْ وَمَنْ مَعِيَ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ بِالتَّلْبِيَةِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ اَفْضَلُ مِنْ اِخْفَآئِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

۳۹۰ حضرت مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عبدالملک بن ابی بکر بن حارث ابن ہشام سے روایت کیا بے شک انھیں خلاد بن سائب انصاری نے خبر دی پھر بنی حارث بن خزرج سے ان سے روایت کیا کہ ان کے والد نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ میرے پاس جبریل امین علیہ السلام آئے اور مجھے کہا کہ میں اپنے اصحاب اور رفقاء کو حکم دوں کہ وہ تلبیہ (لبیک اللھم لبیک) باآواز بلند پڑھیں۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اسی پہ ہمارا عمل ہے کہ بلند آواز سے تلبیہ آہستہ کہنے سے افضل ہے اور یہی اعظم ابوحنیفہ اور عام فقہاء کا قول ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

بَابُ ۱۵۴ اَلْقِرَانُ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب ۱۵۴ حج اور عمرہ بیک وقت ادا کرنا

۳۹۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَسَدِيُّ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ كَانَ مِنْ اَصْحَابِهٖ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَحَلَّ مَنْ كَانَ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَاَمَّا

۳۹۱ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل اسدی نے خبر دی کہ انھیں سلیمان بن یسار نے بیان کیا بے شک حجۃ الوداع کے سال نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے بعض نے حج کا احرام باندھا اور بعض نے عمرہ کا۔ اور بعض نے حج اور عمرہ دونوں کی نیت کی۔ پس جنھوں نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا انھوں نے بعد از عمرہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

كَانَ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَلَمْ يَحِلُّوْا۔

احرام کھول دیا اور جنھوں نے حج یا حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا انھوں نے نہ کھولا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۹۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ خَرَجَ فِي الْفِتْنَةِ مُعْتَمِرًا وَقَالَ اِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَسَارَ حَتّٰى اِذَا ظَهَرَ عَلٰى ظَهْرِ الْبَيْدَاءِ الْتَفَتَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ وَقَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدًا اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا جَاءَ الْبَيْتَ طَافَ بِهٖ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا سَبْعًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ وَرَاٰى ذٰلِكَ مُجْزِيًا عَنْهُ وَاَهْدٰى۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے روایت کیا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما زمانۂ فتنہ میں وہ عمرہ ادا کرنے کے لیے روانہ ہوئے اور فرمایا اگر میں بیت اللہ شریف کی حاضری سے روکا گیا تو ہم وہی عمل کریں کہ جیسے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا۔ انھوں نے کہا پس آپ نکلے اور عمرہ کے لیے لبیک کہا حتیٰ کہ آپ مقام بیداء پر پہنچے اور اپنے رفقاء کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا حج وعمرہ دونوں کا ایک ہی حکم ہے اور میں تمہیں گواہ ٹھہراتے ہوئے کہتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کی بھی نیت کر لی ہے۔

پھر آپ بیت اللہ شریف حاضر ہوئے، طواف کیا صفا ومروہ کے درمیان سات سات پھیرے سعی فرمائی اس پر مزید اضافہ نہ فرمایا۔ اسی پر اکتفاء کیا اور قربانی کے جانور ذبح کیے۔

۳۹۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَخَلَنَا عَلَيْهِ قَبْلَ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ وَدَخَلَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَهٗ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ ثَآئِرُ الرَّاْسِ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنِّيْ ضَفَرْتُ رَاْسِيْ وَاَحْرَمْتُ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں صدقہ بن یسار مکی نے حدیث بیان کی انھوں نے کہا میں نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا جبکہ میں یوم ترویہ سے دو، تین روز قبل ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور لوگ بھی آپ کی خدمت میں معلومات حاصل کرنے کے لیے موجود تھے، اسی اثناء میں ایک یمنی آیا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس نے عرض کیا اے ابو عبدالرحمٰن! میں نے اپنے بال گوندھے ہوئے ہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِعُمْرَةٍ مُفْرِدَةٍ فَمَا ذَا تَرٰى قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ كُنْتَ مَعَكَ حِيْنَ اَحْرَمْتَ لَاَمَرْتُكَ اَنْ تُهِلَّ بِهِمَا جَمِيْعًا فَاِذَا قَدِمْتَ طُفْتَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكُنْتَ عَلٰى اِحْرَامِكَ لَا تَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَتّٰى تَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا يَوْمَ النَّحْرِ وَتَنْحَرَ هَدْيَكَ وَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ خُذْ مَا تَطَايَرَ مِنْ شَعْرِكَ وَاهْدِ فَقَالَتْ لَهُ امْرَاَةٌ فِي الْبَيْتِ وَمَا هَدْيُهُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ هَدْيَةٌ ثَلٰثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ هَدْيَةٌ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ ابْنُ عُمَرَ حَتّٰى اِذَا اَرَدْنَا الْخُرُوْجَ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ اَجِدُ اِلَّا شَاةً لَكَانَ اَرٰى اَنْ اَذْبَحَهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَصُوْمَ۔

اور صرف عمرہ کا احرام باندھ رکھا ہے۔ اس مسئلہ میں آپ کیا فرماتے ہیں؟۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اگر میں تمہارے ساتھ احرام باندھنے کے وقت ہوتا تو میں تمہیں حج قران کے بارے میں کہتا۔ پھر تم بیت اللہ شریف کا طواف صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے اور احرام کی حالت میں رہتے اور تمہارے لیے احرام اتارنا جائز نہ ہوتا یہاں تک کہ قربانی کے دن تمہارے لیے سب کچھ حلال ہو جاتا جب تم قربانی کا جانور ذبح کر لیتے۔

آپ نے فرمایا اب تم اپنے بکھرے ہوئے بال کٹوا دو اور ہدی دو۔ گھر میں سے ایک عورت نے دریافت کیا "ہدی" کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، اس کی ہدی، اس خاتون نے تین بار سوال دہرایا اور آپ نے ہر بار یہی فرمایا۔ یہاں تک کہ آپ خاموش ہو گئے، پھر جب ہم نے آپ کے ہاں سے واپسی کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا! قسم بخدا! اگر مجھے صرف ایک بکری ملے تو میرے نزدیک روزہ رکھنے سے اس کا ذبح کرنا زیادہ محبوب ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ الْقِرَانُ اَفْضَلُ كَمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَاِذَا كَانَتِ الْعُمْرَةُ وَقَدْ حَضَرَ الْحَجُّ فَطَافَ لَهَا وَسَعٰى فَلْيُقَصِّرْ ثُمَّ لِيُحْرِمْ بِالْحَجِّ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ حَلَقَ وَشَاةٌ تُجْزِيْهِ كَمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اسی پر ہمارا عمل ہے کہ قران (حج و عمرہ بیک وقت) افضل ہے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب عمرہ کا ارادہ کر کے تمتع کرے تو طواف اور سعی صفا و مروہ کے بعد بال کٹوا لے پھر حج کے لیے احرام باندھے یوم النحر سر کے بال کٹوا کر ایک بکری ذبح کرے جیسا کہ آپ نے فرمایا یہی امام اعظم اور عام فقہاء کا قول ہے۔

۳۹۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ بے شک ہمیں محمد بن عبداللہ

بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ عَامَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ قَيْسٌ لَا يَصْنَعُ ذَلِكَ إِلَّا مَنْ جَهِلَ أَمْرَ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَا مَعَهُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ الْقِرَانُ عِنْدَنَا أَفْضَلُ مِنَ الْإِفْرَادِ بِالْحَجِّ وَإِفْرَادِ الْعُمْرَةِ فَإِذَا قَرَنَ طَافَ بِالْبَيْتِ لِعُمْرَتِهِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ طَوَافَيْنِ وَسَعْيَيْنِ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ طَوَافٍ وَاحِدٍ ثَبَتَ ذَلِكَ بِمَا جَاءَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ أَمَرَ الْقَارِنَ بِطَوَافَيْنِ وَسَعْيَيْنِ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۳۹۵ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ افْصِلُوا بَيْنَ حَجِّكُمْ وَعُمْرَتِكُمْ فَإِنَّهُ أَتَمُّ لِحَجِّ أَحَدِكُمْ وَأَتَمُّ لِعُمْرَتِهِ أَنْ يَعْتَمِرَ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْتَمِرُ الرَّجُلُ وَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَيَكُونُ ذَلِكَ فِي سَفَرَيْنِ

بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حدیث بیان کی انھوں نے حضرت سعید بن ابی وقاص اور ضحاک بن قیس سے سنا جس سال حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج فرمایا۔ یہ دونوں حج تمتع پر گفتگو کر رہے تھے۔ تمتع وہی شخص کر سکتا ہے جو احکام الٰہی سے ناواقف ہو۔ سعید بن وقاص نے کہا تمہیں غلطی فہمی ہے کیونکہ تمتع رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرمایا اور ہم بھی آپ کے ساتھ شریک تھے۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک قران افضل ہے اکیلے حج اور صرف عمرہ سے اور حج قران والا دو مرتبہ طواف اور سعی بین الصفا والمروہ کرے گا (یعنی) ایک طواف اور سعی حج کے لیے اور ایک طواف اور سعی عمرہ کی۔ ہمارے نزدیک ایک طواف وسعی سے دو افضل ہیں۔

اور اسی طرح حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی مروی ہے کہ بیشک انھوں نے قارن کو دو طواف اور دو بار سعی کرنے کا حکم دیا۔ اور اسی پر ہمارا معمول ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے فقہاء کا قول ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اپنے حج اور عمرہ کے درمیان تمیز کرو۔ اس طرح تمہارا حج بھی مکمل ہوگا اور عمرہ بھی! اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ حج کے علاوہ دوسرے مہینوں میں عمرہ ادا کرو۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آدمی عمرہ کرکے واپس گھر لوٹے اور پھر حج کے لیے جائے اور حج کرے۔ اس

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَفْضَلَ مِنَ الْقِرَانِ وَلٰكِنَّ الْقِرَانَ اَفْضَلُ مِنَ الْحَجِّ مُفْرَدًا وَالْعُمْرَةِ مِنْ مَكَّةَ وَالتَّمَتُّعِ وَالْحَجِّ مِنْ مَكَّةَ لِاَنَّهٗ اِذَا قَرَنَ كَانَتْ عُمْرَتُهٗ وَحَجَّتُهٗ مِنْ بَعِيْدٍ وَاِذَا تَمَتَّعَ كَانَتْ حَجَّتُهٗ مِنْ مَكَّةَ وَاِذَا اَفْرَدَ بِالْحَجِّ كَانَتْ عُمْرَتُهٗ مَكِّيَّةً وَالْقِرَانُ اَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

طرح دو سفروں میں حج اور عمرہ کی ادائیگی حج قران سے افضل ہے لیکن صرف حج سے قران افضل ہے۔ مکہ مکرمہ سے عمرہ کرنے اور وہی تمتع سے، کیونکہ جب قران کرے گا تو وہ اپنے شہر سے ہوگا اور اگر تمتع کرے گا تو صرف مکہ پاک سے ہی ہوگا، اور جب اکیلا حج کرے گا تو اس کا عمرہ مکی بنے گا، بہرحال قران افضل ہے۔ اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

مَنْ اَهْدٰى هَدْيًا وَهُوَ مُقِيْمٌ

باب ۵۵ گھر سے قربانی کا جانور بھیجنا

۳۹۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ عُمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ زِيَادَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ كَتَبَ اِلٰى عَائِشَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ اَهْدٰى هَدْيًا حُرِّمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَدْيِيْ فَاكْتُبِيْ اِلَيَّ بِاَمْرِكِ اَوْ بِاَمْرِ صَاحِبِ الْهَدْيِ قَالَتْ عُمْرَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ وَبَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِيْ ثُمَّ لَمْ يَحْرُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ كَانَ اَحَلَّهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُنْحَرَ الْهَدْيُ۔

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ ابن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انہیں عمرۃ بنت عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ بے شک زیاد بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف لکھا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جس شخص نے قربانی کا جانور بھیجا اس پر احرام میں جو باتیں حرام ہوتی ہیں حرام ہوگئیں۔ چنانچہ میں بھی قربانی کا جانور (مکہ مکرمہ) بھیج چکی ہوں (اس سلسلہ میں) آپ اپنا فیصلہ صادر فرمائیں۔ یا کسی سے کہلا بھیجیں۔

عمرۃ بنت عبدالرحمٰن نے کہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جو کچھ ابن عباس نے کہا ایسا نہیں ہے بلکہ میں نے خود ہدی کے لیے ہار تیار کیے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (وہ جانور) میرے والد ماجد (سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ہاتھ مکہ مکرمہ روانہ کیا۔ مگر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کوئی بات حرام نہیں ہوئی تھی جسے

www.sirat-e-mustaqeem.com

جسے اللہ تعالیٰ نے حلال ٹھہرایا ہے یہاں تک کہ وہ قربانی کے جانور ذبح ہوئے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَ اِنَّمَا يَحْرُمُ عَلَى الَّذِيْ يَتَوَجَّهُ مَعَ هَدْيِهٖ يُرِيْدُ مَكَّةَ وَقَدْ سَاقَ بَدَنَةً وَقَلَّدَهَا فَهٰذَا يَكُوْنُ مُحْرِمًا حِيْنَ يَتَوَجَّهُ مَعَ بَدَانَتِهِ الْمُقَلَّدَةِ بِمَا اَرَادَ مِنْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ فَاَمَّا اِذَا كَانَ مُقِيْمًا فِيْ اَهْلِهٖ لَمْ يَكُنْ مُحْرِمًا وَلَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ حَلَّ لَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ حلال چیزیں اسی وقت حرام ٹھہریں گی جب حج کرنے والا اپنے قربانی کے جانور کے ساتھ خود مکہ مکرمہ جائے ان کو ہار ڈالے وہ شخص اسی حالت میں محرم قرار دیا جائے گا۔ جب حج یا عمرہ کی نیت سے داخل مکہ مکرمہ ہوگا بہرحال جو شخص اپنے گھر مقیم ہوگا وہ محرم نہیں اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

بَابُ ۱۵۶ تَقْلِيْدُ الْبُدْنِ وَاِشْعَارُهَا

باب ۱۵۶ قربانی کے جانور کو نشان لگانا اور ہار ڈالنا

۳۹۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَهْدٰى هَدْيًا مِّنَ الْمَدِيْنَةِ قَلَّدَهٗ وَاَشْعَرَهٗ بِذِي الْحُلَيْفَةِ يُقَلِّدُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّشْعِرَهٗ وَذٰلِكَ فِيْ مَكَانٍ وَّاحِدٍ وَهُوَ مُوَجِّهٌ اِلَى الْقِبْلَةِ يُقَلِّدُهٗ بِنَعْلَيْنِ وَيُشْعِرُهٗ مِنْ شِقِّهِ الْاَيْسَرِ ثُمَّ يَسُوْقُ مَعَهٗ حَتّٰى يُوْقِفَ بِهٖ مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ ثُمَّ يَدْفَعُ بِهٖ مَعَهُمْ حَتّٰى اِذَا دَفَعُوْا فَاِذَا قَدِمَ مِنًى مِنْ غَدَاةِ يَوْمِ النَّحْرِ نَحَرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّحْلِقَ اَوْ يُقَصِّرَ وَكَانَ يَنْحَرُ هَدْيَهٗ بِيَدِهٖ يَصُفُّهُنَّ قِيَامًا وَّ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ حضرت نافع نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہمیں حدیث بیان فرمائی کہ جب وہ مدینہ طیبہ سے اپنے ساتھ قربانی کے جانور (ہدی) لے کر جاتے تو مقام ذوالحلیفہ میں جا کر اس کے گلے میں ہار وغیرہ ڈالتے اور اشعار (نشان لگاتے) کرتے، مگر نشان لگانے سے پہلے ہار یا رسی وغیرہ گلے میں ڈال لیتے تھے، دو کام ایک ہی جگہ کر کے قربانی کا منہ قبلہ شریف کی طرف کرتے (یعنی مکہ مکرمہ) کی طرف روانہ ہو جاتے) تقلید کے لیے اس کے گلے میں دو نعلیں ڈالتے اور نشان لگاتے۔ حج میں قربانی کے جانور ساتھ رکھتے یہاں تک کہ لوگوں کے ساتھ مقام عرفات میں قیام فرماتے۔ لوگوں کے ساتھ ہی واپس لوٹتے اور قربانی کے دن مقام منیٰ پہنچتے،

www.sirat-e-mustaqeem.com

يُوَجِّهُهُنَّ لِلْقِبْلَةِ ثُمَّ يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ۔

حلق یا قصر سے قبل اپنے ہاتھ سے قربانی کرتے، قربانی کے جانور قطار میں کھڑا کرتے، گوشت خود بھی کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے۔

۳۹۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا وَجَّهَ فِي سُنَامِ بُدْنَةٍ وَهُوَ يُشْعِرُهَا قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نافع نے حدیث بیان فرمائی کہ بیشک وہ اپنے قربانی کے اونٹ کی کوہان میں اشعار کرتے ہوئے کہتے بسم اللہ واللہ اکبر۔

۳۹۹ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُشْعِرُ بَدَنَتَهُ فِي الشِّقِّ الْأَيْسَرِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صِعَابًا مُقْرَنَةً فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَدْخُلَ بَيْنَهُمَا أَشْعَرَ مِنَ الشِّقِّ الْأَيْمَنِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُشْعِرَهَا وَجَّهَهَا إِلَى الْقِبْلَةِ قَالَ فَإِذَا أَشْعَرَهَا بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَكَانَ يُشْعِرُهَا بِيَدِهِ وَيَنْحَرُ بِيَدِهِ قِيَامًا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نافع نے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک وہ اپنے قربانی کے اونٹ کی کوہان میں بائیں طرف اشعار کرتے اور اگر جانوروں کو مل کر چلنے میں تکلیف محسوس فرماتے تو بائیں طرف اشعار کرتے۔ اس وقت جانور (ہدی) کا منہ قبلہ رخ فرما دیتے تھے اور کہتے بسم اللہ واللہ اکبر اور قربانی کے اونٹ کھڑے کر کے خود ذبح کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ التَّقْلِيدُ أَفْضَلُ مِنَ الْإِشْعَارِ وَالْإِشْعَارُ مِنَ الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صِعَابًا مُقْرَنَةً لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَدْخُلَ بَيْنَهُمَا فَلْيُشْعِرْهَا مِنَ الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ وَالْأَيْمَنِ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمارا یہی معمول ہے۔ تقلید افضل ہے۔ نشان لگانے سے اور اشعار افضل ہے بائیں جانب۔ اگر جانور کو تکلیف کا خدشہ نہ ہو، ورنہ دائیں طرف۔ بہرحال اشعار دائیں بائیں کرنا چاہیے۔

باب ۱۵۷ مَنْ تَطَيَّبَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ

باب ۱۵۷ قبل از احرام خوشبو لگانا

۴۰۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَجَدَرِيحَ طِيبٍ وَهُوَ بِالشَّجَرَةِ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عمر ابن خطاب کے آزاد کردہ غلام اسلم نے حدیث بیان کی کہ بے شک حضرت سیدنا فاروق اعظم عمر ابن خطاب

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَقَالَ مِمَّنْ رِيحُ هٰذَا الطِّيبِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ ابْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ مِنِّيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ مِنْكَ لَعَمْرُ اللّٰهِ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمُّ حَبِيْبَةَ طَيَّبَتْنِيْ قَالَ عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَتَرْجِعَنَّ فَلَتَغْسِلَنَّهُ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خوشبو کو محسوس فرمایا جبکہ وہ مقام شجرہ میں تھے۔ آپ نے پوچھا یہ کس شخص نے خوشبو لگا رکھی ہے۔ حضرت معاویہ بن ابوسفیان نے عرض کیا! یا امیر المؤمنین یہ خوشبو میں نے لگا رکھی ہے۔ آپ نے (تعجب سے) فرمایا مجھے اپنی عمر کی قسم! کیا یہ تجھ سے؟ حضرت امیر معاویہ نے عرض کیا! یا امیر المؤمنین مجھے یہ خوشبو ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ہمشیرہ معاویہ) نے لگائی دی تھی۔ آپ نے فرمایا تجھے قسم ہے! جاؤ اور اسے دھو ڈالو!۔

۴۴۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الصَّلْتُ بْنُ زُبَيْدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِهٖ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَدَ رِيحَ طِيبٍ وَهُوَ بِالشَّجَرَةِ وَاِلٰى جَنْبِهٖ كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ قَالَ مِمَّنْ رِيحُ هٰذَا الطِّيبِ قَالَ كَثِيْرٌ مِنِّيْ لَبَّدْتُ رَاْسِيْ وَاَرَدْتُ اَنْ لَّا اَحْلِقَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاذْهَبْ اِلٰى شَرَبَةٍ فَاذْلُكْ مِنْهَا رَاْسَكَ حَتّٰى تُنْقِيَهُ فَفَعَلَ كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں صلت بن زبید نے اپنے متعدد رشتہ داروں سے سنا کہ حضرت سیدنا فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقام شجرہ میں خوشبو محسوس فرمائی! اور آپ کے قریب کثیر بن صلت تھے تو ان سے آپ نے دریافت فرمایا یہ خوشبو کس شخص سے آرہی ہے؟ کثیر بن صلت نے عرض کیا! مجھ سے! کیونکہ میں نے اپنے بال مضبوطی سے باندھ لیے تھے اس لیے کہ میری نیت سر منڈانے کی نہیں تھی۔ آپ نے فرمایا حوض پر جاؤ اور اپنے سر کو اچھی طرح دھو ڈالو یہاں تک کہ خوشبو ختم ہو جائے۔ پس اسی طرح کثیر بن صلت نے عمل کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهٰذَا نَاْخُذُ وَاَرٰى اَنْ يَتَطَيَّبَ الْمُحْرِمُ حِيْنَ يُرِيْدُ الْاِحْرَامَ اِلَّا اَنْ يَتَطَيَّبَ ثُمَّ يَغْتَسِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بِهٖ بَاْسًا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب کوئی شخص) احرام باندھنے لگے تو خوشبو نہ لگائے البتہ خوشبو لگا کر غسل کر سکتا ہے۔ مگر امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک بوقت احرام خوشبو لگانے میں کوئی ڈر نہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ ۵۸ مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَعَطِبَ فِي الطَّرِيقِ أَوْ نَذَرَ بُدْنَةً

باب ۵۸: قربانی کے جانور کا چلنے سے عاجز ہونا یا نذر ماننا

۴۰۲ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ سَاقَ بُدْنَةً تَطَوُّعًا فَعَصَبَتْ فَنَحَرَهَا فَلْيَجْعَلْ قَلَائِدَهَا وَنَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ يَتْرُكُهَا لِلنَّاسِ يَأْكُلُونَهَا وَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ فَإِنْ هُوَ أَكَلَ مِنْهَا أَمَرَ بِأَكْلِهَا فَعَلَيْهِ الْغُرْمُ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی کہ وہ فرماتے تھے جو شخص بطور ہدیہ قربانی کا اونٹ لے جائے۔ پھر اس (نفلی قربانی) کے جانور کو (کسی سبب) ہلاکت کا خطرہ پیدا ہو جائے تو وہ اسے نحر کرے، قلادہ اور نعل اس کے خون میں ملائے اور گوشت کو لوگوں کے کھانے کے لیے چھوڑ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں البتہ اگر خود کھائے یا لوگوں کو کھانے کے لیے بلائے گا تو اس پر اس کی قیمت کے برابر فدیہ دینا لازم ہوگا۔

۴۰۳ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ صَاحِبَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْهَدْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْحَرْهَا وَاصْبُغِ قَلَائِدَهَا أَوْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا وَخَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا يَأْكُلُونَهَا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے خبر دی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہدی کے بارے میں سوال کیا کہ اگر قربانی کے جانور کو راستے میں ہی ہلاکت کا خطرہ لاحق ہو جائے تو کیا کرے۔ رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جانور کو ذبح کیا جائے، قلادہ و نعل اس کے خون میں ڈال دو اور گوشت کو لوگوں کے کھانے کے لیے چھوڑ دو!

۴۰۴ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ كُنْتُ أَرَى ابْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يُهْدِي فِي الْحَجِّ بُدْنَتَيْنِ بَدَنَتَيْنِ وَفِي الْعُمْرَةِ بَدَنَةً بَدَنَةً قَالَ وَرَأَيْتُهُ فِي الْعُمْرَةِ يَنْحَرُ بُدْنَةً

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن دینار نے حدیث سنائی کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب حج کی قربانی میں دو دو اونٹ بھیجا کرتے اور عمرہ میں ایک ایک اونٹ۔ میں نے دیکھا آپ نے اپنے قربانی کے اونٹ کو حضرت خالد بن اُسید رضی اللہ تعالیٰ

قَائِمَةٌ فِي حَرْبِ دَارِ خَالِدِ بْنِ سَيْدٍ وَكَانَ فِيهَا مَنْزِلُهُ وَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ طَعَنَ فِي لَبَّةِ بُدْنَتِهِ حَتَّى خَرَجَتْ سِنَةُ الْحَرْبَةِ مِنْ تَحْتِ كَتِفِهَا۔

کے مکان کے اطراف میں ذبح کیا، یہیں آپ ٹھہرے ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ آپ نے ہدی (قربانی کے جانور) کی گردن میں نیزہ اس چابکدستی سے مارا کہ اس کا پھل جانور کے پہلو سے پار ہو گیا۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَبُو جَعْفَرٍ الْقَارِيُّ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ أَهْدَى عَامًا بُدْنَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا بُخْتِيَّةٌ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہمیں خبر دی کہ ابو جعفر القاری عبداللہ عیاش ابن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک سال دو اونٹ قربانی حج کے لیے بھیجے جن میں سے ایک اونٹ بختی تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ كُلُّ هَدْيٍ تَطَوُّعٍ عَطِبَ فِي الطَّرِيقِ صُنِعَ بِهِ مَا صُنِعَ وَخُلِّيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ يَأْكُلُونَهُ وَيُعْجِبُنَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ إِلَّا مَنْ كَانَ مُحْتَاجًا إِلَيْهِ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے جو نفلی طور پر بھیجی گئی، قربانی راستہ میں ہلاک ہونے لگے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرے جیسا انھوں نے کیا اور اسے لوگوں کی ضرورت کے لیے چھوڑ دے مگر محتاج کے سوا اس کا کھانا کسی کے لیے مناسب نہیں۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ يَقُولُ الْهَدْيُ قُلِّدَ أَوْ أُشْعِرَ وَأُوقِفَ بِهِ عَرَفَةَ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ وہ فرماتے تھے ہدی قربانی کے اس جانور کو کہتے ہیں کہ جس کے گلے میں قلادہ ڈالا جائے یا اشعار شدہ ہو (یعنی اس کو نشان لگایا جائے) اور اسے عرفات میں لے جایا جائے۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ نَذَرَ بُدْنَةً فَإِنَّهُ يُقَلِّدُهَا نَعْلًا وَيُشْعِرُهَا ثُمَّ يَسُوقُهَا فَيَنْحَرُهَا عِنْدَ الْبَيْتِ أَوْ بِمِنًى يَوْمَ النَّحْرِ لَيْسَ لَهُ حِلٌّ دُونَ ذٰلِكَ وَمَنْ نَذَرَ جُزُورًا

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ جب کوئی شخص بطور نذر ہدی کا جانور بھیجے تو اس کی گردن میں جوتیوں کا ہار ڈالے اسے کوئی نشان لگائے پھر لے جائے۔ اسے بیت اللہ شریف کے قریب یا منیٰ میں قربانی کے دنوں میں ذبح کرے اس

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنَ الْإِبِلِ أَوِ الْبَقَرِ فَإِنَّهُ يَنْحَرُهَا حَيْثُ شَاءَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ غَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِهِ أَنَّهُمْ رَخَّصُوا فِي نَحْرِ الْبُدْنَةِ حَيْثُ شَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْهَدْيُ بِمَكَّةَ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ وَلَمْ يَقُلْ ذٰلِكَ فِي الْبُدْنَةِ فَالْبُدْنَةُ حَيْثُ شَاءَ إِلَّا أَنْ يَنْوِيَ الْحَرَمَ فَلَا يَنْحَرُهَا إِلَّا فِيهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ۔

۴۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ بُدْنَةٍ جَعَلَتْهَا امْرَأَتُهُ عَلَيْهَا قَالَ فَقَالَ سَعِيدٌ الْبُدْنُ مِنَ الْإِبِلِ وَمَحِلُّ الْبُدْنِ الْبَيْتُ الْعَتِيقُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ سَمَّتْ مَكَانًا مِنَ الْأَرْضِ فَلْيَنْحَرْهَا حَيْثُ سَمَّتْ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ بُدْنَةً فَبَقَرَةً فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بَقَرَةً فَعَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ لَمْ تَجِدْ بَقَرَةً

کی قربانی کی کوئی اور جگہ نہیں ہے اور جو شخص محض اونٹ یا گائے کی نذر مانے تو جہاں چاہے ذبح کرے۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: یہ تو ابن عمر کا ایک قول ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ کے بارے میں آیا ہے کہ انھوں نے عام اجازت دی ہے کہ قربانی کا جانور جہاں چاہو ذبح کرو۔ اور ان میں سے بعض کا فرمان ہے کہ قربانی مکہ مکرمہ میں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

نیز اونٹ گائے کی کوئی قید نہیں لہٰذا قربانی کا جو بھی جانور ہو جہاں چاہے ذبح کرے۔ ہاں البتہ اگر اس نے حرم پاک کی نیت کی ہو تو اس صورت میں حدود حرم میں ہی قربانی کرنی چاہیے۔ امام اعظم ابو حنیفہ، حضرت ابراہیم نخعی اور امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہی قول ہے۔

۴۸ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے عمر بن عبید اللہ انصاری نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بدنہ کے بارے دریافت کیا کیونکہ ان کی بیوی نے اس کی نذر مانی ہوئی تھی۔ انھوں نے کہا اس پر سعید بن مسیب نے فرمایا کہ بدنہ اونٹ کا ہے اور اسے ذبح کرنے کی جگہ بیت اللہ شریف (کا قرب) ہے اور اگر اس کے سوا کسی اور جگہ کی تعیین کی جائے گی تو اسے اسی جگہ ذبح کرنا چاہیے، اگر اونٹ نہ ملے تو گائے اور گائے بھی حاصل نہ ہو تو دس بکریاں۔

راوی نے کہا میں نے پھر سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا انھوں نے بھی وہی جواب دیا۔ جو سعید ابن مسیب نے فرمایا تھا، اس کے سوا کہ اگر گائے

سَبْعٌ مِّنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ سَالِمٌ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ الْبُدْنُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَلَهَا اَنْ تَنْحَرَهَا حَيْثُ شَاءَتْ اِلَّا اَنْ تَنْوِيَ الْحَرَمَ فَلَا تَنْحَرُهَا اِلَّا فِي الْحَرَمِ وَتَكُوْنُ هَدْيًا وَالْبَدَنَةُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ تُجْزِئُ عَنْ سَبْعَةٍ وَلَا تُجْزِئُ عَنْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

نہ ملے تو سات بکریاں۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر میں خارجہ بن زید ثابت کے ہاں پہنچا اور ان سے بھی دریافت کیا تو انھوں نے بھی سالم بن عبداللہ کی طرح فرمایا۔ پھر میں عبداللہ بن محمد بن علی کی خدمت میں حاضر ہوا انھوں نے بھی حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح جواب دیا۔

امام محمد نے فرمایا: 'بُدنہ' اونٹ یا گائے کا ہے، اور اسے جہاں چاہے ذبح کرے مگر جس شخص نے حرم کی نیت کی ہوگی۔ وہ صرف حرم میں ہی قربانی دے اور یہ اس کی طرف سے 'ہدی' قرار پائے گی اور اونٹ یا گائے کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے ایک ہی کافی ہے زیادہ کی طرف سے کفایت نہیں کرے گی۔ یہی امام اعظم اور عام فقہاء کا قول ہے۔

۱۵۹ اَلرَّجُلُ يَسُوْقُ بُدْنَةً فَيَضْطَرُّ اِلٰى رُكُوْبِهَا

باب ۱۵۹ قربانی کے جانور پر سواری کا حکم

۴۰۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ اِذَا اُضْطُرِرْتَ اِلٰى بَدَنَتِكَ فَارْكَبْهَا رُكُوْبًا غَيْرَ قَادِحٍ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے ہمیں روایت کیا کہ انھوں نے فرمایا جب کبھی تمہیں ضرورت لاحق ہو تو ہدی (قربانی کے جانور پر) سواری کر سکتے ہو۔ بشرطیکہ جانور کو کوئی تکلیف وغیرہ نہ ہو۔

۴۱۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ اِرْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزناد نے اعرج سے روایت کیا انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک شخص کے قریب سے گزرے وہ اپنی ہدی کے اونٹ کو لے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے

فَقَالَ لَهُ بَعْدَهَا مَرَّتَيْنِ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ ؛

عرض کیا یہ بدنہ ہے، آپ نے دو مرتبہ فرمایا افسوس ہے تجھے سوار ہو جاؤ۔ (یعنی فرمایا بڑے افسوس کی بات ہے تجھے اتنا بھی پتہ نہیں کہ اس پر سوار ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں یہ بات آپ نے دو مرتبہ فرمائی)۔

۴۱۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا انْتَجَتِ الْبُدْنَةُ فَلْيَحْمِلْ وَلَدَ مَا مَعَهَا حَتّٰى يُنْحَرَ مَعَهَا فَاِنْ لَمْ يَجِدْ لَهَا مَحْمَلًا فَلْيَحْمِلْهُ عَلٰى اُمِّهٖ حَتّٰى يُنْحَرَ مَعَهَا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ حضرت نافع نے بیان کیا کہ بے شک عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر "ہدی" کی اونٹنی بچہ جنے تو اسے بھی اس کے ساتھ لے جائیں اور اسے بھی اس کی ماں کے ساتھ ذبح کر ڈالیں اگر لے جانے میں دقت درپیش ہو تو اس کی ماں پر سوار کر کے لے جائیں یہاں تک کہ اس کے ساتھ ہی ذبح کر دیں۔

۴۱۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَوْ عُمَرَ شَكَّ مُحَمَّدٌ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ اَهْدٰى بُدْنَةً فَضَلَّتْ اَوْ مَاتَتْ فَاِنْ كَانَتْ نَذْرًا اَبْدَلَ لَهَا وَاِنْ كَانَتْ تَطَوُّعًا فَاِنْ شَاءَ اَبْدَلَ لَهَا وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهَا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع ابن عمر یا عمر رضی اللہ عنہ (راوی کو نام میں شک پڑ گیا) روایت بیان کی کہ وہ فرماتے تھے کہ جو شخص "ہدی" بھیجے اور وہ گم ہو جائے یا مر جائے تو اس کے بدلے میں وہ شخص اگر بطور نذر مانی تھی تو فدیہ ادا کرے۔ البتہ اگر نفلی تھی تو اختیار ہے چاہے فدیہ دے یا نہ دے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَمَنِ اضْطُرَّ اِلٰى رُكُوْبِ بُدْنَةٍ فَلْيَرْكَبْهَا فَاِنْ نَقَصَهَا بِذٰلِكَ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِمَا نَقَصَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس پر عمل ہے کہ جس شخص کو مجبوراً سوار ہونے کی ضرورت پڑ جائے تو ہدی کے جانور پر سوار ہو سکتا ہے مگر نقصان کی صورت میں اس کے ازالہ میں صدقہ دے۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

اَلْمُحْرِمُ يَقْتُلُ قُمْلَةً اَوْ غَيْرَهَا اَوْ يَنْتِفُ شَعْرًا

باب ۱۶۰ احرام کی حالت میں جوں وغیرہ کا مارنا اور بال توڑنا

۴۱۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع

قَالَ الْمُحْرِمُ لَا يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَنْتِفَ مِنْ شَعْرِهِ شَيْئًا وَلَا يَحْلِقَهُ وَلَا يُقَصِّرَهُ وَلَا أَنْ يُصِيبَهُ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَعَلَيْهِ فِدْيَةٌ كَمَا أَمَرَهُ اللهُ تَعَالَى وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُقَلِّمَ أَظْفَارَهُ وَلَا يَقْتُلُ قُمْلَةً وَلَا يَطْرَحُهَا مِنْ رَأْسِهِ إِلَى الْأَرْضِ وَلَا مِنْ جِلْدِهِ وَلَا مِنْ ثَوْبِهِ وَلَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَأْمُرُ بِهِ وَلَا يُعِينُ عَلَيْهِ

نے روایت کیا ہے کہ محرم کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اپنے بال اکھاڑے، کٹوائے، منڈوائے، اس کے سوا اس کے سر میں تکلیف ہو اور اس صورت میں بھی وہ فدیہ ادا کرے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اور اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے ناخن کاٹے، جوں مارے یا اپنے سر وغیرہ سے بال زمین پر گرائے نہ اپنے جسم سے نہ اپنے کپڑوں سے، نہ شکار کرے، نہ شکار میں کسی کی معاونت کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہی ہمارا معمول ہے اور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۶۱ الْحِجَامَةُ لِلْمُحْرِمِ

باب ۱۶۱ احرام کی حالت میں پچھنے لگانا

۴۱۴ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لَا يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ إِلَّا أَنْ يَضْطَرَّ إِلَيْهِ مِمَّا لَا بُدَّ مِنْهُ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کیا کہ وہ فرماتے ہیں کہ محرم پچھنے نہ لگوائے مگر ایسی صورت میں جب ان کے سوا کوئی چارۂ کار نہ ہو!

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَحْتَجِمَ الْمُحْرِمُ وَلٰكِنْ لَا يَحْلِقُ شَعْرًا بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ فَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ محرم کے پچھنے لگوانے میں کوئی مضائقہ نہیں البتہ بال نہ منڈوائے، کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں ہمیں ایک روایت پہنچی ہے کہ آپ نے احرام کی حالت میں روزہ رکھے ہوئے پچھنے لگوائے تھے، اسی پر ہمارا عمل ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ اور عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۶۲ الْمُحْرِمُ يُغَطِّي وَجْهَهُ

باب ۱۶۲ احرام کی حالت میں اپنا چہرہ ڈھانپنا

۴۱۵ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ بیشک انہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ بِالْعَرْجِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِيْ يَوْمٍ صَائِفٍ قَدْ غَطّٰى وَجْهَهٗ بِقَطِيْفَةِ اُرْجُوَانٍ ثُمَّ اُتِيَ بِلَحْمِ صَيْدٍ فَقَالَ كُلُوْا لَا تَاْكُلُ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنَّمَا صِيْدَ مِنْ اَجْلِيْ۔

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے خبر دیتے ہوئے کہا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقام اعرج میں دیکھا کہ وہ گرمی کے باعث (احرام کی حالت میں) اپنا چہرہ ڈھانپے ہوئے تھے۔ اتنے میں شکار کا گوشت آیا۔ آپ نے لوگوں سے کہا کھاؤ، انھوں نے کہا آپ نہیں کھاتے، آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ بہرحال شکار میرے باعث ہوا۔

۱۶م اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَا فَوْقَ الذَّقَنِ مِنَ الرَّاْسِ فَلَا يُخَمِّرُهُ الْمُحْرِمُ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ آپ فرماتے ہیں کہ ٹھوڑی سے اوپر کا حصہ سر ہے اُسے محرم کو نہیں ڈھانپنا چاہیے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول پر ہمارا عمل ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۶۳ اَلْمُحْرِمُ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ اَوْ يَغْتَسِلُ

باب ۱۶۳ محرم کا غسل کرنا یا سر دھونا

۱۷م اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ اِلَّا مِنَ احْتِلَامٍ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ وہ بحالتِ احرام احتلام کے سوا غسل نہیں کرتے تھے۔

۱۸م اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ تَمَارَيَا بِالْاَبْوَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ

امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے ابراہیم بن عبداللہ ابن حنین سے روایت کیا انھوں نے اپنے والد ماجد سے بیان کیا کہ وہ فرماتے ہیں مقام ابواء میں عبداللہ ابن عباس اور مسور بن مخرمہ میں اس بارے میں اختلاف ہوا یعنی حضرت عبداللہ ابن عباس نے فرمایا محرم اپنے

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا فَأَرْسَلَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ يَسْأَلُهُ فَوَجَدَهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتُرُ بِثَوْبٍ. قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى الثَّوْبِ وَطَأْطَأَ حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَيْهِ اُصْبُبْ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ فَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ.

سر کو دھو سکتا ہے اور مسور کہتے تھے نہیں دھو سکتا! ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس مسئلہ کو دریافت کرنے کے لیے انھیں حضرت ابوایوب انصاری کے ہاں بھیجا تو انھوں نے حضرت ابوایوب انصاری کو دو لکڑی کے ٹکڑوں کے پردہ میں غسل فرماتے دیکھا جو کنویں پر لگی ہوئی تھیں نیز انھوں نے کپڑا باندھ رکھا تھا۔ ابن حنین کہتے ہیں میں نے آپ کو سلام کیا! انھوں نے پوچھا کون؟ میں نے عرض کیا عبداللہ بن حنین ہوں! مجھے آپ کی خدمت میں عبداللہ ابن عباس نے بھیجا ہے کہ آپ سے معلوم کروں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احرام کی حالت میں کیسے غسل فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے کپڑے کو پکڑے ہوئے سر سے کپڑا اٹھایا یہاں تک کہ آپ کا سر مجھے دکھائی دینے لگا پھر آپ نے ایک شخص سے فرمایا۔ مجھ پر پانی ڈالو! اس نے آپ کے سر پر پانی ڈالا۔ آپ اپنا ہاتھ سر پر مل کر آگے اور پیچھے لے گئے، اور فرمایا میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح غسل فرماتے دیکھا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ أَبِي أَيُّوبَ نَأْخُذُ لَا نَرَى بَأْسًا أَنْ يَغْتَسِلَ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ بِالْمَاءِ وَهَلْ يَزِيدُهُ الْمَاءُ إِلَّا شَعْثًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمد نے فرمایا ہم حضرت ابوایوب کے قول پر عمل پیرا ہیں اور ہمارے نزدیک اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ محرم پانی سے اپنا سر دھوئے کیونکہ صرف پانی ڈالنے سے سر کے بال اور بکھریں گے۔ یہی امام ابوحنیفہ اور عام فقہاء کا قول ہے۔

۱۹۴ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الْمَكِّيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِيَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ وَهُوَ يَصُبُّ عَلَى عُمَرَ مَاءً وَ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ حمید بن قیس مکی نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کیا کہ بلاشک حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یعلیٰ بن منیہ سے فرمایا جب کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر پانی

يَغْتَسِلُ اَصْبِبْ عَلٰى رَاْسِيْ قَالَ لَهٗ يَعْلٰى اَتُرِيْدُ اَنْ تَجْعَلَهَا فِيْ اِنْ اَمَرْتَنِيْ صَبَبْتُ قَالَ اَصْبِبْ فَلَمْ يَزِدْهُ الْمَآءُ اِلَّا شَعْثًا۔

ڈال رہے تھے اور حضرت عمر غسل کرتے ہوئے فرما رہے تھے کہ میرے سر پر پانی ڈالو! یعلیٰ نے عرض کیا، کیا آپ مجھ سے غلطی کرانا چاہتے ہیں ہاں البتہ آپ حکم دیں تو پانی ڈال دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تم پانی ڈالو کیونکہ اس سے بالوں کے بکھرنے کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا نَرٰى بِهٰذَا بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ہم اس معاملہ میں کسی قسم کی قباحت محسوس نہیں کرتے۔ امام ابو اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عام فقہاء کا قول ہے۔

مَا يُكْرَهُ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ

باب ۱۶۴ محرم کے لیے کون سا لباس مکروہ ہے؟

۴۲۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسُ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا، محرم کون سے کپڑے استعمال کرے؟ آپ نے فرمایا: قمیص، عمامہ، پاجامہ، شلوار، ٹوپی، موزہ (جرابیں) وغیرہ (حالتِ احرام) میں نہ پہنے، البتہ اگر کسی کو جوتی میسر نہ آئے تو موزے ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے، زعفران اور خوشبو والے کپڑے نہ پہنے۔

۴۲۱ قَالَ مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانٍ اَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ يَلْبَسُ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ انھوں نے کہا کہ رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محرم کے زعفران اور خوشبو سے معطر شدہ لباس پہننے سے منع فرمایا ہے اور آپ نے مزید فرمایا کہ اگر اسے جوتی

www.sirat-e-mustaqeem.com

خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

نہ ملے تو موزے پہن سکتا ہے البتہ ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ ڈالے۔

۴۲۲ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا تَنْتَقِبِ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ۔

امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ بیشک آپ فرماتے ہیں کہ عورت احرام کی حالت میں نہ منہ چھپائے اور نہ دستانے پہنے۔

۴۲۳ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ أَسْلَمَ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ ثَوْبًا مَصْبُوغًا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ عُمَرُ مَا هٰذَا الثَّوْبُ الْمَصْبُوغُ يَا طَلْحَةُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّمَا هُوَ مِنْ مَدَرٍ قَالَ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الرَّهْطُ أَئِمَّةٌ يُقْتَدَى بِكُمُ النَّاسُ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا جَاهِلًا رَأَى هٰذَا الثَّوْبَ يَقُولُ إِنَّ طَلْحَةَ كَانَ يَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمُصْبَغَةَ فِي الْإِحْرَامِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی ہمیں نافع نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام اسلم سے روایت کیا کہ انھوں نے اسلم سے سنا کہ انھیں حدیث بیان کی عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ بے شک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طلحہ ابن عبیداللہ کو احرام کی حالت میں رنگین کپڑے پہنے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا اے طلحہ یہ رنگا ہوا لباس کیسا ہے؟ انھوں نے عرض کیا یا امیر المومنین! یہ مٹی رنگ کا ہے آپ نے فرمایا تم لوگوں کے رہنما ہو، لوگ تمہاری پیروی کرتے ہیں اگر کوئی نا سمجھ دیکھے گا تو یہی کہے گا کہ طلحہ بحالت احرام رنگا ہوا لباس پہنتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ يُكْرَهُ اَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ الْمُشَبَّعَ بِالْعُصْفُرِ وَالْمَصْبُوغَ بِالْوَرْسِ اَوِ الزَّعْفَرَانِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ شَيْءٌ يَسِيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ قَدْ غُسِلَ فَذَهَبَ رِيْحُهٗ وَصَارَ لَا يَنْفُضُ فَلَا بَاْسَ بِاَنْ يَلْبَسَهٗ وَلَا يَنْبَغِيْ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَتَنَقَّبَ فَاِنْ اَرَادَتْ اَنْ تُغَطِّيَ وَجْهَهَا فَلْتُسْدِلِ الثَّوْبَ سَدْلًا مِنْ فَوْقِ خِمَارِهَا عَلٰى وَجْهِهَا وَتُجَافِيْهِ عَنْ وَجْهِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد کہتے ہیں کہ محرم کے لیے زعفران شدہ اور خوشبو زدہ رنگے ہوئے کپڑے پہننا مکروہ ہے البتہ دھونے سے خوشبو زائل کر دی جائے تو اس کے پہننے میں کوئی حرج نہیں نیز عورت (ایسی حالت میں) کے لیے چہرہ پر نقاب ڈالنا منع ہیں اگر وہ اپنا چہرہ ڈھانپنا چاہے تو چادر چہرہ پر اس طرح لٹکائے کہ پیشانی اور رخسار نہ چھوئے۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

---

۴۲۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الْمَكِّيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِحُنَيْنٍ وَعَلَى الْاَعْرَابِيِّ قَمِيْصٌ بِهٖ اَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ تَاْمُرُنِيْ اَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْزِعْ قَمِيْصَكَ وَاغْسِلْ هٰذِهِ الصُّفْرَةَ عَنْكَ وَاصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مِثْلَ مَا تَفْعَلُ فِيْ حَجِّكَ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حمید بن قیس مکی نے عطاء بن رباح سے بیان کیا کہ ایک دیہاتی رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقام حنین میں تھے وہ اعرابی زرد رنگ کا کرتہ پہنے ہوئے تھا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں نے عمرہ کی نیت کی ہے آپ کا ارشاد کیا ہے اور میں اس وقت کیا کروں؟ آپ نے فرمایا اپنا کرتہ اتارو اپنے جسم سے یہ زرد رنگ صاف کرو اور جو کچھ حج میں کیا جاتا ہے وہی عمرہ میں کرو۔

۱۶۵ مَا رُخِّصَ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَقْتُلَ مِنَ الدَّوَابِّ

باب ۱۶۵ محرم کے لیے جانور کا مارنا؟

۴۲۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِيْ قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ الْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا محرم کے لیے پانچ جانوروں کا مارنا منع نہیں ہے کوا، چیل، بچھو، چوہا اور پاگل کتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْعُقُوْرُ۔

۴۲۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَآبِّ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَجْنَحْ عَلَيْهِ اَلْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ ابن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا احرام کی حالت میں پانچ جانوروں کو مارنا منع نہیں بچھو، چوہا، پاگل کتا، چیل اور کوا۔

۴۲۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فِي الْحَرَمِ۔

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے سیدنا فاروق اعظم عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ انھوں نے حرم شریف (حدود حرم) میں سانپ مارنے کا حکم فرمایا۔

۴۲۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ كَانَ يَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ابن شہاب نے ہم سے روایت کیا کہ مجھے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سانپ مارنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

امام محمد علیہ الرحمۃ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے امام اعظم ابوحنیفہ اور جمہور فقہاء کا یہی قول ہے۔

۱۶۶ اَلْمُحْرِمُ يَفُوْتُهُ الْحَجُّ

باب ۱۶۶ جس شخص کا حج فوت ہوا

۴۲۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ هُبَارَ بْنَ الْاَسْوَدِ جَآءَ يَوْمَ النَّحْرِ وَعُمَرُ يَنْحَرُ بُدْنَهٗ فَقَالَ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے سلیمان بن یسار سے روایت کیا کہ ہبار بن اسود سیدنا فاروق اعظم عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں

نوٹ:- ان پانچ جانوروں میں ایک بھی حلال نہیں۔ کتا، بچھو، چیل، چوہا تو غور طلب مسئلہ یہ ہے کہ کوے کو حلال ٹھہرانے والے باقی چار جانوروں کو کیوں حلال کا حکم نہیں دیتے؟ ظاہر ہے کہ یہ حرام ہیں تو پھر کوا کیسے حلال ہوگا۔ پس خبیث خبیثوں کے لیے ہے، طیب و پاکیزہ لوگوں کے لیے خبیث اور پلیدہ سے کنارہ کشی لازمی ہے۔ (تالیش قصوری)

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْطَأْنَا فِي الْعِدَّةِ كُنَّا نَرَى أَنَّ هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمُ عَرَفَةَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اذْهَبْ إِلَى مَكَّةَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ وَانْحَرْ هَدْيًا إِنْ كَانَ مَعَكَ ثُمَّ احْلِقُوا أَوْ قَصِّرُوا وَارْجِعُوا فَإِذَا كَانَ قَابِلٌ فَحُجُّوا وَاهْدُوا فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَصُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ لَا هَدْيَ عَلَيْهِمْ فِي قَابِلٍ وَلَا صَوْمَ وَكَذٰلِكَ رَوَى الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الَّذِي يَفُوتُهُ الْحَجُّ فَقَالَ يَحِلُّ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ هَدْيًا ثُمَّ سَأَلْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ عُمَرُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَكَيْفَ يَكُونُ عَلَيْهِ هَدْيٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَالصِّيَامُ وَهُوَ لَمْ يَتَمَتَّعْ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ۔

قربانی کے دن حاضر ہوئے جبکہ وہ اپنی قربانی کا جانور ذبح کر رہے تھے انھوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! ہمیں دنوں کی گنتی میں مغالطہ پڑ گیا ہے، ہم نے آج عرفہ (یوم حج) سمجھا تھا کیا۔ آپ نے فرمایا مکہ مکرمہ جاؤ، تم اور تمہارے رفقاء طواف اور سعی صفا و مروہ (سات بار چکر) پورے کرو۔ اگر تمہارے پاس ہدی ہے تو اسے ذبح کرو پھر سر کے بال اتروا دو پھر اپنے گھر واپس جاؤ، اور آئندہ سال حج کرنا، نیز ہدی کرنا جسے ہدی کی استطاعت نہ ہو وہ تین روزے حج میں اور سات روزے گھر واپس آکر رکھے۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے سوائے ایک بات کے کہ آئندہ سال ہدی دینا اور روزے رکھنا واجب نہیں۔

اسی طرح حضرت اعمش نے ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان فرمایا ہے کہ اسود بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس کا حج فوت ہو جاتے؟ تو آپ نے فرمایا وہ عمرہ ادا کر کے احرام اُتار دے اور آئندہ سال حج کرے آپ نے ہدی کا ذکر نہیں فرمایا تھا پھر اس کے بعد میں نے حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا تو انھوں نے ویسے ہی فرمایا جو کچھ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تھا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے۔ اس پر ہدی کیسے واجب ہو سکتی ہے اور ہدی میسر نہ ہونے کی صورت میں روزے کیسے واجب ہو سکتے ہیں؟ جب کہ اس نے حج کے مہینوں میں تمتع کیا ہی نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب ۱۶۷ محرم کا جوئیں نکالنا

۱۶۷ الْحَلَمَةُ وَالْقُرَادُ يَنْزِعُهُ الْمُحْرِمُ

۴۳۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَنْزِعَ الْمُحْرِمُ حَلَمَةً اَوْ قُرَادًا عَنْ بَعِيْرِهٖ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما احرام کی حالت میں اپنے اونٹ سے جوں یا لیکھ وغیرہ نکالنے کو مکروہ جانتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ هٰذَا اَعْجَبُ اِلَيْنَا مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اس مسئلہ میں ہمارے نزدیک حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول سے۔

۴۳۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ رَبِيْعَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَرِّدُ بَعِيْرَهٗ بِالسُّقْيَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَيَجْعَلُهٗ طِيْنٍ۔

امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے محمد بن ابراہیم تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا انھوں نے ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر سے کہ وہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقام سقیا میں اپنے اونٹ سے جوئیں نکال کر زمین پر پھینکتے دیکھا جبکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ (رضی اللہ عنہ) اور ہمارے فقہاء کا قول ہے۔

باب ۱۶۸ محرم کا پیٹی اور تھیلی باندھنا

۱۶۸ لُبْسُ الْمِنْطَقَةِ وَالْهِمْيَانِ لِلْمُحْرِمِ

۴۳۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ لُبْسَ الْمِنْطَقَةِ لِلْمُحْرِمِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حدیث بیان کی کہ بے شک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بحالت احرام پیٹی باندھنا مکروہ جانتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا اَيْضًا لَا بَاْسَ بِهٖ قَدْ رَخَّصَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْفُقَهَآءِ فِيْ لُبْسِ الْهِمْيَانِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ اسْتَوْثِقْ مِنْ نَّفَقَتِكَ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اس میں کوئی مضائقہ نہیں اکثر فقہاء نے محرم کے لیے تھیلی باندھنے میں اجازت دی ہے اور فرمایا ہے اپنا زادِ راہ خوب اچھی طرح حفاظت سے باندھ

بَابُ ۱۶۹ اَلْمُحْرِمُ يَحُكُّ جِلْدَهٗ

باب ۱۶۹ محرم کا اپنے جسم کو کھجلانا

۴۳۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُسْاَلُ عَنِ الْمُحْرِمِ يَحُكُّ جِلْدَهٗ فَتَقُوْلُ نَعَمْ فَلْيَحُكَّ وَيَشْدُدْ وَلَوْ رُبِطَتْ يَدَايَ وَاحْتَجْتُ ثُمَّ لَمْ اَجِدْ اِلَّا اَنْ اَحُكَّ بِرِجْلِيْ لَاَحْتَكَكْتُ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں علقمہ بن ابی علقمہ نے روایت کیا اپنی والدہ ماجدہ سے کہ آپ فرماتی تھیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سُنا جب ان سے محرم کے بارے میں اپنے جسم کو کھجلانے سے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ہاں کھجلا دے بالفرض اگر میرے ہاتھ باندھے جائیں اور مجھے کھجلانے کی ضرورت پڑے تو ایسی صورت میں میں اپنے پاؤں سے کام لیتے ہوئے ضرور کھجلاؤں گی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے نیز امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۷۰ اَلْمُحْرِمُ يَتَزَوَّجُ

باب ۱۷۰ محرم کا نکاح کرنا

۴۳۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَخِيْ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَرْسَلَ اِلٰى اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَاَبَانُ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ وَهُمَا مُحْرِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ اَرَدْتُّ اَنْ اُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ ابْنَةَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ وَاَرَدْتُّ اَنْ تَحْضُرَ ذٰلِكَ فَاَنْكَرَ عَلَيْهِ اَبَانُ وَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے نُبیہ بن وہب، بنی عبداللہ کے بھائی سے روایت کیا کہ بے شک انھیں عمر بن عبیداللہ نے ابان بن عثمان (رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں بھیجا جبکہ وہ مدینہ طیبہ کے امیر تھے۔ ایسی حالت میں کہ وہ دونوں احرام میں تھے۔

عمر بن عبیداللہ نے کہا کہ میں طلحہ بن عمر کا شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتا ہوں اور میری خواہش ہے کہ اس محفل میں آپ بھی تشریف لائیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَخْطُبُ وَلَا يُنْكَحُ۔

ابان بن عثمان نے ناپسند فرمایا اور کہا میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محرم نہ اپنا نکاح کرے نہ دوسرے کے نکاح کا خطبہ پڑھے اور نہ ہی نکاح کا پیغام بھیجے۔

۴۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَلَا عَلٰى غَيْرِهٖ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ وہ فرماتے ہیں "محرم نہ اپنا نکاح کرے نہ دوسرے اور اپنے نکاح کے لیے پیغام بھیجے۔

۴۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا غَطْفَانُ بْنُ طَرِيْفٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ طَرِيْفًا تَزَوَّجَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِكَاحَهٗ۔

امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں غطفان بن طریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا کہ ان کے والد ماجد طریف نے احرام کی حالت میں ایک عورت سے نکاح کیا تو حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باطل کر دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ جَآءَ فِيْ هٰذَا اخْتِلَافٌ فَاَبْطَلَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ نِكَاحَ الْمُحْرِمِ وَاَجَازَ اَهْلُ مَكَّةَ وَاَهْلُ الْعِرَاقِ نِكَاحَهٗ وَرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ اَعْلَمَ بِتَزْوِيْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ ابْنُ اُخْتِهَا فَلَا نَرٰى اَنْ يَّتَزَوَّجَ الْمُحْرِمُ بَاْسًا وَلٰكِنْ لَا يُقَبِّلُ وَلَا يَمَسُّ حَتّٰى يَحِلَّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے اہل مدینہ نے اسے باطل ٹھہرایا ہے مگر اہل مکہ و عراق نے جائز رکھا، اور بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا۔

امام محمد فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس نکاح کے سلسلہ میں میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے زیادہ کسی کو باخبر نہیں سمجھتے کیونکہ وہ حضرت ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھانجے ہیں۔

لہٰذا ہمارے نزدیک محرم کے نکاح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں البتہ وہ احرام کی حالت میں (اپنی بیوی) کا نہ بوسہ کرے اور نہ مباشرت کرے۔

یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

عام فقہاء کا قول ہے۔

۱۷ اَلطَّوَافُ بَعْدَ الْفَجْرِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ

باب ۱۷: طواف بعد از نماز فجر و عصر

۴۳۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ اَنَّهٗ كَانَ يَرَى الْبَيْتَ يَخْلُوْا بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ مَا يَطُوْفُ بِهٖ اَحَدٌ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابو الزبیر مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ وہ بیت اللہ شریف کو نماز عصر و فجر کے بعد خالی دیکھتے تھے، کیونکہ ان اوقات میں کوئی شخص طواف نہیں کرتا تھا

قَالَ مُحَمَّدٌ اِنَّمَا كَانَ يَخْلُوْا لِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ الصَّلٰوةَ فِيْ تِيْكَ السَّاعَتَيْنِ وَالطَّوَافُ لَا بُدَّ لَهٗ مِنْ صَلٰوةِ الرَّكْعَتَيْنِ فَلَا بَأْسَ بِاَنْ يَطُوْفَ سَبْعًا وَلَا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَتَبْيَضَّ كَمَا صَنَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَوْ يُصَلِّيَ الْمَغْرِبَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مطاف اس لیے خالی پڑا رہتا تھا کہ ایسے اوقات میں نماز کا پڑھنا مکروہ ہے اور طواف کے بعد دو رکعت پڑھنا ضروری ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ سات بار طواف کر لیں اور دو رکعت اس وقت تک ادا نہ کریں جب تک سورج طلوع نہ کرے جیسا کہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا یا پھر بعد از نماز مغرب دو رکعت (طواف کی) ادا کرے یہی امام اعظم اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

۴۳۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ طَافَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ بِالْكَعْبَةِ فَلَمَّا قَضٰى طَوَافَهٗ نَظَرَ فَلَمْ يَرَ الشَّمْسَ فَرَكِبَ وَلَمْ يُسَبِّحْ حَتّٰى اَنَاخَ بِذِيْ طُوًى فَسَبَّحَ الرَّكْعَتَيْنِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے بیان کیا کہ حمید بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا کہ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز فجر کے بعد بیت اللہ شریف کا طواف کیا جب طواف کر چکے تو انھوں نے دیکھا ابھی تک سورج نے طلوع نہیں کیا تو وہ سوار ہوئے، جبکہ ابھی تک انھوں نے نفل ادا نہیں کیے تھے یہاں تک کہ مقام ذی طویٰ پر پہنچے، اونٹ بٹھایا اور دو رکعتیں ادا کیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ يَنْبَغِيْ اَنْ لَّا يُصَلِّيَ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ حَتّٰى تَطْلُعَ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ طواف کی دو رکعتیں سورج بلند ہونے تک ادا نہ کرے

www.sirat-e-mustaqeem.com

شَمْسٌ وَتَبْيِيضٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ الْحَلَالِ يَذْبَحُ الصَّيْدَ أَوْ يَصِيدُهُ هَلْ يَأْكُلُ مِنْهُ الْمُحْرِمُ أَمْ لَا؟

باب ۱۷۲ محرم کا شکار کو ذبح کرنا اور کھانا؟

۴۹۳ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَا أَرَى فِي وَجْهِي قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت کیا انھوں نے عبداللہ ابن عباس اور وہ صعب بن جثامہ لیثی سے مروی ہیں کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جنگلی حمار (نیل گائے یا زیبرا) بطور تحفہ بھیجا تو آپ نے واپس فرمادیا۔ (جبکہ آپ مقام ابواء یا ودان میں تھے۔) جب آپ نے واپسی کے باعث میرے چہرہ پر افسردگی دیکھی تو فرمایا میں یہ ہرگز واپس نہ کرتا اگر میں احرام میں نہ ہوتا۔

۴۹۴ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَنَّهُ مَرَّ بِهِ قَوْمٌ مُحْرِمُونَ بِالرَّبَذَةِ فَاسْتَفْتَوْهُ فِي لَحْمِ صَيْدٍ وَجَدُوا أَحِلَّةً يَأْكُلُونَهُ فَأَفْتَاهُمْ بِأَكْلِهِ ثُمَّ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ بِمَ أَفْتَيْتَهُمْ قَالَ أَفْتَيْتُهُمْ بِأَكْلِهِ قَالَ عُمَرُ كُمْ أَفْتَيْتَهُمْ لِغَيْرِهِ لَأَوْجَعْتُكَ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے کچھ لوگ مقام ربذہ میں احرام کی حالت میں ملے۔ انھوں نے ایسے گوشت کے کھانے کے بارے میں سوال کیا جو عام مسلمانوں نے شکار کیا تھا (یعنی جو احرام کی حالت میں نہیں تھے) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کھانے کا فتویٰ دیا۔ پھر وہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس مسئلہ کے بارے دریافت کیا تو آپ نے ان سے فرمایا تم نے کیا فتویٰ دیا؟

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۴۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَهٗ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهٖ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَسَاَلَهُمْ اَنْ يُنَاوِلُوْهُ رُمْحَهٗ فَاَبَوْا فَاَخَذَهٗ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا اَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے کہا کے جواز پر فتویٰ دیا ہے۔ اس پر حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر تو نے اس کے خلاف کہا ہوتا تو میں تجھے سزا دیتا۔

۴۴۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَكْبَ الْاَحْبَارِ اَقْبَلَ مِنَ الشَّامِ فِيْ رَكْبٍ مُحْرِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ وَجَدُوْا لَحْمَ صَيْدٍ فَاَنْتَاهُمْ رَكْبٌ بِاَكْلِهٖ فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ مَنْ اَفْتَاكُمْ بِهٰذَا فَقَالُوْا

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عمر بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام ابو النضر نے روایت کیا حضرت ابو قتادہ کے آزاد کردہ غلام نافع سے۔ انھوں نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مگر اتفاقاً اپنے ساتھیوں کی معیت میں حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے۔ ساتھی احرام باندھے ہوئے کہ جب وہ احرام کی حالت میں نہیں تھے۔

حضرت ابو قتادہ نے ایک نیل گائے دیکھی تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے، رفقاء سے کوڑا مانگا، انھوں نے نہ دیا، پھر برچھی مانگی، انھوں نے انکار کیا تو آپ نے از خود برچھی سے حملہ کر کے اسے گرا لیا۔ چند صحابہ نے اس کا گوشت کھایا اور بعض نے انکار کر دیا جب یہ حضور کی خدمت میں پہنچے تو آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری ضیافت تھی جو دی گئی۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے روایت کیا۔ کعب احبار بحالت احرام اپنے ساتھیوں کے ساتھ شام سے آئے، راستہ میں متعدد مقام پر انھوں نے شکار کیے ہوئے جانوروں کا گوشت کے استعمال کا فتویٰ دیا۔

جب وہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے اس معاملہ کا ذکر کیا۔ آپ نے پوچھا

www.sirat-e-mustaqeem.com

كَعْبٌ قَالَ فَإِنِّي آمُرُكُمْ عَلَيْكُمْ حَتَّى تَرْجِعُوا فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ طَرِيقِ مَكَّةَ مَرَّتْ بِهِمْ رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَأَفْتَاهُمْ كَعْبٌ بِأَنْ يَأْكُلُوهُ وَيَأْخُذُوهُ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى عُمَرَ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ تُفْتِيَهُمْ بِهَذَا قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ هُوَ إِلَّا نَثْرَةُ حُوتٍ يَنْثُرُهُ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّتَيْنِ۔

کس نے فتویٰ دیا؟ لوگوں نے کہا کعب احبار نے۔ آپ نے فرمایا میں نے تمہاری واپسی تک انھیں تمہارا امیر مقرر کیا تھا نیز پھر انھیں مکہ مکرمہ کے راستہ میں ٹڈی دل ملا تو کعب احبار نے فتویٰ دیا کہ اسے پکڑ کر کھائیں۔

جب حضرت عمر کے ہاں پہنچے تو آپ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے حضرت کعب احبار سے پوچھا تم نے اس کا کیسے فتویٰ دیا۔ انھوں نے عرض کیا: یا امیر المومنین اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں جان ہے۔ ٹڈی مچھلی کی چھینک سے نکلتی ہے جو وہ سال میں دو بار لیتی ہے۔

۴۴۳ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ جَرَادَاتٍ بِسَوْطِي فَقَالَ أَطْعِمْ قَبْضَةً مِنْ طَعَامٍ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا میں نے اپنی لاٹھی سے کچھ ٹڈیاں شکار کی ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک مٹھی گندم کفارہ ادا کرو۔!

۴۴۴ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ كَانَ يَتَزَوَّدُ ضَيِّفَ الظِّبَاءِ فِي الْإِحْرَامِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا کہ حضرت زبیر احرام کی حالت میں روسٹ کردہ مرغ کا توشہ ساتھ رکھا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ إِذَا صَادَ الْحَلَالُ الصَّيْدَ فَذَبَحَهُ فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَأْكُلَ الْمُحْرِمُ مِنْ لَحْمِهِ إِنْ كَانَ صَيْدٌ مِنْ أَجْلِهِ أَوْ لَمْ يَصِدْ مِنْ أَجْلِهِ لِأَنَّ الْحَلَالَ صَادَ وَذَبَحَهُ وَذَلِكَ لَهُ حَلَالٌ فَخَرَجَ مِنْ حَالِ الصَّيْدِ فَصَارَ لَحْمًا فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَأْكُلَ الْمُحْرِمُ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اسی پر ہمارا عمل ہے جب کوئی شخص احرام کی حالت میں نہ ہو تو اس کے شکار اور ذبح کیے ہوئے جانور سے محرم نے کھا لیا تو کوئی مضائقہ نہیں خواہ اسی کے لیے شکار کیا ہو یا کسی دوسرے شخص کے لیے، کیونکہ عام مسلمانوں نے اسے شکار کیا اور اسی نے ہی ذبح کیا لہٰذا محرم کے لیے وہ شکار نہیں رہا، محض گوشت ہے۔ محرم کو اس سے کھانے میں کوئی ڈر نہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنْهُ وَاَمَّا الْجَرَادُ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصِيْدَهٗ فَاِنْ فَعَلَ كَفَّرَ وَتَمْرٌ خَيْرٌ مِنْ جَرَادَةٍ كَذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

ہے۔ ٹڈی کا شکار منع ہے۔ اگر کسی نے اس کا شکار کیا تو کفارہ دے۔ ٹڈی سے کھجور بہتر ہے۔ یہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے دیگر فقہاء کا یہی قول ہے۔

۱۷۳ اَلرَّجُلُ يُعْتَمِرُ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِهٖ مِنْ غَيْرِ حَجٍّ

باب ۱۷۳ بلا حج گھر واپس جانا؟

۴۴۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ اَبِيْ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِيَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَنْ يَّعْتَمِرَ فِيْ شَوَّالٍ فَاَذِنَ لَهٗ فَاعْتَمَرَ فِيْ شَوَّالٍ ثُمَّ قَفَلَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَلَمْ يَحُجَّ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا انھوں نے عمر بن ابی سلمہ مخزومی سے کہ انھوں نے حضرت فاروق اعظم عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ماہ شوال میں عمرہ کی اجازت طلب کی آپ نے اجازت دی، اور وہ عمرہ ادا کرکے بلا حج کیے اپنے گھر واپس لوٹ آئے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَلَا مُتْعَةَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور اس پر تمتع کا دم واجب نہیں۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

۴۴۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ الْمَكِّيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ لَاَنْ اَعْتَمِرَ قَبْلَ الْحَجِّ وَاُهْدِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَعْتَمِرَ فِيْ ذِي الْحِجَّةِ بَعْدَ الْحَجِّ۔

امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں صدقہ بن یسار رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ انھوں نے فرمایا میرے نزدیک حج سے قبل عمرہ ادا کرنا اور ہدی لے جانے سے بہتر ہے کہ ماہ ذوالحجۃ المبارکہ میں بعد از حج عمرہ ادا کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ كُلٌّ هٰذَا حَسَنٌ وَاسِعٌ اِنْ شَآءَ فَعَلَ وَاِنْ شَآءَ قَرَنَ وَاَهْدٰى فَهُوَ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہر طرح عمدہ ہے اس میں وسعت ہے، چاہے تمتع کرے چاہے صرف حج کرے یا قران کرے نیز ہدی لے جائے، یہ بہت افضل ہے۔

۴۴۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ ابْنُ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ہشام

www.sirat-e-mustaqeem.com

عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْتَمِرْ اِلَّا ثَلٰثًا اِحْدٰهُنَّ فِيْ شَوَّالٍ وَاثْنَتَيْنِ فِي الْقَعْدَةِ۔

بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے ہمیں خبر دی کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صرف تین عمرے ادا فرمائے، ایک شوال میں اور دو ماہ ذوالحجہ المبارکہ میں۔

باب ۱۷۴ فَضْلُ الْعُمْرَةِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب ۱۷۴ ماہ رمضان کے عمرہ کی فضیلت

۴۴۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سُمَيٌّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ مَوْلَاهُ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ كُنْتُ تَجَهَّزْتُ لِلْحَجِّ وَاَرَدْتُّهٗ فَاعْتُرِضَ لِيْ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْتَمِرِيْ فِيْ رَمَضَانَ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْهِ كَحَجَّةٍ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوبکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام سمیؒ نے خبر دی کہ انھوں نے اپنے آقا ابوبکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ ایک عورت نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میں نے حج کی نیت اور تیاری کی۔ پھر کسی مجبوری کے سبب حج نہ کر سکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ماہ رمضان المبارک میں عمرہ کر لو کیونکہ ماہ رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے۔

باب ۱۷۵ اَلْمُتَمَتِّعُ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ الْهَدْيِ

باب ۱۷۵ ہدی کس پر واجب ہے؟

۴۴۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ مَنِ اعْتَمَرَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ فِيْ شَوَّالٍ اَوْ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ اَوْ ذِي الْحِجَّةِ فَقَدِ اسْتَمْتَعَ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْهَدْيُ اَوِ الصِّيَامُ اِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے حج کے مہینوں شوال، ذی قعدہ اور ذوالحجہ میں تمتع کیا اس پر ہدی واجب ہے اور اگر ہدی نہ پا سکے تو روزے رکھے۔

۴۵۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا مَا بَيْنَ اَنْ يُهِلَّ بِالْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ عَرَفَةَ فَاِنْ لَمْ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ جس نے تمتع کیا اس پر روزے واجب ہیں جس کو ایام احرام میں یوم عرفہ تک ہدی نہ ملے۔ اگر وہ روزے

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۵۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ يَصُمْ صَامَ اَيَّامَ مِنًى۔

حضرت امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت سالم بن عبداللہ سے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی مثل حدیث بیان فرمائی۔ بھی نہ رکھ سکا تو منیٰ کے دنوں میں روزے رکھے۔

۴۵۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ مَنِ اعْتَمَرَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ اَوْ فِيْ ذِي الْحِجَّةِ ثُمَّ اَقَامَ حَتّٰى يَحُجَّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ اَوِ الصِّيَامِ اِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا وَمَنْ رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ ثُمَّ حَجَّ فَلَيْسَ بِمُتَمَتِّعٍ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے حج کے مہینوں شوال، ذیقعدہ ذی الحجہ میں عمرہ ادا کیا پھر وہیں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ اس نے حج بھی کر لیا تو وہ متمتع ہے اس پر واجب ہے کہ اگر قربانی میسر ہو تو کر لے۔ اگر قربانی نہ پا سکے تو روزے رکھے اور جو شخص (بعد از عمرہ) اپنے گھر چلا گیا پھر اس نے آ کر حج کیا وہ متمتع نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ ۱۷۶ اَلرَّمَلُ بِالْبَيْتِ

باب ۱۷۶ رمل بیت اللہ

۴۵۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَرَامِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں جعفر بن محمد نے اپنے والد ماجد سے حدیث بیان کی وہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے رمل شروع کیا اور حجر اسود پر ہی

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ الرَّمَلَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَشْوَاطٍ مِنَ الْحَجَرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ حجر اسود سے حجر اسود تک تین پھیرے رمل کیا جائے یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ ۱۷۷ اَلْمَكِّيُّ وَغَيْرُهٗ يَحُجُّ اَوْ يَعْتَمِرُ هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ الرَّمَلُ؟

باب ۱۷۷ رمل کس پر واجب ہے؟

۴۵۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ۔ اَخْبَرَنَا هِشَامُ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ہشام بن

www.sirat-e-mustaqeem.com

بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ مِنَ التَّنْعِيْمِ قَالَ ثُمَّ رَاَيْتُهٗ يَسْعٰى حَوْلَ الْبَيْتِ حَتّٰى طَافَ الْاَشْوَاطَ الثَّلٰثَةَ۔

عروہ نے اپنے والد ماجد سے خبر دی کہ انھوں نے عروہ بن زبیر کو تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھتے دیکھا۔ پھر میں نے انہیں بیت اللہ کا طواف کرتے پایا یہاں تک کہ انھوں نے تین چکر رمل کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ الرَّمَلُ وَاجِبٌ عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ مکی وغیرہ مکی سب پر حج وعمرہ دونوں میں رمل واجب ہے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

۱۷۸

اَلْمُعْتَمِرُ اَوِ الْمُعْتَمِرَةُ مَا يَجِبُ عَلَيْهِمَا مِنَ التَّقْصِيْرِ وَالْهَدْيِ

باب ۱۷۸ قربانی اور قصر؟

۴۵۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ مَوْلَاةً لِعَمْرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُقَالُ لَهَا رُقَيَّةُ اَخْبَرَتْهُ اِنَّهَا كَانَتْ خَرَجَتْ مَعَ عَمْرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلٰى مَكَّةَ قَالَتْ فَدَخَلَتْ عُمْرَةُ مَكَّةَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَاَنَا مَعَهَا قَالَتْ فَطَافَتْ بِالْبَيْتِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ دَخَلَتْ صُفَّةَ الْمَسْجِدِ فَقَالَتْ اَمَعَكِ مِقَصٌّ فَقُلْتُ لَا قَالَتْ فَالْتَمِسِيْهِ لِيْ قَالَتْ فَالْتَمَسْتُ حَتّٰى بِهٖ فَاَخَذَتْ مِنْ قُرُوْنِ رَاْسِهَا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ ذَبَحَتْ شَاةً۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابی بکر کی آزاد کردہ کنیز رقیہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن کی معیت میں مکہ مکرمہ کا سفر کیا انھوں نے کہا کہ عمرہ یوم ترویہ ۸ ذوالحجۃ المبارک کو مکہ مکرمہ پہنچیں میں بھی ان کے ساتھ تھی انھوں نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا ومروہ کے درمیان سعی پھر مسجد کے چبوترہ پر گئیں اور مجھے پوچھا کیا تمہارے پاس قینچی ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ عمرہ نے کہا کہیں سے تلاش کر کے لاؤ، یہاں تک کہ میں قینچی لے آئی۔ پھر عمرہ نے اپنے سر کے بالوں سے آخری کنارے کاٹے، قربانی کے دن ایک بکری ذبح کی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لِلْمُعْتَمِرَةِ يَنْبَغِيْ اَنْ يُقَصِّرَ مِنْ شَعْرِهٖ اِذَا طَافَ وَسَعٰى فَاِذَا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ ذَبَحَ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ عمرہ کرنے والا مرد ہو یا عورت طواف وسعی سے فارغ ہو کر قصر کرے۔ (بال کٹوائے) اور قربانی کے دن جو جانور میسر ہو ذبح کرے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۴۵۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُوْلُ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ شَاةٌ۔

۴۵۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ بَعِيْرٌ اَوْ بَقَرَةٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ بِقَوْلِ عَلِيٍّ نَاْخُذُ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ شَاةٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

کا قول ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں جعفر بن محمد نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ سے بکری مراد ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ بیشک انھوں نے فرمایا مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ سے مراد اونٹ یا گائے ہے۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر ہمارا عمل ہے کہ "مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ۔ سے مراد بکری ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

باب ۱۷۹
دُخُوْلُ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ

باب ۱۷۹ مکہ مکرمہ میں بغیر احرام داخل ہونا

۴۵۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اعْتَمَرَ ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِقُدَيْدٍ جَآءَهٗ خَبَرٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَرَجَعَ فَدَخَلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ۔

امام مالک رحمہ اللہ علیہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک انھوں نے عمرہ کیا پھر مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے، مقام قدید میں تھے کہ مدینہ طیبہ سے کوئی خبر ملی تو واپس لوٹے اور مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر داخل ہوئے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ كَانَ فِي الْمَوَاقِيْتِ اَوْ دُوْنَهَا اِلٰى مَكَّةَ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ مَكَّةَ وَقْتٌ مِنَ الْمَوَاقِيْتِ الَّتِيْ

امام محمد کہتے ہیں کہ اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جو شخص میقات یا مکہ مکرمہ میں ہے اس کے اور مکہ مکرمہ کے درمیان کوئی مقررہ میقات نہ ہو تو بغیر احرام مکہ مکرمہ میں داخل ہونے میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَقَّتَ فَلَا بَأْسَ اَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ وَاَمَّا مَنْ كَانَ خَلْفَ الْمَوَاقِيْتِ اَيْ وَقْتٍ مِنَ الْمَوَاقِيْتِ الَّتِيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ مَكَّةَ فَلَا يَدْخُلَنَّ مَكَّةَ اِلَّا بِاِحْرَامٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

کوئی مضائقہ نہیں۔ ہاں جو شخص مقررہ میقاتوں میں کسی بھی میقات سے باہر ہو تو وہ بلا احرام مکہ مکرمہ میں داخل نہ ہو۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

فَضْلُ الْحَلْقِ وَمَا يُجْزِئُ مِنَ التَّقْصِيْرِ

باب ۱۸۰ سر کے بال کٹوانے کی حد اور فضیلت

۴۵۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ ضَفَّرَ فَلْيَحْلِقْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالتَّلْبِيْدِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس شخص نے بال گوندھے اسے چاہیے کہ وہ سر منڈوائے اور تلبید نہ کرے۔

نوٹ:۔ (تلبید بالوں کو کسی چیز سے چپٹانے کو کہتے ہیں)۔

۴۶۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ۔

امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ بیشک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! الٰہی سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ لوگوں نے عرض کیا اور بال کٹوانے پر؟ آپ نے پھر کہا الٰہی! بال منڈوانے والے پر رحم فرما۔ صحابہ نے پھر عرض کیا اور بال کٹوانے والے پر؟ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیسری بار بھی فرمایا الٰہی! سر منڈانے والے پر رحم فرما۔ صحابہ نے پھر عرض کیا اور بال کٹوانے والے پر؟ تو آپ نے فرمایا اور بال کٹوانے والوں پر بھی رحم فرما۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ ضَفَّرَ فَلْيَحْلِقْ وَالْحَلْقُ اَفْضَلُ مِنَ التَّقْصِيْرِ وَالتَّقْصِيْرُ يُجْزِئُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمارا اسی پر عمل ہے جو شخص بال گوندھے وہ سر منڈائے اور سر منڈانا بال کٹوانے سے عمدہ ہے البتہ بال کٹوانے بھی جائز ہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۶۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا حَلَقَ فِيْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ اَخَذَ مِنْ لِحْيَتِهٖ وَمِنْ شَارِبِهٖ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ جب حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حج یا عمرہ میں سر منڈاتے تو داڑھی اور مونچھوں کے بالوں میں سے بھی بال کٹوا لیتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَيْسَ هٰذَا بِوَاجِبٍ مَنْ شَآءَ فَعَلَهٗ وَمَنْ شَآءَ لَمْ يَفْعَلْهُ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا۔ یہ واجب نہیں جس کا دل چاہے کرے، چاہے نہ کرے۔

۱۸۱ اَلْمَرْاَةُ تُقْدِمُ مَكَّةَ بِحَجٍّ اَوْ لِعُمْرَةٍ فَتَحِيْضُ قَبْلَ قُدُوْمِهَا اَوْ بَعْدَ ذٰلِكَ

باب ۱۸۱ حج وعمرہ میں عورت کو حیض آنا؟

۴۶۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ الْمَرْاَةُ الْحَائِضُ الَّتِيْ تُهِلُّ بِحَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ تُهِلُّ بِحَجَّتِهَا اَوْ بِعُمْرَتِهَا اِذَا اَرَادَتْ وَلٰكِنْ لَا تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى تَطْهُرَ وَتَشْهَدَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا مَعَ النَّاسِ غَيْرَ اَنَّهَا لَا تَطُوْفُ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَا تَقْرَبُ الْمَسْجِدَ وَلَا تَحِلُّ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ حضرت نافع، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ جس عورت نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا وہ جب چاہے تلبیہ پڑھے (یعنی لَبَّیْکَ کہے) لیکن دورانِ حیض خانہ کعبہ کا طواف سعی صفا و مروہ پاک ہونے تک نہ کرے۔ وہ مناسک حج کی ادائیگی میں دوسرے لوگوں کے ساتھ شریک رہے۔ البتہ اس کے لیے طواف اور سعی صفا و مروہ جائز نہیں۔ مسجد میں بھی داخل نہ ہو۔ اور اس وقت تک احرام نہ اتارے جب تک (پاک حالت) میں بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کر لے۔

۴۶۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ وَلَمْ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں آئی تو حیض کی حالت میں تھی

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْعَلِيْ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ۔

میں نے طواف بیت اللہ اور سعی و صفا و مروہ نہ کی، اس بات کو (افسوس کے عالم میں) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ اس پر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ حاجی کرتے ہیں تم بھی وہی کرو۔ البتہ پاک ہونے تک بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرو۔

۴۶۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا۔ قَالَتْ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ وَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ وَطَافَ الَّذِيْنَ حَلُّوْا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَّجَعُوْا مِنْ مِنًى وَاَمَّا الَّذِيْنَ

امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہیں کہ بے شک انھوں نے فرمایا ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں حجۃ الوداع کے سال آئے۔ ہم نے عمرہ کا احرام باندھا۔ آپ نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی ہے وہ حج اور عمرہ کا مشترکہ احرام باندھے، پھر جب تک دونوں کو ادا نہ کر لے احرام نہ اتارے۔

حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں بحالت حیض مکہ مکرمہ آئی۔ میں بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کر سکی۔ اس کا اظہار رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا۔ تو آپ نے فرمایا اپنا سر کھولو، کنگھی کرو، اور عمرہ کے علاوہ صرف حج کا احرام باندھ لو۔ آپ فرماتی ہیں میں نے ایسے ہی کیا۔ حج سے فراغت پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے بھائی عبدالرحمٰن کے ہمراہ تنعیم بھیجا، پس وہاں سے میں نے عمرہ ادا کیا۔

اس پر رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تیرے عمرے کے بدلے میں عمرہ ہے، جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ طواف و سعی کے بعد احرام سے فارغ ہوئے اور پھر منیٰ سے واپس آ کر دوسرا طواف کیا اور جن

www.sirat-e-mustaqeem.com

كَانُوا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا۔

لوگوں نے حج وعمرہ کا احرام باندھا تھا۔ انھوں نے ایک ہی طواف کیا۔

نوٹ:۔ تنعیم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب ۸، ۱۰ کلومیٹر پر ایک مشہور جگہ کا نام ہے جہاں سے عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے۔ (تلاش قصوری)۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ الْحَائِضُ تَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفَ وَلَا تَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى تَطْهُرَ فَإِنْ كَانَتْ أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ فَخَافَتْ فَوْتَ الْحَجِّ فَلْتُحْرِمْ بِالْحَجِّ وَتَقِفْ بِعَرَفَةَ وَتَرْفُضِ الْعُمْرَةَ فَإِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَجِّهَا قَضَتِ الْعُمْرَةَ كَمَا قَضَتْهَا عَائِشَةُ وَذَبَحَتْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَبَحَ عَنْهَا بَقَرَةً وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ إِلَّا مَنْ جَمَعَ إِلَى الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُ يَطُوفُ طَوَافَيْنِ وَيَسْعٰى سَعْيَيْنِ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسی پر ہمارا عمل ہے، حائضہ تمام مناسک حج پورے کرے سوا بیت اللہ شریف کے طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرنے کے۔ حتیٰ کہ پاک ہو جائے۔ جب عمرہ کی نیت سے احرام باندھا مگر خطرہ ہے کہ حج فوت ہو جائے گا تو وہ حج کا احرام باندھے اور مقام عرفات میں وقوف کرے، عمرہ کا احرام اتار دے پھر حج سے فارغ ہو جائے تو عمرہ کی قضا کرے جیسے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اور جو قربانی میسر ہو وہ کرے۔

نیز ہمیں روایت پہنچی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے گائے کی قربانی کی تھی۔ یہ تمام قول امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہیں۔ سوا اس بات کے کہ وہ فرماتے ہیں جو شخص حج وعمرہ کا مشترکہ احرام باندھے وہ دو مرتبہ طواف اور دو بار سعی صفا و مروہ کرے۔

بَابُ الْمَرْأَةُ تَحِيضُ فِي حَجِّهَا قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ

باب ۱۸۲ طواف زیارت سے قبل حیض

۴۶۵ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي أَبُو الرِّجَالِ أَنَّ عُمْرَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ إِذَا حَجَّتْ وَمَعَهَا

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابو الرجال عمرہ بنت عبد الرحمٰن نے بیان کیا، جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حج کو آتیں اور آپ کے ساتھ

www.sirat-e-mustaqeem.com

خَافَتْ اَنْ يَّحِضْنَ قَدْ مَتْهُنَّ
النَّحْرِ فَافَضْنَ فَاِنْ حِضْنَ بَعْدَ
ثُمَّ تَنْتَظِرُ تَنْفِرُ بِهِنَّ
هُنَّ حُيَّضٌ اِذَا كُنَّ قَدْ
اَضْنَ۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ اَبَاهُ
اَخْبَرَهُ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ
حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ لَعَلَّهَا
حَبَسَتْنَا قَالَ اَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ
مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ
فَاخْرُجْنَ۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ
بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَخْبَرَهُ عَنْ
اُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتِ اسْتَفْتَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَنْ
حَاضَتْ اَوْ وَلَدَتْ بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ يَوْمَ
النَّحْرِ فَاَذِنَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَتْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ اَيُّمَا
امْرَاَةٍ حَاضَتْ قَبْلَ اَنْ تَطُوْفَ يَوْمَ النَّحْرِ
طَوَافَ الزِّيَارَةِ ثُمَّ حَاضَتْ اَوْ وَلَدَتْ

اور عورتیں بھی ہوتیں، ان کے حائضہ ہونے کے اندیشہ کی بنا پر آپ قربانی کے دن طواف افاضہ کے لیے بھیج دیتیں تو وہ طوافِ افاضہ کرتیں۔ اگر اس کے بعد ان میں سے کوئی حائضہ ہو جاتی، تو ان کے پاک ہونے تک وہاں قیام نہ کرتیں بلکہ روانگی اختیار فرما لیتیں۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد سے حدیث بیان فرمائی کہ انھوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ صفیہ بن حیی حائضہ ہو گئیں ہیں کیا اس کے باعث ہمیں رُکنا پڑے گا؟ حضور نے دریافت فرمایا کیا انھوں نے ہمارے ساتھ بیت اللہ شریف کا طواف نہیں کیا؟۔ میں نے کہا، ہاں کر چکی ہیں تو آپ نے فرمایا وہ چلی جائیں۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا اور وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے مروی ہیں کہ حضرت ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسی عورت کے بارے سوال کیا جو طوافِ افاضہ کے بعد یوم النحر میں حائضہ ہو گئی یا اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو حضور نے اسے جانے کی اجازت فرمائی۔ چنانچہ وہ چلی گئی۔

امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جو عورت یوم النحر میں طوافِ افاضہ سے پہلے حائضہ ہو جائے یا اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اسے طوافِ زیارت

www.sirat-e-mustaqeem.com

تَمِيلَ ذٰلِكَ فَلَا تَنْفِرَنَّ حَتّٰى تَطُوفَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ وَإِنْ كَانَتْ طَافَتْ طَوَافَ الزِّيَارَةِ ثُمَّ حَاضَتْ أَوْ وَلَدَتْ فَلَا بَأْسَ بِأَنْ تَنْفِرَ قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ طَوَافَ الصَّدْرِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

کیے بغیر واپس نہیں جانا چاہیے اور اگر وہ طواف زیارت کے بعد حائضہ ہوئی یا اس نے بچہ جنا، تو طواف وداع سے پہلے جانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ ۱۸۳ اَلْمَرْءَةُ تُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَتَلِدُ أَوْ تَحِيضُ قَبْلَ أَنْ تُحْرِمَ

باب ۱۸۳ احرام باندھنے سے قبل حیض ونفاس؟

۴۶۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ بِالْبَيْدَاءِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ أَبُو بَكْرٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهَا فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ تُهِلُّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ بِالنُّفَسَاءِ وَالْحَائِضِ جَمِيعًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے بیان کیا کہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں بیداء کے مقام پر محمد بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پیدا ہوئے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم سے ذکر کیا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انھیں کہو کہ وہ غسل کر کے احرام باندھ لے۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمام حیض ونفاس میں مبتلا عورتوں کے لیے ہمارا یہی فتویٰ ہے نیز یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کرام کا قول ہے۔

بَابُ ۱۸۴ اَلْمُسْتَحَاضَةُ فِي الْحَجِّ

باب ۱۸۴ دورانِ حج استحاضہ؟

۴۶۹ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ أَنَّ أَبَا مَاغِرٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سُفْيَانَ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزبیر مکی نے ابوماغر عبداللہ بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت کیا وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کی خدمت میں ایک عورت مسئلہ دریافت کرنے حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا! میں بیت اللہ شریف کے طواف کا ارادہ کر چکی ہوں۔ جب میں دروازہ مسجد کے پاس پہنچی تو مجھے خون آنے لگا۔ میں واپس چلی گئی یہاں تک کہ خون رک گیا۔ چنانچہ میں پھر آگئی جب مسجد کے دروازے کے پاس پہنچی تو وہی صورت پیش آئی۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یہ شیطانی پریشانی ہے جاؤ غسل کرو اور کپڑے سے شرمگاہ محفوظ کر کے طواف کر لو۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ مستحاضہ وضو کر لے، شرمگاہ کپڑے سے محفوظ کر لے اور پھر طواف کرے۔ جیسے پاکی کی حالت میں عورتیں کرتی ہیں وہ بھی کرے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ اور ہمارے دیگر فقہا کا قول ہے۔

سَمِعَ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ فَجَآءَتْهُ اِمْرَاَةٌ تَسْتَفْتِيْهِ فَقَالَتْ اِنِّيْ اَقْبَلْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ اَهْرَقْتُ فَرَجَعْتُ حَتّٰى ذَهَبَ ذٰلِكَ عَنِّيْ ثُمَّ اَقْبَلْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ اَهْرَقْتُ فَرَجَعْتُ حَتّٰى ذَهَبَ ذٰلِكَ عَنِّيْ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ اَيْضًا فَقَالَ لَهَا ابْنُ عُمَرَ اِنَّمَا ذٰلِكِ رَكْضَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ فَاغْتَسِلِيْ ثُمَّ اسْتَثْفِرِيْ بِثَوْبٍ ثُمَّ طُوْفِيْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اَلْمُسْتَحَاضَةُ فَلْتَتَوَضَّاْ وَتَسْتَثْفِرُ بِثَوْبٍ وَتَطُوْفُ وَتَصْنَعُ مَا تَصْنَعُ الطَّاهِرَةُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

باب ۱۸۴ دُخُولُ مَكَّةَ وَمَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْغُسْلِ قَبْلَ الدُّخُوْلِ

باب ۱۸۴ دخولِ مکہ سے قبل غسل

۴۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَدْنٰى مَكَّةَ بَاتَ بِذِيْ طُوًى بَيْنَ الثَّنِيَّتَيْنِ حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ يُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الَّتِيْ بِاَعْلٰى مَكَّةَ وَلَا يَدْخُلُ مَكَّةَ اِذَا خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا حَتّٰى يُقِيْلَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ اِذَا دَنٰى مِنْ مَّكَّةَ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حدیث بیان فرمائی حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ جب وہ مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچتے تو مقام ذی طویٰ کے پاس دو گھاٹیوں کے درمیان رات بسر کرتے حتیٰ کہ صبح طلوع ہوتی تو نماز فجر ادا کر کے مکہ مکرمہ کی اوپر کی طرف سے داخل شہر ہوتے۔

اور جب آپ حج یا عمرہ کے لیے آتے تو جب تک

بِذِي طُوًى وَيَأْمُرُ مَنْ مَعَهُ فَيَغْتَسِلُوْا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلُوْا۔

وادی ذی طوی میں غسل نہ کر لیتے مکہ مکرمہ میں داخل نہ ہوتے اور اپنے رفقاء سے بھی فرماتے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کریں۔

۴۷۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ اَنَّ اَبَاهُ الْقَاسِمَ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ لَيْلًا وَهُوَ مُعْتَمِرٌ فَيَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيُؤَخِّرُ الْحَلَاقَ حَتّٰى يُصْبِحَ وَلٰكِنَّهُ لَا يَعُوْدُ اِلَى الْبَيْتِ فَيَطُوْفُ بِهٖ حَتّٰى يَحْلِقَ وَرُبَّمَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاَوْتَرَ فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَلَمْ يَقْرَبِ الْبَيْتَ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد ماجد قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ ان کے والد مکہ مکرمہ میں عمرہ کے لیے رات کے وقت داخل ہوتے، بیت اللہ شریف کا طواف، اور صفا و مروہ کی سعی فرماتے۔ البتہ حلق و قصر کو صبح تک مؤخر فرماتے، ہاں دوسرا طواف بلا حلق نہ کرتے، اور جب رات کے پچھلے پہر مسجد حرام حاضر ہوتے تو مسجد میں ہی وتر ادا کرتے البتہ طواف اور السلام حجر نہ کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ اَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ اِنْ شَاءَ لَيْلًا وَاِنْ شَاءَ نَهَارًا فَيَطُوْفُ وَيَسْعٰى وَلٰكِنْ لَا يُعْجِبُنَا لَهٗ اَنْ يَعُوْدَ فِي الطَّوَافِ حَتّٰى يَحْلِقَ اَوْ يُقَصِّرَ كَمَا فَعَلَ الْقَاسِمُ وَاَمَّا الْغُسْلُ حِيْنَ يَدْخُلُ فَهُوَ حَسَنٌ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ کوئی شخص مکہ پاک میں رات یا دن کو داخل ہو۔ اس کے بعد طواف اور سعی کرے۔

البتہ ہمارے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے کہ دوسرے طواف و سعی سے پہلے حلق و قصر کرائے جیسے قاسم بن محمد نے کیا۔ ہاں مکہ مکرمہ میں غسل کر کے داخل ہونا عمدہ ہے مگر واجب نہیں۔

بَابُ ۱۸۶ اَلسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب ۱۸۶ سعی صفا و مروہ

۴۷۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ بَدَاَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ حَتّٰى يَبْدُوَ لَهُ الْبَيْتُ وَكَانَ يُكَبِّرُ ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ ابن عمر جب صفا و مروہ کے درمیان سعی فرماتے تو صفا کی پہاڑی پر اتنی اونچائی تک چڑھتے کہ وہ بیت اللہ شریف دیکھ کر وہاں سے آغاز کرتے کہ بیت اللہ شریف نظر آ رہا ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَا شَرِيكَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَفْعَلُ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَذٰلِكَ إِحْدَى وَعِشْرُونَ تَكْبِيرَةً وَسَبْعُ تَهْلِيلَاتٍ وَيَدْعُوا فِيمَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَيَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالَى ثُمَّ يَهْبِطُ فَيَمْشِي حَتّٰى إِذَا جَاءَ بَطْنَ الْمَسِيلِ سَعٰى حَتّٰى يَظْهَرَ مِنْهُ ثُمَّ يَمْشِي حَتّٰى يَأْتِيَ الْمَرْوَةَ فَيَرْقٰى وَيَصْنَعُ عَلَيْهَا مِثْلَ مَا صَنَعَ عَلَى الصَّفَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ سَعْيِهِ وَسَمِعْتُهُ يَدْعُوا عَلَى الصَّفَا اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَإِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ وَإِنِّي أَسْأَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِي لِلْإِسْلَامِ أَنْ لَا تَنْزِعَهُ مِنِّي حَتّٰى تَتَوَفَّانِي وَأَنَا مُسْلِمٌ۔

تین بار تکبیر کہتے (اللہ اکبر) سات بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَلْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھتے۔ اس طرح اکیس تکبیریں اور سات مرتبہ کلمہ مذکور پڑھتے۔ اسی اثنار میں وہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتے جاتے، پھر وہاں سے سکون اطمینان کے ساتھ فارغ ہو کر وادی میں داخل ہوتے اور سعی کرتے ہوئے مروہ تک پہنچ جاتے پھر مروہ کے اوپر چڑھتے اور اسی طرح کلمہ اور تکبیریں پڑھتے جس طرح صفا پر پڑھی تھیں۔ سات پھیرے سعی کرتے یہاں تک سعی مکمل ہو جاتی۔ نافع کہتے ہیں کہ میں نے انھیں صفا پر یہ دعا کرتے بھی سنا ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْاَلُکَ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَہٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ۔

الٰہی تو نے خود فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا اور تو وعدہ ایفا کرنے والا ہے پس میں تجھ سے مانگ رہا ہوں، جیسے تو نے رہنمائی فرمائی۔ الٰہی مجھ سے اسلام کی دولت واپس نہ لینا یہاں تک کہ میرا وقت وصال آئے تو اسلام پر خاتمہ ہو۔

۴۷۳ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ هَبَطَ مِنَ الصَّفَا مَشٰى حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْمَسِيلِ سَعٰى حَتّٰى ظَهَرَ مِنْهُ قَالَ وَكَانَ يُكَبِّرُ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثَلٰثًا وَيُهَلِّلُ وَاحِدَةً يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ جعفر بن محمد نے اپنے والد ماجد سے انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کیا کہ بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب صفا سے اترتے تو نرم رفتار ہوتی، وادی میں داخل ہوتے تو سعی فرماتے ہوئے وادی سے باہر تشریف لے آتے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزید فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صفا و مروہ پر تین بار تکبیر کہتے اور ایک مرتبہ تہلیل فرماتے اور یہ سلسلہ تین پھیرے تک قائم رہتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسی پر ہمارا عمل

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِذَا صَعِدَ الرَّجُلُ الصَّفَا كَبَّرَ وَهَلَّلَ وَدَعَا ثُمَّ هَبَطَ مَاشِيًا حَتَّى يَبْلُغَ بَطْنَ الْوَادِي فَيَسْعَى فِيهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهُ ثُمَّ يَمْشِي مَشْيًا عَلَى هَيْئَةٍ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَرْوَةَ فَيَصْعَدُ عَلَيْهَا فَيُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ وَيَدْعُو يَصْنَعُ ذٰلِكَ بَيْنَهُمَا سَبْعًا يَسْعَى فِي بَطْنِ الْوَادِي فِي كُلِّ مَرَّةٍ مِنْهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ۔

ہے کہ جب محرم صفا پر جائے تو تکبیر و تہلیل کہے اور دعا کرے پھر آہستہ آہستہ اترے اور وادی کے درمیان آکر سعی کرے (اپنی رفتار تیز کرنے یا دوڑ لگائے) یہاں تک کہ وادی سے باہر آئے، پھر خراماں خراماں باوقار چلے اور مروہ پر آئے پر پہنچ کر تکبیر و تہلیل کہے نیز دعا کرے، اسی طرح صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگائے، وادی کے درمیان ہر بار سعی کرے یہی امام اعظم ابو حنیفہ اور دیگر فقہاء کرام کا قول ہے

باب ۱۸۶ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا

باب ۱۸۶ بیت اللہ کا سوار یا پیادہ طواف؟

۴۷۴ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ اشْتَكَيْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَانِبِ الْبَيْتِ وَيَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل اسدی نے عروہ سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے ہمیں خبر دی وہ حضرت ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہیں کہ میں بیمار ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے فرمایا لوگوں کے پیچھے سواری پر بیٹھ کر طواف کر لو، انہوں نے کہا پھر میں نے طواف کیا جبکہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ شریف کی طرف چہرہ مبارک کیے نماز ادا فرما رہے تھے اور اس میں سورۂ طور کی تلاوت کر رہے تھے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ لِلْمَرِيضِ وَذِي الْعِلَّةِ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ مَحْمُولًا وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ بیمار معذور سواری پر طواف کر سکتا ہے، بوجھ کے ساتھ اور اس پر کوئی کفارہ نہیں یہی امام اعظم اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے رحمہم اللہ تعالیٰ

۴۷۵ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ عَلَى امْرَأَةٍ مَجْذُومَةٍ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقَالَ يَا أَمَةَ اللّٰهِ اقْعُدِي فِي بَيْتِكِ وَلَا تُؤْذِي النَّاسَ فَلَمَّا تُوُفِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَتَتْ فَقِيلَ لَهَا مَكَّةَ فَقِيلَ لَهَا مَكَّةَ فَقِيلَ لَهَا هَلَكَ الَّذِي كَانَ يَنْهَاكِ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبد اللہ بن ابو بکر نے ابن ابی ملیکہ سے ہمیں خبر دی کہ حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ایسی بیمار عورت کے پاس سے گزرے جو جذام کی بیماری میں مبتلا تھی اور طواف کعبہ میں مصروف تھی، آپ نے اسے فرمایا اے اللہ کی اپنے گھر جا کر بیٹھ رہو، اور لوگوں کو تکلیف نہ دو جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصال فرما گئے تو وہ عورت مکہ مکرمہ آئی اس سے کسی شخص نے کہا جس نے تجھے نکلنے سے منع کیا تھا وہ فوت ہو گئے ہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنِ الْخُرُوْجِ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اُطِيْعُهٗ حَيًّا وَّاَعْصِيْهِ مَيِّتًا۔

بولی بخدا میں ایسی نہیں ہوں کہ ان کی زندگی میں اطاعت کروں اور ان کے وصال کے بعد ان کی نافرمانی کروں۔

بَابُ اِسْتِلَامِ الرُّكْنِ

باب ۱۸۸ رکن یمانی کا استلام (چومنا یا اشارہ کرنا)

۴۷۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعًا مَّا رَاَيْتُ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَاَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَاَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَاَيْتُكَ اِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهْلِلْ اَنْتَ حَتّٰى يَكُوْنَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت سعید بن ابی سعید المقبری سے حضرت عبید بن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہما حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا اے ابو عبد الرحمٰن! میں نے آپ کو چار ایسے کام کرتے دیکھا ہے جو آپ کے ساتھیوں میں سے کسی کو بھی وہ کرتے نہیں دیکھا، انھوں نے فرمایا اے ابن جریج! وہ کیا ہیں؟

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَمَّا الْاَرْكَانُ فَاِنِّيْ لَمْ اَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَلَمَ اِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَاَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّاُ فِيْهَا فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا وَاَمَّا الصُّفْرَةُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ آپ رکن یمانی اور حجر اسود کے علاوہ کسی اور رکن کا استلام نہیں کرتے، اور میں دیکھتا ہوں کہ آپ بالوں کے بغیر والے چمڑے کی جوتی پہنتے ہیں نیز میں نے آپ کو زرد رنگ کا خضاب لگائے دیکھتا ہوں اور میں دیکھتا ہوں کہ مکہ مکرمہ میں لوگ (ذوالحجۃ المبارکہ) کا چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں اور آپ آٹھویں ذوالحجۃ سے پہلے احرام نہیں باندھتے۔

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رکن یمانی اور حجر اسود کے سوا کسی رکن کا استلام کرتے نہیں دیکھا اور جوتی کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ۔

بارے بھی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چمڑے کی ہی جوتی مبارک پہنے دیکھا ہے جن پر بال نہیں ہوتے اور اسی میں وضو فرماتے تھے اور میں ویسی ہی جوتی پہننا پسند کرتا ہوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا كُلُّهُ حَسَنٌ وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَسْتَلِمَ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ وَالْحَجَرَ وَهُمَا اللَّذَانِ اسْتَلَمَهُمَا ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ تمام اچھے کام ہیں، رکن یمانی اور رکن اسود کے سوا استلام نہیں کرنا چاہئے ان دونوں رکنوں پر ہی حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما استلام فرمایا کرتے تھے، یہی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے فقہاء کا قول ہے۔

۴۷۷ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنُوا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ انھوں نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی، انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے جب خانہ کعبہ کی تعمیر نو کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جہاں بنیاد تھی اس میں کمی کر دی، تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر کیوں نہ لوٹایا؟ پس حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَقَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ۔

نے کہا، نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہاری قوم ابھی اسلام میں داخل نہ ہوئی ہوتی (تو میں ویسے ہی کرتا)

فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحَجَرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّ عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسے ہی سنا ہے تو میں نے بھی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حجر اسود سے متصل رکن کے سوا کسی دوسرے رکن کو استلام کرتے نہیں دیکھا کیوں کہ دوسرے رکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر نہیں اٹھائے گئے۔

۱۸۹ اَلصَّلٰوةُ فِي الْكَعْبَةِ وَدُخُوْلِهَا

باب ۱۸۹ خانہ کعبہ میں داخلہ اور نماز

۴۷۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ فَمَكَثَ فِيْهَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجُوْا مَاذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَثَلٰثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ ثُمَّ صَلّٰى وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی معیت میں حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو لیے ہوئے خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور دروازے کو بند فرما کر کچھ دیر تک اندر رہے جب باہر تشریف لائے تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر کیا عمل فرمایا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا! آپ نے خانہ کعبہ کے اندر ایک ستون کی دائیں طرف نماز ادا فرمائی جبکہ دو ستون آپ کی بائیں جانب اور تین آپ کے پیچھے تھے۔ اس وقت خانہ کعبہ میں چھ ستون تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ الصَّلٰوةُ فِي الْكَعْبَةِ حَسَنَةٌ جَمِيْلَةٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا بہت ہی عمدہ ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

یہی قول امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے فقہاء کرام کا ہے۔

۱۹۰ اَلْحَجُّ عَنِ الْمَيِّتِ وَعَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ۔

باب ۱۹۰ فوت شدہ اور بوڑھے کی طرف سے حج

۴۷۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ سُلَيْمَانَ ابْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَتِ امْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيْهِ قَالَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ قَالَ وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ بِيَدِهٖ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں ا
شہاب زہری سے خبر دی کہ بے شک انھیں حضرت سلیما
بن یسار رضی اللہ تعالیٰ نے بیان کیا کہ بے شک انھیں حض
عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کیا کہ حضرت فض
بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے ساتھ سوار تھے کہ خاندانِ خثعم کی ایک عورت حض
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مسئلہ دریافت کر
کے لیے حاضر ہوئی، راوی فرماتے ہیں کہ فضل نے اس کی
طرف دیکھا اور عورت فضل کی طرف دیکھنے لگی تو نبی صلے
تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دستِ اقدس سے حضرت فضل
اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے کو دوسری جانب کر دیا۔ پس عو
نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم، بے شک
کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے، میرا
ضعیف ہے اور اس پر حج ایسے وقت میں فرض ہوا
وہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتا۔ کیا میں اپنے باپ کی طرف
حج ادا کر لوں؟ آپ نے فرمایا ہاں! اور یہ واقعہ حجۃ
میں پیش آیا۔

۴۸۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ رَجُلٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ امْرَاَةٌ كَبِيْرَةٌ لَا نَسْتَطِيْعُ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہمیں
حضرت ایوب سختیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی، انھو
نے ابن سیرین سے بیان کیا کہ انھیں کسی شخص نے روایت
کی کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی
ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

اَنْ نَحْمِلَهَا عَلٰى بَعِيْرٍ وَاِنْ رَبَطْنَاهَا خِفْنَا اَنْ تَمُوْتَ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔

میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا: میری والدہ بہت ضعیف ہے اور وہ اونٹ پر سوار نہیں ہو سکتی، اور اگر ہم انہیں (اونٹ پر) باندھیں تو ہمیں ان کے وصال کا خطرہ ہے کیا میں ان کی جگہ حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔!

۴۸۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ جَعَلَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَبْلُغَ اَحَدٌ مِّنْ وَّلَدِهٖ الْحَلَبَ فَيَحْلُبَ وَيَسْعَاهُ اِلَّا حَجَّ وَحَجَّ بِهٖ قَالَ فَبَلَغَ رَجُلٌ مِّنْ وَّلَدِهِ الَّذِيْ قَالَ وَقَدْ كَبُرَ الشَّيْخُ فَجَآءَ ابْنُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ اِنَّ اَبِيْ قَدْ كَبُرَ وَهُوَ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں حضرت ایوب سختیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ ان سے ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا، کہ کسی آدمی کی اولاد بلوغت سے قبل ہی فوت ہو جاتی تھی اس نے منت مانی کہ اگر میرا کوئی بچہ اتنی عمر کو پہنچے کہ وہ اپنے ہاتھ سے اونٹنی کا دودھ دوہنے لگے تو میں اسے ساتھ لے کر حج کروں گا۔

پس پھر اس کا ایک لڑکا (نذر کے مطابق) جوان ہو گیا ہے مگر اب وہ خود بہت بوڑھا ہو چکا تھا، اس کا بیٹا نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ میرا والد بہت ہی بوڑھا ہو چکا ہے اور اس میں حج کرنے کی طاقت نہیں رہی، کیا اس کے بدلے میں حج کر سکتا ہوں؟ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں!۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِالْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ وَعَنِ الْمَرْاَةِ وَالرَّجُلِ اِذَا بَلَغَا مِنَ الْكِبَرِ مَا لَا يَسْتَطِيْعَانِ اَنْ يُّحُجَّا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ لَّآ اَرٰى اَنْ يَّحُجَّ اَحَدٌ عَنْ

امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور اس میں کسی قسم کا ڈر نہیں کہ کوئی شخص فوت ہو چکا ہو یا مرد اور کوئی عورت ایسے بوڑھے ہو جائیں کہ ان میں حج کرنے کی استطاعت نہیں تو ان کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے، البتہ امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص دوسرے شخص کی طرف سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

آخر۔

۱۹۱ اَلصَّلٰوةُ بِمِنًى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ

۴۸۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ وَالصُّبْحَ بِمِنًى ثُمَّ يَغْدُوْا وَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلٰى عَرَفَةَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا السُّنَّةُ فَاِنْ عَجَّلَ اَوْ تَاَخَّرَ فَلَا بَاْسَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

باب ۱۹۱ آٹھویں ذوالحجہ کو مقام منیٰ میں نماز

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت نافع سے خبر دی کہ انھوں نے بیان فرمایا بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مقام منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشا اور نماز فجر ادا کیا کرتے تھے اور پھر آفتاب طلوع ہونے پر عرفات کی طرف روانہ ہو جاتے۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ سنت ہے اگر میں جلدی یا دیر ہو جائے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے یہی حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

۱۹۲ اَلْغُسْلُ بِعَرَفَةَ يَوْمَ عَرَفَةَ

۴۸۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِعَرَفَةَ حِيْنَ يُرِيْدُ اَنْ يَّرُوْحَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا حَسَنٌ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ۔

باب ۱۹۲ عرفات میں عرفہ کے دن غسل کرنا

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (عرفہ) نویں ذوالحجہ مبارکہ میں جبل رحمت کی طرف جاتے وقت فرمایا کرتے تھے:

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ غسل کرنا مستحسن ہے مگر واجب نہیں۔

۱۹۳ اَلدَّفْعُ مِنْ عَرَفَةَ

۴۸۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَفَعَ مِنْ

باب ۱۹۳ عرفات سے واپسی

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ انھیں ان کے والد ماجد نے خبر دی، کہ انھوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہتے سنا کہ جب رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفات سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَرَفَةَ فَقَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ حَتّٰى إِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ وَقَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ۔

واپس پلٹتے تو اپنے اونٹ کو تیز کر دیتے اور جب میدان مزید کھلا پاتے تو اور تیز دوڑاتے، حضرت ہشام نے فرمایا کلمہ نَصّ، کلمہ عَنَق سے زیادہ تیز چال، چلنے پر بولا جاتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا أَنَّهُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِإِيْضَاعِ الْإِبِلِ وَإِيْجَافِ الْخَيْلِ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت امام محمد علیہ الرحمہ نے فرمایا ہمیں روایت پہنچی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اطمینان سے چلیں، اونٹ اور گھوڑوں کو محض دوڑانے میں کوئی بہتری نہیں ہے اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

بَابُ ۱۹۴ بَطْنُ مُحَسِّرٍ

باب ۱۹۴ وادیٔ مُحَسِّر

۴۸۵ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَرِّكُ رَاحِلَتَهُ فِيْ بَطْنِ مُحَسِّرٍ بِقَدْرِ رَمْيَةٍ بِحَجَرٍ۔

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی انھوں نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی سواری کو وادیٔ مُحَسِّر میں تھوڑی سی مقدار تیز دوڑایا کرتے تھے۔

نوٹ:۔ یہی وہ وادی ہے جہاں اصحاب فیل، ابابیلوں سے تباہ و برباد ہوئے۔ (تابش قصوری)

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا كُلُّهُ وَاسِعٌ إِنْ شِئْتَ حَرَّكْتَ وَإِنْ شِئْتَ سِرْتَ عَلٰى هَيْئَتِكَ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي السَّيْرِيْنَ جَمِيْعًا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ حِيْنَ تَفِيْضُوْنَ مِنْ عَرَفَةَ وَحِيْنَ تَفِيْضُوْنَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ان تمام امور میں گنجائش پائی جاتی ہے۔ چاہے سواری تیز کریں یا آہستہ چلیں، "کیونکہ" ہمیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت پہنچی ہے کہ تم جب عرفات و مزدلفہ کی طرف جاؤ یا لوٹو تو نہایت اطمینان اور سکون سے چلو۔

بَابُ ۱۹۵ الصَّلٰوةِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب ۱۹۵ مزدلفہ میں نماز

۴۸۶ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی ہے کہ وہ بیان فرماتے ہیں بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مزدلفہ میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

جَمِيْعًا۔

مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھا کرتے تھے۔

۴۸۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيِّ الْخَطْمِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے عدی بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ انھیں حضرت عبداللہ بن یزید انصاری نے حضرت ابو ایوب انصاری خطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں مقام مزدلفہ پر مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا فرمائیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يُصَلِّي الرَّجُلُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَاْتِيَ الْمُزْدَلِفَةَ وَاِنْ ذَهَبَ نِصْفُ اللَّيْلِ وَاِذَا اَتَاهَا اَذَّنَ وَاَقَامَ فَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب تک (محرم) مزدلفہ نہ پہنچے مغرب کی نماز ادا نہ کرے، اگرچہ آدھی رات جائے اور جب وہاں آئے اذان اور اقامت کہے پس مغرب اور عشاء ایک ہی اذان و اقامت سے ادا کرلے یہ امام اعظم ابو حنیفہ اور عام فقہاء کا قول ہے

مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ بَعْدَ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

باب ۱۹۶ حاجی کے لیے وہ کام جو جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے کے بعد دس ذوالحجۃ مبارکہ کے دن منع ہیں۔

۴۸۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ النَّاسَ بِعَرَفَةَ فَعَلَّمَهُمْ اَمْرَ الْحَجِّ وَقَالَ لَهُمْ اِذَا جِئْتُمْ مِنًى فَمَنْ رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ انھیں عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ بے شک حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میدان عرفات میں لوگوں سے خطاب فرمایا اور انھیں ارکان حج کی تعلیم دی فرمایا جب تم منیٰ میں آؤ اور جمرہ عقبہ پر کنکریاں مار لو تو حرام

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَا حَرُمَ عَلَيْهِ إِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيبَ لَا يَمَسُّ أَحَدٌ نِسَاءً وَلَا طِيبًا حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ۔

اس وقت تک منع تھے وہ اب حلال ہو گئے، سوا اپنی عورتوں کی قربت حاصل کرنے اور خوشبو لگانے کے اور جب تک کوئی حاجی بیت اللہ کے طواف سے فارغ نہ ہو، نہ عورتوں کی صحبت اختیار کرے اور نہ ہی خوشبو لگائے۔

۸۸۹ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَنْ رَمَى الْجَمْرَةَ ثُمَّ حَلَقَ أَوْ قَصَّرَ وَنَحَرَ هَدْيًا إِنْ كَانَ مَعَهُ حَلَّ مَا حَرُمَ عَلَيْهِ فِي الْحَجِّ إِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيبَ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت عبداللہ ابن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا انھوں نے حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے رمی جمرہ کی، سر منڈایا، یا بال کٹائے پھر قربانی دی جو اس کے پاس تھی اس پر احرام میں جو کام حرام تھے اب حلال ہو گئے، البتہ بیت اللہ شریف کے طواف زیارت کرنے تک نہ خوشبو لگائے اور نہ ہی عورتوں سے صحبت کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا قَوْلُ عُمَرَ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ رَوَتْ عَائِشَةُ خِلَافَ ذٰلِكَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ بَعْدَ مَا حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَزُورَ الْبَيْتَ فَأَخَذْنَا بِقَوْلِهَا وَعَلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ یہ حضرت عمر اور آپ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا کہنا ہے۔ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کے برعکس مروی ہے کہ بیت اللہ کے طواف زیارت سے پہلے میں نے اپنے ان ہاتھوں سے رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر اقدس کو خوشبو لگائی، اسی پر ہمارا عمل ہے اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور ہمارے عام فقہا کا قول ہے۔

۸۹۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ انھوں نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا کہ انھیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احرام اتارنے کے بعد بیت اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

شریف کے طواف زیارت سے پہلے آپ کو خوشبو لگائی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ فِي الطِّيبِ قَبْلَ زِيَارَةِ الْبَيْتِ وَنَدَعُ مَا رَوَى عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ طواف زیارت سے قبل خوشبو لگائی جا سکتی ہے۔ حضرت عمر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کو ہم چھوڑ دیتے ہیں اور ہمارے فقہاء کرام اور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی قول ہے۔

۱۹۷ مِنْ أَيِّ مَوْضِعٍ يَرْمِي الْجِمَارَ

باب ۱۹۷ کنکریاں کہاں سے ماری جائیں؟

۴۹۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ مِنْ أَيْنَ كَانَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَالَ مِنْ حَيْثُ تَيَسَّرَا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا کہ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہاں کھڑے ہو کر جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا جہاں سے سہولت پاتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ أَفْضَلُ ذٰلِكَ أَنْ يَرْمِيَ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَمِنْ حَيْثُ مَا رَمَى فَهُوَ جَائِزٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں افضل یہ ہے کہ بطن وادی سے کنکریاں ماری جائیں البتہ جہاں سے رمی کی جائے جائز ہے اور امام ابو حنیفہ اور عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

۱۹۸ تَأْخِيرُ رَمْيِ الْجِمَارِ مِنْ عِلَّةٍ أَوْ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ

باب ۱۹۸ عذر کے باعث رمی میں تاخیر اور کراہت؟

۴۹۲ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْبَدَّاحِ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ انہیں ان کے والد ماجد نے بیان فرمایا کہ انہیں ابوالبداح بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دی وہ اپنے والد ماجد عاصم بن عدی سے مروی ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْمُونَ مِنَ الْغَدِ أَوْ مِنْ بَعْدِ الْغَدِ لِيَوْمَيْنِ ثُمَّ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّفْرِ۔

اونٹ چرانے والوں کو منیٰ کے علاوہ دوسرے مقام پر رات بسر کرنے کی اجازت فرمائی کہ یہ لوگ قربانی کے دن کنکریاں ماریں، پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن کنکریاں ماریں اور پھر روانگی کے دن بھی رمی کریں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ جَمَعَ رَمْيَ يَوْمَيْنِ فِي يَوْمٍ مِنْ عِلَّةٍ أَوْ غَيْرِ عِلَّةٍ فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّهُ يُكْرَهُ لَهُ أَنْ يَدَعَ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ حَتَّى الْغَدِ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ إِذَا تَرَكَ ذٰلِكَ حَتَّى الْغَدِ فَعَلَيْهِ دَمٌ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں جو شخص دو دن کی رمی عذراً یا بلا عذر ایک دن جمع کر لے اس پر کوئی کفارہ نہیں ہاں بلا وجہ دوسرے دن تک رمی میں تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دوسرے دن صبح تک رمی چھوڑنے والے پر دم (کفارہ) لازم ہے۔

باب ۱۹۹ رَمْيُ الْجِمَارِ رَاكِبًا

باب ۱۹۹ سواری پر رمی کرنا

۴۹۳ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا إِذَا رَمَوُا الْجِمَارَ مَشَوْا ذَاهِبِينَ وَرَاجِعِينَ وَأَوَّلُ مَنْ رَكِبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ۔

حضرت امام رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبد الرحمٰن بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہمیں خبر دی کہ انھوں نے اپنے والد ماجد حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رمی جمار کے لیے لوگ پیدل آتے جاتے تھے، ہاں۔ سب سے پہلے جس نے سواری پر رمی کی وہ حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ الْمَشْيُ أَفْضَلُ وَمَنْ رَكِبَ فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ پیدل رمی کرنا افضل ہے مگر سواری پر رمی کرنے میں بھی کوئی ڈر نہیں۔

مَا يَقُولُ عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ !! بَابُ ۲۰۰ وَالْوُقُوفِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ

باب ۲۰۰ جمروں کے پاس ٹھہرنا اور رمی کے وقت کیا پڑھنا چاہیے؟

۴۹۴ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبد الرحمٰن بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہمیں خبر دی کہ بے شک

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْجَمْرَةَ بِحَصَاةٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب جمرات کو کنکریاں مارتے تو تکبیر کہتے تھے۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے۔

۴۹۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وُقُوْفًا طَوِيْلًا يُكَبِّرُ اللّٰهَ وَيُسَبِّحُهٗ وَيَدْعُو اللّٰهَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ الْعَقَبَةِ۔

حضرت امام مالک نے ہمیں حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا کہ انھوں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ بے شک وہ پہلے دو جمروں کے پاس بہت دیر تک ٹھہرے، اللہ اکبر اور سبحان اللہ کے کلمات کہتے، اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے البتہ جمرہ عقبہ کے پاس نہیں ٹھہرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۰۱ رَمْيُ الْجِمَارِ قَبْلَ الزَّوَالِ اَوْ بَعْدَهٗ

باب ۲۰۱ زوال سے قبل یا بعد کنکریاں مارنا

۴۹۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا تُرْمَى الْجِمَارُ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ فِي الْاَيَّامِ الثَّلَاثَةِ الَّتِيْ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیں کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ یوم نحر کے بعد تینوں دن سورج ڈھلنے سے قبل کنکریاں نہ ماری جائیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے۔

۲۰۲ اَلْبَيْتُوْتَةُ وَرَاءَ عَقَبَةِ مِنًى وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ۔

۲۰۲ مقام منیٰ میں عقبہ کے پیچھے رات گذارنا

۴۹۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت نافع رضی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ زَعَمُوْا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَبْعَثُ رِجَالًا يُدْخِلُوْنَ النَّاسَ مِنْ وَّرَاءِ الْعَقَبَةِ مِنًى قَالَ نَافِعٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا يَبِيْتَنَّ اَحَدٌ مِنَ الْحَاجِّ لَيَالِيَ مِنًى وَّرَاءَ الْعَقَبَةِ۔

تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ بے شک حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ چند آدمی اس کام پر متعین کر رکھے تھے کہ وہ ان لوگوں کو منیٰ میں واپس لائیں جو عقبہ کے پیچھے چلے گئے ہیں۔ حضرت نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا قول بیان کیا ہے کہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی بھی حاجی عقبہ کے پیچھے منیٰ کی راتیں نہ گذارے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْحَاجِّ اَنْ يَّبِيْتَ اِلَّا بِمِنًى لَيَالِيَ الْحَجِّ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَهُوَ مَكْرُوْهٌ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ کسی بھی حاجی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ حج کی راتیں منیٰ کے علاوہ کسی اور جگہ بسر کرے۔ اور اگر کسی نے ایسا کیا تو وہ مکروہ کا مرتکب ہوا، البتہ اس پر کفارہ نہیں، اور یہی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۲۰۳ مَنْ قَدَّمَ نُسُكًا قَبْلَ نُسُكٍ

باب ۲۰۳ مناسک حج میں تقدّم و تاخر؟

۴۹۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عِيْسَى ابْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ لِلنَّاسِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَسْئَلُوْنَهٗ فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ اٰخَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ وہ عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک انہیں حضرت عبداللہ ابن عمرو ابن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بے شک رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے سال منیٰ میں قیام فرمایا، لوگ آپ سے مسائل دریافت کر رہے تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم میں نے غلطی سے رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی ہے؟ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اب رمی کر لو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اِذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ يَوْمَئِذٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔

اور دوسرے شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم میں نے غلطی سے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈایا ہے آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، اب قربانی کرلو۔

پس حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جس عمل کے آگے یا پیچھے کیے جانے کے بارے سوال کیا گیا آپ نے فقط یہی فرمایا کوئی حرج نہیں اب کرلیں۔

۴۹۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ نَسِيَ مِنْ نُسُكِهٖ شَيْئًا اَوْ تَرَكَهٗ فَلْيُهْرِقْ دَمًا قَالَ اَيُّوْبُ لَا اَدْرِيْ اَقَالَ تَرَكَ اَمْ نَسِيَ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت ایوب سختیانی سے خبر دی انھوں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا وہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیں کہ بے شک وہ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی شخص مناسک حج میں سے کوئی چیز بھول جائے یا چھوڑ دے تو (بطور کفارہ) قربانی دے۔

حضرت ایوب سختیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے یاد نہیں آرہا کہ انھوں نے چھوڑ دینا کہا تھا یا بھولنا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِالْحَدِيْثِ الَّذِيْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاْخُذُ اَنَّهٗ قَالَ لَا حَرَجَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ لَا حَرَجَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ كَفَّارَةٌ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ اَلْمُتَمَتِّعُ وَالْقَارِنُ اِذَا حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَّذْبَحَ قَالَ عَلَيْهِ دَمٌ وَّاَمَّا نَحْنُ فَلَا نَرٰى عَلَيْهِ شَيْئًا۔

امام محمد کہتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو حدیث روایت کی گئی ہے اسی پر ہمارا عمل ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایسی باتوں میں کوئی حرج نہیں اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایسی باتوں میں کوئی حرج نہیں اور ان میں سے کسی امر میں کفارہ بھی نہیں، البتہ ایک عمل میں کہ متمتع اور قارن جب قربانی کرنے سے پہلے سر منڈالے تو اس پر دم (بطور کفارہ قربانی) واجب ہے۔ بہرحال ہم تو ایسی صورت میں کفارہ نہیں دیکھتے۔

بَابُ ۲۰۴ جَزَآءِ الصَّيْدِ

باب ۲۰۴ شکار کرنے پر کفارہ

۵۰۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ابوالزبیر

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضٰى فِي الضُّبُعِ بِكَبْشٍ وَّ فِي الْغَزَالِ بِعَنْزٍ وَّ فِي الْاَرْنَبِ بِعَنَاقٍ وَّ فِي الْيَرْبُوْعِ بِجَفْرَةٍ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ بے شک حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ گوہ کے مارنے پر ایک دنبہ (چھترا) ہرن کے شکار پر ایک بکرا، اور خرگوش کے شکار میں بکری کا ایک سال بھر کا بچہ اور جنگلی چوہا مارنے پر چار ماہ بکری کا بچہ (بطور کفارہ) ذبح کرنے کا حکم فرماتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ اِنَّ هٰذَا اَمْثَلَةٌ مِّنَ النَّعَمِ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کیونکہ یہ تمام جانور ایک دوسرے کی طرح ہی ہیں۔

بَابُ ۲۰۵ كَفَّارَةُ الْاَذٰى

باب ۲۰۵: بیماری کا کفّارہ

۵۰۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيُّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا فَاٰذَاهُ الْقُمَّلُ فِيْ رَاْسِهٖ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّحْلِقَ رَاْسَهٗ وَقَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ مُدَّيْنِ اَوِ انْسُكْ شَاةً اَيَّ ذٰلِكَ فَعَلْتَ اَجْزَاَ عَنْكَ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبد الکریم الجزری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں حدیث بیان فرمائی کہ وہ حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے بیان کیا وہ حضرت کعب بن عجرۃ سے مروی ہیں کہ بے شک وہ بحالت احرام رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ان کے سر میں جوؤں کے باعث سخت تکلیف ہوئی تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سر منڈالیں، اور (بطور کفارہ) تین دن کے روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یا ایک بکری ذبح کرو۔ ان تین صورتوں میں سے کوئی ایک کرو تمہیں کفایت کرے گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اسی پر ہمارا عمل ہے اور امام اعظم ابو حنیفہ اور عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۰۶ مَنْ قَدَّمَ الضَّعَفَةَ بِمُزْدَلِفَةَ

۵۰۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ سَالِمٍ وَ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَدِّمُ صِبْيَانَهٗ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى حَتّٰى يُصَلُّوْنَ الصُّبْحَ بِمِنًى۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَاْسَ بِاَنْ يُّقَدِّمَ الضَّعَفَةَ وَ يُوْغِرَ اِلَيْهِمْ اَنْ لَا يَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَ الْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ۔

باب ۲۰۶ ضعفاء کا مزدلفہ سے جلدی نکلنا

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت نافع سے خبر دی کہ وہ حضرت سالم اور عبید اللہ جو حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صاحبزادے ہیں، ان سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے بچوں کو مزدلفہ سے منیٰ کی طرف پہلے ہی روانہ کر دیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ وہ نمازِ فجر منیٰ میں جا کر ادا کر لیتے تھے۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ کمزوروں کو مزدلفہ سے منیٰ کی طرف پہلے بھیج دیا جائے البتہ انھیں تاکید کی جائے کہ وہ سورج نکلنے سے پہلے کنکریاں نہ ماریں، اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے فقہاء کا قول ہے۔

۲۰۷ بَابُ جِلَالِ الْبُدْنِ

۵۰۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَشُقُّ جِلَالَ بُدْنِهٖ وَكَانَ لَا يُجَلِّلُهَا حَتّٰى يَغْدُوَ بِهَا مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ وَكَانَ يُجَلِّلُهَا بِالْحُلَلِ وَ الْقَبَاطِيِّ وَالْاَنْمَاطِ ثُمَّ يَبْعَثُ بِجِلَالِهَا فَيَكْسُوْهَا الْكَعْبَةَ قَالَ فَلَمَّا كُسِيَتِ الْكَعْبَةُ هٰذِهِ الْكِسْوَةَ اَقْصَرَ مِنَ الْجِلَالِ۔

باب ۲۰۷ قربانی کے جانور کو جھول پہنانا

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ بے شک حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کے جانور کی جھول نہیں کاٹتے تھے اور نہ انھیں جھول پہناتے (خاص طریقے سے جانور کو کپڑے پہنانا) یہاں تک منیٰ سے عرفات پہنچے یہاں پر انھیں مصری حُلّے (جھولیں) پہناتے جو تین چار اقسام کے ہوتے اور پھر یہ حُلّے اتار کر خانہ کعبہ پر بطور غلاف چڑھا دیتے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب بیت اللہ شریف کے لیے غلاف تیار کیا جانے لگا تو جھول چڑھانے

www.sirat-e-mustaqeem.com

کا سلسلہ رک گیا

۵۰۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ دِيْنَارٍ مَا كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَصْنَعُ بِجِلَالِ بُدْنِهٖ حَتّٰى اَقْصَرَ عَنْ تِلْكَ الْكِسْوَةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ دِيْنَارٍ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا جب خانہ کعبہ کا غلاف تیار ہونے لگا تو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے قربانی کے اونٹوں کی جھول کو کیا کرتے؟ حضرت عبداللہ ابن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جھول صدقہ کر دیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ يَنْبَغِيْ اَنْ يَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ وَبِخُطُمِهَا وَاَنْ لَّا يُعْطِيَ الْجَزَّارُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَلَا مِنْ لُحُوْمِهَا بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ بِهَدْيٍ فَاَمَرَ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِجِلَالِهٖ وَبِخُطُمِهٖ وَاَنْ لَّا يُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْ خُطُمِهٖ وَجِلَالِهٖ شَيْئًا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ قربانی کے جانور کی جھول، رسی، نکیل سبھی اشیاء صدقہ کر دیں نیز قصاب کو بطور اجرت گوشت اور ان اشیاء میں سے کچھ نہ دیں۔ کیونکہ ہمیں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے روایت پہنچی ہے کہ آپ نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قربانی کے اونٹوں کے ساتھ بھیجا اور فرمایا قربانی کی جھول اور نکیل صدقہ کر دیں نیز ان میں سے کوئی بھی چیز بطور اجرت قصاب کو نہ دیں۔

بَابُ الْمُحْصَرِ

باب ۲۰۸ المحصر

اس شخص کے بیان میں جسے مجبور خانہ کعبہ سے رکنا پڑے

۵۰۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اُحْصِرَ دُوْنَ

امام مالک نے ہمیں ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی انھوں نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ وہ اپنے والد ماجد سے مروی ہیں کہ بے شک وہ (حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْبَيْتِ بِمَرَضٍ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ يَتَدَاوٰى مِمَّا اضْطُرَّ إِلَيْهِ وَيُفْدِي۔

نے فرمایا جو شخص کسی بیماری کی وجہ سے خانہ کعبہ نہ جا سکے تو وہ اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک بیت اللہ شریف کا طواف نہ کر لے۔ وہ اپنی بیماری کا علاج کرائے اور فدیہ ادا کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ جَعَلَ الْمُحْصَرَ بِالْوَجَعِ كَالْمُحْصَرِ بِالْعَدُوِّ فَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اعْتَمَرَ فَتَهَشَّتْهُ حَيَّةٌ فَلَمْ يَسْتَطِعِ الْمَضِيَّ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لِيَبْعَثْ بِهَدْيٍ وَيُوَاعِدْ أَصْحَابَهُ يَوْمَ إِمَارٍ فَإِذَا نُحِرَ عَنْهُ الْهَدْيُ حَلَّ وَكَانَتْ عَلَيْهِ عُمْرَةٌ مَكَانَ عُمْرَتِهِ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت پہنچی ہے کہ بے شک انھوں نے کسی بیماری کے باعث رک جانے والے کو دشمن سے روک جانے کی طرح ٹھہرایا ہے۔

چنانچہ ان سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے عمرہ کا احرام باندھا تھا لیکن اسے سانپ نے ڈس لیا۔ اور اسے (خانہ کعبہ) پہنچنے کی طاقت نہ رہی اس پر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ قربانی کے جانور بھیج دے اور اپنے رفقاء سے قربانی کا وقت طے کر لے، جس وقت وہ قربانی کر لیں یہ احرام کھول دے، اور اس عمرہ کے بدلہ میں عمرہ کرے اسی پر ہمارا عمل ہے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ ۲۰۹ تَكْفِيْنِ الْمُحْرِمِ

باب ۲۰۹ محرم کی تکفین

۵۰۶ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَفَّنَ ابْنَهُ وَاقِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَاتَ مُحْرِمًا بِالْجُحْفَةِ وَخَمَّرَ رَأْسَهُ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صاحبزادے حضرت واقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقام جحفہ میں بحالتِ احرام وفات پا گئے تو انھوں نے واقد کو کفن پہنایا اور سر کو ڈھانپ دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس پر ہمارا

www.sirat-e-mustaqeem.com

نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ إِذَا مَاتَ فَقَدْ ذَهَبَ الْإِحْرَامُ عَنْهُ۔

عمل ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ جب محرم فوت ہو جاتا ہے تو اس کا احرام ٹوٹ جاتا ہے۔

نوٹ:۔ (احرام کی حالت میں سر کو ننگا رکھا جاتا ہے مگر وصال پر صاحب احرام مکلف نہیں رہتا۔) تابش قصوری

۲۱۰ مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ

باب ۲۱۰ شب مزدلفہ عرفات میں قیام

۵۰۷ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ أَدْرَكَ الْحَجَّ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت نافع سے خبر دی کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ جس شخص نے شب مزدلفہ طلوع فجر سے پہلے عرفات میں قیام کیا اس نے حج پا لیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فقہاء کا قول ہے۔

۲۱۱ مَنْ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ فِي النَّفْرِ الْأَوَّلِ وَهُوَ بِمِنًى۔

مقام منیٰ میں جس شخص پر سورج غروب ہو؟

۵۰۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ مِنْ أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَهُوَ بِمِنًى لَا يَنْفِرَنَّ حَتَّى يَرْمِيَ الْجِمَارَ مِنَ الْغَدِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت نافع سے خبر دی وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص پر ایام تشریق کے درمیان منیٰ میں سورج غروب ہو جائے تو وہ ہرگز نہ لوٹے حتیٰ کہ وہ دوسرے دن (یعنی تیرھویں کو) کنکریاں نہ مار لے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام ابوحنیفہ اور عام فقہاء کا قول ہے۔

۲۱۲ بَابُ مَنْ نَفَرَ وَلَمْ يَحْلِقْ

باب ۲۱۲ جو بلا سر منڈائے لوٹے؟

۵۰۹ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ لَقِيَ رَجُلًا

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنْ اَهْلِهٖ يُقَالُ لَهُ الْمُجَبِّرُ وَقَدْ اَفَاضَ وَلَمْ يَحْلِقْ رَاْسَهٗ اَوْ يُقَصِّرْ جَهِلَ ذٰلِكَ فَاَمَرَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْ يَّرْجِعَ فَيَحْلِقَ رَاْسَهٗ اَوْ يُقَصِّرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى الْبَيْتِ فَيُفِيْضُ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے خاندان میں سے ایک شخص انہیں ملا، جس کا نام مجبر تھا اس نے لاعلمی میں سر منڈائے یا بال کتروائے بغیر طواف افاضہ کر لیا تو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے (منیٰ کی طرف) اسے واپسی کا حکم فرمایا اور کہا کہ وہ سر منڈائے یا بال کتروائے پھر بیت اللہ شریف واپس آکر طواف افاضہ کرے (یعنی طواف زیارت)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے۔

بَابُ ۲۱۳ اَلرَّجُلُ يُجَامِعُ امْرَاَتَهٗ بِعَرَفَةَ قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ

۲۱۳ عرفات میں طواف زیارت سے قبل بیوی سے مباشرت

۵۱۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَقَعَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّنْحَرَ بَدَنَةً

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ابوالزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ انھیں عطا بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا وہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیں کہ بے شک ان سے ایک ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے طواف زیارت سے قبل اپنی بیوی سے مباشرت کر لی تھی تو آپ نے اسے اونٹ کی قربانی کا حکم فرمایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ حَجَّهٗ فَمَنْ جَامَعَ بَعْدَ مَا وَقَفَ بِعَرَفَةَ لَمْ يَفْسُدْ حَجُّهٗ وَلٰكِنْ عَلَيْهِ بَدَنَةٌ بِجِمَاعِهٖ وَحَجُّهٗ تَامٌّ وَاِذَا جَامَعَ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ لَا

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے عرفات میں قیام کیا اس نے حج پالیا، پھر اس نے قیام عرفہ کے بعد (اپنی بیوی سے) مباشرت کی، اس کا حج تو فاسد نہیں ہوا، البتہ جماع کے باعث اس پر اونٹ کی قربانی واجب ہے اور اس کا حج کامل ہے، نیز طواف زیارت سے قبل بھی جماع کا یہی حکم ہے کہ حج فاسد نہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

سیدُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

ہوگا، یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ ۲۱۴ تَعْجِیْلُ الْاِهْلَالِ

باب ۲۱۴ جلدی احرام باندھنا

۵۱۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ یَا اَهْلَ مَكَّةَ مَا شَاْنُ النَّاسِ یَاْتُوْنَ شُعْثًا وَاَنْتُمْ مُدَّهِنُوْنَ اَهِلُّوْا اِذَا رَاَیْتُمُ الْهِلَالَ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت عبداللہ ابن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا وہ اپنے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مکہ والو! ان لوگوں کی کیا حالت ہے وہ تو پریشان بال آتے ہیں اور تم اپنے بالوں کو تیل لگائے ہوتے ہو، تم چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیا کرو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ تَعْجِیْلُ الْاِهْلَالِ اَفْضَلُ مِنْ تَاْخِیْرِهٖ اِذَا مَلَكْتَ نَفْسَكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں احرام کا جلدی باندھنا تاخیر کرنے سے افضل ہے اگر تم برداشت کر سکو، یہی امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ ۲۱۵ اَلْقُفُوْلُ مِنَ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ

باب ۲۱۵ حج یا عمرہ سے واپسی

۵۱۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ اَوْ غَزْوَةٍ یُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَكْبِیْرَاتٍ ثُمَّ یَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی حج، عمرہ یا کسی غزوہ سے واپس لوٹتے تو ہر گھاٹی پر تین بار تکبیر کہتے اور پھر فرماتے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (الی آخرہ)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی واحد

www.sirat-e-mustaqeem.com

يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

ویکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی مانی ہے، وہی تمام تعریفوں کے لائق ہے وہ ہمیشہ سے زندہ ہے اسے ہرگز موت نہیں، وہی ہر چاہت پر قادر ہے ہم عاجزی اختیار کرتے ہیں توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کے لیے ہی حمد و ثنا کرنے والے ہیں، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا، اپنے خاص بندے کی مدد فرمائی اور تمام دشمنوں کو تباہی و بربادی سے دوچار کیا۔

٭٭٭

بَابُ ۲۱۶ اَلصَّدْرِ

باب ۲۱۶ عملِ واپسی

۵۱۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّذِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَيُصَلِّيْ بِهَا وَيُهِلُّ قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

امام مالک نے ہمیں حضرت نافع سے خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا بیشک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو اپنے اونٹ کو مقام بطحا میں بٹھاتے جو ذوالحلیفہ میں ہے پھر نماز پڑھتے پھر ذکر و افکار (اور شریف کا ورد وغیرہ) میں مشغول ہو جاتے۔

حضرت نافع کا قول ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۵۱۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَا يَصْدُرَنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْحَاجِّ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ فَاِنَّ اٰخِرَ النُّسُكِ الطَّوَافُ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ وہ فرماتے ہیں حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد ہے کہ کوئی بھی حاجی ہرگز نہ پلٹے جب تک کہ بیت اللہ شریف کا وہ طواف (الوداع) نہ کرے بیشک حج کا آخری رکن طواف ہی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل

www.sirat-e-mustaqeem.com

طَوَافُ الصَّدْرِ وَاجِبٌ عَلَى الْحَاجِّ وَمَنْ تَرَكَهُ فَعَلَيْهِ دَمٌ إِلَّا الْحَائِضَ وَالنُّفَسَاءَ فَإِنَّهُمَا تَنْفِرُ وَلَا تَطُوفُ إِنْ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

ہے کہ حاجی پر طواف وداع واجب ہے، جو اسے ترک کرے گا اس پر دم (قربانی) واجب ہے مگر حیض و نفاس والی عورت کو رخصت ہے اگر وہ چاہے تو بلا طواف کیے جا سکتی ہے، یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے فقہاء کا قول ہے۔

۲۱۷ الْمَرْأَةُ يُكْرَهُ لَهَا إِذَا حَلَّتْ مِنْ إِحْرَامِهَا أَنْ تَمْتَشِطَ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهَا

۲۱۷ قصرِ مُو (بال کاٹنے) سے قبل عورت کا کنگھی کرنا؟

۵۱۵ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ إِذَا حَلَّتْ لَا تَمْتَشِطُ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْ شَعْرِ رَأْسِهَا وَإِنْ كَانَ لَهَا هَدْيٌ لَمْ تَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهَا شَيْئًا حَتَّى تَنْحَرَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ احرام والی عورت جب حلال ہو جائے تو اپنے بالوں میں قصر کرنے سے قبل کنگھی نہ کرے، نیز اگر اس کے پاس قربانی کا جانور ہو تو اسے ذبح کرنے سے پہلے قصر نہ کرے۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۲۱۸ بَابُ النُّزُولِ بِالْمُحَصَّبِ

باب ۲۱۸ وادیٔ محصب میں ٹھہرنا

۵۱۶ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہیں کہ بے شک وہ ظہر، عصر، مغرب عشاء کی نماز میں وادیٔ محصب میں ادا فرماتے پھر رات کے وقت ہی مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے اور بیت اللہ شریف کا طواف کرتے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا حَسَنٌ وَمَنْ تَرَكَ النُّزُوْلَ بِالْمُحَصَّبِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ احسن ہے جو شخص یہاں (اتنی دیر) قیام نہ بھی کرے اس پر کوئی کفارہ نہیں اور یہی قول امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۱۹ اَلرَّجُلُ يُحْرِمُ مِنْ مَكَّةَ هَلْ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ

باب ۲۱۹ جس شخص نے مکہ مکرمہ میں احرام باندھا کیا وہ طواف بھی کرے؟

۵۱۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا اَحْرَمَ مِنْ مَكَّةَ لَمْ يَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى يَرْجِعَ مِنْ مِنًى وَلَا يَسْعٰى اِلَّا اِذَا طَافَ حَوْلَ الْبَيْتِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ بیشک جب ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مکہ مکرمہ سے احرام باندھتے تو بیت اللہ شریف کا طواف نہیں کرتے تھے اور نہ ہی صفا و مروہ کی سعی کرتے یہاں تک کہ منیٰ سے واپس تشریف لاتے۔ اور بیت اللہ شریف کے طواف سے پہلے سعی نہ فرماتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِنْ فَعَلَ هٰذَا اَجْزَاَهُ وَاِنْ طَافَ وَرَمَلَ وَسَعٰى قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ اَجْزَاَهُ ذٰلِكَ كُلُّ ذٰلِكَ حَسَنٌ اِلَّا اِنَّا نُحِبُّ لَهُ اَنْ لَّا يَتْرُكَ الرَّمَلَ بِالْبَيْتِ فِي الْاَشْوَاطِ الثَّلَاثَةِ الْاُوَلِ اِنْ عَجَّلَ اَوْ اَخَّرَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر اسی طرح کر لے تو یہی کافی ہے، اور اگر منیٰ کی طرف جانے سے پہلے رمل کے ساتھ طواف کرے پھر سعی کرے تو یہ بھی جائز ہے اور یہ تمام امور احسن ہیں مگر ہمیں یہی پسند ہے کہ بیت اللہ شریف کے طواف میں پہلے تین پھیروں میں رمل کو ترک نہ کیا جائے۔ خواہ طواف پہلے کرے یا بعد میں۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۲۰ اَلْمُحْرِمُ يَحْتَجِمُ

باب ۲۲۰ محرم کا سنگھیاں لگوانا

۵۱۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی کہ بے شک رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

احْتَجَمَ فَوْقَ رَأْسِهٖ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمٌ بِمَكَانٍ مِنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ يُقَالُ لَهٗ لَحْيُ جَمَلٍ۔

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے سر اقدس پر سنگھیاں لگوائیں حالانکہ آپ احرام کی حالت میں تھے، مقام لحی جمل میں جو مکہ مکرمہ کے راستے میں آتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَحْتَجِمَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُحْرِمٌ اضْطُرَّ إِلَيْهِ أَوْ لَمْ يَضْطَرَّ إِلَّا أَنَّهٗ لَا يَحْلِقُ شَعْرًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ آدمی احرام کی حالت میں سنگھیاں لگوائے، مجبوراً یا بلا وجہ، مگر اپنے بال نہ منڈائے، اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے۔

۵۱۹ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَيْهِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت نافع سے خبر دی وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ محرم بلا وجہ سنگھیاں نہ لگوائے۔

بَابُ ۲۲۱ دُخُوْلِ مَكَّةَ بِسِلَاحٍ

باب ۲۲۱ مکہ مکرمہ میں اسلحہ کے ساتھ داخلہ

۵۲۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ قَالَ اقْتُلُوْهُ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے وقت سر پر خود پہنے ہوئے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے، پس جب آپ نے خود اتارا تو آپ کی خدمت میں ایک صحابی نے حاضر ہو کر عرض کیا: ابن خطل (مرتد) غلاف کعبہ کے پردوں میں چھپ رہا ہے، آپ نے فرمایا اسے قتل کر دو!

☆

قَالَ مُحَمَّدٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ حِيْنَ فَتَحَهَا غَيْرَ مُحْرِمٍ وَلِذٰلِكَ دَخَلَ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّهٗ حِيْنَ أَحْرَمَ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بے شک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے دن بلا احرام مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے، اسی لیے داخلہ کے وقت آپ کے سر اقدس پر خود تھا، (البتہ) ہمیں ایک روایت پہنچی ہے کہ جب آپ نے مقام جعرانہ سے احرام باندھا تھا تو فرمایا: یہ عمرہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنْ حُنَيْنٍ قَالَ هٰذِهِ الْعُمْرَةُ لِدُخُوْلِنَا مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ يَعْنِيْ يَوْمَ الْفَتْحِ ۔

فَكَذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا مَنْ دَخَلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ فَلَا بُدَّ مِنْ اَنْ يَّخْرُجَ فَيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ اَوْ حَجَّةٍ بِدُخُوْلِ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا ۔

مکہ مکرمہ میں داخلے کا ہے کیونکہ فتح مکہ کے دن ہم بلا احرام مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تھے۔

پس اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ جو شخص مکہ مکرمہ میں بغیر احرام داخل ہو اس پر لازم ہے کہ وہ مکہ مکرمہ سے باہر نکل کر عمرہ یا حج کا احرام باندھے، امام ابو حنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ النِّكَاحِ

بَابُ ۲۲۲ رَجُلٍ تَكُوْنُ عِنْدَهُ نِسْوَةٌ كَيْفَ يَقْسِمُ بَيْنَهُنَّ

۵۲۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَنٰى بِاُمِّ سَلَمَةَ قَالَ لَهَا حِيْنَ اَصْبَحَتْ عِنْدَهُ لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَكِ وَدُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ۔

*

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ يَنْبَغِيْ اِنْ سَبَّعَ عِنْدَهَا اَنْ يُسَبِّعَ عِنْدَهُنَّ لَا يَزِيْدُ لَهَا عَلَيْهِنَّ شَيْئًا وَاِنْ ثَلَّثَ عِنْدَهَا اَنْ يُثَلِّثَ عِنْدَهُنَّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

باب ۲۲۲ بیویوں کے درمیان تقسیم اوقات

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عبدالملک بن ابوبکر بن الحارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی وہ اپنے والد ماجد سے مروی ہیں کہ بے شک نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا تو آپ نے انھیں فرمایا میں تمہارے ساتھ ایسا سلوک نہیں کروں گا جو تمہارے خاندان کے لیے گراں گزرے اگر تم چاہو تو میں تمہارے ہاں ہفتہ بھر رہوں، اور سات دن دوسری بیویوں کے پاس اور اگر تم چاہو تو تین دن تمہارے پاس رہوں، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا مجھے تین دن پسند ہیں۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اسی پر ہمارا عمل ہے جب کسی بیوی کے پاس سات دن رہے تو پہلی عورتوں کے ہاں بھی سات دن ٹھہرے، ان کے مقابلہ میں اس کے ہاں کسی چیز میں اضافہ نہ کرے اگر اس کے ہاں تین دن رہے تو دوسری بیویوں کے پاس بھی تین تین دن گذارے۔! امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہا

www.sirat-e-mustaqeem.com

کا یہی قول ہے۔

اَدْنٰی مَا یَتَزَوَّجُ الرَّجُلُ عَلَیْهِ الْمَرْاَةُ

باب ۲۲۳ حق مہر کی کم مقدار

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ الطَّوِیْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِ اَثَرُ صُفْرَةٍ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ كَمْ سُقْتَ اِلَیْهَا قَالَ وَزْنُ نَوَاةٍ مِنَ الذَّهَبِ قَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حمید الطویل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی وہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ وہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان پر زردی کے آثار نظر آئے، تو انھوں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اس نے ایک انصاریہ سے نکاح کیا ہے، آپ نے اس کا حق مہر دریافت کیا کتنا ہے انھوں نے عرض کیا کھجور کی گٹھلی کی مقدار سونا، پھر حضور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری سے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اَدْنَی الْمَهْرِ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ مَا تُقْطَعُ فِیْهِ الْیَدُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ سب سے کم مقدار مہر دس درہم ہیں جس مقدار پر چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَا يَجْمَعُ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْءَةِ وَعَمَّتِهَا فِي النِّكَاحِ بَابُ ۲۲۴

باب ۲۲۴ بیوی کی موجودگی میں پھوپھی کے نکاح میں ممانعت

۵۲۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْمَعُ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْءَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْءِ وَخَالَتِهَا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ابوالزناد سے حدیث بیان کی، وہ عبدالرحمٰن الاعرج سے مروی ہیں انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ بیشک نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کوئی شخص بیوی اور اس کی پھوپھی کو نکاح میں جمع نہ کرے اور نہ ہی بیوی کے ساتھ اس کی خالہ کو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہا کا قول ہے۔

۵۲۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَنْهٰى اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْ عَلٰى خَالَتِهَا وَاَنْ تَطَاَ الرَّجُلُ وَلِيْدَةً فِيْ بَطْنِهَا جَنِيْنٌ لِغَيْرِهٖ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ بے شک انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ کوئی شخص بیوی کی موجودگی میں اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کو نکاح میں نہ لائے اور نہ ہی اپنی کنیز سے مجامعت کرے جبکہ وہ کسی دوسرے آدمی سے حاملہ ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے، یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

اَلرَّجُلُ يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ بَابُ ۲۲۵

باب ۲۲۵ پیغامِ نکاح پر پیغام

۵۲۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی وہ محمد بن یحییٰ بن حبان سے اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

انھوں نے عبدالرحمٰن ہرمز اعرج سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی کہ بے شک رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجے۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

اَلثَّیِّبُ (۲۲۶) اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِیِّهَا

باب ۲۲۶ بالغہ اپنے نکاح میں ولی سے زیادہ با اختیار ہے۔

۵۲۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعِ ابْنَیْ یَزِیْدَ بْنِ جَارِیَةَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ خَنْسَاءَ ابْنَةِ خِذَامٍ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِیَ ثَیِّبٌ فَکَرِهَتْ ذٰلِكَ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِکَاحَهٗ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبدالرحمٰن بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی وہ اپنے والد ماجد سے بیان کرتے ہیں کہ انھیں عبدالرحمٰن اور مجمع جو دونوں یزید بن خارجہ انصاری کے صاحبزادے ہیں، نے روایت کیا، وہ دونوں حضرت خنساء بنت خذام رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہیں کہ ان کے والد ماجد نے اس کا نکاح کر دیا جبکہ وہ ثیبہ (بالغہ) تھی مگر اسے یہ نکاح پسند نہ آیا، وہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے وہ نکاح رد کر دیا۔ (یعنی باطل ٹھہرایا)۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ تُنْکَحَ الثَّیِّبُ وَلَا الْبِکْرُ اِذَا بَلَغَتْ اِلَّا بِاِذْنِهَا فَاَمَّا اِذْنُ الْبِکْرِ فَصَمْتُهَا وَاَمَّا اِذْنُ الثَّیِّبِ فَرِضَاهَا بِلِسَانِهَا زَوَّجَهَا وَالِدُهَا اَوْ غَیْرُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ مناسب نہیں کہ جب ثیبہ یا باکرہ بالغہ ہو تو اس کی اجازت کے بغیر نکاح کیا جائے، باکرہ کی خاموشی، اس کی رضا ہے البتہ ثیبہ (جس کا پردہ بکارت ٹوٹ چکا ہو) اس کی رضا، زبان سے ہے اگرچہ اس کا نکاح باپ کرے یا کوئی دوسرا۔ یہی امام ابوحنیفہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۲۷ الرَّجُلُ يَكُونُ عِنْدَهُ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ فَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَ

باب ۲۲۷ چار عورتوں کی موجودگی میں مزید نکاح

۵۲۷ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ وَكَانَ عِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ حِينَ أَسْلَمَ الثَّقَفِيُّ فَقَالَ لَهُ أَمْسِكْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی وہ فرماتے ہیں کہ بے شک ہمیں رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت پہنچی ہے کہ آپ نے بنی ثقیف کے ایک ایسے آدمی کو حکم دیا جس کے ہاں دس بیویاں تھیں جب وہ زمرۂ اسلام میں داخل ہوا، تو آپ نے فرمایا تم ان میں سے چار اپنے پاس رکھ لو اور باقی تمام کو چھوڑ دو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ يَخْتَارُ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا أَيَّتَهُنَّ شَاءَ وَيُفَارِقُ مَا بَقِيَ وَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ نِكَاحُ الْأَرْبَعِ الْأَوَّلِ جَائِزٌ وَنِكَاحُ مَنْ بَقِيَ مِنْهُنَّ بَاطِلٌ وَهُوَ قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ ان میں سے جن چار کو پسند کرتا ہے اپنے پاس رکھے اور باقی الگ کر دے۔ البتہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پہلی چار عورتوں کا نکاح صحیح ہے اور باقی تمام کا باطل اور یہی حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

۵۲۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ الْوَلِيدَ سَأَلَ الْقَاسِمَ وَعُرْوَةَ وَكَانَتْ عِنْدَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَأَرَادَ أَنْ يَثْبُتَ وَاحِدَةً وَيَتَزَوَّجَ أُخْرَى فَقَالَ نَعَمْ فَارِقِ امْرَأَتَكَ ثَلَاثًا وَتَزَوَّجْ فَقَالَ الْقَاسِمُ فِي مَجَالِسَ مُخْتَلِفَةٍ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ بے شک ولید نے حضرت قاسم اور حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ ان کے پاس چار بیویاں ہیں، ان میں سے وہ ایک کو چھوڑ کر کسی دوسری عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے، پس ان دونوں نے فرمایا، ہاں تم ایک عورت کو تین طلاقیں دے دو اور نکاح کر لو، البتہ حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا طلاقیں مختلف مجلسوں میں ہوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يُعْجِبُنَا أَنْ يَتَزَوَّجَ خَامِسَةً وَإِنْ بَتَّ طَلَاقَ إِحْدَاهُنَّ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا لَا يُعْجِبُنَا أَنْ يَكُونَ مَاءَهُ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمیں یہ پسند نہیں کہ مطلقہ کی عدت پوری ہونے سے پہلے پانچویں عورت سے نکاح کرے، اس لیے کہ یہ مناسب نہیں کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

فِيْ رِحْمِ خَمْسِ نِسْوَةٍ حَرَائِرَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

اس کا مادۂ منویہ پانچ آزاد عورتوں کے رحم میں ہو۔ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

۲۲۸ مَا يُوْجِبُ الصَّدَاقَ

باب ۲۲۸ مہر کب واجب ہوتا ہے؟

۵۲۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بِامْرَاتِهٖ وَاُرْخِيَتِ السُّتُوْرُ فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ وہ فرماتے ہیں جب آدمی اپنی بیوی سے قربت حاصل کر لے اور اس کا پردہ ٹوٹ جائے تو مہر واجب ہو جاتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام ابو حنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ اِنْ طَلَّقَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ لَهَا اِلَّا نِصْفُ الْمَهْرِ اِلَّا اَنْ يَطُوْلَ مُكْثُهَا وَيَتَلَذَّذَ مِنْهَا فَيَجِبُ الصَّدَاقُ۔

امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر اس کو ایسی صورت کے بعد طلاق دے دی تو اسے نصف مہر ملے گا، البتہ اگر وہ عورت اس کے ہاں زیادہ دیر رہے اور اس سے حظ اٹھاتا رہے تو پورا مہر واجب الادا ہوگا۔

باب ۲۲۹ نِكَاحِ الشِّغَارِ

باب ۲۲۹ وٹہ سٹہ کی شادی

۵۳۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نِكَاحِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ يُّنْكِحَ الرَّجُلُ ابْنَتَهٗ عَلٰى اَنْ يُّنْكِحَهُ الْاٰخَرُ ابْنَتَهٗ لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نکاحِ شغار (وٹہ سٹہ) کے نکاح سے منع فرمایا۔

اور شغار (وٹہ سٹہ) کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کے تبادلہ میں دوسرے کی بیٹی کا نکاح اس سے کر دے اور ان کے درمیان کوئی اور مہر مقرر نہ ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَكُوْنُ الصَّدَاقُ نِكَاحَ امْرَاَةٍ فَاِذَا

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ کسی عورت کا نکاح مہر قرار نہیں دیا جا سکتا، البتہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

زَوَّجَهَا عَلٰى اَنْ يَّكُوْنَ صَدَاقُهَا اَنْ يُّتَزَوَّجَهُ
اُخْتَهُ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ وَّلَهَا صَدَاقُ مِثْلِهَا مِنْ
نِّسَاءِ هَالَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ
حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

جب مہر مقرر کر کے اس کا نکاح کرے گا تو جائز ہو گا یہ کہ اس نے اپنی بیٹی کا نکاح اتنے مہر میں ادا کیا، یہ اس کے لیے مہر مثل ہو گا جس میں کمی بیشی نہیں ہو سکے گی، اور یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا ہے۔

بَابُ ۲۳ نِكَاحِ السِّرِّ

باب ۲۳ خفیہ نکاح؟

۵۳۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ
اَنَّ عُمَرَ اُتِيَ بِرَجُلٍ فِيْ نِكَاحٍ لَّمْ يَشْهَدْ
عَلَيْهِ اِلَّا رَجُلٌ وَّامْرَاَةٌ فَقَالَ عُمَرُ
هٰذَا نِكَاحُ السِّرِّ وَلَا نُجِيْزُهٗ وَلَوْ
كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيْهِ لَرَجَمْتُ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ابو الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ بے شک حضرت سیدنا فاروق اعظم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی لایا گیا جس کے نکاح میں ایک آدمی اور ایک عورت کے علاوہ کوئی شاہد نہیں تھا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ خفیہ نکاح ہے اسے ہم جائز نہیں سمجھتے اگر میں اس مسئلہ کو پہلے بیان کر چکا ہوتا تو ضرور سنگسار کرتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا نِكَاحَ لَا يَجُوْزُ فِيْ اَقَلَّ مِنْ شَاهِدَيْنِ
وَاِنَّمَا شَهِدَ عَلٰى هٰذَا الَّذِيْ رَدَّهٗ
عُمَرُ بِرَجُلٍ وَّامْرَاَةٍ فَهٰذَا نِكَاحُ
السِّرِّ لِاَنَّ الشَّهَادَةَ لَمْ تُكْمَلْ وَلَوْ
كَمُلَتِ الشَّهَادَةُ بِرَجُلَيْنِ اَوْ رَجُلٍ
وَّامْرَاَتَيْنِ كَانَ نِكَاحًا جَائِزًا وَاِنْ كَانَ
سِرًّا وَاِنَّمَا يُفْسَدُ نِكَاحُ السِّرِّ اَنْ يَّكُوْنَ
بِغَيْرِ شُهُوْدٍ فَاَمَّا اِذَا كَمُلَتْ فِيْهِ الشَّهَادَةُ
فَهُوَ نِكَاحُ الْعَلَانِيَةِ وَاِنْ كَانُوْا اَسَرُّوْهُ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کم از کم دو گواہوں کے بغیر نکاح جائز نہیں۔ بہر حال جس نکاح کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باطل قرار دیا اس میں ایک مرد اور ایک عورت گواہ تھے۔ پس یہ نکاح خفیہ تھا اس لیے کہ اس نکاح میں گواہی کامل نہیں تھی، اور اگر دو آدمیوں یا ایک آدمی اور دو عورتوں کی گواہی ہوتی تو یہ نکاح جائز تھا کیونکہ اس صورت میں گواہی کامل تھی، اگرچہ خفیہ طور پر ہی کیا جاتا۔ بہر حال پوشیدہ نکاح کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے کہ وہ گواہوں کے بغیر منعقد ہو اور جب گواہی مکمل ہو گی تو خفیہ طور پر بھی کیا ہوا نکاح علانیہ ہی سمجھا جائے گا۔

۵۳۲ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
اَبَانَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں محمد بن ابان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حماد سے خبر دی، وہ ابراہیم رضی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

ابْنَ الْخَطَّابِ اَجَازَ شَهَادَةَ رَجُلٍ وَّ امْرَاَتَيْنِ فِي النِّكَاحِ وَالْفُرْقَةِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نکاح اور طلاق کے سلسلہ میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کو جائز فرمایا۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی قول امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

باب ۲۳۱

اَلرَّجُلُ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْءَةِ وَابْنَتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْءَةِ وَاُخْتِهَا فِيْ مِلْكِ الْيَمِيْنِ

باب ۲۳۱ ماں، بیٹی، دو بہنوں میں ملکِ یمین کی کیفیت

۵۳۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ سُئِلَ عَنِ الْمَرْءَةِ وَابْنَتِهَا مِمَّا مَلَكَتِ الْيَمِيْنُ اَتُوْطَاُ اِحْدٰهُمَا بَعْدَ الْاُخْرٰى قَالَ لَا اُحِبُّ اَنْ اُحَرِّمَ عَلَيْهِ جَمِيْعًا وَنَهَاهُ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بیان کی، انھوں نے اپنے والد ماجد سے بیان کیا کہ بے شک حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا۔ ایک ایسی عورت اور اس کی بیٹی کے متعلق جو ملکِ یمین ہوں تو کیا ان دونوں سے یکے بعد دیگرے وطی کی جا سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ مجھے یہ پسند نہیں کہ میں ان دونوں کو ایک ساتھ جائز قرار دوں اور آپ نے اسے ممنوع قرار دیا۔

۵۳۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عُثْمَانَ عَنِ الْاُخْتَيْنِ مِمَّا مَلَكَتِ الْيَمِيْنُ هَلْ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ اَحَلَّتْهُمَا اٰيَةٌ وَحَرَّمَتْهُمَا اٰيَةٌ مَا كُنْتُ لِاَصْنَعَ ذٰلِكَ ثُمَّ خَرَجَ فَلَقِيَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت زہری سے خبر دی وہ قبیصہ بن ذویب سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک ایک شخص نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، دونوں بہنوں کی ملکِ یمین کے بارے میں، آیا وہ دونوں سے مباشرت کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ دونوں ایک آیت سے حلال قرار دی جا سکتی ہیں اور دوسری آیت نے حرام ٹھہرایا ہے اور مجھے اس طرح کا فعل پسند نہیں، پھر وہ آدمی وہاں سے نکلا اور ایک صحابی

www.sirat-e-mustaqeem.com

سَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَوْ كَانَ لِيْ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ ثُمَّ اُتِيْتُ بِاَحَدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ جَعَلْتُهُ نَكَالًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اُرَاهُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَعَالٰى۔

کو بلا پھر اس مسئلہ کو ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا اگر میرے بس کی بات ہوتی تو میں ایسے فعل کے مرتکب کو سخت ترین سزا دیتا۔ حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میرا گمان ہے وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَبِنْتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَاُخْتِهَا فِيْ مِلْكِ يَمِيْنٍ قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْحَرَائِرِ شَيْئًا اِلَّا قَدْ حَرَّمَ مِنَ الْاِمَاءِ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنْ يَّجْمَعَهُنَّ رَجُلٌ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ يَجْمَعُ مَا شَاءَ مِنَ الْاِمَاءِ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ فَوْقَ اَرْبَعِ حَرَائِرَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان تمام باتوں پر ہمارا عمل ہے یہ لائق نہیں کہ ماں، بیٹی، اور دو بہنوں کو ملک یمین اکٹھا کیا جائے۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے ان امور کو اللہ تعالیٰ آزاد عورتوں کے سلسلہ میں حرام ٹھہرایا ہے وہی کنیزوں کے بارے میں بھی حرام ہیں ہاں آدمی جتنی چاہے کنیزیں حاصل کر لے۔ لیکن اسے چار سے زیادہ عورتیں جمع کرنا حلال نہیں۔ اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے

۲۳۲

اَلرَّجُلُ يَنْكِحُ الْمَرْاَةَ وَلَا يَصِلُ اِلَيْهَا لِعِلَّةٍ بِالْمَرْاَةِ اَوْ بِالزَّوْجِ .....!

باب ۲۳۲ بیماری کے باعث قربت کا حکم

۵۳۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّمِسَّهَا فَاِنَّهٗ يُضْرَبُ لَهٗ اَجَلُ سَنَةٍ فَاِنْ مَسَّهَا وَاِلَّا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ بے شک وہ فرمایا کرتے تھے جس شخص کی کسی عورت سے شادی کی مگر وہ صحبت پر قادر نہ ہوا تو اسے ایک سال تک انتظار کی مہلت دی جائے۔ اگر (اس مدت میں) جماع پر قادر ہو جائے تو بہتر ہے، ورنہ ان دونوں کے درمیان علیحدگی کرا دی جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِنْ مَضَتْ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

سَنَةٌ وَلَمْ يَمَسَّهَا خُيِّرَتْ فَإِنِ اخْتَارَتْهُ فَهِيَ زَوْجَتُهُ وَلَا خِيَارَ لَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ أَبَدًا وَإِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ وَإِنْ قَالَ إِنِّي قَدْ مَسَسْتُهَا فِي السَّنَةِ إِنْ كَانَتْ ثَيِّبًا فَالْقَوْلُ قَوْلُهُ مَعَ يَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ بِكْرًا نَظَرَ إِلَيْهَا النِّسَاءُ فَإِنْ قُلْنَ هِيَ بِكْرٌ خُيِّرَتْ بَعْدَ مَا تُحَلَّفُ بِاللّٰهِ مَا مَسَّهَا وَإِنْ قُلْنَ هِيَ ذَاهِبَةُ الْعُذْرَةِ فَالْقَوْلُ قَوْلُهُ مَعَ يَمِينِهِ لَقَدْ مَسَسْتُهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

اگر اس پر ایک سال کا عرصہ گذر گیا اور پھر بھی وہ جماع نہ کر سکا تو عورت کو اختیار حاصل ہے اگر اس نے (ایسی صورت میں) شوہر کو پسند رکھا تو وہ اس کی زوجہ ہے، اور پھر اس کے بعد اسے کوئی اختیار نہیں رہے گا اور اگر اس نے اپنے آپ کو اختیار کیا تو وہ مطلقہ بائنہ ہو گی اور اگر خاوند دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے دورانِ سال اس سے مباشرت کی ہے تو (اس صورت میں) عورت اگر ثیبہ ہے تو خاوند کی بات قسم سے مؤکد ہو گی اور اگر عورت باکرہ ہے تو عورتیں اسے چیک کریں گی اور اگر عورتوں نے اس کے باکرہ ہونے کی گواہی دی تو اسے قسم کا اختیار دیا جائے گا کہ وہ حلفیہ بیان دے کہ اللہ کی قسم مجھ سے اس آدمی نے جماع نہیں کیا، اور اگر عورتیں اس کے ثیبہ ہونے کا بیان دیں تو خاوند کا حلفیہ بیان اس طرح ہو گا کہ اللہ کی قسم میں نے اس عورت سے مباشرت کی ہے۔

امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

۵۳۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ سَعِيدِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَبِهِ جُنُونٌ أَوْ ضُرٌّ فَإِنَّهَا مُخَيَّرَةٌ إِنْ شَاءَتْ قَرَّتْ وَإِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْ۔

امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مخبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی وہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک انھوں نے فرمایا اگر کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے اور وہ شخص پاگل ہو یا (ناقابلِ علاج) مرض لاحق ہو تو عورت کو اختیار ہے چاہے اسے رکھے اور چاہے تو وہ اس سے علیحدگی اختیار کر لے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا كَانَ أَمْرًا لَا يُحْتَمَلُ خُيِّرَتْ فَإِنْ شَاءَ قَرَّتْ وَإِنْ شَاءَ فَارَقَتْ وَإِلَّا

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر ایسی صورت ظاہر ہو جس کا زائل ہونا ممکن نہ ہو تو عورت کو اختیار ہے چاہے وہ نکاح برقرار رکھے اور چاہے علیحدگی اختیار کر لے

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَا خِيَارَ لَهَا إِلَّا فِي الْعِنِّينِ وَالْمَجْبُوبِ۔

ورنہ نامرد اور خصی کے علاوہ عورت کو کوئی اختیار حاصل نہیں۔

۲۳۳

الْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا

باب ۲۳۳ باکرہ سے اجازت لینا

۵۲۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبداللہ بن فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی وہ نافع بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ثیبہ اپنے ولی کے مقابلہ میں اپنی ذات کی زیادہ مختار ہے اور باکرہ سے اس کے بارے اجازت طلب کی جائے، اور اس کی اجازت اس کی خاموشی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَذَاتُ الْأَبِ وَغَيْرِ الْأَبِ فِي ذَلِكَ سَوَاءٌ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔ اس معاملہ میں باپ والی اور جس کا باپ نہ ہو برابر ہے۔

۵۲۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَسَدِيُّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسْتَأْذَنُ الْأَبْكَارُ فِي أَنْفُسِهِنَّ ذَوَاتُ الْآبَاءِ وَغَيْرِ الْآبَاءِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قیس بن ربیع اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی، وہ عبدالکریم جزری سے اور وہ سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا باکرہ لڑکیوں سے ان کے معاملہ میں اجازت حاصل کی جائے باپ والیاں ہوں یا بلا باپ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے۔

بَابُ ۲۳۴ النِّكَاحُ بِغَيْرِ وَلِيٍّ

باب ۲۳۴ بلا ولی نکاح

۵۲۲ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا رَجُلٌ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کسی آدمی سے خبر

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا يُصْلِحُ لِامْرَاةٍ اَنْ تُنْكَحَ اِلَّا بِاِذْنِ وَلِيِّهَا اَوْ ذِى الرَّاْىِ مِنْ اَهْلِهَا اَوِ السُّلْطَانِ

دی اس نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کسی بھی عورت کا نکاح اس کے ولی یا خاندان سے صاحب الرائے یا حکمران کی اجازت کے بغیر مناسب نہیں

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ فَاِنْ تَزَوَّجَتْ هِىَ وَالْوَلِىُّ فَالسُّلْطَانُ وَلِىُّ مَنْ لَا وَلِىَّ لَهٗ فَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَقَالَ اِذَا وَضَعَتْ نَفْسَهَا فِىْ كَفَاءَةٍ وَلَمْ تُقَصِّرْ فِىْ نَفْسِهَا فِىْ صَدَاقٍ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ وَمِنْ حُجَّتِهٖ قَوْلُ عُمَرَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَوْ ذِى الرَّاْىِ مِنْ اَهْلِهَا اَنَّهٗ لَيْسَ بِوَلِيٍّ وَقَدْ اَجَازَ نِكَاحَهٗ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا اَرَادَ اَنْ لَا تُقَصِّرَ بِنَفْسِهَا فَاِذَا فَعَلَتْ هِىَ لَكَ جَائِزٌ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ولی کی اجازت بغیر نکاح نہیں ہے۔ اگر عورت اور اس کے ولی کی آپس میں ناراضگی ہو تو حکمران اس کا ولی ہوگا جس کا کوئی ولی نہیں ہے۔ بہرحال امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں عورت نے اپنی مرضی سے ہم کفو کے ساتھ نکاح کر لیا اور اپنے لیے مہر میں کوئی کمی نہ کی تو نکاح جائز ہے اور اس سلسلہ میں آپ کی دلیل حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ "اس کے خاندان میں کوئی صاحب الرائے" حالانکہ وہ صاحب الرائے اس کا ولی نہیں ہے لیکن نکاح صحیح ٹھہرایا، اس لیے کہ آپ کا مقصد تو یہ تھا کہ وہ عورت اپنے مہر میں کمی نہ کرے پس جب اس نے کمی نہ کی تو یہ نکاح جائز ہے۔

۲۳۵ اَلرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ وَلَا يَفْرِضُ لَهَا صَدَاقًا

باب ۲۳۵ بلا مہر نکاح کی کیفیت

۵۴۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ بِنْتًا لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاُمُّهَا اَبْنَةُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ كَانَتْ تَحْتَ ابْنٍ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَمَاتَتْ وَلَمْ يُسَمِّ لَهَا صَدَاقًا فَقَامَتْ اُمُّهَا تَطْلُبُ صَدَاقَهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَيْسَ لَهَا صَدَاقٌ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے بیان کیا کہ حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی جن کی والدہ ماجدہ حضرت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھیں حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر میں آئیں تو وہ فوت ہو گئیں جب کہ ان کا مہر بھی مقرر نہیں کیا گیا تھا۔

پھر اس کی والدہ نے ان سے مہر کا مطالبہ کیا تو

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَ كَانَ لَهَا صُدَاقٌ لَمْ نُمْسِكْهُ
وَ نَظْلِمْهَا فَأَبَتْ اَنْ تَقْبَلَ
ذٰلِكَ وَجَعَلُوْا بَيْنَهُمْ زَيْدَ بْنَ
ثَابِتٍ فَقَضٰى اَنْ لَا صُدَاقَ لَهَا
وَلَهَا الْمِيْرَاثُ۔

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا وہ مہر کی حقدار نہیں ٹھہرتی، اور اگر اس کے لیے مہر کا استحقاق ہوتا تو ہم مہر ادا کرتے کیونکہ ہم ظلم نہیں کرتے، انھوں نے اس بات کو قبول نہ کیا تو انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا ثالث بنایا پس انھوں نے فیصلہ سنایا، اس لیے لیے مہر تو نہیں البتہ وراثت میں حقدار ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے۔ کہ ہمارے نزدیک مہر نہیں ہے۔

اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّ رَجُلًا
تَزَوَّجَ اِمْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا
صَدَاقًا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ
بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ
لَهَا صَدَاقُ مِثْلِهَا مِنْ نِسَآئِهَا
وَكَسَ وَلَا شَطَطَ فَلَمَّا قَضٰى
بِذٰلِكَ قَالَ اِنْ يَكُنْ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ
وَاِنْ يَكُنْ خَطَاً فَمِنِّيْ وَمِنَ
الشَّيْطَانِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
بَرِيْئَانِ۔

امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں حضرت حماد سے خبر دی وہ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا مگر مہر مقرر نہ کیا، اور وہ آدمی مباشرت سے پہلے ہی فوت ہو گیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اس کا دوسری عورتوں کی مثل مہر ہے اور اس کے مہر میں کمی بیشی نہ کی جائے پس جب آپ نے یہ فیصلہ فرمایا تو کہا اگر یہ درست ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگر یہ صحیح نہیں تو یہ میری خطاء ہے جو شیطان کی طرف نسبت کی جائے گی، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس معاملہ میں دونوں بری ہیں۔

فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَآئِهٖ
بَلَغَنَا اَنَّهٗ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ
الْاَشْجَعِيُّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَضَيْتَ وَالَّذِيْ يُحْلَفُ بِهٖ بِقَضَآءِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ کی مجلس میں ایک شخص جس کے بارے میں ہمیں روایت پہنچی ہے کہ وہ حضرت معقل بن یسار اشجعی تھے جو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے تھے، انھوں نے حلفیہ بیان فرمایا کہ آپ نے ویسے ہی فیصلہ کیا جیسے رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں فرمایا تھا

www.sirat-e-mustaqeem.com

فِيْ بُرُوْعَ ابْنَةِ وَاشِقٍ الْاَشْجَعِيَّةِ قَالَ فَفَرِحَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرْحَةً مَا فَرِحَ قَبْلَهَا مِثْلَهَا لِمُوَافَقَةِ قَوْلِهٖ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ لَا يَكُوْنُ مِيْرَاثٌ حَتّٰى يَكُوْنَ قَبْلَهٗ صَدَاقٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

راوی بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے فیصلے کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے ساتھ مطابقت پاکر اتنے خوش ہوئے کہ اس سے پہلے کسی طرح بھی خوش نہ ہوئے ہوں گے، اور حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ میراث اس وقت تک نہیں جب تک اس سے قبل مہر ثابت نہ ہو۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے، یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۲۳۶
اَلْمَرْاَةُ تَتَزَوَّجُ فِيْ عِدَّتِهَا

باب ۲۳۶ دوران عدت نکاح

۵۴۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَا اَنَّ ابْنَةَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ كَانَتْ تَحْتَ رُشَيْدٍ الثَّقَفِيِّ فَطَلَّقَهَا فَنَكَحَتْ فِيْ عِدَّتِهَا اَبَا سَعِيْدِ بْنِ مُنَبِّهٍ وَاَبَا الْجُلَاسِ بْنِ مُنَبِّهٍ فَضَرَبَهَا عُمَرُ وَضَرَبَ زَوْجَهَا بِالْمِخْفَقَةِ ضَرَبَاتٍ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ عُمَرُ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ فِيْ عِدَّتِهَا فَاِنْ كَانَ زَوْجُهَا الَّذِيْ تَزَوَّجَ بِهَا لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَاعْتَدَّتْ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنَ الْاَوَّلِ ثُمَّ كَانَ خَاطِبًا مِنَ الْخُطَّابِ وَاِنْ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اعْتَدَّتْ

راوی بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے فیصلے کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے ساتھ مطابقت پاکر اتنے خوش ہوئے کہ اس سے پہلے کسی طرح بھی خوش نہ ہوئے ہوں گے، اور حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ میراث اس وقت تک نہیں جب تک اس سے قبل مہر ثابت نہ ہو۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے، یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

باب ۲۳۶ دوران عدت نکاح

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی وہ حضرت سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں کہ ان دونوں نے حدیث بیان فرمائی کہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت رشید ثقفی کے نکاح میں آئیں تو اس نے طلاق دے دی، عدت کے دوران ہی ابوسعید بن منبہ یا ابوجلاس بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے نکاح کر لیا، اس پر حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اور اس کے خاوند کو کوڑے لگائے اور ان کے درمیان تفریق کرادی، نیز فرمایا ایسی عورت جس نے دوران عدت نکاح کر لیا ہو اور اگر اس کے شوہر نے اس سے مباشرت نہ کی تو ان دونوں کو الگ کر دیا جائے اور عورت اپنے پہلے خاوند کی عدت پوری کرے پھر دوسرا خاوند عام طریقہ کے مطابق پیام بھیجے اور اگر

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِعِدَّةٍ عِدَّتِهَا مِنَ الْاَوَّلِ ثُمَّ اعْتَدَّتْ عِدَّتَهَا مِنَ الْاٰخِرِ ثُمَّ لَمْ يَنْكِحْهَا اَبَدًا قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَلَهَا مَهْرُ مِثْلِهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا۔

خاوند نے اس سے صحبت کر لی ہو تو بھی انھیں جدا کر دیا جائے اور عورت پہلے شوہر کی عدت مکمل کرے پھر دوسرے شوہر کی عدت پوری کرے اور پھر کبھی بھی دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اور وہ عورت مہر مثل کی حقدار ہے کیونکہ اس شخص نے اس سے مباشرت کو حلال سمجھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَجَعَ عَنْ هٰذَا الْقَوْلِ اِلٰى قَوْلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمیں ایسی روایت پہنچی ہے کہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب نے اپنے اس قول سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا۔

۵۴۳ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ رَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الَّتِيْ تَزَوَّجَ فِيْ عِدَّتِهَا اِلٰى قَوْلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَذٰلِكَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ اِذَا دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَجْتَمِعَا اَبَدًا وَاَخَذَا صُدَاقَهَا فَجُعِلَ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ فَقَالَ عَلِيٌّ لَهَا صُدَاقُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا مِنَ الْاَوَّلِ تَزَوَّجَهَا الْاٰخِرُ اِنْ شَاءَ فَرَجَعَ عُمَرُ اِلٰى قَوْلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ۔

ہمیں حسن بن عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی وہ حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (اپنے اس قول) کہ زمانۂ عدت میں جس عورت نے نکاح کر لیا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کی طرف رجوع فرما لیا تھا یہ ایسے ہے کہ بے شک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ جس عورت سے مباشرت کی ان دونوں کو علیحدہ کر دیا جائے اور پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جمع نہ ہوں اور اس کا مہر لے کر بیت المال میں دے دیا جائے۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مہر تو اسی عورت کا حق ہے کیونکہ مرد نے اُسے قربت کے لیے حلال سمجھا پس جب پہلے شوہر کی عدت مکمل کرے تو وہ اپنی چاہت سے دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔ پس حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول کی طرف رجوع فرما لیا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

۵۴۴ اَخْبَرَنَا یَزِیْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ اُمَیَّةَ اَنَّ امْرَاَةً هَلَكَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَاعْتَدَّتْ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ حِیْنَ حَلَّتْ فَمَكَثَتْ عِنْدَ زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّنِصْفًا ثُمَّ وَلَدَتْ وَلَدًا تَامًّا فَجَآءَ زَوْجُهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّنِصْفًا ثُمَّ وَلَدَتْ وَلَدًا تَامًّا فَجَآءَ زَوْجُهَا اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَدَعَا عُمَرُ بْنَ الْخَطَّابِ فَدَعَا عُمَرُ نِسَآءً مِّنْ نِّسَآءِ اَهْلِ الْجَاهِلِیَّةِ قُدَمَآءَ فَسَاَلَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اَنَا اُخْبِرُكَ اَمَّا هٰذِهِ الْمَرْاَةُ هَلَكَ زَوْجُهَا حِیْنَ حَمَلَتْ فَاُهْرِیْقَتِ الدِّمَآءُ فَخَشَفَ وَلَدُهَا فِیْ بَطْنِهَا فَلَمَّا اَصَابَهَا زَوْجُهَا الَّذِیْ نَكَحَتْهُ وَاَصَابَ الْوَلَدُ وَكَبُرَ وَصَدَّقَهَا عُمَرُ بِذٰلِكَ وَفَرَّقَ بَیْنَهُمَا وَقَالَ اَمَّا اَنَّهٗ لَمْ یَبْلُغْنِیْ عَنْكُمَا اِلَّا خَیْرًا اَلْحَقُّ الْوَلَدَ بِالْاَوَّلِ۔

ہمیں یزید بن عبداللہ بن معاذ نے محمد ابن ابراہیم سے خبر دی وہ سلیمان بن یسار سے اور انھوں نے عبداللہ بن ابو امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا بے شک ایک عورت کا خاوند ہلاک ہو گیا تو اس کی عورت نے چار ماہ دس دن عدت کے گزار لیے تو اس نے نکاح کر لیا، وہ اس کے لیے حلال ہوئی۔ جب اُس کے ہاں ساڑھے چار ماہ ہوئے تو اس نے ایک کامل لڑکا جنا۔ اس کا خاوند حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آیا (تو اس معاملہ کی چھان بین کے لیے) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمانۂ جاہلیت کی بوڑھی عورتوں کو بلایا اور اس سلسلہ میں ان سے معلومات حاصل کیں۔ ان میں سے ایک عورت نے عرض کیا: میں آپ کو خبر دیتی ہوں کہ جب اس کا خاوند ہلاک ہوا تو یہ حاملہ تھی، پھر اس سے خون بہا تو بچہ خشک ہو گیا جب اس نے دوسرے خاوند سے بعد از نکاح مجامعت کی تو اس کے پانی پہنچنے کے باعث بچہ ماں کے پیٹ میں حرکت کرنے لگا اور بڑھتا گیا حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کی تصدیق کی پھر ان دونوں میں علیحدگی کرا دی، اور فرمایا بہر حال تم دونوں میں اچھائی کے علاوہ اور کوئی بات نہیں تھی اور بچے کو پہلے خاوند کی طرف سے برقرار رکھا۔

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ اَلْوَلَدُ الْاَوَّلِ لِاَنَّهَا جَآءَتْ بِهٖ عِنْدَ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ بچہ پہلے خاوند سے ہے، کیونکہ عورت

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْاٰخِرِ لَا تَقِلُّ مِنْ سِتَّةِ اَشْهُرٍ وَلَا تَلِدُ امْرَأَةٌ وَلَدًا مِنْ سِتَّةِ اَشْهُرٍ فَهُوَ ابْنُ الزَّوْجِ وَيُفَرَّقُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْاٰخِرِ وَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا الْاَقَلُّ مِمَّا سُمِّيَ لَهَا وَمِنْ مَهْرِ مِثْلِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

دوسرے خاوند کے پاس چھ ماہ سے کم مدت تک آتی جاتی رہی اور کوئی بھی عورت چھ ماہ سے کم عرصہ میں بچہ نہیں جن سکتی لہٰذا بچہ اسی پہلے خاوند کا ہے اسی لیے اس عورت کے اور دوسرے خاوند کے درمیان علیحدگی کرا دی جائے گی اور مہر اسی عورت کا حق ہے کیونکہ اس شخص نے عورت کو اپنے لیے حلال سمجھا اور مہر کی کم مقدار وہی ہوگی جو مقرر ہوا یا مہر مثل سے کم قرار نہیں دیا جائے گا۔

حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۳ اَلْعَزْلِ

۵۴۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَعْزِلُ۔

۵۴۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَفْلَحَ مَوْلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اُمِّ وَلَدِ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ كَانَ يَعْزِلُ۔

۵۴۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرِو بْنِ غَزِيَّةَ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَجَآءَهٗ بْنُ فَهْدٍ رَجُلٌ

باب ۲۳ عَزل

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں سالم ابو النضر نے عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ وہ عزل کیا کرتے تھے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں سالم ابو النضر نے عبد الرحمٰن بن افلح جو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے وہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اُمِّ ولد سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک ابو ایوب عزل کرتے تھے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ضمرہ بن سعید المازنی نے حجاج بن عمر بن عزیہ سے خبر دی کہ وہ حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس ایک یمنی ابن فہد

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ اِنَّ عِنْدِىْ جَوَارِىَ لَيْسَ نِسَآئِىَ الَّتِىْ كُنَّ بِاَعْجَبَ اِلَىَّ مِنْهُنَّ وَلَيْسَ كُلُّهُنَّ يُعْجِبُنِىْ اَنْ تُحْمِلَ مِنِّىْ اَفَاَعْزِلُ قَالَ قَالَ اَفْتِهِ يَا حَجَّاجُ قَالَ قُلْتُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ اِنَّمَا نَجْلِسُ اِلَيْكَ لِنَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ تُلْتُ هُوَ حَرْثُكَ اِنْ شِئْتَ اَعْطَشْتَهٗ وَاِنْ شِئْتَ سَقَيْتَهٗ قَالَ وَقَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ ذٰلِكَ مِنْ زَيْدٍ فَقَالَ زَيْدٌ صَدَقَ۔

(نامی) آیا اس نے عرض کیا اے ابو سعید میرے پاس چند ایسی خوبصورت کنیزیں ہیں جو میری بیویوں سے بھی حسین تر ہیں لیکن میں یہ نہیں چاہتا کہ وہ مجھ سے حاملہ ہوں کیا میں عزل کر سکتا ہوں؟

راوی کہتے ہیں کہ حضرت زید نے حجاج سے فرمایا تم اسے فتویٰ دو، وہ بولے اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے ہم تو آپ کی محفل میں آپ سے علم حاصل کرنے کے لیے بیٹھتے ہیں (پھر) انھوں نے فرمایا میں کہتا ہوں وہ تمہاری کھیتی ہے۔ چاہو تم اسے خشک رکھو یا سیراب کرو۔ اس نے کہا اس سے قبل تو میں زید کی طرف سے سنا ہی کرتا تھا پس اب تو حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود تصدیق فرما دی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِالْعَزْلِ بَاْسًا مِنَ الْاَمَةِ وَاَمَّا الْحُرَّةُ فَلَا يَنْبَغِىْ اَنْ يُّعْزَلَ عَنْهَا اِلَّا بِاِذْنِ مَوْلَاهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ ہم عزل میں کوئی قباحت نہیں دیکھتے البتہ آزاد عورت سے بلا اجازت عزل نہیں کرنا چاہیے، کنیز اگر کسی شخص کے نکاح میں ہو تو اس کے آقا کی اجازت کے سوا اس شخص کو عزل کرنا مناسب نہیں اور یہی امام حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

۵۴۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَعْزِلُوْنَ عَنْ وَّلَآئِدِهِمْ لَا تَاْتِيْنِىْ وَلِيْدَةٌ فَيَعْتَرِفُ سَيِّدُهَا اَنَّهٗ قَدْ اَلَمَّ بِهَا اِلَّا اَلْحَقْتُ بِهٖ وَلَدَهَا فَاَعْزِلُوْا بَعْدُ اَوِ اتْرُكُوْا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت سالم بن عبداللہ روایت کی وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیں کہ بے شک حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی کنیزوں سے عزل کرتے ہیں کہ ان کے ہاں بچہ نہ ہو پس اگر کسی کنیز کے مالک نے اس کے ساتھ مباشرت کا اعتراف کیا تو میں اس کا بچہ اس سے ملحق کر دوں گا اگرچہ وہ عزل کریں یا چھوڑ دیں (عزل، انزال کے وقت منی کا باہر پھینکنا)

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ إِنَّمَا صَنَعَ هٰذَا عُمَرُ عَلَى التَّهْدِيدِ لِلنَّاسِ أَنْ يُضَيِّعُوا وَلَائِدَهُمْ وَهُمْ يَطَؤُهُنَّ وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَطِئَ جَارِيَةً لَهُ فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ فَنَفَاهُ وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَطِئَ جَارِيَةً لَهُ فَحَمَلَتْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تُلْحِقْ بِآلِ عُمَرَ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَجَاءَتْ بِغُلَامٍ أَسْوَدَ فَأَقَرَّتْ أَنَّهُ مِنَ الرَّاعِي فَانْتَفَى مِنْهُ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ حکم حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بطور تہدید فرمایا تھا تاکہ لوگ اپنے نطفے کو ضائع نہ کریں کیونکہ وہ ان سے مباشرت کرتے ہیں اور ہمیں یہ روایت بھی ملی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنی کنیز سے جماع کیا تو اس نے لڑکا جنا تو آپ (زید) نے اس سے انکار کر دیا۔

اور اسی طرح حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کنیز سے مباشرت کی تو وہ حاملہ ہو گئی اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کی یا اللہ! اسے اولاد عمر کے ساتھ ملحق نہ کر کیونکہ یہ ان میں نہیں ہے پھر اسے ایک سیاہ رنگ کا رنگ بچہ پیدا ہوا تو اس نے اقرار کیا یہ ایک چرواہے سے ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس بچے سے منفی فرمائی۔

وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَقُولُ إِذَا حَصَّنَهَا وَلَا يَدَعُهَا تَخْرُجُ فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ لَمْ يَسَعْهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَنْتَفِيَ مِنْهُ فَبِهٰذَا نَأْخُذُ۔

حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی کنیز کو حفاظت میں رکھے اور باہر بھی نہ نکلنے دے پھر اس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو پھر اللہ تعالیٰ اور اس شخص کے درمیان کوئی وجہ نہیں کہ وہ بچے سے منکر ہو، پس اسی پر ہمارا عمل ہے۔

۵۴۹ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَتْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا بَالُ رِجَالٍ يَطَؤُنَ وَلَائِدَهُمْ ثُمَّ يَدَعُونَهُنَّ فَيَخْرُجْنَ وَاللّٰهِ لَا يَأْتِينِي وَلِيدَةٌ يَعْتَرِفُ سَيِّدُهَا أَنَّهُ قَدْ وَطِئَهَا إِلَّا أَلْحَقْتُ بِهِ وَلَدَهَا فَأَرْسِلُوهُنَّ بَعْدُ أَوْ أَمْسِكُوهُنَّ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں صفیہ بنت ابو عبید سے حضرت نافع نے حدیث بیان کی کہ وہ فرماتی ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی کنیزوں سے مباشرت بھی کرتے ہیں اور پھر انہیں باہر بھی جانے دیتے ہیں اللہ کی قسم اگر کوئی کنیز بچہ لائی اور اس کے آقا نے مباشرت کا اعتراف کر لیا تو اس کے بچہ کو اسی سے ملحق کر دوں گا اگرچہ وہ ان کنیزوں کو آزاد کریں یا اپنے ہاں رکھیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الطَّلَاقِ

بَابُ ۲۳۸ طَلَاقُ السُّنَّةِ

۵۵۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقْرَأُ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِقُبُلِ عِدَّتِهِنَّ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ طَلَاقُ السُّنَّةِ اَنْ يُّطَلِّقَهَا لِقُبُلِ عِدَّتِهَا طَاهِرًا مِّنْ غَيْرِ جِمَاعٍ حِيْنَ تَطْهُرُ مِنْ حَيْضِهَا قَبْلَ اَنْ يُّجَامِعَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

۵۵۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَآئِضٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عُمَرُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ اِنْ شَآءَ بَعْدُ

باب ۲۳۸ طلاقِ مسنونہ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ پڑھتے ہوئے سنا! اے ایمان والو! جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت سے پہلے دو۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، طلاق مسنونہ یہ ہے کہ آدمی عورت کی عدت سے پہلے مباشرت سے قبل پاکی میں طلاق دے اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ بے شک انھوں نے زمانۂ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اپنی عورت کو حالت حیض میں طلاق دے دی تو حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں دریافت کیا تو حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے حکم فرماؤ وہ رجوع کرے پھر حیض سے پاک ہونے تک مہلت

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَآءَ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ۔

دے پھر اسے حیض آئے پھر وہ پاک ہو پھر اسے اختیار ہے چاہے اسے اپنے پاس رکھے چاہے تو مباشرت قبل اسے طلاق دے پس یہی وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا اگر تم ان عورتوں کو طلاق دو..... (الآیۃ)

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے

۲۳۹ طَلَاقُ الْحُرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدِ

باب ۲۳۹ غلام کی بیوی کو طلاق

۵۵۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ نُفَيْعًا مُكَاتَبَ اُمِّ سَلَمَةَ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَاَةٌ حُرَّةٌ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ فَاسْتَفْتٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ حَرُمَتْ عَلَيْكَ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت زہری نے سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان فرمائی کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکاتب نُفَیع کے نکاح میں ایک آزاد عورت تھی، تو اس نے اسے دو طلاقیں دے دیں پھر حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فتویٰ لیا گیا تو آپ نے فرمایا وہ عورت تجھ پر حرام ہو گئی۔

۵۵۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ نُفَيْعًا كَانَ عَبْدًا لِاُمِّ سَلَمَةَ اَوْ مُكَاتَبًا وَّكَانَتْ تَحْتَهُ امْرَاَةٌ حُرَّةٌ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّرَاجِعَهَا فَاَمَرَهُ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْتِيَ عُثْمَانَ يَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَلَقِيَهُ عِنْدَ الدَّرَجِ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسَاَلَهُمَا فَابْتَدَرَاهُ جَمِيْعًا فَقَالَا حَرُمَتْ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابو الزناد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی کہ بے شک حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام یا مکاتب نُفَیع نے اپنی آزاد بیوی کو دو طلاقیں دے دیں، پھر اس نے رجوع کرنا چاہا تو امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے اسے فرمایا کہ وہ حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں جا کر اس کے بارے میں دریافت کرے تو اس نے مقام درج میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی جبکہ آپ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے اس نے اپنی بیوی سے متعلق سوال کیا، تو ان دونوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْكَ حَرُمَتْ عَلَيْكَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ هٰذَا فَأَمَّا مَا عَلَيْهِ فُقَهَاؤُنَا فَإِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ الطَّلَاقُ بِالنِّسَاءِ وَالْعِدَّةُ بِهِنَّ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ فَإِنَّمَا الطَّلَاقُ لِعِدَّةٍ فَإِذَا كَانَتِ الْحُرَّةُ زَوْجُهَا عَبْدٌ فَعِدَّتُهَا ثَلٰثَةُ قُرُوْءٍ وَطَلَاقُهَا ثَلٰثُ تَطْلِيْقَاتٍ لِلْعِدَّةِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَإِذَا كَانَ الْحُرُّ تَحْتَهُ أَمَةٌ فَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ وَطَلَاقُهَا لِلْعِدَّةِ تَطْلِيْقَتَانِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

۵۵۵ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِيْ رَبَاحٍ يَقُوْلُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ الطَّلَاقُ بِالنِّسَاءِ وَالْعِدَّةُ بِهِنَّ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَأَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

نے فرمایا وہ تجھ پر حرام ہے وہ تجھ پر حرام ہے۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لوگوں کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے بہرحال ہمارے فقہاء (حنفی) اس بارے میں فرماتے ہیں کہ عورتوں کی طلاق اور عدت میں لحاظ رکھا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے پس انھیں عدت کی مناسبت سے طلاق دو جب بیوی آزاد اور اس کا شوہر غلام ہو تو اس عورت کی عدت تین حیض ہے اور عدت کی مناسبت سے طلاقیں بھی تین ہی ہیں، جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جب شوہر آزاد ہو اور اس کی بیوی کنیز ہو تو اس کے لیے دو حیض اور اسی طرح دو طلاقیں ہیں جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں ابراہیم بن یزید مکی نے خبر دی کہ میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق عورتوں کی حیثیت سے ہے اور عدت بھی انھی کی مناسبت سے، یہی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۴
مَا يُكْرَهُ لِلْمُطَلَّقَةِ الْمَبْتُوْتَةِ وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا مِنَ الْمَبِيْتِ فِيْ غَيْرِ بَيْتِهَا!

باب ۲۴ بیوہ اور مطلقہ عدت کہاں بیٹھیں؟

۵۵۶ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَا تَبِيْتُ الْمَبْتُوْتَةُ وَلَا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا إِلَّا فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ جس عورت کو طلاق ہو یا اس کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ اپنے شوہر کے گھر کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اَمَّا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا فَاِنَّهَا تَخْرُجُ بِالنَّهَارِ فِيْ حَوَائِجِهَا وَلَا تَبِيْتُ اِلَّا فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَاَمَّا الْمُطَلَّقَةُ مَبْتُوْتَةً كَانَتْ اَوْ غَيْرَ مَبْتُوْتَةٍ فَلَا تَخْرُجُ لَيْلًا وَّلَا نَهَارًا مَّا دَامَتْ فِيْ عِدَّتِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

علاوہ کسی اور جگہ عدت نہ بیٹھے۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو وہ اپنی ضروریات زندگی کی اشیاء کے لیے دن کے وقت باہر آجا سکتی ہے مگر رات اپنے شوہر کے گھر ہی گزارے گی البتہ مطلقہ مبتوتہ یا غیر مبتوتہ ہر صورت جب تک عدت میں ہے دن ہو یا رات باہر نہیں جا سکتی، یہی امام ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

(مبتوتہ ایسی مطلقہ کو کہتے ہیں جس کی طرف رجوع نہ ہو سکے)

بَابُ ۲۴۱ اَلرَّجُلُ يَأْذَنُ لِعَبْدِهٖ فِي التَّزْوِيْجِ هَلْ يَجُوْزُ طَلَاقُ الْمَوْلٰى عَلَيْهِ!

باب ۲۴۱ غلام کے نکاح میں طلاق کا حق؟

۵۵۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ اَذِنَ لِعَبْدِهٖ فِيْ اَنْ يَّنْكِحَ فَاِنَّهٗ لَا يَجُوْزُ لِلْاَمْرَاتِهٖ طَلَاقٌ اِلَّا اَنْ يُّطَلِّقَهَا الْعَبْدُ فَاَمَّا اَنْ يَّاْخُذَ الرَّجُلُ اَمَةَ غُلَامِهٖ اَوْ اَمَةَ وَلِيْدَتِهٖ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت نافع سے خبر دی وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیں کہ بے شک وہ فرمایا کرتے تھے جب کسی نے اپنے غلام کو نکاح کی اجازت دی تو طلاق کا حق غلام کے علاوہ کسی بھی اور شخص کو نہیں ہے کہ اس کی بیوی کو طلاق دے البتہ آقا اگر اپنے غلام کی کنیز یا اس کی لڑکی کی کنیز لے لے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے فقہاء کا قول ہے

۵۵۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدًا لِبَعْضِ ثَقِيْفٍ جَاءَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهٗ سَيِّدِيْ اَنْكَحَنِيْ جَارِيَتَهٗ فُلَانَةَ وَ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بنی ثقیف کا ایک غلام حاضر ہوا کہ میرے آقا نے اپنی فلاں

www.sirat-e-mustaqeem.net

كَانَ عُمَرُ يَعْرِفُ الْجَارِيَةَ وَهُوَ يَطَأُهَا فَأَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى الرَّجُلِ فَقَالَ مَا فَعَلَتْ جَارِيَتُكَ قَالَ هِيَ عِنْدِي قَالَ هَلْ تَطَأُهَا فَأَشَارَ إِلَيْهِ بَعْضُ مَنْ كَانَ عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ لَا فَقَالَ عُمَرُ أَمَا وَاللهِ لَوِ اعْتَرَفْتَ لَجَعَلْتُكَ نَكَالًا۔

کنیز سے میرا نکاح کر دیا حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کنیز کو جانتے تھے، وہ اس سے مباشرت کرتا ہے تو آپ نے اس شخص کو بلایا پھر فرمایا تمہاری کنیز کہاں ہے؟ اس نے کہا میرے پاس ہے، آپ نے دریافت کیا، کیا تو اس سے مباشرت کرتا ہے؟ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھنے والوں میں سے بعض نے اسکی طرف اشارہ کیا اس نے عرض کیا نہیں، تو آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم اگر تو اعتراف کرتا تو میں تجھے سبق آموز سزا دیتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي إِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ عَبْدَهُ أَنْ يَطَأَهَا لِأَنَّ الطَّلَاقَ وَالْفُرْقَةَ بِيَدِ الْعَبْدِ إِذَا زَوَّجَهُ مَوْلَاهُ وَلَيْسَ لِمَوْلَاهُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ أَنْ زَوَّجَهَا فَإِنْ وَطِئَهَا يُنْدَمُ إِلَيْهِ فِي ذَلِكَ فَإِنْ عَادَ أَدَّبَهُ الْإِمَامُ عَلَى قَدْرِ مَا يَرَى مِنَ الْحَبْسِ وَالضَّرْبِ وَلَا يَبْلُغُ بِذَلِكَ أَرْبَعِينَ سَوْطًا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب کوئی شخص اپنی کنیز کا اپنے غلام کے ساتھ نکاح کر دے تو اس کے لیے اس سے مباشرت کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ جب آقا نے نکاح کر دیا تو اب طلاق اور تفریق کا حق آقا کو نہیں ہے، اگر وہ کنیز سے مباشرت کرے گا تو اسے شرم دلائی جائے گی اور اگر وہ پھر بھی باز نہ آئے تو قاضی کو قید کرنے یا مارنے کا اختیار ہے ہاں یہ سزا چالیس کوڑوں سے آگے نہ بڑھائے۔

اَلْمَرْأَةُ ۲۴۲ تَخْتَلِعُ مِنْ زَوْجِهَا بِأَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا أَوْ أَقَلَّ

باب ۲۴۲ مہر میں کمی، بیشی پر طلاقِ خلع؟

۵۵۹ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ مَوْلَاةً لِصَفِيَّةَ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا فَلَمْ يُنْكِرْهُ ابْنُ عُمَرَ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت نافع سے خبر دی کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کردہ کنیز نے اپنی تمام چیزوں پر خاوند سے طلاق خلع حاصل کر لی تو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے قائم رکھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا فَهُوَ جَائِزٌ فِي الْقَضَاءِ وَمَا يُحِبُّ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عورت اپنی جس چیز کے بدلے چاہے (طلاق) خلع حاصل کر سکتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهَا وَاِنْ جَآءَ النُّشُوْزُ مِنْ قِبَلِهَا فَمَآ اِذَا جَآءَ النُّشُوْزُ مِنْ قِبَلِهٖ لَوْ يُحِبُّ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْهَا قَلِيْلًا وَّلَا كَثِيْرًا وَاِنْ اَخَذَ فَهُوَ جَآئِزٌ فِي الْقَضَآءِ وَهُوَ مَكْرُوْهٌ لَهٗ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

ازروئے فتویٰ یہ جائز ہے لیکن ہمیں یہ پسند نہیں کہ خاوند نے اُسے جو کچھ دیا اس سے زائد وصول کرے اگرچہ اختلاف عورت کی طرف سے ہوا ہو یا مرد کی طرف سے کسی قسم کی زیادتی واقعہ ہوئی ہو، ہمیں یہ پسند نہیں کہ وہ کمی بیشی کرے تاہم فتویٰ کے مطابق جائز ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان یہ مکروہ ہے۔ اور یہی قول امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

بَابُ الْخُلْعِ كَمْ يَكُوْنُ مِنَ الطَّلَاقِ

باب ۲۴۳ خلع میں کتنی طلاقیں ہو سکتی ہیں؟

۵۶۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جُمْهَانَ مَوْلَى الْاَسْلَمِيِّيْنَ عَنْ اُمِّ بَكْرٍ الْاَسْلَمِيَّةِ اَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُسَيْدٍ ثُمَّ اَتَيَا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ هِيَ تَطْلِيْقَةٌ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ سَمَّتْ شَيْئًا فَهُوَ عَلٰى مَا سَمَّتْ۔

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں ہشام بن عروہ سے خبر دی، وہ اپنے والد ماجد سے مروی ہیں انھوں نے جمہاں سے روایت کی جو اسلمیین کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ ام بکیر اسلمیہ سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنے خاوند عبداللہ بن اُسید رضی اللہ عنہ سے خلع کی بابت بات کی اور پھر دونوں حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا یہ ایک طلاق ہے البتہ اگر کسی چیز کا نام لیا جاتا تو اسی قدر ہوتیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ الْخُلْعُ تَطْلِيْقَةٌ بَآئِنَةٌ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ سَمّٰى ثَلَاثًا اَوْ نَوَاهَا فَيَكُوْنُ ثَلَاثًا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے طلاقِ خلع بائن ہوتی ہے ہاں اگر تین کا نام لیں یا نیت کریں تو وہ تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

۲۴۴ اَلرَّجُلُ يَقُوْلُ اِذَا نَكَحْتُ فُلَانَةً فَهِيَ طَالِقٌ۔

باب ۲۴۴ قبل از نکاح طلاق؟

۵۶۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُجَبِّرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ اِذَا نَكَحْتُ فُلَانَةً فَهِيَ طَالِقٌ فَهِيَ كَذٰلِكَ اِذَا نَكَحَهَا وَاِنْ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مجبر سے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بیشک جو شخص یہ کہتا ہے کہ جب میں فلاں عورت سے نکاح کروں

www.sirat-e-mustaqeem.com

طَلَّقَهَا وَاحِدَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَهُوَ كَمَا قَالَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ۔

تو اسے طلاق ہے پس جب بھی وہ نکاح کرے گا ایک دو یا تین جیسے اس نے کہا ہوگا اتنی ہی طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

۲۴۵ اَلْمَرْاَةُ یُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا تَطْلِیْقَةً اَوْ تَطْلِیْقَتَیْنِ فَتَزَوَّجُ زَوْجًا ثُمَّ یَتَزَوَّجُهَا الْاَوَّلُ

باب ۲۴۵ دوبارہ پہلے شوہر سے نکاح کی کیفیت؟

۵۶۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ وَسَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهُ اسْتَفْتٰی عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ فِیْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَطْلِیْقَةً اَوْ تَطْلِیْقَتَیْنِ وَتَرَكَهَا حَتّٰی تَحِلَّ ثُمَّ تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهُ فَیَمُوْتُ اَوْ یُطَلِّقُهَا فَیَتَزَوَّجُهَا زَوْجُهَا الْاَوَّلُ عَلٰی كَمْ هِیَ قَالَ عُمَرُ عَلٰی مَا هِیَ مِنْ طَلَاقِهَا۔

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی وہ سلیمان بن یسار اور سعید بن مسیب سے مروی ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک ایسے شخص کے متعلق مسئلہ دریافت کیا جو اپنی بیوی کو ایک طلاق یا دو طلاقیں دے کر الگ کر دے اور وہ مطلقہ عدت گزارنے کے بعد دوسرے شخص سے نکاح کرے پھر اس کا دوسرا خاوند طلاق دے دے یا فوت ہو جائے پھر وہ پہلے خاوند سے نکاح کرے تو کتنی طلاقوں کا حقدار ہوگا؟ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جتنی طلاقیں باقی ہوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ فَاَمَّا اَبُوْ حَنِیْفَةَ فَقَالَ اِذَا عَادَتْ اِلَی الْاَوَّلِ بَعْدَ مَا دَخَلَ بِهَا الْاٰخَرُ عَادَتْ عَلٰی طَلَاقٍ جَدِیْدٍ ثَلَاثِ تَطْلِیْقَاتٍ مُسْتَقْبِلَاتٍ فِیْ اَصْلِ بْنِ الصَّوَّافِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر عورت پہلے خاوند کے پاس ایسی حالت میں آئی ہو کہ دوسرے خاوند نے اس سے مباشرت کی تھی تو پہلا شوہر نئے سرے سے تین طلاقوں کا حقدار ہوگا۔

۲۴۶ اَلرَّجُلُ یَجْعَلُ اَمْرَ امْرَاَتِهٖ بِیَدِهَا اَوْ غَیْرِهَا

باب ۲۴۶ بیوی یا کسی دوسرے کو طلاق کا اختیار دینا؟

۵۶۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سَعِیْدُ بْنُ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں سعید

سُلَيْمَانَ ابْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا عِنْدَهٗ فَاَتَاهُ بَعْضُ بَنِيْ اَبِيْ عَتِيْقٍ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ فَقَالَ لَهٗ مَا شَاْنُكَ قَالَ مَلَكْتُ اِمْرَاَتِيْ اَمْرَهَا بِيَدِهَا فَفَارَقَتْنِيْ فَقَالَ لَهٗ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ الْقَدَرُ يَا ابْنَ ثَابِتٍ اِنْ تَجْعَلْهَا فَاِنْ شِئْتَ فَاِنَّمَا هِيَ وَاحِدَةٌ وَاَنْتَ اَمْلَكُ بِهَا۔

بن سلیمان بن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے خبر دی کہ وہ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ خاندان بن ابی عتیق کا کوئی شخص ان کے ہاں حاضر ہوا، اس کی آنکھوں میں آنسو تھے، آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا کہ تجھ پر ایسی حالت طاری ہے اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو طلاق کا اختیار دے دیا تھا تو اس نے مجھ سے علیحدگی کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا تجھے کس چیز نے مجبور کیا تھا، اس نے کہا تقدیر نے۔ اس پر حضرت خارجہ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو رجوع کر لو، کیونکہ یہ ایک طلاق ہے اور ابھی تم اس کے مالک ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا عِنْدَنَا عَلٰى مَا نَوَى الزَّوْجُ فَاِنْ نَوٰى وَاحِدَةً وَاحِدَةً بَائِنَةً وَهُوَ خَاطِبٌ مِّنَ الْخُطَّابِ وَاِنْ نَوٰى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَلْقَضَاءُ مَا قَضَتْ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک شوہر کی نیت پر دار و مدار ہے اگر وہ ایک طلاق کی نیت کرے تو یہ طلاق بائنہ ہوگی اور اس کا معاملہ صرف مخاطب کی طرح ہوگا۔ اور اگر اس نے تین طلاقوں کی نیت کی تو تین واقع ہو جائیں گی، یہی امام ابو حنیفہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔ حضرت سیدنا عثمان بن عفان اور سید علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں فیصلہ عورت کے کہنے پر ہوگا۔

۵۶۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا خَطَبَتْ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَرِيْبَةَ بِنْتَ اَبِيْ اُمَيَّةَ فَزَوَّجَتْهُ ثُمَّ اِنَّهُمْ عَتَبُوْا عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ وَقَالُوْا مَا زَوَّجْنَا اِلَّا

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لیے قریبہ بنت امیہ کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا، پھر ان دونوں کا آپس میں نکاح ہو گیا پھر کسی وجہ سے قریبہ کے وارث کی حضرت عبدالرحمٰن سے ناچاقی پیدا ہو گئی اور

عَائِشَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَذَكَرَتْ لَهُ ذٰلِكَ فَجَعَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَمْرَ قَرِيبَةَ بِيَدِهَا فَاخْتَارَتْهُ وَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأَخْتَارَ عَلَيْكَ أَحَدًا فَقَرَّتْ تَحْتَهُ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ طَلَاقًا۔

کہنے لگے ہم نے بلا سوچ و بچار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہنے پر نکاح کر دیا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے (اپنے بھائی) حضرت عبدالرحمٰن کو بلایا اور تمام بیان فرمائی۔ اس پر حضرت عبدالرحمٰن نے قریبہ کو اختیار دیا چاہے وہ ان کے ہاں رہے چاہے علیحدگی اختیار کر لے۔ قریبہ نے کہا میں تمہارے سوا کسی کو اختیار نہیں کرتی پس اس طرح وہ طلاق واقع نہ ہوئی۔

٥٦٦ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا زَوَّجَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْمُنْذِرَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ غَائِبٌ بِالشَّامِ فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ وَمِثْلِي يُصْنَعُ بِهِ هٰذَا وَيُفْتَاتُ عَلَيْهِ بِبَنَاتِهِ فَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ الْمُنْذِرَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ فَإِنَّ ذٰلِكَ فِي يَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا لِي رَغْبَةٌ عَنْهُ وَلٰكِنْ مِثْلِي لَيْسَ يُفْتَاتُ عَلَيْهِ بِبَنَاتِهِ وَمَا كُنْتُ لِأَرُدَّ أَمْرَ قَضِيَّتِهِ فَقَرَّتْ تَحْتَهُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ طَلَاقًا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبدالرحمٰن بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ ان کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا نکاح منذر بن زبیر سے کر دیا جبکہ ان کے بھائی ملک شام گئے ہوئے تھے۔ جب واپس تشریف لائے تو انھوں نے کہا میری عدم موجودگی میں ایسے کیا گیا ہے حالانکہ بیٹیوں کے بارے میں رائے نہیں لی گئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے منذر بن زبیر سے بات کی تو انھوں نے کہا اب یہ معاملہ عبدالرحمٰن کے اختیار میں ہے انھوں نے کہا مجھے ان سے انکار تو نہیں مگر کم از کم بیٹیوں کے معاملہ میں مجھ سے رائے تو لی جاتی، البتہ اب جو کچھ تم کر چکی ہو اسے رد تو نہیں کرتا۔ چنانچہ (حفصہ بنت عبدالرحمٰن) وہ ان کے نکاح میں رہیں اور اس طرح طلاق کی نوبت نہ آئی

٥٦٧ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا مَلَّكَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ أَمْرَهَا فَالْقَضَاءُ مَا قَضَتْ إِلَّا أَنْ تُنْكِرَ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نافع سے انھوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا ہے کہ بیشک انھوں نے فرمایا جب خاوند نے اپنی بیوی کو طلاق کا مالک بنا دیا تو فیصلہ بیوی کے اختیار کے مطابق ہوگا جبکہ خاوند

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهَا فَيَقُوْلُ لَمْ أُرِدْهُ إِلَّا تَطْلِيْقَةً وَاحِدَةً فَيُحَلَّفُ عَلَى ذٰلِكَ فَيَكُوْنُ الْمَلِكُ بِهٖ فِي عِدَّتِهَا۔

(مکمل اختیار) انکار کرے اور کہے کہ میں نے اُسے ایک طلاق کی ملکیت دینے کا ارادہ کیا تھا۔ پس اس معاملہ میں اس سے قسم لی جائے گی اور انقطاع عدت تک اس کا مالک رہے گا۔

۵۹۶ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ إِذَا مَلَّكَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ أَمْرَهَا تُفَارِقُهُ وَتَرَكَتْ عِنْدَهُ فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِطَلَاقٍ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے انھوں نے سعید بن مسیّب سے خبر دی کہ بے شک انھوں نے فرمایا جب خاوند اپنی بیوی کو طلاق کا مالک بنا دے اور وہ اس سے علیحدگی اختیار نہ کرے تو اسے یہ طلاق واقع نہیں ہوگی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ إِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِطَلَاقٍ وَإِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهُوَ عَلَى مَا نَوَى الزَّوْجُ فَإِنْ نَوٰى وَاحِدَةً فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَإِنْ نَوٰى ثَلٰثًا فَثَلَاثٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب عورت نے اپنے خاوند کو ہی اختیار کر لیا تو اسے طلاق واقع نہیں ہوگی اور اگر اس نے اپنی ذات کو مالک بنا لیا تو فیصلہ خاوند کی نیّت کے مطابق ہوگا۔ پس اگر اس نے ایک طلاق کی نیّت کی تو ایک بائنہ طلاق ہوگی اور اگر اس نے تین کی نیت کی تو اس پر تین طلاقیں پڑیں گی۔

اور یہی امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَكُوْنُ تَحْتَهُ أَمَةٌ فَيُطَلِّقُهَا ثُمَّ يَشْتَرِيْهَا

باب ۲۴۷ کنیز عورت کی خرید اور نکاح؟

۵۹۷ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ وَلِيْدَةٌ فَبَتَّ طَلَاقَهَا ثُمَّ اشْتَرَاهَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَمَسَّهَا فَقَالَ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں امام زہری سے خبر دی انھوں نے ابو عبدالرحمٰن سے اور وہ زید بن ثابت سے مروی ہیں کہ بے شک ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کے نکاح میں کنیز ہو وہ اسے طلاق دے دے اور پھر اس کو خرید لے کیا وہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَا يَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ۔

اس سے مباشرت کرسکتا ہے، انھوں نے کہا اس پر وہ وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۲۴۸ اَلْاَمَةُ تَكُوْنُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتُعْتَقُ

باب ۲۴۸ غلام کی کنیز بیوی کا آزاد ہونا

۵۷۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي الْاَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ تُعْتَقُ اَنَّ لَهَا الْخِيَارَ مَالَمْ يَمَسَّهَا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نافع سے ہمیں خبر دی، وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے، جو کنیز کسی غلام کے نکاح میں ہو اور پھر آزاد کر دی جائے تو جب تک اس سے مباشرت نہ کی ہو اسے (کنیز کو) اختیار ہے

۵۷۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَبْرَاءَ مَوْلَاةً لِبَنِيْ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ وَكَانَتْ اَمَةً فَاُعْتِقَتْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهَا حَفْصَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَالَتْ اِنِّيْ مُخْبِرَتُكِ خَبَرًا وَمَا اُحِبُّ اَنْ تَصْنَعِيْ شَيْئًا اِنَّ اَمْرَكِ بِيَدِكِ مَالَمْ يَمَسَّكِ فَاِذَا مَسَّكِ فَلَيْسَ لَكِ مِنْ اَمْرِكِ شَيْئًا قَالَتْ فَقَارَفَتْهُ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی وہ عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیں کہ بنی عدی بن کعب کی زبراء نامی کنیز انھیں بتایا جو ایک غلام کے نکاح میں بھی، کہ آزاد کر دی گئی، تو حضرت ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے اپنے پاس بلایا اور فرمایا میں تجھے آگاہ کرتی ہوں اگرچہ مجھے یہ بات مناسب معلوم نہیں ہوتی تم کچھ کرو، تاہم وہ یہ بات ہے کہ جب تک خاوند مباشرت کرے اختیار تمہارے پاس ہے، اور اگر وہ مباشرت کر چکا تو تمہیں کوئی اختیار نہیں، پس کنیز نے عرض کیا میں نے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا عَلِمَتْ اَنَّ لَهَا

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جب کنیز کو علم

(نوٹ): طلاق سے طلاقِ مغلظہ مراد ہے اور یہ حدیث حلالہ پر دلالت کرتی ہے۔) تابش قصوری

www.sirat-e-mustaqeem.com

خِيَارًا فَأَمْرُهَا بِيَدِهَا مَا دَامَتْ
فِي مَجْلِسِهَا مَا لَمْ تَقُمْ مِنْهُ أَوْ
تَأْخُذْ فِي عَمَلٍ آخَرَ أَوْ يَمَسُّهَا
فَإِذَا كَانَ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا بَطَلَ
خِيَارُهَا فَأَمَّا أَنْ مَسَّهَا وَلَمْ تَعْلَمْ
بِالْعِتْقِ أَوْ عَلِمَتْ وَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ لَهَا
الْخِيَارَ وَلَا يُبْطِلُ خِيَارَهَا وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ
فُقَهَائِنَا۔

کہ اسے اختیار حاصل ہے تو اس کا معاملہ اس وقت تک اس کے ہاتھ میں ہے جب تک وہ اس مجلس میں ہے اور وہاں سے وہ اٹھی بھی نہیں نیز وہ کسی دوسرے کام میں بھی مشغول نہ ہوئی ہو اور نہ ہی خاوند نے اس سے مباشرت کی ہو پس اگر ان امور میں سے کوئی ایک بھی واقع ہو جائے تو اس کا اختیار باطل ہو جائے گا۔

اگر بالفرض شوہر نے آزاد کرنے کے بعد مباشرت کر لی اور اس کنیز کو آزاد ہونے کا علم نہیں تھا یا علم تو تھا مگر اسے اختیار حاصل ہونے کا پتہ نہیں تو اس صورت میں اس کا اختیار ختم نہیں ہوگا یہی امام حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ ۲۴۹ طَلَاقُ الْمَرِيضِ

باب ۲۴۹ مریض کی طلاق

۵۷۲ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا
الزُّهْرِيُّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ
عَوْفٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ
فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ بَعْدَ مَا انْقَضَتْ
عِدَّتُهَا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی وہ طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو بیماری کی حالت میں طلاق دے دی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عدت کی تکمیل پر اسے وراثت سے حصہ دلایا۔

۵۷۳ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ الْفَضْلِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُثْمَانَ
بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ وَرَّثَ نِسَاءَ ابْنِ
مُكَمِّلٍ مِنْهُ كَانَ طَلَّقَ نِسَاءَهُ وَهُوَ
مَرِيضٌ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبداللہ بن فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی وہ اعرج سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ بے شک آپ نے ابن مکمل کی عورتوں کو وراثت سے حصہ دلایا جبکہ اس نے اپنی عورتوں کو بیماری کے عالم میں طلاق دے دی تھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ يَرِثُنَهُ مَا دُمْنَ فِي الْعِدَّةِ فَإِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ فَلَا مِيرَاثَ لَهُنَّ وَكَذَلِكَ ذَكَرَهُ هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ الضَّبِّيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَيْهِ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهُوَ مَرِيضٌ أَنْ وَرِّثْهَا مَا دَامَتْ فِي عِدَّتِهَا فَإِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَلَا مِيرَاثَ لَهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب تک وہ عدت میں ہیں وہ وارث ہوں گی اگر (بالفرض) خاوند کے فوت ہو جانے سے پہلے ان کی عدت ختم ہو جائے تو وہ ترکہ نہیں پا سکتیں۔ اسی طرح ہشیم بن بشیر نے مغیرہ ضبی سے انھوں نے ابراہیم نخعی سے وہ شریح سے مروی ہیں کہ انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان فرمایا کہ آپ نے ایسے شخص کے بارے تحریر بھیجی جس نے حالت مرض میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں (فرمایا) اگر وہ عورت عدت میں ہے تو اسے ترکہ سے حصہ دیا جائے اور اگر عدت مکمل کر چکی ہو تو اس کے لیے میراث نہیں ہے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا یہی قول ہے۔

باب ۲۵۰
اَلْمَرْءَةُ تُطَلَّقُ اَوْ يَمُوتُ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهُوَ حَامِلٌ

باب ۲۵۰ حاملہ کی عدت

۵۷۴ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ يُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا قَالَ فَإِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّتْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ عِنْدَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَوْ وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ لَمْ يُدْفَنْ بَعْدُ حُلَّتْ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں امام زہری سے خبر دی کہ بے شک حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایسی عورت کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا گیا جس کا شوہر فوت ہو چکا تھا تو آپ نے فرمایا جب اسے بچہ پیدا ہو گا تو اس کی عدت پوری ہو جائے گی۔ ایک انصاری شخص جو آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس نے عرض کیا بیشک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ ایسی عورت جس کا خاوند فوت ہوا اور ابھی تک اسے دفن بھی نہیں کیا گیا کہ اس کی بیوہ نے بچہ جنا تو اس کی عدت (ایسی صورت میں) پوری ہو جائے گی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

۵۷۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا وَضَعَتْ مَا فِیْ بَطْنِهَا حَلَّتْ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نافع سے خبر دی وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیں کہ آپ نے فرمایا جب عورت نے بچہ جنا تو اس کی عدت پوری ہوگئی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ فِی الطَّلَاقِ وَالْمَوْتِ جَمِیْعًا تَنْقَضِیْ عِدَّتُهَا بِالْوِلَادَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں طلاق اور موت کے تمام معاملات میں ہمارا اسی پر عمل ہے کہ ولادت کے بعد عدت مکمل ہو جاتی ہے۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۵۱ الْاِیْلَاءِ

باب ۲۵۱ ایلاء (عدم مباشرت پر قسم)

۵۷۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ اِذَا اٰلَی الرَّجُلُ مِنْ اِمْرَاَتِهٖ ثُمَّ فَآءَ قَبْلَ اَنْ تَمْضِیَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَهِیَ اِمْرَاَتُهٗ لَمْ یَذْهَبْ مِنْ طَلَاقِهَا شَیْءٌ فَاِنْ مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرُ قَبْلَ اَنْ یَّفِیْءَ فَهِیَ تَطْلِیْقَةٌ وَهُوَ اَمْلَكُ بِالرَّجْعَةِ مَالَمْ تَنْقَضِ عِدَّتُهَا قَالَ وَكَانَ مَرْوَانُ یَقْضِیْ بِهٖ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں زہری سے خبر دی وہ سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا جب آدمی اپنی زوجہ سے مباشرت نہ کرنے کی قسم اٹھالے اور چار ماہ گزرنے سے پہلے رجوع کرے تو اس کی بیوی پر طلاق میں سے کوئی چیز نہیں پہنچے گی اور اگر چار ماہ گذر جائیں تو ایک طلاق واقع ہوگئی تاہم وہ عدت پوری ہونے تک رجوع کا اختیار رکھتا ہے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مروان اسی پر فیصلہ کرتا تھا۔

۵۷۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ اٰلَی مِنْ اِمْرَاَتِهٖ فَاِنَّهٗ اِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرُ وُقِفَ حَتّٰی یُطَلِّقَ اَوْ یَفِیْءَ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نافع سے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایسے آدمی کو جس نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا اور چار ماہ گذر گئے تو اسے طلاق دینے یا رجوع کرنے پر مجبور کیا جائے کیونکہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَلَا يَقَعُ عَلَيْهَا طَلَاقٌ وَإِنْ مَضَتِ الْأَرْبَعَةُ الْأَشْهُرُ حَتّٰى يُوْقَفَ۔

چار ماہ گذرنے سے قبل اس پر طلاق واقع نہیں ہوگی اس لیے اسے مدت کے اندر اندر کسی بھی فیصلے کے لیے مجبور کیا جائے گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُمْ قَالُوْا إِذَا آلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهٖ فَمَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ قَبْلَ أَنْ يَفِيْءَ فَقَدْ بَانَتْ بِتَطْلِيْقَةٍ بَائِنَةٍ وَهُوَ خَاطِبٌ مِنَ الْخُطَّابِ وَكَانُوْا لَا يَرَوْنَ أَنْ يُوْقَفَ بَعْدَ الْأَرْبَعَةِ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذِهِ الْآيَةِ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَآءُوْ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ قَالَ أَلْفَيُ الْجِمَاعُ فِي الْأَرْبَعَةِ الْأَشْهُرِ وَعَزِيْمَةُ الطَّلَاقِ انْقِضَاءُ أَرْبَعَةِ الْأَشْهُرِ فَإِذَا مَضَتْ بَانَتِ الطَّلَاقُ بِتَطْلِيْقَةٍ وَلَا يُوْقَفُ بَعْدَهَا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَعْلَمُ بِتَفْسِيْرِ الْقُرْآنِ مِنْ غَيْرِهٖ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں حضرت عمر بن خطاب، حضرت عثمان بن عفان حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرف سے روایت پہنچی ہے کہ جب کوئی آدمی اپنی بیوی سے ایلاء کرے اور چار ماہ گزرنے سے پہلے وہ رجوع نہ کرے تو عورت پر ایک طلاق بائنہ واقع ہو جائے گی اور خاوند کی حیثیت محض نکاح کا پیغام دینے والے جیسی ہو جاتی ہے کیونکہ یہ حضرات چار ماہ بعد شوہر کو مجبور کرنے میں بہتری نہیں دیکھتے تھے۔ ——— اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَآءُوْ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ فیٔ سے مراد چار ماہ کے اندر اندر مباشرت کر لینا ہے اور عَزَمُوا الطَّلَاقَ سے مراد چار ماہ کا گذر جانا ہے۔ پس جب چار مہینے گذر جائیں تو ایک طلاق بائنہ ہو جائے گی پھر اس مدت کے گذر جانے پر خاوند کو مجبور نہیں کیا جا سکتا اور حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قرآنی تفسیر کے معاملہ میں دوسروں سے زیادہ علم رکھتے تھے، امام ابو حنیفہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا یہی قول ہے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۵۲ اَلرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا

باب ۲۵۲ قبل از جماع تین طلاقیں

۵۷۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِيَاسِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ طَلَّقَ رَجُلٌ اِمْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا ثُمَّ بَدَا لَهٗ اَنْ يَنْكِحَهَا فَجَآءَ يَسْتَفْتِيْ قَالَ فَذَهَبْتُ مَعَهٗ فَسَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَا لَا يَنْكِحُهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ طَلَاقِيْ اِيَّاهَا وَاحِدَةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَرْسَلْتَ مِنْ يَدِكَ مَا كَانَ لَكَ مِنْ فَضْلٍ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں امام زہری سے خبر دی ہے وہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے بیان کرتے ہیں انھوں نے محمد بن ایاس بن بکیر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کیا وہ کہتے ہیں کہ کسی شخص نے مباشرت سے قبل اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، پھر اس نے اسی سے نکاح کی خواہش کی تو فتویٰ لینے کے لیے وہ حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا میں بھی اس کے ہمراہ تھا۔ اس نے سوال کیا تو ان حضرات نے جواب دیا وہ عورت اس سے نکاح نہیں کر سکتی جب تک وہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے۔ سائل نے عرض کیا میں نے تو اسے ایک ہی مرتبہ طلاق دی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جو اختیار تجھے حاصل تھا وہ تمہارے ہاتھ سے نکل گیا ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا لِاَنَّهٗ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا جَمِيْعًا فَوَقَعْنَ عَلَيْهَا جَمِيْعًا مَعًا وَلَوْ فَرَّقَهُنَّ وَقَعَتِ الْاُوْلٰى خَاصَّةً لِاَنَّهَا بَانَتْ بِهَا قَبْلَ اَنْ يَتَكَلَّمَ بِالثَّانِيَةِ وَلَا عِدَّةَ عَلَيْهَا فَتَقَعُ عَلَيْهَا الثَّانِيَةُ وَالثَّالِثَةُ مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے کیونکہ اس نے یکبارگی تین طلاقیں دے دی تھیں اور وہ بیک وقت واقع ہو گئیں اور اگر وہ ان میں فرق روا رکھتا تو صرف پہلی واقع ہوتی اور وہ طلاق بائنہ ہوتی اس سے قبل کہ وہ دوسری دیتا نیز اس (پہلی طلاق کی صورت میں) پر عدت بھی نہیں، پھر دوسری اور تیسری طلاقیں عدت میں پڑتیں۔

۲۵۳ اِمْرَاَةٌ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا فَتَزَوَّجُ رَجُلًا فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ الدُّخُوْلِ

باب ۲۵۳ مطلقہ منکوحہ کو قبل از مباشرت طلاق

۵۷۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الْمِسْوَرُ بْنُ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسور بن رفاعہ قرظی

www.sirat-e-mustaqeem.com

رِفَاعَةَ الْقُرَظِيُّ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رِفَاعَةَ بْنَ سَمْوَالٍ طَلَّقَ اِمْرَاتَهٗ تَمِيْمَةَ بِنْتَ وَهْبٍ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا فَنَكَحَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَاَعْرَضَ عَنْهَا فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّمَسَّهَا فَفَارَقَهَا وَلَمْ يَمَسَّهَا فَاَرَادَ رِفَاعَةُ اَنْ يَّنْكِحَهَا وَهُوَ زَوْجُهَا الْاَوَّلُ الَّذِيْ طَلَّقَهَا فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ عَنْ تَزْوِيْجِهَا وَقَالَ لَا تَحِلُّ لَكَ حَتّٰى تَذُوْقَ الْعُسَيْلَةَ۔

سے خبر دی، وہ زبیر بن عبدالرحمٰن بن زبیر سے خبر دیتے ہیں کہ رفاعہ بن سموال نے اپنی بیوی تمیمہ بنت وہب کو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد میں تین طلاقیں دے دیں تو عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس سے نکاح کر لیا مگر بیماری کے باعث مباشرت نہ کر پائے تو ایسی کیفیت میں اس سے علیحدگی اختیار کر لی۔ رفاعہ بن سموال جو اس کا پہلا خاوند تھا جس نے طلاق دی تھی اس نے پھر اس سے نکاح کا ارادہ کر لیا تو رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرما دیا اور فرمایا جب تک دوسرا شوہر اس سے مباشرت نہ کر لے وہ عورت تمہارے لیے حلال نہیں ہو سکتی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا لِاَنَّ الثَّانِيَ لَمْ يُجَامِعْهَا فَلَا تَحِلُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَى الْاَوَّلِ حَتّٰى يُجَامِعَهَا الثَّانِيْ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے کہ جب تک دوسرا خاوند اس سے مباشرت نہ کر لے پہلے شوہر کے لیے وہ عورت حلال نہیں ہو گی۔

۲۵۴ اَلْمَرْاَةُ تُسَافِرُ قَبْلَ الْقَضَآءِ عِدَّتِهَا

باب ۲۵۴ قبل از عدت سفر کرنا

۵۸۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الْمَكِّيُّ الْاَعْرَجُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَرُدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهُنَّ اَزْوَاجُهُنَّ مِنَ الْبَيْدَآءِ يَمْنَعُهُنَّ مِنَ الْحَجِّ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حمید بن قیس مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمرو بن شعیب سے خبر دی انھوں نے حضرت سعید بن مسیب سے بیان کیا کہ بے شک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایسی عورتوں کو جن کے شوہر فوت ہو گئے تھے انھیں حج سے منع فرمایا اور مقام بیداء سے واپس فرما دیا (تاکہ وہ شوہر کی عدت گھر میں پوری کریں)

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا لَا یَنْبَغِیْ لِامْرَاَةٍ اَنْ تُسَافِرَ فِیْ عِدَّتِهَا حَتّٰی تَنْقَضِیَ مِنْ طَلَاقٍ کَانَتْ اَوْ مَوْتٍ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے کہ ایسی عورتوں کے لیے مناسب نہیں کہ وہ دوران عدت سفر کریں خواہ وہ عدت طلاق سے ہو یا خاوند کے فوت ہونے کے باعث ہو۔

باب ۲۵۵ اَلْمُتْعَةِ

باب ۲۵۵ متعہ

۵۸۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِمَا عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ جَدِّهِمَا اَنَّهٗ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ یَوْمَ خَیْبَرَ وَعَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّةِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ابن شہاب زہری سے خبر دی وہ عبداللہ اور حسن پسران محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی، انھوں نے اپنے والد ماجد سے کہ کہ ان کے جدِ اعلیٰ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے دن سے متعہ اور گدھے (گھوڑے، خچر) کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا ہے۔

۵۸۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ خَوْلَةَ بِنْتَ حَکِیْمٍ دَخَلَتْ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَتْ اَنَّ رَبِیْعَةَ بْنَ اُمَیَّةَ اسْتَمْتَعَ بِامْرَاَةٍ مُوَلَّدَةٍ فَحَمَلَتْ مِنْهُ فَخَرَجَ عُمَرُ فَزِعًا یَجُرُّ رِدَآءَهٗ فَقَالَ هٰذِهِ الْمُتْعَةُ لَوْ کُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِیْهَا لَرَجَمْتُ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں امام زہری سے خبر دی وہ عروہ بن زبیر سے مروی ہیں کہ بے شک حضرت خولہ بنت حکیم حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئیں کہ ربیعہ بن امیہ نے ایک مولدہ (غیر عربی جس کی پیدائش عرب میں ہوئی) سے متعہ کر لیا تھا اور وہ اس سے حاملہ ہو گئی ہے یہ سنتے ہی حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتہائی پریشانی کے عالم میں اس حالت میں باہر نکلے کہ آپ کی چادر لٹک رہی تھی۔ پھر فرمانے لگے یہ متعہ ہے اگر میں نے اس کی حرمت کا پہلے اعلان کر چکا ہوتا تو ضرور سنگسار کراتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْمُتْعَةُ مَكْرُوْهَةٌ فَلَا يَنْبَغِيْ فَقَدْ نَهٰى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَا جَآءَ فِيْ غَيْرِ حَدِيْثٍ وَّلَا اِثْنَيْنِ وَقَوْلُ عُمَرَ لَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيْهَا لَرَجَمْتُ اِنَّمَا نَضَعُهُ مِنْ عُمَرَ عَلَى التَّهْدِيْدِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا متعہ حرام ہے اور قطعاً مناسب نہیں کیونکہ رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے متعدد احادیث میں ممانعت فرمائی ہے اور حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمانا کہ اگر اس سے پہلے حرمت کا اعلان کر چکا ہوتا تو ضرور سنگسار کرتا۔ ہمارے خیال میں یہ خوف طاری کرنے کے لیے تھا، امام ابوحنیفہ اور ہمارے فقہاء کا یہی قول ہے۔

۲۵۶ اَلرَّجُلُ يَكُوْنُ عِنْدَهٗ اِمْرَاَتَانِ فَيُؤْثِرُ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى

باب ۲۵۶ دو میں سے پسندیدہ بیوی

۵۸۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ ابْنَةَ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ فَكَانَتْ تَحْتَهَا فَتَزَوَّجَ عَلَيْهَا امْرَاَةً شَابَّةً فَاٰثَرَ الشَّابَّةَ عَلَيْهَا فَنَاشَدَتْهُ الطَّلَاقَ فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً ثُمَّ اَمْهَلَهَا حَتّٰى اِذَا كَادَتْ تَحِلُّ اَوْ تَحِيْضُ رَاجَعَهَا ثُمَّ عَادَ فَاٰثَرَ الشَّابَّةَ فَنَاشَدَتْهُ الطَّلَاقَ فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً ثُمَّ اَمْهَلَهَا حَتّٰى اِذَا كَادَتْ اَنْ تَحِلَّ اَوْ تَحِيْضَ رَاجَعَهَا ثُمَّ عَادَ فَاٰثَرَ الشَّابَّةَ فَنَاشَدَتْهُ الطَّلَاقَ فَقَالَ مَا شِئْتِ اِنَّمَا بَقِيَتْ وَاحِدَةٌ فَاِنْ شِئْتِ اسْتَقَرَرْتِ عَلٰى مَا تَرَيْنَ مِنَ الْاَثَرَةِ وَاِنْ شِئْتِ طَلَّقْتُكِ تَالَّتْ بَلْ اَسْتَقِرُّ عَلَى الْاَثَرَةِ فَاَمْسَكَهَا عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَرَ رَافِعٌ اَنَّ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ الْمَاحَيْنِ رَضِيَتْ اَنْ تَسْتَقِرَّ عَلَى الْاَثَرَةِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں امام زہری سے خبر دی کہ رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رافع بن سلمہ کی بیٹی سے نکاح کیا اور اس کی طرف زیادہ رغبت کرنے لگے، تو پہلی بیوی نے طلاق کا مطالبہ کر دیا تو اسے ایک طلاق دے کر روکے رکھا جب عدت گزرنے لگی تو اس نے رجوع کر لیا مگر پھر بھی جوان عورت کی طرف زیادہ راغب رہے تو اس نے پھر طلاق طلب کر لی چنانچہ اسے پھر طلاق دے کر روک رکھا۔ عدت پوری ہونے لگی تو پھر رجوع کر لیا، تاہم وہ پھر جوان عورت کی طرف ہی زیادہ مائل رہے، پہلی بیوی نے پھر طلاق کا مطالبہ کر دیا۔ رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے کہا تم کیا چاہتی ہو اب صرف ایک طلاق باقی ہے اگر چاہو اسی طرح رہو چاہو طلاق دے دوں؟ اس پر اس نے کہا باوجود کہ تم اس کی طرف زیادہ رغبت رکھتے ہو مگر میں تمہارے ہاں رہنا منظور کرتی ہوں۔ حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اس طرح روک رکھنے کو خلاف صواب نہ جانا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ إِذَا رَضِيَتِ الْمَرْأَةُ وَلَهَا أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ إِذَا بَدَا لَهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ عورت کو علیحدگی کے اختیار کرنے کا علم ہو اور پھر رہنا پسند کرے۔ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۵۷ اَللِّعَانِ

باب ۲۵۷ لعان (شوہر کا بیوی پر الزام زنا...)

۵۸۴ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت ایک شخص نے اپنی بیوی سے لعان کیا اور اس سے پیدا ہونے والے لڑکے سے انکار کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں میں علیحدگی کرا دی اور بچے کو عورت کے پاس رہنے دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ إِذَا نَفَى الرَّجُلُ وَلَدَ امْرَأَتِهِ وَلَاعَنَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلُزِمَ الْوَلَدُ أُمَّهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب آدمی اپنی بیوی کے بچہ سے انکار کرے اور اس پر زنا کا الزام لگائے تو ان کے درمیان تفریق کرا دی جائے اور بچے کو عورت کے سپرد کر دیا جائے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے علم فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۵۸ مُتْعَةِ الطَّلَاقِ

باب ۲۵۸ بوقت طلاق بطور حسن سلوک کچھ ادا کرنا

۵۸۵ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتْعَةٌ إِلَّا الَّتِي تُطَلَّقُ وَقَدْ فُرِضَ لَهَا صَدَاقٌ وَلَمْ تُمَسَّ فَحَسْبُهَا

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ وہ فرماتے ہیں ہر مطلقہ کے لیے خصوصی حصہ ہے سوا ایسی صورت میں کہ اس کو طلاق ہو چکی ہو اور مہر مقرر ہو چکا

نِصْفُ مَا فُرِضَ لَهَا۔

ہو لیکن مباشرت نہ ہوئی ہو تو اس عورت کو مقررہ مہر کا نصف ادا کرنا کفائت کرے گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَلَيْسَتِ الْمُتْعَةُ الَّتِي يُجْبَرُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا إِلَّا مُتْعَةً وَاحِدَةً وَهِيَ مُتْعَةُ الَّتِي يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا فَهٰذِهِ لَهَا الْمُتْعَةُ يُؤْخَذُ بِهَا فِي الْقَضَاءِ وَأَدْنَى الْمُتْعَةِ لِبَاسُهَا فِي بَيْتِهَا الدِّرْعُ وَالْمِلْحَفَةُ وَالْخِمَارُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے مگر طلاق کے وقت بطور حسن سلوک خاوند کا اپنی بیوی کو کچھ ادا کرنا لازم نہیں ہاں اگر خاوند نے قبل از مباشرت اپنی بیوی کو طلاق دے دی لیکن مہر مقرر نہیں تھا تو ایسی صورت میں خاوند پر عورت کو کچھ حصہ ادا کرنا لازمی ہے اگر ادا نہ کرے تو بذریعہ عدالت وصول کیا جائے گا۔

متعہ کی کم از کم مقدار عورت کا وہ لباس ہے جو معمول کے مطابق گھر پر استعمال کرتی ہے، چادر، کرتہ اور شلوار (یا تہبند)۔ امام ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہا کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۵۹
مَا يُكْرَهُ لِلْمَرْأَةِ مِنَ الزِّينَةِ فِي الْعِدَّةِ

باب ۲۵۹ عدت کے دوران جو کچھ زینت کرنے میں مکروہ ہے

۵۸۶ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا وَهِيَ حَادٌّ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمْ تَكْتَحِلْ حَتّٰى كَادَتْ عَيْنَاهَا أَنْ تَرْمَصَ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے خبر دی کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آنکھوں میں تکلیف تھی اور وہ اپنے خاوند عبداللہ کے وصال فرما جانے کے سبب عدت میں تھیں تو انھوں نے سرمہ نہ لگایا حتیٰ کہ ان کی آنکھیں اُبل پڑیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي أَنْ تَكْتَحِلَ بِكُحْلِ الزِّينَةِ وَلَا تَدَّهِنَ وَلَا تَطَيَّبَ وَأَمَّا الذُّرُورُ وَنَحْوُهُ فَلَا بَأْسَ بِهِ لِأَنَّ هٰذَا لَيْسَ لِزِينَةٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے، عورت کے لیے مناسب نہیں کہ (ایسی حالت میں) بطور زینت سرمہ، تیل یا خوشبو لگائے بہرحال سفید یا اس قسم کی چیزوں کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں، اس لیے کہ یہ چیزیں زینت کے لیے نہیں ہوتیں یہی امام

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنْ فُقَهَائِنَا۔

اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۵۸۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ حَفْصَةَ اَوْ عَائِشَةَ اَوْ عَنْهُمَا جَمِيْعًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کیا اور وہ حضرت حفصہ یا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یا دونوں سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اسے اپنے خاوند کے سوگ کے علاوہ تین دن سے زائد کسی میت پر سوگ کرنا جائز نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ يَنْبَغِيْ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى زَوْجِهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَلَا تَدَّهِنُ لِزِيْنَةٍ وَلَا تَكْتَحِلُ لِزِيْنَةٍ حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے عورت کے لیے یہی مناسب ہے کہ وہ عدت پوری ہونے تک اپنے شوہر کے سوگ میں رہے اور جب تک عدت مکمل نہ ہو تیل اور سرمہ زینت کے لیے استعمال نہ کرے۔ یہی امام ابوحنیفہ اور ہمارے اکثر فقہاء کا قول ہے۔

۲۶۰ بَابُ الْمَرْاَةِ تَنْتَقِلُ مِنْ مَنْزِلِهَا قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا مِنْ مَوْتٍ اَوْ طَلَاقٍ

باب ۲۶۰ قبل از تکمیلِ عدتِ طلاق و موت، گھر سے منتقل ہونا

۵۸۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ اَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَتَّةَ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاَرْسَلَتْ عَائِشَةُ اِلٰى مَرْوَانَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ اتَّقِ اللّٰهَ وَارْدُدِ الْمَرْاَةَ اِلٰى بَيْتِهَا فَقَالَ مَرْوَانُ فِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ اِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار سے خبر دی ہے کہ بے شک انھوں نے سنا کہ یحییٰ بن سعید بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضرت عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی کو طلاق البتہ دے دی تو عبدالرحمٰن اسے گھر لے آئے حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حاکم مدینہ منورہ مروان کے ہاں پیغام بھیجا، کہ اللہ سے ڈرو اور عورت کو اسی گھر میں لوٹا دو جہاں اسے طلاق ہوئی ہے۔ سلیمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ مروان نے کہا بے شک عبدالرحمٰن مجھ

www.sirat-e-mustaqeem.com

غَلَبَنِيْ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ اَوْمَا بَلَغَكِ شَاْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ عَائِشَةُ لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَّا تَذْكُرَ حَدِيْثَ فَاطِمَةَ قَالَ مَرْوَانُ اِنْ كَانَ بِكِ فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ۔

پر غالب آگیا، اور قاسم کی روایت میں ہے کہ مروان نے عائشہ سے عرض کیا، کیا آپ کو فاطمہ بنت قیس کا معاملہ یاد نہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا فاطمہ کے واقعہ کو تو رہنے دو تو کوئی ضرر نہیں، مروان نے عرض کیا اگر تمہارے وہاں ان کے درمیان لڑائی کی وجہ تھی تو لڑائی کا وہی سبب ان دونوں میں بھی پایا جاتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ مَّنْزِلِهَا الَّذِيْ طَلَّقَ فِيْهِ زَوْجُهَا طَلَاقًا بَآئِنًا اَوْ غَيْرَهٗ اَوْ مَاتَ عَنْهَا فِيْهِ حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ معتدہ اسی گھر میں عدت گزارے جہاں اس کے خاوند نے طلاق بائنہ یا مغلظہ دی یا وہ فوت ہوا، عدت پوری ہونے سے قبل وہاں سے منتقل ہونا اسے مناسب نہیں۔

۵۸۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَةَ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ نُفَيْلٍ طُلِّقَتِ الْبَتَّةَ فَانْتَقَلَ فَاَنْكَرَ عَلَيْهَا ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ۔

امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے بیان کیا کہ سعید بن نفیل کی لڑکی کو طلاق دی گئی اور وہ اس گھر سے منتقل ہو گئی تو حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بُرا محسوس کیا۔

۵۹۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ اِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَمَّتِهٖ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَّهِيَ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ فَاِنَّ زَوْجِيْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَّهٗ اَبَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقَدُوْمِ اَدْرَكَهُمْ فَقَتَلُوْهُمْ قَالَتْ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْذَنَ لِيْ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ نے اپنی پھوپھی زینب بنت کعب بن عجرہ سے روایت کیا کہ فریعہ بنت مالک بن سنان جو ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ ہیں ان سے بیان کیا کہ وہ رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں یہ دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوئیں کہ آیا وہ اپنے خاندان بنی خدرہ میں واپس جا سکتی ہیں کہ ان کے خاوند مفرور غلاموں کی تلاش میں گئے ہوئے تھے جب انھوں نے غلاموں کو پا لیا تو غلاموں نے اُسے شہید کر دیا۔

وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا، کیا ایسی صورت میں مجھے اپنے

www.sirat-e-mustaqeem.com

نَ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْنِي فِي مَسْكَنٍ يَمْلِكُهُ وَلَا
نَفَقَةٍ فَقَالَ نَعَمْ فَخَرَجْتُ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ
الْحُجْرَةِ دَعَانِي أَوْ أَمَرَ مَنْ
عَانِي فَدُعِيتُ لَهُ فَقَالَ كَيْفَ
قُلْتِ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ
لَّتِي ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ امْكُثِي
بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ
جَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ
رْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ
لَمَّا كَانَ أَمْرُ عُثْمَانَ أَرْسَلَ
لَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ
ذٰلِكَ فَاتَّبَعَهُ وَقَضٰى
بِهِ۔

بنی خدرہ میں جانے کی اجازت ہے؟ کیونکہ میرے شوہر نے مجھے ذاتی مکان میں نہیں چھوڑا اور نہ ہی نان ونفقہ ہے، نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ پس جب میں نکلی، نہیں بلکہ ابھی مکان سے باہر نکل ہی رہی تھی کہ مجھے آپ نے بلایا یا کسی شخص کو میرے بلانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے فرمایا، تو نے کیسے بیان دیا تھا، اس پر میں نے پہلے کی طرح مکمل قصہ سنا دیا تو آپ نے فرمایا: تم اپنے گھر میں جس طرح رہ رہی تھی اس طرح عدت پوری ہونے تک رہو، پس میں چار ماہ دس دن کی عدت وہیں پوری کی، نیز بیان فرماتی ہیں کہ حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں حضرت عثمان نے مجھے بلایا اور اسی سلسلہ میں مجھ سے دریافت فرمایا۔ میں نے اسی طرح بیان دیا تو آپ اسی پر عمل پیرا ہوئے اور اس کے مطابق ہی فیصلہ فرمایا۔

٥٥ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَرْءَةِ يُطَلِّقُهَا
زَوْجُهَا وَهِيَ فِي بَيْتِ الْكِرَاءِ عَلٰى
زَوْجِهَا قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ
عِنْدَ زَوْجِهَا قَالَ فَعَلَيْهَا قَالُوا
فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهَا قَالَ
عَلَى الْأَمِيرِ۔

امام مالک رحمۃ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید ابن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی ہے کہ بیشک ان سے ایک ایسی عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جس کے خاوند نے اسے طلاق دے دی ہو اور وہ کرایہ کے مکان میں رہتے ہوں تو اس صورت میں کرایہ کس کے ذمہ ہوگا؟ انھوں نے فرمایا شوہر پر، لوگوں نے عرض کیا اگر شوہر ادا نہ کر سکتا ہو تو؟ فرمایا پھر مطلقہ پر، لوگوں نے عرض کیا اگر وہ بھی ادا نہ کر سکتی ہو تو؟ فرمایا پھر حاکم پر واجب الادا ہے۔

٥٥ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ
أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي مَسْكَنٍ
حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے خبر دی کہ بے شک حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ وَكَانَ طَرِيقُهُ فِي حُجْرَتِهَا وَكَانَ يَسْلُكُ الطَّرِيقَ الْأُخْرَى مِنْ إِدْبَارِ الْبُيُوتِ إِلَى الْمَسْجِدِ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ عَلَيْهَا حَتَّى رَاجَعَهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ مَنْزِلِهَا الَّذِي طَلَّقَهَا فِيهِ زَوْجُهَا إِنْ كَانَ الطَّلَاقُ بَائِنًا أَوْ غَيْرَ بَائِنٍ أَوْ مَاتَ عَنْهَا فِيهِ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

گھر میں طلاق دی اور انھی کے گھر سے مسجد کی طرف راستہ تھا تو حضرت عبداللہ ابن عمر مسجد میں جانے کے لیے گھر کے پیچھے سے راستہ اختیار کرتے تھے کیونکہ آپ مطلقہ کے گھر بغیر اجازت کے جانا مکروہ تصور کرتے تھے۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا ہے کہ معتدہ کے لیے بلا عذر مکمل کیے کسی دوسرے گھر جائز نہیں۔ وہی قیام کرے جہاں اس کے خاوند نے طلاق دی بائنہ ہو یا مغلظہ یا وہ فوت ہوا۔

بَابُ ۲۶۱ عِدَّةِ أُمِّ الْوَلَدِ

باب ۲۶۱ اُمِّ ولد کی عِدّت

۵۹۳ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا حَيْضَةٌ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا وہ کنیز جس کے آقا نے اس سے مباشرت کی اسے ہوا اور پھر آقا فوت ہو جائے تو وہ از خود آزاد ہو جاتی کا آقا فوت ہو جائے تو اس کی عدّت صرف ایک حیض

۵۹۴ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ ثَلَاثُ حِيَضٍ۔

امام محمد بن حسن نے فرمایا مجھے حسن بن عمارہ حکم بن عیینہ سے خبر دی وہ یحییٰ بن جزار سے اور وہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نے فرمایا میرے نزدیک اُمِّ ولد کی عدّت تین حیض

۵۹۵ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ أَنَّ عُمَرَ وَبْنَ الْعَاصِ سُئِلَ عَنْ عِدَّةِ أُمِّ الْوَلَدِ فَقَالَ لَا تُلَبِّسُوا عَلَيْنَا فِي دِينِنَا إِنَّ تِلْكَ أَمَةٌ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی وہ ثور بن زید سے مروی ہیں، انھوں نے رجاء بن حیوہ سے روایت کی کہ بے شک عمرو ابن عاص رضی اللہ تعالیٰ سے ام ولد کی عدّت کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا ہمارے دین کے معاملہ میں ہمیں شک

www.sirat-e-mustaqeem.com

نَّ عِدَّتَهَا عِدَّةُ حُرَّةٍ۔

میں نہ ڈالو، کیونکہ اس کی عدت آزاد عورت کی عدت کے برابر ہے اگرچہ وہ کنیز ہی ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ حضرت ابراہیم نخعی اور ہمارے اکثر فقہاء کا قول ہے۔

٢٦٢ بَابُ الْخَلِیَّةِ وَالْبَرِیَّةِ وَمَا یُشْبِهُ الطَّلَاقَ

باب ۲۶۲ ایسے کلمات جو طلاق پر دلالت کریں

۵۹۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ تَحْتَهُ وَلِیْدَةٌ فَقَالَ لِاَهْلِهَا اَنْكُرُهَا قَالَ الْقَاسِمُ فَرَاَی النَّاسُ اَنَّهَا تَطْلِیْقَةٌ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد سے خبر دی کہ ایک شخص کے نکاح میں ایک کنیز تھی اس نے کنیز کے آقا سے کہا، اس کے بارے تمہیں اختیار ہے (تم جانو تمہارا کام جانے) حضرت قاسم نے فرمایا اس پر لوگوں نے سمجھا کہ اس کو طلاق ہو گئی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا نَوَی الرَّجُلُ بِالْخَلِیَّةِ وَالْبَرِیَّةِ ثَلٰثَ تَطْلِیْقَاتٍ فَهِیَ ثَلٰثُ تَطْلِیْقَاتٍ وَاِذَا اَرَادَ بِهَا وَاحِدَةً اَوِ اثْنَتَیْنِ اَوْ لَمْ یُرِدْ بِهَا شَیْئًا فَهِیَ وَاحِدَةٌ بَائِنٌ دَخَلَ بِامْرَاَتِهٖ اَوْ لَمْ یَدْخُلْ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب آدمی تین طلاق کی نیت کر کے کہہ دے جا تو بری ہے آزاد ہے تو اس پر تین طلاقیں ہی واقع ہو جائیں گی اور اگر ایک یا دو کا ارادہ کرے یا مطلقاً ارادہ ایسے کلمات کہہ دے تو ایک طلاق بائنہ واقع ہو گی اگرچہ اس نے بیوی سے مباشرت کی ہو یا نہ۔ یہی امام اعظم اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

٢٦٣ بَابُ الرَّجُلِ یُوْلَدُ لَهٗ فَیَغْلِبُ عَلَیْهِ الشُّبْهَةُ

باب ۲۶۳ اپنے بچے کے ہونے میں شک

۵۹۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِیَةِ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ابن شہاب نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک

اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَهَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِمَا كَانَ ذٰلِكَ قَالَ اُرَاهُ نَزَعَهٗ عِرْقٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَكَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّنْتَفِيَ مِنْ وَّلَدِهٖ بِهٰذَا اَوْ نَحْوِهٖ۔

بارگاہِ رسالت مآب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا میری بیوی نے سیاہ رنگ کا بچہ جنا ہے حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا ان کے رنگ کیسے ہیں، عرض کیا سرخ رنگ، آپ نے فرمایا کیا ان میں کوئی خاکستری رنگ میں بھی ہیں، عرض کیا ہاں! آپ نے فرمایا ایسے کیونکر ہوا؟ اس نے عرض کیا، کسی رگ نے اسے کھینچا ہوگا تو رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بچے کو بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہوگا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کسی بھی شخص کے لیے (رنگت کی تبدیلی یا کسی شبہ کے باعث) اپنے بچے کو رد کرنا جائز نہیں۔

بَابُ ۲۶۴
اَلْمَرْءَةُ تُسْلِمُ قَبْلَ زَوْجِهَا

باب ۲۶۴ عورت کا پہلے اسلام لانا

۵۹۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ اُمَّ حَكِيْمٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ كَانَتْ تَحْتَ عِكْرِمَةَ بْنِ اَبِيْ جَهْلٍ فَاَسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَخَرَجَ عِكْرِمَةُ هَارِبًا مِنَ الْاِسْلَامِ حَتّٰى قَدِمَ الْيَمَنَ فَارْتَحَلَتْ اُمُّ حَكِيْمٍ حَتّٰى قَدِمَتْ عَلَيْهِ فَدَعَتْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمَ فَقَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبَ اِلَيْهِ فَرِحًا وَّمَا عَلَيْهِ رِدَآؤُهٗ حَتّٰى بَايَعَهٗ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے خبر دی کہ اُمِّ حکیم بنت حارث بن ہشام عکرمہ بن ابوجہل کے عقد میں تھیں وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئیں عکرمہ اسلام سے انکار کے باعث بھاگ کر یمن چلے گئے تو ام حکیم نے بھی یمن کا سفر کیا اور ان کے ہاں گئیں اور انھیں اسلام کی دعوت دی تو وہ اسلام لے آئے پھر بارگاہ رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے، جب حضور کی ان پر نگاہ پڑی تو فرطِ مسرت سے کھڑے ہو گئے اور اپنی چادر عکرمہ پر ڈال دی حتیٰ کہ انھوں نے آپ کے دستِ اقدس پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا أَسْلَمَتِ الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ لَا يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا حَتَّى يُعْرَضَ عَلَى الزَّوْجِ الْإِسْلَامُ فَإِنْ أَسْلَمَ فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَإِنْ أَبَى أَنْ يُسْلِمَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَكَانَتْ فُرْقَتُهَا تَطْلِيقَةً بَائِنَةً وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ۔

حضرت امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب عورت اسلام قبول کرے اور اس کا خاوند دارالاسلام میں رہتے ہوئے کافر ہو تو ان دونوں میں تفریق نہ کی جائے یہاں تک کہ اس کے خاوند کو اسلام لانے کی دعوت دی جائے اگر وہ اسلام قبول کرلے تو وہ اسی کی بیوی ہے اور اگر وہ اسلام قبول نہ کرے تو ان میں تفریق کردی جائے اور یہ طلاق بائنہ ہوگی۔ امام اعظم ابوحنیفہ اور امام ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۶۴ إِنْقِضَاءِ الْحَيْضِ

باب ۲۶۴ تکمیلِ عدّت

۵۹۹ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ انْتَقَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ حِينَ دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَتْ صَدَقَ عُرْوَةُ وَقَدْ جَادَلَهَا فِيهِ نَاسٌ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ ثَلٰثَةَ قُرُوءٍ فَقَالَتْ صَدَقْتُمْ وَتَدْرُونَ مَا الْأَقْرَاءُ إِنَّمَا الْأَقْرَاءُ الْأَطْهَارُ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جب حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم حیض کی عدت گزار رہی تھیں تو تیسرے حیض کے داخل ہونے پر عدت سے اٹھ گئیں تو میں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کا ذکر کیا تو وہ کہنے لگیں عروہ نے سچ کہا ہے۔ لوگوں نے اس معاملہ میں حضرت عائشہ سے جھگڑا کیا اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ کی حکایت کی۔ اس پر آپ نے فرمایا آپ لوگ سچ کہتے ہیں مگر کیا تم جانتے ہو قُرُوْءٌ سے کیا مراد ہے؟ قروءٌ سے طہر اور پاک ہوجانا مراد ہے۔

۶۰۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی کہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اسی طرح فرمایا کرتے تھے۔

۶۰۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ وَلِيدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع اور ولید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلیمان بن یسار سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ يُقَالُ لَهُ الْاَحْوَصُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثُمَّ مَاتَ حِيْنَ دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَالَتْ اَنَا وَارِثَتُهُ وَقَالَ بَنُوْهُ لَا تَرِثِيْنَهُ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى مُعَاوِيَةَ ابْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ فَسَاَلَ مُعَاوِيَةُ فُضَالَةَ ابْنَ عُبَيْدٍ وَنَاسًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُمْ عِلْمًا فِيْهِ كَتَبَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّهَا اِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَاِنَّهَا لَا تَرِثُهُ وَلَا يَرِثُهَا وَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا۔

خبر دی کہ احوص نامی شامی نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور پھر وہ فوت ہو گیا جب اس کی مطلقہ بیوی تیسرے حیض میں داخل ہوئی تو اس نے کہا میں بھی اس کی وراثت میں شریک ہوں، مگر اس آدمی کے لڑکوں نے عورت کو ورثہ شریک کرنے سے انکار کر دیا اور وہ یہ معاملہ حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لائے آپ نے حضرت فضالہ بن عبید اور شامیوں سے اس کی وضاحت طلب فرمائی مگر انھیں اس مسئلہ میں کوئی علم نہیں تھا تو آپ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف لکھا، حضرت زید بن ثابت نے جواباً تحریر فرمایا کہ جب وہ عورت تیسرے حیض میں داخل ہوئی تو نہ وہ خاوند کی وارث رہی اور نہ ہی خاوند اس کا وارث رہا۔ خاوند اس سے بری اور وہ خاوند سے بری۔

٦٠٢ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نافع جو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ غلام ہیں اسی طرح ہمیں خبر دی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِنْقِضَاءُ الْعِدَّةِ عِنْدَنَا الطَّهَارَةُ مِنَ الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ اِذَا اغْتَسَلَتْ مِنْهَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک عدت کی مدت تین حیض پورے آجانے کے بعد پاک ہونے اور غسل کرنے سے مکمل ہوتی ہے۔

٦٠٣ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَطْلِيْقَةً يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ ثُمَّ تَرَكَهَا حَتّٰى انْقَطَعَ دَمُهَا مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ وَدَخَلَتْ مُغْتَسَلَهَا وَاَدْنَتْ مَاءَهَا فَاَتَاهَا فَقَالَ لَهَا قَدْ رَاجَعْتُكِ فَسَاَلَتْ عُمَرَ بْنَ

حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں حماد سے خبر دی وہ حضرت ابراہیم سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک ایک شخص نے اپنی بیوی کو رجعی طلاق دی پھر اس کو چھوڑ دیا حتیٰ کہ اسے تیسرے حیض کا خون بھی آنا بند ہو گیا۔ وہ غسل خانے میں گئی اور قریب تھی کہ پانی استعمال کرتی اس کا خاوند اس کے پاس آیا اور اس نے کہا میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

الخطاب عن ذلك وعندها عبد الله بن مسعود فقال عمر فيها برأيك فقال أراه يا أمير المؤمنين أحق برجعتها ما لم تغتسل من حيضتها الثالثة فقال عمر وأنا أرى ذلك فقال عمر لعبد الله بن مسعود كنيف ملئ علما۔

تجھ سے رجوع کرتا ہوں پھر عورت نے حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے بارے میں سوال کیا جب کہ آپ کے پاس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے تو حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم اپنی رائے سے آگاہ کرو، انھوں نے عرض کیا۔ اے امیر المومنین! میرے نزدیک تو خاوند رجوع کا زیادہ حقدار ہے جبکہ ابھی عورت نے تیسرے حیض کا غسل نہیں کیا حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میری رائے بھی یہی ہے، پھر آپ نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا آپ تو علم سے بھری ہوئی جھونپڑی ہو۔

اخبرنا سفيان بن عيينة عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب قال قال علي بن أبي طالب هو أحق بها حتى تغتسل من حيضتها الثالثة۔

حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی وہ سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خاوند رجوع کا زیادہ حقدار ہے جب تک عورت تیسرے حیض سے غسل کر کے پاک نہ ہو۔

اخبرنا عيسى بن أبي عيسى الخياط المدني عن الشعبي عن ثلثة عشر من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كلهم قالوا الرجل أحق بامرأته حتى تغتسل من حيضتها الثالثة قال عيسى وسمعت سعيد بن المسيب يقول الرجل أحق بامرأته حتى تغتسل من حيضتها الثالثة۔

حضرت عیسیٰ بن ابو عیسیٰ خیاط مدینی نے شعبی سے ہمیں خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تیرہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے بیان فرمایا کہ وہ تمام یہی فرماتے ہیں کہ خاوند اپنی بیوی کی طرف رجوع کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے جب تک عورت نے تیسرے حیض کے مکمل ہونے کے بعد غسل نہیں کیا، عیسیٰ نے کہا حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ خاوند اپنی بیوی کا زیادہ حق دار ہے، جب تک وہ تیسرے حیض سے پاک نہ ہو حتیٰ کہ وہ غسل نہ کرے۔

قال محمد وبهذا نأخذ وهو قول أبي حنيفة والعامة فقهائنا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابو حنیفہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ ٢٦٦ اَلْمَرْءَةُ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَتَحِيْضُ حَيْضَةً اَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ تَرْتَفِعُ حَيْضَتُهَا ـ!

باب ٢٦٦ طلاق رجعی اور ایک یا دو حیض ؟

٦٠٦ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ اَنَّهٗ كَانَ عِنْدَ جَدِّهٖ امْرَاَتَانِ هَاشِمِيَّةٌ وَّاَنْصَارِيَّةٌ فَطَلَّقَ الْاَنْصَارِيَّةَ وَهِيَ تُرْضِعُ وَكَانَتْ مَا تُحِيْضُ وَهِيَ تُرْضِعُ فَعَمَّرَ لَهَا قَرِيْبٌ مِنْ سَنَةٍ ثُمَّ هَلَكَ زَوْجُهَا حَبَّانُ عِنْدَ رَاْسِ السَّنَةِ اَوْ قَرِيْبٍ مِّنْ ذٰلِكَ وَلَمْ تَحِضْ فَقَالَتْ اَنَا اَرِثُهٗ مَا لَمْ اَحِضْ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَضٰى لَهَا بِالْمِيْرَاثِ فَلَمَّا مَاتَ الْهَاشِمِيَّةُ عُثْمَانَ فَقَالَ هٰذَا عَمَلُ ابْنِ عَمِّكَ هُوَ اَشَارَ اِلَيْنَا بِذٰلِكَ يَعْنِيْ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی، وہ محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے دادا کے نکاح میں دو عورتیں، ایک ہاشمیہ اور ایک انصاریہ تھیں، تو انھوں نے انصاریہ کو طلاق دے دی۔ دودھ پلاتی رہی اسے حیض نہ آیا، یہاں تک کہ وہ ایک سال بھر دودھ پلاتی رہی پھر اس کا خاوند حبان فوت ہوگیا، یا وہ دودھ تقریباً ایک سال تک پلاتی رہی تو اس نے لینے کا مطالبہ کر دیا اور کہا کہ مجھے حیض نہیں اور فیصلے حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت حاضر ہوئی تو آپ نے عورت کے لیے وراثت کا فیصلہ ہاشمیہ عورت ناراضگی کا اظہار کرنے لگی تو حضرت عثمان اللہ عنہ نے فرمایا میں نے تمہارے چچازاد بھائی کے فیصلہ مطابق فیصلہ کیا ہے اور آپ کا ابن عمک سے حضرت المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اشارہ تھا۔

٦٠٧ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ قُسَيْطٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اَيُّمَا امْرَاَةٍ طُلِّقَتْ فَحَاضَتْ حَيْضَةً اَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ رُفِعَتْ حَيْضَتُهَا فَاِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ فَاِنِ اسْتَبَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذٰلِكَ وَاِلَّا اعْتَدَّتْ بَعْدَ التِّسْعَةِ ثَلٰثَةَ اَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یزید بن عبداللہ قسیط اور یحییٰ بن سعید سے خبر دی کہ ہمیں سعید بن مسیب اللہ تعالیٰ نے روایت کیا کہ حضرت سیدنا عمر ابن خطاب اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس عورت کو طلاق دی گئی اور ایک یا دو حیض آنے پر خون رک جائے تو اسے نو ماہ انتظار کرنا چاہیے۔ اگر حمل ظاہر ہو تو درست بصورت نو ماہ بعد مزید تین مہینے انتظار کرے، پھر حلال ہو

www.sirat-e-mustaqeem.com

۶۰۸ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ قَيْسٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَحَاضَتْ حَيْضَةً اَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ ارْتَفَعَ حَيْضُهَا عَنْهَا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ مَاتَتْ فَسَاَلَ عَلْقَمَةُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ هٰذِهٖ امْرَاَةٌ حَبَسَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مِيْرَاثَهَا فَكُلْهُ ؕ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ابراہیم سے بیان کیا کہ علقمہ بن قیس نے اپنی بیوی کو طلاق رجعی دے دی اسے ایک یا دو حیض آتے پھر اٹھارہ مہینے تک حیض نہ آیا پھر وہ فوت ہوگئی۔ علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سلسلہ میں سوال کیا تو آپ نے جواباً فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے ذریعہ تمہارے لیے اس کی وراثت کو محفوظ رکھا پس حاصل کرلو۔

۶۰۹ اَخْبَرَنَا عِيْسَى ابْنُ اَبِيْ عِيْسَى الْخَيَّاطُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَ بِاَكْلِ مِيْرَاثِهَا۔

عیسیٰ بن ابو عیسیٰ خیاط رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام شعبی سے ہمیں خبر دی کہ علقمہ بن قیس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس سلسلہ میں سوال کیا تو انھوں نے اس کی میراث کو جائز قرار دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ فَهٰذَا اَكْثَرُ مِنْ تِسْعَةِ اَشْهُرٍ وَثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ بَعْدَهَا فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا اَنَّ الْعِدَّةَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَوْجُهٍ لَا خَامِسَ لَهَا لِلْحَامِلِ حَتّٰى تَضَعَ وَالَّتِيْ لَمْ تَبْلُغِ الْحَيْضَةَ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَالَّتِيْ قَدْ يَئِسَتْ مِنَ الْحَيْضِ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَالَّتِيْ تَحِيْضُ ثَلٰثَ حِيَضٍ فَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْتُمْ لَيْسَ بِعِدَّةِ الْحَائِضِ وَلَا غَيْرِهَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں عدت نو مہینے اور اس کے بعد تین مہینے مزید ہیں، اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابو حنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے کیونکہ قرآن کریم میں عدت کی چار صورتیں بیان کی گئی ہیں پانچویں کا نام تک نہیں۔ (۱) وضع حمل، جو عورت حیض کی عمر تک نہ پہنچی ہو اس کی تین ماہ، جو عورت اتنی عمر تک پہنچ گئی کہ اب اسے کبھی حیض نہیں آتے گا۔ (۳) اور وہ عورت جسے حیض آتا ہو اس کی عدت تین حیض اور جس کا تم نے ذکر کیا یہ حائضہ کی عدت نہیں اور نہ ہی کسی اور کی ہے۔

باب ۲۶۷۔ عِدَّةُ الْمُسْتَحَاضَةِ

باب ۲۶۷ عدتِ مستحاضہ

۶۱۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ابن شہاب زہری

www.sirat-e-mustaqeem.com

اِنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ عِدَّةُ الْمُسْتَحَاضَةِ سَنَةٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ الْمَعْرُوْفُ عِنْدَنَا اَنَّ عِدَّتَهَا عَلٰى اَقْرَائِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَجْلِسُ فِيْ مَا مَضٰى وَكَذٰلِكَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ وَغَيْرُهٗ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا اَلَا تَرٰى اَنَّهَا تَتْرُكُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَجْلِسُ لِاَنَّهَا فِيْهِنَّ حَائِضٌ فَكَذٰلِكَ تَعْتَدُّ بِهِنَّ فَاِذَا مَضَتْ ثَلٰثَةُ قُرُوْءٍ مِنْهُنَّ بَانَتْ اِنْ كَانَ ذٰلِكَ اَقَلَّ مِنْ سَنَةٍ اَوْ اَكْثَرَ۔

سے خبر دی کہ بے شک حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ مستحاضہ کی عدت ایک سال ہے

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہمارے ہاں معروف ہے کہ اس کی عدت اس کے حیض پر ہوگی جس لحاظ سے کبھی پہلے بیٹھی تھی۔ اسی طرح ابراہیم نخعی وغیرہ فقہاء فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے فقہاء کا قول ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جن ایام میں وہ بیٹھتی تھی، نماز چھوڑ دیتی تھی کہ ان دنوں وہ حیض میں ہوتی تھی لہٰذا اسی طرح وہ عدت کے دن مکمل کرے۔ جب حیض کی عدت تین ماہ گزر جاتے تو عدت پوری ہو جائیگی یہ ایک سال میں ہو یا کم مدت میں۔

باب ۲۶۸۔ اَلرَّضَاعُ

باب ۲۶۸ رضاعت (بچے کو دودھ پلانے کی مدت)

۶۱۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَا رَضَاعَ اِلَّا لِمَنْ اُرْضِعَ فِي الصِّغَرِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نافع سے خبر دی کہ بے شک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ رضاعت صرف کم سنی میں ہی ہے۔

۶۱۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَاَنَّهَا سَمِعَتْ رَجُلًا يَسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نَا لِعَمِّ لِحَفْصَةَ مِنَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت عبداللہ بن ابوبکر سے خبر دی وہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے خبر دیتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ بے شک رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کے پاس تھے کہ انھوں نے سنا کوئی شخص حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے گھر میں داخلہ کی اجازت طلب کر رہا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا، یہ شخص آپ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کر رہا ہے تو حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com

الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَانَ عَمِّي فُلَانٌ مِنَ الرَّضَاعَةِ حَيًّا دَخَلَ عَلَيَّ قَالَ نَعَمْ۔

علیہ وسلم نے فرمایا یہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فلاں رضاعی چچا ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر میرے فلاں چچا زندہ ہوتے تو کیا میرے پاس آسکتے تھے؟ آپ نے فرمایا: ہاں!

٦١٣ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی وہ سلیمان بن یسار سے اور وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رضاعت کے سبب وہ چیز حرام ہو جاتی ہے جو نسب کے باعث حرام ہے۔

٦١٤ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا مَنْ أَرْضَعَتْهُ أَخَوَاتُهَا وَبَنَاتُ إِخْوَتِهَا وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا مَنْ أَرْضَعَتْهُ نِسَاءُ إِخْوَانِهَا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبدالرحمٰن بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی وہ اپنے والد سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہیں کہ بے وہ ان کے پاس آتی جاتی تھیں جن کو ان کی بہنوں یا بھتیجیوں نے دودھ پلایا تھا اور جنھیں ان کی بھاوجوں نے دودھ پلایا ہو نا ان کے سامنے نہ جاتیں۔

٦١٥ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَأَرْضَعَتْ إِحْدَاهُمَا غُلَامًا وَالْأُخْرَى جَارِيَةً فَسُئِلَ هَلْ يَتَزَوَّجُ الْغُلَامُ الْجَارِيَةَ قَالَ لَا اللِّقَاحُ وَاحِدٌ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں امام زہری سے خبر دی وہ عمرو بن شرید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس شخص کے بارے سوال کیا جس کی دو بیویاں ہوں ان میں سے ایک بیوی ایک لڑکے کو دودھ پلاتے اور دوسری بیوی دوسری کی لڑکی کو۔ کیا اس صورت میں اس لڑکے اور لڑکی کا نکاح ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ ان دونوں کا باپ ایک ہے۔

٦١٦ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ابراہیم بن عقبہ سے خبر دی کہ بے شک انھوں نے حضرت سعید بن مسیب

عَنِ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ وَلَوْ كَانَتْ قَطْرَةً وَاحِدَةً فَهِيَ تُحَرِّمُ وَمَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ فَإِنَّمَا هُوَ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رضاعت کے بارے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا دو سال کے دوران دودھ کا ایک قطرہ بھی حرمت کا باعث ہے اور دو سال کے بعد (اگر ایسی صورت پیش آجائے) محض کھانا ہے جو اس نے کھا لیا۔

۶۱۷ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لَهُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ابراہیم بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ بے شک انھوں نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا تو انھوں نے ویسے ہی جواب دیا جس طرح حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا تھا۔

۶۱۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ مَصَّةً وَاحِدَةً فَهِيَ تُحَرِّمُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ثور بن زید سے خبر دی کہ بے شک حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ دو سال کے اندر ایک مرتبہ بھی چوسنے سے حرمتِ رضاعت ثابت ہو جائے گی۔

۶۱۹ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرْسَلَتْ بِهِ وَهُوَ يَرْضَعُ إِلَى أُخْتِهَا أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالَتْ أَرْضِعِيهِ عَشْرَ رَضَعَاتٍ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيَّ فَأَرْضَعَتْنِي أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ ثَلَاثَ رَضَعَاتٍ ثُمَّ مَرِضَتْ فَلَمْ تُرْضِعْنِي غَيْرَ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ فَلَمْ أَكُنْ أَنْ أَدْخُلَ عَلَى عَائِشَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّ أُمَّ كُلْثُومٍ لَمْ تُتِمَّ لِي عَشْرَ رَضَعَاتٍ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت عبداللہ بن عمر کے آزاد کردہ غلام حضرت نافع سے خبر دی کہ بے شک حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کیا کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی ہمشیرہ ام کلثوم بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خدمت میں بھیجا جبکہ وہ شیر خوار تھے کہ انھیں دس مرتبہ دودھ پلائیں تاکہ وہ میرے ہاں عام معمول کے مطابق آسکیں تو حضرت ام کلثوم بنت ابوبکر صدیق نے مجھے تین بار دودھ پلایا۔ پھر وہ بیمار ہو گئیں اور مجھے تین بار سے زائد مرتبہ دودھ نہ پلا سکیں۔ چنانچہ میں حضرت عائشہ صدیقہ کے سامنے نہیں آسکتا تھا کیوں کہ حضرت ام کلثوم نے دس بار پلانے کی بات پوری نہیں کی تھی۔

۶۲۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نافع سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ حَفْصَةَ أَرْسَلَتْ بِعَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ سَعْدٍ إِلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ عُمَرَ وَهِيَ أُخْتُهَا تُرْضِعُهُ عَشْرَ رَضَعَاتٍ لِيَدْخُلَ عَلَيْهَا فَفَعَلَتْ فَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا وَهُوَ يَوْمَ أَرْضَعَتْهُ صَغِيرٌ يَرْضَعُ۔

خبر دی کہ ہمیں حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ بے شک انھوں نے بیان کیا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عاصم بن عبداللہ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنی ہمشیرہ فاطمہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجا کہ وہ انھیں دس بار دودھ پلائیں تاکہ وہ ان کے پاس آسکیں، پس انھوں نے دودھ پلایا پھر وہ ان کے پاس آتے جاتے رہے، جس زمانہ میں انھیں دودھ پلایا گیا تھا وہ ان کی شیر خوارگی کا وقت ہی تھا۔

۴۳۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيمَا أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ مِمَّا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی وہ حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ انھیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قرآن کریم میں پہلے دس بار دودھ پلانے پر حرمت نازل ہوئی تھی پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا، پھر پانچ مرتبہ کا حکم قرآن کریم میں سے پڑھتے تھے، یہاں تک کہ رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصال فرما گئے تو لوگ انھی آیات کو قرآن کریم سے پڑھا کرتے تھے۔

۴۳۲ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَأَنَا مَعَهُ عِنْدَ دَارِ الْقَضَاءِ يَسْأَلُهُ عَنْ رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ كَانَتْ لِي وَلِيدَةٌ فَكُنْتُ أُصِيبُهَا فَعَمَدَتْ امْرَأَتِي إِلَيْهَا فَأَرْضَعَتْهَا فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَقَالَتِ امْرَأَتِي دُونَكَ وَاللهِ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ ایک شخص حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں دارالقضا حاضر ہوا جب کہ میں بھی ان کے پاس تھا، اس نے عرض کی بڑے آدمی کی رضاعت کا کیا حکم ہے؟ پس حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایک شخص حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا، اس نے عرض کیا امیر! میری ایک کنیز تھی جس سے میں مباشرت کرتا رہا، مگر میری بیوی نے اسے دودھ پلا دیا ہے۔ جب میں پھر اس کنیز کے پاس

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَدْ اَرْضَعَتْهَا قَالَ اَرْجِعْهَا وَاتِ جَارِيَتَكَ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ رَضَاعَةُ الصَّغِيْرِ۔

جانے لگا تو میری بیوی نے کہا خبردار! اللہ کی قسم میں نے اسے اپنا دودھ پلا دیا ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اپنی بیوی کو تنبیہ کر اور کنیز سے قرب حاصل کر، کیونکہ رضاعت تو شیر خوارگی کے زمانہ میں ہی ہوتی ہے۔

۶۲۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ وَسُئِلَ عَنْ رَضَاعَةِ الْكَبِيْرِ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ كَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَ بَدْرًا وَكَانَ تَبَنّٰى سَالِمًا الَّذِيْ يُقَالُ لَهٗ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ كَمَا كَانَ تَبَنّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فَاَنْكَحَ اَبُوْ حُذَيْفَةَ سَالِمًا وَهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ ابْنُهٗ اَنْكَحَهٗ ابْنَةَ اَخِيْهِ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْوَلِيْدِ ابْنِ رَبِيْعَةَ وَهِيَ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مِنْ اَفْضَلِ اَيَامٰى قُرَيْشٍ۔ فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ زَيْدٍ مَا اَنْزَلَ ادْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ رُدَّ كُلُّ اَحَدٍ تَبَنّٰى اِلٰى اَبِيْهِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ يَعْلَمُ اَبُوْهُ رُدَّ اِلٰى مَوَالِيْهِ فَجَآءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ امْرَاَةُ اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَهِيَ مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ اِلٰى رَسُوْلِ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی کہ ان سے بڑی عمر والے آدمی کی رضاعت کے بارے دریافت کیا گیا تو انھوں نے کہا مجھے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی ہے۔ بے شک حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور جنگ بدر میں شامل ہونے والوں میں سے تھے اور انھوں نے حضرت سالم کو متبنیٰ بنا لیا تھا اسے مولیٰ ابوحذیفہ کہا جاتا ہے جس طرح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متبنیٰ (منہ بولا بیٹا) بنا لیا تھا۔ اسی طرح وہ سالم کو بھی بیٹا ہی تصور کرتے تھے۔ پس انھوں نے سالم کا نکاح اپنی بھتیجی فاطمہ بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کر دیا۔ فاطمہ ان عورتوں میں شامل ہے جو سب سے پہلے ہجرت کرنے والی اور قریش میں ممتاز مقام رکھتی تھیں۔ پس جب یہ آیت نازل ہوئی:

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ

تو ہر متبنیٰ اپنے باپ کی طرف منسوب کیا جانے لگا اگر کسی کا باپ معلوم نہ ہوتا تو وہ اپنے آقا کی طرف منسوب ہوا۔

حضرت سہلہ بنت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ ابوحذیفہ جو قبیلہ بنی عامر بن لوی سے تھیں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں جیسا کہ ہمیں معلوم ہوا

www.sirat-e-mustaqeem.com

لله صلى الله عليه وسلم فيما بلغنا
فقالت كنا نرى سالما ولدا وكان
يدخل علي وانا فضل وليس لنا الا
بيت واحد فما ترى في شانه فقال
لها رسول الله صلى الله عليه وسلم
في ما بلغنا ارضعيه خمس رضعات فتحرم بلبنك
او بلبنها وكانت ترى انه ابنا من الرضاعة۔

فاخذت بذلك عائشة فيمن
تحب ان يدخل عليها من الرجال فكانت
تامر امها كلثوم وبنات اخيها يرضعن
لمن احبت ان يدخل عليها وابى سائر
ازواج النبي صلى الله عليه وسلم ان
يدخل عليهن بتلك الرضاعة احد
من الناس وقلن لعائشة والله ما
نرى الذي امر به رسول الله صلى
الله عليه وسلم سهلة بنت سهيل
الا رخصة لها في رضاعة سالم وحده
من رسول الله صلى الله عليه وسلم والله
لا يدخل علينا بهذه الرضاعة احد فعلى هذا كان
رأى ازواج النبي صلى الله عليه وسلم في رضاعة الكبير

۶۲۴ اخبرنا مالك اخبرنا يحيى بن سعيد
عن سعيد بن المسيب انه
سمعه يقول لا رضاعة الا
في المهد الا ما انبت اللحم
والدم۔

ہے۔ اس نے عرض کیا ہم نے سالم کو اپنی اولاد جانا چنانچہ وہ ہمارے پاس عام طور پر آتا جاتا، ہمارا اس سے پردہ نہ تھا ہمارا گھر بھی ایک ہی ہے۔ اب اس سلسلہ میں آپ ہمارے لیے کیا فرماتے ہیں؟

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پانچ بار دودھ پلا دو۔ اس طرح رضاعت کے باعث وہ تمہارا بیٹا بن جائے گا۔

پس اسے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے دلیل ٹھہرایا۔ جسے آپ گھر میں داخل ہونے کی اجازت دینا چاہتی تھیں کہ وہ آجا سکے تو اپنی بہن ام کلثوم اپنی بھتیجیوں کو فرمایا کرتی تھیں کہ تم اسے دودھ پلا دو، البتہ دیگر امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن اس سے انکار فرماتیں کہ اس طرح کی رضاعت سے کوئی آدمی ان کے گھر آجا سکے۔ انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا اللہ کی قسم! ہمارے نزدیک تو وہ ارشاد جو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سہلہ بنت سہیل سے کیا وہ خاص طور پر حضرت سالم کے لیے ہی تھا۔ ایسی رضاعت پر ہمارے گھروں میں کوئی بھی آدمی داخل نہیں ہوگا۔ بڑی عمر والے مردوں کی رضاعت کے مسئلہ میں امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا یہی فیصلہ تھا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے خبر دی کہ ہمیں سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ رضاعت تو وہی ہے جو گود میں ہو خبردار! رضاعت تو وہی ہے جو خون اور گوشت بڑھائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يُحَرِّمُ الرَّضَاعُ اِلَّا مَا كَانَ فِي حَوْلَيْنِ فَمَا كَانَ فِيهِمَا مِنَ الرَّضَاعِ وَاِنْ كَانَتْ مَصَّةً وَاحِدَةً فَهِيَ تُحَرِّمُ كَمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَمَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ فَتَمَامُ الرَّضَاعَةِ الْحَوْلَانِ فَلَا رَضَاعَةَ بَعْدَ تَمَامِهَا يُحَرِّمُ شَيْئًا. وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يُحَتَاطُ بِسِتَّةِ اَشْهُرٍ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ فَيَقُوْلُ يُحَرِّمُ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ وَبَعْدَهُمَا اِلٰى تَمَامِ سِتَّةِ اَشْهُرٍ وَذٰلِكَ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا وَلَا يُحَرِّمُ مَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَنَحْنُ لَا نَرٰى اَنَّهُ يُحَرِّمُ وَنَرٰى اَنَّهُ لَا يُحَرِّمُ مَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ وَاَمَّا لَبَنُ الْفَحْلِ فَاِنَّا نَرَاهُ يُحَرِّمُ وَنَرٰى اَنَّهُ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يُحَرِّمُ مِنَ النَّسَبِ فَالْاَخُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مِنَ الْاَبِ تُحَرِّمُ عَلَيْهِ اُخْتُهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مِنَ الْاَبِ وَاِنْ كَانَتِ الْاُمَّانِ مُخْتَلِفَتَيْنِ اِذَا كَانَ لَبَنُهُمَا مِنْ رَجُلٍ وَّاحِدٍ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اللِّقَاحُ وَاحِدٌ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حرمت اسی رضاعت سے ہوگی جو دو سال کے اندر ہو اسی مدت کی رضاعت حرمت کا باعث بنتی ہے اگرچہ ایک بار ہی چوسا ہو جس طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت سعید بن مسیب اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ جو رضاعت دو سال کے بعد ہوتی ہے وہ کسی چیز کو حرام نہیں کرتی۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ یعنی مائیں اپنی اولاد کو دو سال کامل دودھ پلائیں جو رضاعت پوری کرنا چاہتی ہیں۔ رضاعت کی انتہائی مدت دو سال ہے اس کے علاوہ کوئی رضاعت نہیں جو کسی چیز کو حرام قرار دے۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو سال کے بعد احتیاطاً چھ ماہ زیادہ فرماتے ہیں۔ نیز فرماتے ہیں کہ ان تیس ماہ کے علاوہ رضاعت ثابت نہیں ہوگی اور ہمارے نزدیک یہ حرام نہیں کیونکہ دو ماہ کے بعد رضاعت ختم ہو جاتی ہے۔

ہمارے نزدیک مرد کا دودھ حرمت کو ثابت کرتا ہے، نیز ہمارے نزدیک رضاعت کے سبب ہر وہ چیز حرام ہو جاتی ہے جو نسب کے باعث حرام ہو چکی ہو۔ لہٰذا رضائی بھائی پر رضاعی بہن جو باپ کی طرف سے ہو وہ حرام ہے خواہ ماں ایک نہ ہو، بشرطیکہ دونوں کا دودھ ایک ہی مرد سے ہو جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا "دودھ ایک ہی مرد کا ہے"، اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

کتاب الضحایا (قربانی)

باب ۲۶۹۔ وَمَا يُجْزِئُ مِنْهَا۔

باب ۲۶۹ قربانی کے جانور وغیرہ ؟

۶۲۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ فِي الضَّحَايَا وَالْبُدْنِ الثَّنِيَّ فَمَا فَوْقَهُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نافع سے خبر دی کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ قربانی میں اونٹ، ثنیٰ اور اس سے بڑی عمر کا جانور ذبح کریں۔

(ثنیٰ سے مراد یہ ہے کہ اونٹ پانچ سال گائے، بھینس دو سال اور بکرا ایک سال سے زائد عمر کے ہوں اس سے کم عمر نہ ہوں۔)

۶۲۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَنْهٰى عَمَّا لَمْ تُسَنَّ مِنَ الضَّحَايَا وَالْبُدْنِ وَعَنِ الَّتِي نُقِصَ مِنْ خَلْفِهَا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت نافع سے خبر دی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان جانوروں کی قربانی سے منع فرمایا کرتے تھے جو قربانی کی عمر کو نہ پہنچے ہوں، اور نہ ہی ان میں کوئی پیدائشی نقص ہو۔

۶۲۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ ضَحّٰى مَرَّةً بِالْمَدِيْنَةِ فَاَمَرَنِي اَنْ اَشْتَرِيَ لَهُ كَبْشًا فَحِيْلًا اَقْرَنَ ثُمَّ اَذْبَحَهُ لَهُ يَوْمَ الْاَضْحٰى فِي الْمُصَلّٰى النَّاسِ فَفَعَلْتُ ثُمَّ حُمِلَ اِلَيْهِ فَحَلَقَ رَاْسَهُ حِيْنَ ذُبِحَ كَبْشُهُ وَكَانَ مَرِيْضًا فَلَمْ يَشْهَدِ الْعِيْدَ مَعَ النَّاسِ قَالَ نَافِعٌ وَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت نافع سے خبر دی وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں آپ نے قربانی کی اور مجھے فرمایا تھا کہ میرے لیے وہ بکرا خرید لائیں جو سینگ رکھتا ہو اور عیدگاہ میں ان کی طرف سے ذبح کریں پس میں نے اسی طرح کیا اور ان کے پاس ذبح شدہ جانور لے گیا، کیونکہ آپ بیمار تھے اور نماز عید کے لیے لوگوں کے ساتھ نہیں نکلے

www.sirat-e-mustaqeem.com

كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ لَيْسَ حَلَاقُ الرَّأْسِ بِوَاجِبٍ عَلٰى مَنْ ضَحّٰى إِذَا لَمْ يَحُجَّ وَقَدْ فَعَلَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ؕ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَأْخُذُ إِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ إِذَا كَانَ عَظِيْمًا أُجْزِيَ فِي الْهَدْيِ وَالْأُضْحِيَّةِ بِذٰلِكَ جَاءَتِ الْآثَارُ وَالْخَصِيُّ مِنَ الْأُضْحِيَّةِ يُجْزِئُ مِمَّا يُجْزِئُ مِنْهُ الْفَحْلُ وَأَمَّا الْحَلَّاقُ فَنَقُوْلُ فِيْهِ بِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِوَاجِبٍ عَلٰى مَنْ لَمْ يَحُجَّ فِيْ يَوْمِ النَّحْرِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا ۔

۶۲۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ يُضَحِّيْ عَمَّا فِيْ بَطْنِ الْمَرْأَةِ ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا يُضَحِّيْ عَمَّا فِيْ بَطْنِ الْمَرْأَةِ ۔

بَابُ ۲۷۔ مَا يُكْرَهُ مِنَ الضَّحَايَا

۶۲۹ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُوْزَ أَخْبَرَ أَنَّ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ سَأَلَ

تھے۔ البتہ آپ نے واضح فرمایا کہ قربانی دینے والے شخص پر سر منڈانا کوئی ضروری نہیں جبکہ وہ حج نہیں کر رہا۔ آپ نے تو حسب معمول ہی سر منڈایا تھا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمارا اس حدیث پر پوری طرح عمل ہے البتہ چھ ماہ کا دنبہ جو (چکی) رکھتا ہو اور خاصا بڑا معلوم ہوتا ہو قربانی کے لیے ذبح کرنا جائز ہے اور اس کے لیے بہت سی روایات آئی ہیں۔ نیز خصی اور وہ جو خصی نہ کیا ہو ہر دو جانوروں کی قربانی جائز ہے اور سر منڈانے کے مسئلہ میں ہم حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر عمل پیرا ہیں کہ جو شخص حج نہیں کر رہا اس پر قربانی کے دنوں میں سر منڈانا واجب نہیں۔

یہی حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت نافع سے خبر دی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایسے بچے کی طرف سے قربانی نہیں کرتے تھے جو ابھی بطنِ مادر میں ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جو بچہ ابھی پیدا نہیں ہوا اس کی طرف سے قربانی نہیں ہے۔

باب ۲۷ مکروہات قربانی

حضرت امام مالک نے ہمیں عمرو ابن حارث سے خبر دی انھوں نے عبید اللہ بن فیروز سے اور وہ براء ابن عازب سے مروی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُتَّقَى مِنَ الضَّحَايَا فَأَشَارَ بِيَدِهٖ وَقَالَ أَرْبَعٌ وَكَانَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ يَقُوْلُ يَدِيْ أَقْصَرُ مِنْ يَدِهٖ وَهِيَ الْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ۔

ہوا کہ قربانی میں کن جانوروں سے پرہیز کیا جائے۔ آپ نے ہاتھوں کے اشارہ سے فرمایا چار جانوروں سے پرہیز کریں حضرت براء ابن عازب اسی طرح اشارہ کرتے ہوئے وضاحت کرنے لگے تو کہا میرا ہاتھ آپ کے دستِ اقدس سے چھوٹا، وہ جانور یہ ہیں: لنگڑا جانور جو از خود چل نہ سکے، کانا جو واضح ہو، بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو اور اتنا کمزور جانور جس میں چربی تک نہ ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ فَأَمَّا الْعَرْجَاءُ فَإِذَا مَشَتْ عَلٰى رِجْلِهَا فَهِيَ تُجْزِيْ وَإِنْ كَانَتْ لَا تَمْشِيْ لَمْ تُجْزِئْ وَأَمَّا الْعَوْرَاءُ فَإِنْ بَقِيَ مِنَ الْبَصَرِ الْأَكْثَرُ مِنْ نِصْفِ الْبَصَرِ أَجْزَأَتْ وَإِنْ ذَهَبَ النِّصْفُ فَصَاعِدًا لَمْ تُجْزِئْ وَأَمَّا الْمَرِيْضَةُ الَّتِيْ فَسَدَتْ لِمَرَضِهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ فَإِنَّهُمَا لَا يُجْزِيَانِ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے۔ ہاں ایسا لنگڑا جانور اگر اپنے پاؤں پر چل نہ سکے تو جائز نہیں، کانا جانور اگر اس کی نصف سے زائد بینائی قائم ہو تو اس کی قربانی جائز ہے اور اگر نصف یا اس سے کم بینائی ہے تو جائز نہیں اور وہ جانور جو بیمار ہونے کی وجہ سے بالکل ناکارہ ہو چکا ہو اور وہ کمزور تر جانور جس میں نام تک بھی چربی نہ رہی تو قربانی میں جائز نہیں۔

بَابُ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ

باب ۲۷ قربانی کا گوشت

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَاقِدٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهٗ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلٰثٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَتْ صَدَقَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَقُوْلُ صَنَعَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحٰى فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادَّخِرُوا الثُّلُثَ وَتَصَدَّقُوْا

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن واقد نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع کیا، حضرت عبداللہ بن ابی بکر نے فرمایا میں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا درست ہے کیونکہ میں نے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا وہ فرما رہی تھیں کہ بادیہ نشینوں کی ایک جماعت قربانی کے دن رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِمَا بَقِيَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَفِعُونَ فِي ضَحَايَاهُمْ يَجْمُلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ وَيَتَّخِذُونَ مِنْهَا الْاَسْقِيَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ اَوْ كَمَا قَالَ قَالُوا نُهِيتَ عَنْ اِمْسَاكِ لُحُومِ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ اَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِي كَانَتْ دَفَّتْ حَضْرَةَ الْاَضْحٰى فَكُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَادَّخِرُوا۔

زمانہ میں حاضر ہوئی تو انھیں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تین دن کا گوشت رکھ لو، جو باقی بچے تقسیم کر دو۔ کیا یا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگ اپنی قربانیوں سے نفع حاصل کرتے تھے وہ اس طرح کہ چربی جمع کرتے اور کھا سے مشکیں بناتے۔ رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ اس طرح ارشاد فرمایا۔ یہ کیا بات ہوئی؟ لوگوں نے عرض کیا ہمیں قربانی کا گوشت تین دن سے زائد کے لیے رکھ دیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا تمہیں بادیہ نشینوں کی جماعت کے آنے کے باعث روکا تھا جو قربانی کے دنوں میں آئی تھی اب تم کھاؤ، صدقہ کرو اور جمع رکھو۔

۶۳۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کا گوشت تین دن سے زائد کھانے پر منع فرمایا تھا پھر آپ نے اس کے بعد فرمایا تم کھا سکتے ہو، ذخیرہ کر سکتے ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِالْاِدِّخَارِ بَعْدَ ثَلٰثٍ وَالتَّزَوُّدِ وَقَدْ رَخَّصَ فِي ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اِنْ كَانَ نَهٰى عَنْهُ فَقَوْلُهُ الْاٰخِرُ نَاسِخٌ لِلْاَوَّلِ فَلَا بَاْسَ بِالْاِدِّخَارِ وَالتَّزَوُّدِ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ تین دن سے زائد قربانی کا گوشت جمع کرنے اور توشہ بنانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ممانعت کے بعد پھر اس کی اجازت دے دی تھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا آخری فرمان پہلے کو منسوخ کر دیتا ہے۔ پس توشہ بنانے یا ذخیرہ کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ اور ہمارے فقہاء کا یہی قول ہے۔

۶۳۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْمَكِّيُّ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ كُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَتَصَدَّقُوْا۔

ہمیں ابوالزبیر مکی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قربانی کا گوشت تین دن سے زائد کھانے پر منع فرمایا کرتے تھے پھر آپ نے اجازت فرمادی کہ کھاؤ، جمع کرو اور خیرات دو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِاَنْ يَّاْكُلَ الرَّجُلُ مِنْ اُضْحِيَّتِهٖ وَيَدَّخِرَ وَيَتَصَدَّقَ وَمَا نُحِبُّ لَهٗ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِاَقَلَّ مِنَ الثُّلُثِ وَاِنْ تَصَدَّقَ بِاَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ جَازَ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اس میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی آدمی قربانی کا گوشت جمع کرے یا خیرات دے، البتہ ہمیں یہ بات اچھی محسوس نہیں ہوتی کہ وہ تہائی سے کم گوشت خیرات کرے، گو تہائی سے کم صدقہ دینا جائز ہے۔

بَابُ ۲۷۲۔ اَلرَّجُلُ يَذْبَحُ اُضْحِيَّتَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّغْدُوَ يَوْمَ الْاَضْحٰى

باب ۲۷۲ نماز عید سے پہلے قربانی کرنا؟

۶۳۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ اَنَّ عُوَيْمَرَ بْنَ اَشْقَرَ ذَبَحَ اُضْحِيَّتَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّغْدُوَ يَوْمَ الْاَضْحٰى وَاَنَّهٗ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعُوْدَ بِاُضْحِيَّةٍ اُخْرٰى۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے یحییٰ بن سعید نے عبادہ بن تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ حضرت عویمر بن اشقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قربانی کے دن نماز عید کی ادائیگی سے قبل قربانی کرلی پھر اس نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس عمل کا ذکر کیا تو آپ نے حکم فرمایا کہ دوبارہ قربانی کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ فِيْ مِصْرٍ يُصَلَّى الْعِيْدُ فِيْهِ فَيَذْبَحُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ الْاِمَامُ فَاِنَّمَا هِيَ شَاةُ لَحْمٍ وَلَا يُجْزِئُ مِنَ الْاُضْحِيَّةِ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ مِصْرٍ وَكَانَ فِيْ بَادِيَةٍ اَوْ نَحْوِهَا مِنَ الْقُرَى النَّائِيَةِ عَنِ الْمِصْرِ فَاِنَّ ذَبْحَ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب آدمی شہر میں ہو جہاں نماز عید ادا کی جاتی ہے وہاں وہ امام کے نماز عید پڑھانے سے پہلے قربانی کرے تو گویا اس نے عام حالت میں بکری ذبح کی اور اگر شہر میں نہ ہو بلکہ گاؤں یا جنگل میں رہتا ہے جو شہر سے فاصلے پر ہے تو ایسے شخص کے لیے طلوع فجر یا سورج کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَوْ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ أَجْزَاءُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

نکلنے پر قربانی کرنا جائز ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۷۳۔ مَا يُجْزِئُ مِنَ الضَّحَايَا عَنْ أَكْثَرَ مِنْ وَاحِدٍ

باب ۲۷۳ ایک قربانی میں کتنے آدمی شرکت کر سکتے ہیں؟

۶۳۴ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ صَيَّادٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوْبَ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ قَالَ كُنَّا نُضَحِّيْ بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ يَذْبَحُهَا الرَّجُلُ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ ثُمَّ تَبَاهَى النَّاسُ بَعْدُ ذٰلِكَ فَصَارَتْ مُبَاهَاةً۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عمارہ بن صیاد نے عطا بن یسار سے خبر دی کہ انھیں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ ہم ایک بکری کی قربانی دیا کرتے تھے جو صاحب خانہ اپنی اور گھر والوں کی طرف سے ذبح کیا کرتا۔ پھر لوگوں نے اظہار فخر کرنا شروع کر دیا اور قربانی محض فخر بن کر رہ گئی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ كَانَ الرَّجُلُ مُحْتَاجًا فَيَذْبَحُ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ يُضَحِّيْ بِهَا عَنْ نَفْسِهِ فَيَأْكُلُ وَيُطْعِمُ أَهْلَهُ فَأَمَّا شَاةٌ وَاحِدَةٌ تُذْبَحُ عَنِ اثْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ أُضْحِيَةً فَهٰذَا لَا يُجْزِئُ وَلَا يَجُوْزُ شَاةٌ إِلَّا عَنِ الْوَاحِدِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو لوگ غریب ہوتے تھے وہ تو ایک قربانی پر اکتفا کر لیتے، خود کھاتے اور اہل خانہ کو کھلاتے، مگر ایک بکری دو یا تین آدمیوں کی طرف سے بطور قربانی کرنا جائز نہیں۔ وہ صرف ایک آدمی کی طرف سے ہی قربانی کی جا سکتی ہے۔

یہی امام اعظم ابو حنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔

۶۳۵ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابو زبیر مکی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی ہم نے مقام حدیبیہ میں اونٹ اور گائے سات سات آدمیوں کی طرف سے بطور قربانی ذبح کی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ الْبَدَنَةُ وَالْبَقَرَةُ تُجْزِئُ عَنْ سَبْعَةٍ فِي الْأُضْحِيَةِ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ اونٹ اور گائے کی قربانی سات آدمیوں کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

لِعَدِيٍّ مُتَفَرِّقِيْنَ كَانُوْا اَوْ مُجْتَمِعِيْنَ مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ وَّاحِدٍ اَوْ غَيْرِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

طرف سے جائز ہے۔

اگرچہ قربانی کرنے والے الگ الگ گھروں سے ہوں یا ایک ہی گھر کے افراد ہوں۔ یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۷۴۔ اَلذَّبَائِحِ

باب ۲۷۴ ذبیحہ

۶۳۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَرْعٰى لِقْحَةً لَّهٗ بِاُحُدٍ فَجَآءَ الْمَوْتُ فَذَكَّاهَا بِشَظَاظٍ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِهَا فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهَا كُلُوْهَا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے خبر دی کہ بیشک ایک آدمی مقام اُحد میں اپنی اونٹنی چرا رہا تھا کہ وہ مرنے لگی تو اس نے کسی تیز دھار آلے سے ذبح کر دی۔ پس رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کے بارے سوال کیا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کھالو کوئی ڈر نہیں۔

۶۳۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ سَعْدٍ اَوْ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ جَارِيَةً لِّكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعٰى غَنَمًا لَّهَا بِسَلْعٍ فَاُصِيْبَتْ مِنْهَا شَاةٌ فَاَدْرَكَتْهَا فَذَبَحَتْهَا بِحَجَرٍ فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهَا كُلُوْهَا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک انصاری سے خبر دی کہ بیشک اسے معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کنیز مقام سلع میں بکریاں چرا رہی تھی کہ ایک بکری مرنے لگی تو اس کنیز نے ایک پتھر سے اسے ذبح کر دیا۔ پھر اس کے بارے رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کوئی ڈر نہیں اسے کھالیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ كُلُّ شَيْءٍ اَفْرَى الْاَوْدَاجَ وَاَنْهَرَ الدَّمَ فَذُبِحَتْ بِهٖ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اِلَّا

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے ہر وہ چیز جو رگیں کاٹ سکے اور خون بہا دے تو اس سے ذبح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ مگر ناخن،

www.sirat-e-mustaqeem.com

السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَالْعَظْمَ فَاِنَّهٗ مَكْرُوْهٌ اَنْ تُذْبَحَ بِشَيْءٍ مِّنْهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

دانت یا ہڈی میں سے کسی بھی ایک کے ساتھ ذبح کرنا (جائز نہیں) مکروہ ہے۔

امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا یہی قول ہے۔

۶۳۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَا ذُبِحَ بِهٖ اِذَا بَضَعَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ اِذَا اضْطُرِرْتَ اِلَيْهِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت یحییٰ بن سعید نے حضرت سعید ابن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ بیشک وہ فرمایا کرتے تھے کہ (بوقت مجبوری) ہر ایسی چیز سے ذبح کرنا جائز ہے جو کچھ کاٹ سکے اور اس ذبیحہ کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ كُلِّهٖ عَلٰى مَا فَسَّرْتُ لَكَ وَاِنْ ذُبِحَ بِسِنٍّ اَوْ ظُفُرٍ مَنْزُوْعَيْنِ فَاَفْرَى الْاَوْدَاجَ وَاَنْهَرَ الدَّمَ اُكِلَ اَيْضًا وَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ فَاِنْ كَانَ غَيْرَ مَنْزُوْعَيْنِ فَاِنَّمَا قَتَلَهَا قَتْلًا فَهِيَ مَيْتَةٌ لَّا تُؤْكَلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ ایسی تمام اشیاء کے ساتھ ذبح کرنے میں کوئی ممانعت نہیں جیسے کہ میں نے وضاحت کی، اگر کسی نے دانت یا ناخن جدا سے ذبح کیا اور اس سے رگ کٹ گئی اور خون نکلا اس کو کھایا جائے البتہ اس میں کراہت ہے، اور اگر دانت یا ناخن جدا کیے ہوئے نہیں تو وہ ذبیحہ حرام ہے وہ نہ کھایا جائے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

باب ۲۷۵۔ اَلصَّيْدُ وَمَا يُكْرَهُ اَكْلُهٗ مِنَ السِّبَاعِ وَغَيْرِهٖ

باب ۲۷۵: شکار اور مکروہ درندے؛

۶۳۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے ابوادریس خولانی سے خبر دی وہ ابوثعلبہ خشنی سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر پھاڑنے والے درندے کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۶۴۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں اسماعیل بن ابوحکیم نے حضرت عبیدہ بن سلیمان حضرت

www.sirat-e-mustaqeem.com

حضرمی عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال اکل کل ذی ناب من السباع حرام۔

قال محمد وبهذا ناخذ یکره کل ذی ناب من السباع وکل ذی مخلب من الطیر ویکره من الطیر ایضا ما یاکل الجیف ومثاله مخلب وهو قول ابی حنیفة والعامة من فقهائنا وابراهیم النخعی۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک انھیں رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پھاڑنے والا درندہ حرام ہے۔ ـــــ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ ہر دانت والے درندے، ہر چنگل والے پرندے اور اپنے چنگل سے مردار کھانے والے جانور کا کھانا حرام ہے۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے اکثر فقہاء نیز امام ابراہیم نخعی (رحمہم اللہ تعالیٰ) کا یہی قول ہے۔

باب ۲۷۶۔ اکل الضب

باب ۲۷۶ گوہ کھانے کا حکم؟

۶۴۱ اخبرنا مالک اخبرنا ابن شهاب عن ابی امامة بن سهل بن حنیف عن عبد الله بن عباس عن خالد بن الولید بن المغیرة انه دخل مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بیت میمونة زوج النبی صلی الله علیه وسلم فاتی بضب محنوذ فاهوی الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال النسوة اللاتی کن فی بیت میمونة اخبروا رسول الله صلی الله علیه وسلم یرید ان یاکل منه فقلن هو ضب فرفع یده فقلت احرام هو قال لا ولکنه لم یکن بارض قومی فاجدنی اعافه قال فاجترزته فاکلت ورسول الله صلی الله علیه وسلم

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ انھیں حضرت عبداللہ ابن عباس نے حضرت خالد بن ولید بن مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ بے شک وہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں آئے تو آپ کے سامنے بھنی ہوئی گوہ لائی گئی ابھی آپ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ بعض عورتوں نے جو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر پر تھیں انھوں نے رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا جبکہ آپ ابھی اس کے کھانے کا ارادہ کر رہے تھے، کہ یہ گوہ ہے تو آپ نے فوراً ہاتھ کھینچ لیا!

تو میں نے کہا کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں! لیکن یہ ہماری سرزمین میں نہیں ہوتی اس سے کراہت آتی ہے۔ راوی کا بیان ہے میں نے اسے اٹھایا اور کھایا جبکہ رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَنْظُرُ ۔

٦٤٢ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ نَادٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ اَكْلِ الضَّبِّ قَالَ لَسْتُ بِاٰكِلِهٖ وَلَا مُحَرِّمِهٖ ۔

صلے اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ بے شک انھوں نے کہا ایک شخص نے رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارا اور دریافت کیا آپ گوہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

آپ نے فرمایا میں نہ تو کھاتا ہوں اور نہ حرام ٹھہراتا ہوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ جَاءَ فِيْ اَكْلِهٖ اِخْتِلَافٌ فَاَمَّا نَحْنُ فَلَا نَرٰى اَنْ يُّؤْكَلَ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گوہ کے کھانے میں بہت زیادہ اختلاف ہے لیکن ہم اس کا کھانا مناسب نہیں سمجھتے۔

٦٤٣ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهٗ اُهْدِيَ لَهَا ضَبٌّ فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَتْهُ عَنْ اَكْلِهٖ فَنَهَاهَا عَنْهُ فَجَاءَتْ سَائِلَةً فَاَرَادَتْ اَنْ تُطْعِمَهَا اِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُطْعِمِيْنَهَا مِمَّا لَا تَاْكُلِيْنَ ۔

حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں حضرت حماد سے خبر دی وہ ابراہیم نخعی سے مروی ہیں اور وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی خدمت میں ایک گوہ بطور ہدیہ لائی گئی جب ان کے پاس رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے انھوں نے اس کے کھانے کے بارے میں آپ سے سوال کیا۔ تو آپ نے منع فرمادیا۔ اسی اثناء میں ایک سائلہ آئی۔ حضرت سیدہ عائشہ نے وہ گوہ اسے دینے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا اسے وہ چیز کھلانا چاہتی ہو جو تم نہیں کھاتی۔

٦٤٤ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَزِيْزِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ اَكْلِ

عبدالجبار رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت عبداللہ ابن عباس ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی وہ عزیز بن مرثد سے، وہ حارث سے اور وہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک آپ

www.sirat-e-mustaqeem.com

الضَّبِّ وَالضَّبُعِ۔

گوہ اور اس سے ملتی جلتی چیزوں کے کھانے سے منع فرماتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ فَتَرْكُهُ أَحَبُّ إِلَيْنَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کا چھوڑنا ہمیں پسند ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

بَابٌ ۲۷۔ مَا لَفَظَهُ الْبَحْرُ مِنَ السَّمَكِ الطَّافِي وَغَيْرِهِ

باب ۲۷ مچھلی کا حکم

۹۳۵ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَمَّا لَفَظَهُ الْبَحْرُ فَنَهَاهُ عَنْهُ ثُمَّ انْقَلَبَ فَدَعَا بِمُصْحَفٍ فَقَرَأَ أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ قَالَ نَافِعٌ فَأَرْسَلَنِي إِلَيْهِ أَنْ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ فَكُلْهُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حدیث بیان کی کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایسے جانور سے متعلق دریافت کیا، جسے دریا نے باہر پھینک دیا ہو تو انھوں نے اس کے کھانے سے منع کیا، پھر پلٹے اور قرآن کریم طلب کیا پس انھوں نے یہ آیہ کریمہ تلاوت فرمائی:

(اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے سمندری شکار اور اس کا کھانا حلال قرار دیا ہے) حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انھوں نے مجھے ان کے پاس بھیجا کہ اسے کھائیں اس میں کوئی حرج نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ الْآخِرِ نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِمَا لَفَظَ الْبَحْرُ وَبِمَا حَسَرَ عَنْهُ الْمَاءُ إِنَّمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ الطَّافِي وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمارا عمل حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول پر ہے کہ جسے دریا پھینکے یا پانی کی کمی کے باعث رُک جاتے تو اس کے کھانے میں کوئی ڈر نہیں، البتہ بیماری کے باعث یا دھوپ کی گرمی کی وجہ سے مرجاتے تو وہ مکروہ (تحریمی) ہے۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۷۸ اَلسَّمَكُ يَمُوتُ فِي الْمَاءِ

باب ۲۷۸ جو مچھلی پانی میں مرگئی؟

۶۴۶ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ سَعِيْدِ الْجَارِيِّ بْنِ الْجَارِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْحِيْتَانِ يَقْتُلُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَيَمُوْتُ صَرَدًا وَفِي اَصْلِ ابْنِ الصَّوَّافِ وَتَمُوْتُ بَرْدًا قَالَ لَيْسَ بِهٖ بَاْسٌ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا مَاتَتِ الْحِيْتَانُ مِنْ حَرٍّ اَوْ بَرْدٍ اَوْ قَتَلَ بَعْضُهَا بَعْضًا فَلَا بَاْسَ بِاَكْلِهَا فَاَمَّا اِذَا مَاتَتْ مَيْتَةً بِنَفْسِهَا فَطَفَتْ فَهٰذَا يُكْرَهُ مِنَ السَّمَكِ فَاَمَّا مَا سِوٰى ذٰلِكَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ۔

ہمیں حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعید جاری بن جار سے خبر دی وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایسی مچھلیوں کے بارے میں سوال کیا جو ایک دوسری کو ماریں یا سردی سے مرجائیں (ان کا کیا حکم ہے) تو آپ نے فرمایا ان میں کوئی حرج نہیں (راوی نے کہا اسی طرح ہی حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب مچھلیاں سردی یا گرمی یا ایک دوسری کو ماردیں تو ان کے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن جب وہ مرجائے اور پانی پر آجائے تو ایسی مُردہ مچھلی کا کھانا مکروہ (تحریمی) ہے؛ بہرحال اس کے ماسوا کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ ۲۷۹ زَكٰوةُ الْجَنِيْنِ زَكٰوةُ اُمِّهٖ

باب ۲۷۹ ماں اور بچے کے ذبح کا حکم؟

۶۴۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا نُحِرَتِ النَّاقَةُ فَذَكٰوةُ مَا فِيْ بَطْنِهَا ذَكَاتُهَا اِذَا كَانَ ثُمَّ خَلْقُهٗ وَنَبَتَ شَعْرُهٗ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ بَطْنِهَا ذُبِحَ حَتّٰى يَخْرُجَ الدَّمُ مِنْ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے روایت کیا کہ بے شک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے۔ جب اونٹنی ذبح کی گئی تو اس کے پیٹ میں بچے کے ذبح کا وہی حکم ہے جو اس کی ماں کے ذبح کا ہے۔ جب بچہ پورا ہو اور اس پر بال پیدا ہو چکے ہوں تو وہ اپنی ماں کے پیٹ سے باہر نکلے تو اسے ذبح کیا جائے تاکہ اس کے پیٹ سے خون

www.sirat-e-mustaqeem.com

جوفہ۔

۶۴۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ ذَكَاةُ مَا كَانَ فِيْ بَطْنِ الذَّبِيْحَةِ ذَكَاةُ اُمِّهٖ اِذَا كَانَ قَدْ نَبَتَ شَعْرُهٗ وَ تَمَّ خَلْقُهٗ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا تَمَّ خَلْقُهٗ فَذَكَوْتُهٗ ذَكَوْةُ اُمِّهٖ فَلَا بَاْسَ بِاَكْلِهٖ فَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ كَانَ يَكْرَهُ اَكْلَهٗ حَتّٰى يَخْرُجَ حَيًّا فَيُذَكّٰى وَكَانَ يَرْوِيْ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَكُوْنُ ذَكَوْةُ نَفْسٍ ذَكَوْةَ نَفْسَيْنِ۔

بہجائے

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یزید بن عبداللہ بن قسیط نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ بے شک وہ فرمایا کرتے تھے کہ ذبیحہ کے پیٹ میں جو بچہ ہو اس کی ماں کا ذبح کرنا بعینہٖ ہی اس کا ذبح کرنا ہے جب بچے کے جسم پر بال پیدا ہو چکے ہوں نیز اس کے اعضاء بھی کامل ہوں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب بچے کے جسمانی اعضاء مکمل ہو چکے ہوں تو اس کی ماں کا ذبح کرنا اسی کا ذبح کرنا ہے اور اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں، البتہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے استعمال کو مکروہ جانتے تھے سوا اس کے کہ وہ زندہ نکلے اور اسے ذبح کیا جائے۔ نیز حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ ایک کا ذبح کرنا دونوں کا ذبح کرنا نہیں ہوگا۔

باب ۲۸۰۔ اَكْلِ الْجَرَادِ

باب ۲۸۰ ٹڈی کا کھانا

۶۴۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ وَدِدْتُّ اَنَّ عِنْدِيْ قَفْعَةً مِّنْ جَرَادٍ فَاٰكُلَ مِنْهُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔ وہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیں کہ ان سے سوال کیا گیا ٹڈی کے بارے میں۔ تو انھوں نے فرمایا میری خواہش ہے کہ میرے پاس ٹڈیوں کا ایک بیگ ہو اور اس سے میں کھاؤں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسی پر

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَجَرَادُ ذُكِّيَ كُلُّهُ لَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ اَنْ اُخِذَ حَيًّا اَوْ مَيِّتًا وَ هُوَ ذَكِيٌّ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَ هُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

ہمارا عمل ہے۔ مکڑی (ٹڈی) مذبوح کے حکم میں ہے وہ زندہ پکڑی جائے یا مردہ۔ اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں وہ ہر حال میں ذبح شدہ ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۸۱۔ ذَبَائِحُ نَصَارَى الْعَرَبِ

باب ۲۸۱ عربی نصاریٰ کا ذبیحہ

۶۵۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدِّيْلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ ذَبَائِحِ نَصَارَى الْعَرَبِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا وَلَا تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ثور بن زید دیلی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ ان سے عرب کے عیسائیوں کے ذبیحہ کے بارے دریافت کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ۔ جو ان سے دوستی رکھے وہ انھی میں سے ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اسی پر ہمارا عمل ہے۔ اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ ۲۸۲۔ مَا قُتِلَ بِالْحَجَرِ۔

باب ۲۸۲ جو جانور پتھر سے مارا گیا؟

۶۵۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ قَالَ رَمَيْتُ طَائِرَيْنِ بِحَجَرٍ وَّاَنَا بِالْجُرُفِ فَاَصَبْتُهُمَا فَمَاتَا اَحَدُهُمَا فَمَاتَ فَطَرَحَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ يُذَكِّيْهِ بِقُدُوْمٍ فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّذَكِّيَهٗ فَطَرَحَهٗ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے خبر دی کہ انھوں نے دو جانوروں کو مقام جُرُف پر پتھر مارا جو ہر دو کو لگا البتہ ان میں سے ایک مر گیا جسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پھینک دیا اور دوسرے پرندے کو چھری سے ذبح کرنے لگے تو وہ بھی چھری چلانے سے پہلے پہلے مر گیا تو انھوں نے اسے

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَيْضًا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ مَا رُمِيَ بِهِ الطَّيْرُ فَقُتِلَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ ذَكَاتُهُ لَمْ يُؤْكَلْ إِلَّا أَنْ يُخْرِقَ أَوْ يُبَضِّعَ فَإِذَا خُرِقَ أَوْ بُضِّعَ فَلَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

بھی پھینک دیا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جو پرندہ کسی چیز کے پھینکنے سے مارا جاتے اور وہ ذبح کرنے سے پہلے مر جاتے تو اسے ہرگز نہ کھایا جائے البتہ زخمی ہوا اور پھر ذبح کر لیا تو اس کے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں یہی امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

بَابُ ۲۸۳۔ اَلشَّاةُ وَغَيْرُ ذٰلِكَ تُذَكّٰى قَبْلَ اَنْ تَمُوْتَ

باب ۲۸۳ بکری وغیرہ کا مرنے سے پہلے ذبح کرنا

۶۵۲ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي مُرَّةَ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ شَاةٍ ذَبَحَهَا فَتَحَرَّكَ بَعْضُهَا فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا ثُمَّ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ إِنَّ الْمَيْتَةَ لَتَتَحَرَّكُ وَنَهَاهُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت یحییٰ بن سعید نے حضرت ابومرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کیا کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی بکری کے متعلق سوال کیا جو ذبح کی گئی جبکہ اس کا جسم حرکت نہیں کرتا تھا۔ اس بکری کے کھانے کا کیا حکم ہے؟ پھر حضرت زید بن ثابت سے بھی یہی سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا مُردار بھی حرکت کرتا ہے؛ اور انھوں نے اس کے کھانے سے روک دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا تَحَرَّكَ تَحَرُّكًا أَكْبَرُ الرَّأْيِ فِيهِ وَالظَّنُّ أَنَّهَا حَيَّةٌ أُكِلَتْ وَإِذَا كَانَ تَحَرُّكُهَا شَبِيهًا بِاخْتِلَاجِ وَأَكْبَرُ الرَّأْيِ وَالظَّنِّ فِي ذٰلِكَ أَنَّهَا مَيْتَةٌ لَمْ تُؤْكَلْ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب، وہ ایسے حرکت کرے کہ اس کے زندہ ہونے کا گمان غالب ہو تو اسے کھایا جاتے اور جب اس کی حرکت جان نکلنے سے مشابہت رکھتی ہو اور غالب گمان اس کے مرنے کا ہو تو اسے نہ کھایا جاتے۔

بَابُ ۲۸۴۔ اَلرَّجُلُ يَشْتَرِي اللَّحْمَ فَلَا يَدْرِي أَذَكِيٌّ هُوَ أَمْ غَيْرُ ذَكِيٍّ

باب ۲۸۴ نامعلوم گوشت کی خرید

www.sirat-e-mustaqeem.com

۶۵۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ يَاْتُوْنَا بِلُحْمَانٍ فَلَا نَدْرِيْ هَلْ سَمَّوْا عَلَيْهَا اَمْ لَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا اللّٰهَ عَلَيْهَا ثُمَّ كُلُوْهَا قَالَ وَذٰلِكَ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے خبر دی کہ انہوں کہا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہمارے پاس گاؤں کے لوگ گوشت لاتے ہیں مگر ہمیں کوئی علم نہیں کہ انہوں نے ذبح کے وقت تکبیر بھی پڑھی ہے یا نہیں آپ نے فرمایا تم ایسے گوشت کو بسم اللہ پڑھ کر کھا لیا کرو۔ امام مالک فرماتے ہیں یہ ابتدائے اسلام کی بات ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِذَا كَانَ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِهَا مُسْلِمًا اَوْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَاِنْ اَتٰى بِذٰلِكَ مَجُوْسِيٌّ وَّذَكَرَ اَنَّ مُسْلِمًا ذَبَحَهٗ اَوْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ لَمْ يُصَدَّقْ وَلَمْ يُؤْكَلْ بِقَوْلِهٖ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے بشرطیکہ وہ گوشت مسلمان یا اہل کتاب لائے، اور اگر مجوسی (مشرک) لائے اور کہے کہ اس جانور کو کسی مسلمان یا اہل کتاب نے ذبح کیا ہے تو اس کو سچ نہ سمجھا جائے اور صرف اس کے کہنے کی بنا پر نہ کھایا جائے۔

باب ۳۸۵۔ صَيْدُ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ

باب ۳۸۵۔ سدھائے کتے کا شکار

۶۵۴ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ فِي الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ كُلْ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ اِنْ قَتَلَ اَوْ لَمْ يَقْتُلْ۔

حضرت امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے روایت کیا بیشک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سدھائے ہوئے کتے کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ جو وہ تمہارے لیے شکار کرے اسے کھالو اگرچہ اس نے مار ڈالا ہو یا زندہ پکڑ کر کھا ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَا قَتَلَ اَوْ لَمْ يَقْتُلْ اِذَا ذَكَّيْتَهُ مَالَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَهُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا ؕ

پر ہمارا عمل کہ اس نے شکار کو مارا ہو یا نہ مارا ہو جب تم نے ذبح کر لیا ہو اور اس نے وہ شکار اپنے لیے پکڑا ہے تو تم نہ کھاؤ ہمیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح کی روایت پہنچی ہے۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم

بَابُ ۲۸۶ - اَلْعَقِيْقَةُ

باب ۲۸۶ عقیقہ

۶۵۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ ضَمْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْعَقِيْقَةِ قَالَ لَا اُحِبُّ الْعُقُوْقَ كَاَنَّهٗ اِنَّمَا كَرِهَ الْاِسْمَ وَقَالَ مَنْ وُلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَّنْسُكَ عَنْ وَلَدِهٖ فَلْيَفْعَلْ ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت زید بن اسلم سے بنی ضمرہ کے کسی آدمی سے روایت کیا اس نے اپنے باپ سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عقیقہ کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے فرمایا میں "عقوق" کو ناپسند کرتا ہوں گویا کہ آپ نے لفظ عقیقہ کے نام کو ناپسند فرمایا اور فرمایا جس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو اس کے لیے میں پسند کرتا ہوں کہ وہ اپنے بچے کی طرف سے قربانی کرے (نوٹ) "عقوق" والدین کی نافرمانی پر دلالت کرتا ہے اسی سے عقیقہ ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناپسندگی کی یہی وجہ ہو سکتی ہے)

۶۵۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَسْاَلُهٗ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِهٖ عَقِيْقَةً اِلَّا اَعْطَاهَا اِيَّاهُ وَكَانَ يَعُقُّ عَنْ وَلَدِهٖ بِشَاةٍ شَاةٍ عَنِ الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ اگر کوئی ان کے اہل خانہ سے عقیقہ کے لیے کہتا تو وہ ضرور عقیقہ کرے وہ اپنی اولاد کی طرف سے ایک بکری عقیقہ دیتے خواہ لڑکا ہوتا یا لڑکی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۶۵۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ وَزَنَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرَ حَسَنٍ وَّحُسَيْنٍ وَّزَيْنَبَ وَاُمِّ كُلْثُوْمٍ فَتَصَدَّقَتْ بِوَزْنِ ذٰلِكَ فِضَّةً۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں جعفر بن محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے خبر دی کہ ان کے والد ماجد فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیے ان کے بالوں کے ہموزن چاندی کا صدقہ دیا جاتا۔

۶۵۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَنَّهٗ قَالَ وَزَنَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرَ حَسَنٍ وَّحُسَيْنٍ وَتَصَدَّقَتْ بِوَزْنِهٖ فِضَّةً۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ بیشک وہ فرماتے تھے کہ حضرت سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بالوں کا وزن فرمایا اور اس کے برابر چاندی کا صدقہ دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَمَّا الْعَقِيْقَةُ فَبَلَغَنَا اَنَّهَا كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَقَدْ فُعِلَتْ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نَسَخَ الْاَضْحٰى كُلَّ ذَبْحٍ كَانَ قَبْلَهٗ وَنَسَخَ شَهْرُ رَمَضَانَ كُلَّ صَوْمٍ كَانَ قَبْلَهٗ وَنَسَخَ غُسْلُ الْجَنَابَةِ كُلَّ غُسْلٍ كَانَ قَبْلَهٗ وَنَسَخَتِ الزَّكٰوةُ كُلَّ صَدَقَةٍ كَانَتْ قَبْلَهَا كَذٰلِكَ بَلَغَنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں عقیقہ کے متعلق ہمیں معلوم ہوا کہ یہ جاہلیت میں رائج تھا۔ اسلام کے ابتدائی دور میں جاری رہا پھر قربانی نے ہر ذبحہ کو منسوخ کر دیا۔ ماہِ رمضان کے روزوں نے تمام روزوں کو منسوخ کیا جو اس سے پہلے رکھے جاتے تھے اور غسل جنابت نے ہر قسم کے غسل کو اور زکوٰۃ نے ہر صدقہ کو منسوخ کر دیا جو اسلام سے پہلے رسماً جاری تھے اور یہ بات اسی طرح ہم تک پہنچی۔

نوٹ: زمانۂ جاہلیت کی ایسی رسموں کی طرف اشارہ ہے جو ان ناموں سے لوگوں نے از خود فرض ٹھہرا رکھی تھیں۔ رہا مسنون طریقہ تو وہ فرض روزوں کے علاوہ نفلی روزے، نفلی صدقات و خیرات اور غسل فرض کے علاوہ عام غسل اور جمعہ و عیدین میں غسل سنت یہ اور ایسے امور مسنونہ و مستحبہ شرعاً جائز ہیں۔ ممانعت فرض قرار دینے میں ہے۔ (تابش قصوری)

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الدِّيَاتِ

بَابُ ۲۸

۶۵۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ عَنِ الْكِتَابِ الَّذِیْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَهٗ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِی الْعُقُوْلِ فَكَتَبَ اَنَّ فِی النَّفْسِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِيَتْ جَدْعًا مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِی الْجَائِفَةِ ثُلُثُ النَّفْسِ وَفِی الْمَامُوْمَةِ مِثْلُهَا وَفِی الْعَيْنِ خَمْسِيْنَ وَفِی الْيَدِ خَمْسِيْنَ وَفِی الرِّجْلِ خَمْسِيْنَ وَفِیْ كُلِّ اِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی السِّنِّ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ

باب ۲۸ : دیت۔ خون بہا

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ ان کے والد ماجد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس خط کے متعلق خبر دی جو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیت کے بارے تحریر فرمایا اس میں لکھا تھا کہ جان کی دیت سو اونٹ ہیں۔ ناک جب پوری کٹ جائے تو سو اونٹ۔

جائفہ یعنی ایسا زخم جو پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے اور ماموسہ سر پر زخم جس سے کھال کٹ جائے ان میں تیسرا حصہ دیت ہے اسی طرح آنکھ پھوٹ جائے، ہاتھ یا پاؤں کٹ جائے ان میں تیسرا تیسرا حصہ دیت ہے ہاتھ۔

یا پاؤں کٹ جائے تو ان میں پچاس پچاس اونٹ دیت ہے۔ ہر انگلی پر دس اونٹ اور دانت کے ٹوٹ جانے پر پانچ اونٹ نیز موضحہ یعنی وہ زخم جس

www.sirat-e-mustaqeem.com

الرِّوَايَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

سے ہڈی ٹوٹ جائے اس کی دیت بھی پانچ اونٹ ہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۸۸۔ اَلدِّيَةُ فِي الشَّفَتَيْنِ

باب ۲۸۸ ہونٹوں کی دیت

۶۶۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ فَاِذَا قُطِعَتِ السُّفْلٰى فَفِيْهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ بیشک انہوں نے فرمایا دونوں ہونٹوں کی پوری دیت (سو اونٹ) ہے اور اگر نیچے کا ہونٹ کٹا تو ⅓ حصہ دیت ہوگی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا الشَّفَتَيْنِ سَوَآءٌ فِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ اَلَا تَرٰى اَنَّ الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ سَوَآءٌ وَمَنْفَعَتُهُمَا مُخْتَلِفَةٌ وَهٰذَا قَوْلُ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَاَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارا اس پر عمل نہیں کیونکہ دونوں ہونٹ یکساں ہیں۔ ان میں ہر اونٹ پر نصف دیت ہوگی۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ چھوٹی اور بڑی انگلی (خنصر اور ابہام) دیت میں ہر دو برابر ہیں جب کہ ان کا فائدہ مختلف ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت ابراہیم نخعی اور ہمارے دیگر فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۸۹۔ دِيَةُ الْعَمْدِ

باب ۲۸۹ قتل عمد کی دیت

۶۶۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ مَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الْعَاقِلَةَ لَا تَحْمِلُ شَيْئًا مِّنْ دِيَةِ الْعَمْدِ اِلَّا اَنْ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے خبر دی کہ مسنون یہی ہے کہ قتل عمد میں قاتل کے ورثاء سے دیت نہ لی جائے کیونکہ یہ صرف قاتل کی ذمہ داری ہے اگر ورثاء خود ادا

تَشَاءُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ

۶۶۲ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ عَمْدًا وَّصُلْحًا وَّلَا اعْتِرَافًا وَّلَا مَا جَنَى الْمَمْلُوْكُ۔

کریں لے لی جائے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوزناد نے اپنے والد ماجد سے ہمیں خبر دی وہ حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بیان فرماتے ہیں کہ ورثاء قتلِ عمد کی دیت صلح اور اعتراف کی صورت میں بھی نہ دیں اور نہ غلام ہی کی دیں۔

بَابُ ۲۹۔ دِيَةُ الْخَطَاءِ

باب ۲۹ قتل خطا کی دیت

۶۶۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دِيَةِ الْخَطَاءِ عِشْرُوْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ وَعِشْرُوْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَعِشْرُوْنَ ابْنُ لَبُوْنَ وَعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَّعِشْرُوْنَ جَذَعَةً۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ قتلِ خطا کی۔ دیت بیس بنت مخاض، بیس بنت لبون، بیس ابن لبون، بیس حقہ اور بیس عدد جذعہ ہیں۔

نوٹ: بنت مخاض اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو دوسرے سال میں پاؤں رکھے اور بنت لبون جو تیسرے سال میں، ابن لبون اونٹ کا وہ بچہ جو ایک سال پورا کر چکا ہو حقہ جو چوتھے سال میں ہو جذعہ جو پانچواں سال شروع کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَاْخُذُ بِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمارا اس پر عمل نہیں ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر عمل کرتے ہیں وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا

www.sirat-e-mustaqeem.com

دِيَةُ الْخَطَاءِ اَخْمَاسٌ عِشْرُوْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ وَعِشْرُوْنَ ابْنُ مَخَاضٍ وَ عِشْرُوْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَّعِشْرُوْنَ جَذَعَةً اَخْمَاسٌ وَاِنَّمَا خَالَفَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ فِي الذُّكُوْرِ فَجَعَلَهَا مِنْ بَنِي اللَّبُوْنَ وَ جَعَلَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مِنْ بَنِي مَخَاضٍ وَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ مِثْلُ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ۔

قتلِ خطا کی دیت پانچ حصوں میں ہے بیس بنت مخاض بیس ابن مخاض بیس بنت لبون بیس حقہ اور بیس جذعہ حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہم سے مذکر میں اختلاف ہے کہ انہوں نے ابن لبون کہا ہے جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن مخاض کہا ہے اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کی طرح ہے۔

بَابُ ۲۹۱۔ دِيَةُ الْاَسْنَانِ

باب ۲۹۱ دانتوں کی دیت

۶۶۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَيْنِ اَنَّ اَبَا غَطَفَانَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ اَرْسَلَهٗ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ عَنِ الضِّرْسِ فَقَالَ اَنَّ فِيْهِ خَمْسًا مِنَ الْاِبِلِ قَالَ فَرَدَّنِيْ مَرْوَانُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ فَلِمَ تَجْعَلُ مُقَدَّمَ الْفَمِ مِثْلَ الْاَضْرَاسِ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا اَنَّكَ لَا تَعْتَبِرُ اِلَّا بِالْاَصَابِعِ عَقْلُهَا سَوَاءٌ ؕ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَاْخُذُ عَقْلُ الْاَسْنَانِ سَوَاءٌ وَ عَقْلُ الْاَصَابِعِ سَوَآءٌ فِيْ كُلِّ اِصْبَعٍ عُشْرُ الدِّيَةِ وَفِيْ كُلِّ سِنٍّ نِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں داؤد بن حصین سے خبر دی کہا بیشک انہیں ابو غطفان نے خبر دی کہ مروان بن حکم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں بھیجا کہ ان سے معلوم کریں وہ دانت اور داڑھ کی دیت برابر کیوں کہتے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اگر تم دانتوں کو انگلیوں کے برابر قیاس کرتے تو یہی بات تمہارے لیے کافی تھی اس لیے کہ تمام انگلیاں دیت میں برابر ہیں۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارا عمل حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول پر ہے کہ دانتوں اور انگلیوں کی دیت برابر ہے ہر انگلی کی کل دیت کا دسواں حصہ ہے اور ہر دانت کی دیت کل دیت کا دسواں حصہ ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے فقہا کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۹۲۔ اَرْشُ السِّنِّ السَّوْدَاءِ وَالْعَيْنِ الْقَائِمَةِ

باب ۲۹۲، زخمی دانت سیاہ اور آنکھ کی بینائی ختم

۶۶۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اُصِيْبَتِ السِّنُّ فَاسْوَدَّتْ فَفِيْهَا عَقْلُهَا تَامًّا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے کہا حضرت سعید بن مسیب فرمایا کرتے تھے جب دانت زخمی ہو کر سیاہ ہو جائے تو اس میں دیت پوری ہوگی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا اُصِيْبَتِ السِّنُّ فَاسْوَدَّتْ اَوِ احْمَرَّتْ اَوِ اخْضَرَّتْ فَقَدْ تَمَّ عَقْلُهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے جب دانت زخمی ہوا وہ سیاہ، سرخ یا سبز ہو جائے تو اس میں پوری دیت ہوگی۔ یہی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے

۶۶۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ عَيْنِ الْقَائِمَةِ اِذَا فُقِئَتْ مِائَةُ دِيْنَارٍ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب آنکھ قائم رہے مگر بینائی جاتی رہے تو اس میں دیت سو دینار ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَيْسَ عِنْدَنَا فِيْهَا اَرْشٌ مَعْلُوْمٌ فَفِيْهَا حُكُوْمَةُ عَدْلٍ وَاِنْ بَلَغَتِ الْحُكُوْمَةُ مِائَةَ دِيْنَارٍ اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ كَانَتِ الْحُكُوْمَةُ فِيْهَا وَاِنَّمَا نَضَعُ هٰذَا مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ لِاَنَّهُ حَكَمَ بِذٰلِكَ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک دیت مقرر نہیں اس بارے میں حاکم عادل کو اختیار ہے خواہ وہ سو دینار کا حکم دے یا زیادہ کا فیصلہ اسی کا نافذ ہوگا اور ہم یہ دلیل حضرت زید بن ثابت سے ثابت کرتے ہیں کیونکہ اس کا فیصلہ انہوں نے ہی کیا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ ۲۹۳۔ اَلنَّفَرُ يَجْتَمِعُونَ عَلَى قَتْلِ وَاحِدٍ

۶۶۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ ابْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً اَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ قَتَلُوْهُ قَتْلَ غِيْلَةً وَقَالَ لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ قَتَلْتُهُمْ بِهٖ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِنْ قَتَلَ سَبْعَةٌ اَوْ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ رَجُلًا عَمْدًا قَتْلَ غِيْلَةٍ اَوْ غَيْرِ غِيْلَةٍ ضَرَبُوْهُ بِاَسْيَافِهِمْ حَتّٰى قَتَلُوْهُ قُتِلُوْا بِهٖ كُلِّهِمْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

باب ۲۹۳ : اجتماعی قتل میں دیت

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت یحییٰ بن سعید نے حضرت سعید بن مسیب سے خبر دی کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کے قتل کے بدلے میں پانچ یا سات آدمیوں کو قتل کی سزا دی اور فرمایا اگر تمام اہل صنعا اس شخص کے قتل میں شریک ہوتے تو میں تمام کو قتل کرا دیتا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اسی پر ہمارا عمل ہے کہ اگر سات یا اس سے بھی زیادہ آدمی کسی کو دھوکے یا بلا دھوکہ دیئے اپنی تلواروں کے ساتھ اجتماعی قتل میں شریک ہوں تو اس مقتول کے بدلے تمام واجب القتل ہوں گے اور یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

بَابُ ۲۹۴۔ اَلرَّجُلُ يَرِثُ مِنْ دِيَةِ امْرَأَتِهٖ وَالْمَرْاَةُ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

۶۶۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَشَدَ النَّاسَ بِمِنًى مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ عِلْمٌ الدِّيَةِ اَنْ يُخْبِرَنِيْ بِهٖ فَقَامَ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ فَقَالَ كَتَبَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

باب ۲۹۴ : زوجین کا ایک دوسرے کی دیت میں وارث ہونا

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے خبر دی کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقام منیٰ میں ایسے لوگوں کو طلب فرمایا جو دیت کے مسائل جانتے تھے تو حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا میری طرف رسول کریم

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْيَمَ الضَّبَابِيِّ اَنْ وَرِثَ امْرَاَتُهٗ مِنْ دِيَتِهٖ فَقَالَ عُمَرُ اُدْخُلِ الْخِبَآءَ حَتّٰى اٰتِيَكَ فَلَمَّا نَزَلَ اَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ ابْنُ سُفْيَانَ بِذٰلِكَ فَقَضٰى بِهٖ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشیم ضبابی کے متعلق تحریر کرایا کہ اس کی دیت میں اس کی بیوی کو دیت دلاؤ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم خیمے میں ٹھہرو یہاں تک کہ میں بھی آؤں پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خیمے میں تشریف لے گئے تو ضحاک بن سفیان نے جو بتایا اسی پر حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فیصلہ صادر فرمایا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لِكُلِّ وَارِثٍ فِي الدِّيَةِ وَالدَّمِ نَصِيْبُ امْرَاَةٍ كَانَ الْوَارِثُ اَوْ زَوْجًا اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ دیت اور خون بہا میں ہر وارث کا حصہ وارث شوہر ہو یا بیوی یا ان ہر دو کے علاوہ کوئی اور وارث ہو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۹۵۔ اَلْجُرُوْحُ وَمَا فِيْهَا

باب ۲۹۵ زخم کی دیت

۶۶۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ فِيْ كُلِّ نَافِذَةٍ فِيْ عُضْوٍ مِنَ الْاَعْضَآءِ ثُلُثُ عَقْلِ ذٰلِكَ الْعُضْوِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحیی بن سعید نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا جو زخم کسی عضو سے پار ہو جائے تو اس میں تہائی دیت نافذ ہوگی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا حُكُوْمَةُ عَدْلٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس میں بھی فیصلہ کا اختیار حاکم عادل کو ہے یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ ۲۹۶ - دِيَةُ الْجَنِينِ

۶۷۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِى الْجَنِيْنِ يُقْتَلُ فِىْ بَطْنِ اُمِّهٖ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِيْدَةٍ فَقَالَ الَّذِىْ قُضِىَ عَلَيْهِ كَيْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ۔

۶۷۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ اسْتَبَّتَا فِىْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَتْ اِحْدٰاهُمَا الْاُخْرٰى فَطَرَحَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِيْدَةٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا ضَرَبَ بَطْنَ الْمَرْاَةِ الْحُرَّةِ فَاَلْقَتْ جَنِيْنًا مَيِّتًا فَفِيْهِ غُرَّةُ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ اَوْ خَمْسُوْنَ دِيْنَارًا اَوْ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ نِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ فَاِنْ

باب ۲۹۶ جنین کی دیت

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے حضرت سعید بن مسیب خبر دی کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنین (وہ بچہ جو ماں کے پیٹ میں ہو) کے قتل کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ اس کے بدلے میں ایک غلام یا ایک کنیز دی جائے آپ نے جس کے بارے فیصلہ فرمایا تھا وہ کہنے لگا اس کا تاوان کیسے ادا کروں جس نے ابھی نہ کچھ کھایا، پیا، نہ رویا چلایا اور نہ ہی کوئی بات کی اس پر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص کاہنوں کا بھائی ہے۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں جھگڑا کیا ایک نے دوسری پر پتھر مارا تو اس کا حمل ساقط ہو گیا تو آپ نے ایک غلام یا ایک کنیز دینے کا فیصلہ فرمایا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ اگر کسی آزاد عورت کے پیٹ پر ضرب لگائی اور اس سے مردہ بچہ ساقط ہوا تو اس کی دیت ایک غلام یا ایک کنیز ہے یا پانچ دینار یا پانچ صد درہم۔ یا مکمل دیت کا بیسواں حصہ ہے اگر

www.sirat-e-mustaqeem.com

كَانَ مِنْ اَهْلِ الْاِبِلِ اُخِذَ مِنْهُ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْغَنَمِ اُخِذَ مِنْهُ مِائَةٌ مِنَ الشَّاةِ نِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ۔

اونٹ والا ہے تو اس سے پانچ اونٹ اور اگر بکری والا ہے تو اس سے سو بکریاں لی جائیں گی کیونکہ یہی دیت کا بیسواں حصہ ہے۔

بَابٌ ۲۹۷۔ اَلْمُوْضِحَةُ فِي الْوَجْهِ وَالرَّاْسِ

باب ۲۹۷ زخمی سر اور چہرہ کی دیت

۶۷۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمُوْضِحَةِ فِي الْوَجْهِ اِنْ لَّمْ تُعِبِ الْوَجْهَ مِثْلُ مَا فِي الْمُوْضِحَةِ فِي الرَّاْسِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحیٰی ابن سعید نے حضرت سلیمان بن یسار نے حدیث بیان فرمائی کہ بیشک انہوں نے کہا چہرہ میں دیت موضحہ کی دیت کے برابر ہے جب کہ چہرہ بے عیب رہے جیسے سر جب کہ وہ عیب دار نہ ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْمُوْضِحَةُ فِي الْوَجْهِ وَالرَّاْسِ سَوَآءٌ فِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ نِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ وَهُوَ قَوْلُ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَاَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں چہرہ اور سر کے زخمی ہونے کی صورت میں دیت برابر ہے یعنی کل دیت کا بیسواں حصہ، حضرت امام ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

بَابٌ ۲۹۸۔ اَلْبِئْرُ جُبَارٌ

باب ۲۹۸ کنواں وغیرہ کی کھدائی پر حکم دیت

۶۷۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَرْحُ الْعَجْمَآءِ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوسلمہ عبدالرحمٰن سے حدیث بیان کی وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com

جُبَارٌ وَالْبِئْرُ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

علیہ وسلم نے فرمایا چارپایوں کے زخمی کرنے میں، کنواں یا کان کی کھدائی کرتے ہوئے مرجانے میں کوئی دیت نہیں اور مدفون خزانہ ہاتھ آجائے تو اس میں پانچواں حصہ ادائیگی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَالْجُبَارُ الْهَدَرُ وَالْعَجْمَاءُ الدَّابَّةُ الْمُنْفَلِتَةُ تَجْرَحُ الْإِنْسَانَ أَوْ تَعْقِرُهُ وَالْبِئْرُ وَالْمَعْدِنُ يَسْتَأْجِرُ الرَّجُلُ يَحْفِرُ لَهُ بِئْرًا أَوْ مَعْدِنًا فَيَسْقُطُ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُهُ فَذٰلِكَ هَدَرٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَالرِّكَازُ مَا اسْتُخْرِجَ مِنَ الْمَعْدِنِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ رَصَاصٍ أَوْ نُحَاسٍ أَوْ حَدِيدٍ فَفِيهِ الْخُمُسُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور جبار لغو کو کہتے ہیں (یعنی جس کے واقع ہونے پر کوئی دیت وغیرہ نہ ہو) عجماء (ایسا جانور ہے جسے چرنے کے لیے چھوڑا جائے اور وہ کسی شخص کو سینگ مارے یا زخمی کر دے)، اور وہ مزدور جسے کنواں یا کان کھودنے پر لگایا اور مر گیا تو ان جملہ امور میں دیت نہیں ہوگی۔ البتہ کان سے سونا، چاندی سیسہ، تانبا، لوہا یا پارہ نکلے تو اس میں پانچواں حصہ دینا پڑتا ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے فقہاء کا یہی قول ہے۔

۶۷۴ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا لِرَجُلٍ فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَلَى أَهْلِ الْحَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَأَنَّ مَا أَفْسَدَتِ الْمَوَاشِي بِاللَّيْلِ فَضَمَانٌ عَلَى أَهْلِهَا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے حزام بن سعید بن محیصہ سے حدیث بیان کی کہ حضرت براء ابن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اونٹنی ایک باغ میں چلی گئی اور اس نے باغ ویران کر دیا اس پر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت باغ کی حفاظت باغ کے مالک کے ذمہ ہے اور اگر جانور رات کو نقصان کرے تو اس کا ذمہ دار جانور کا مالک ہوگا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ ۲۹۹۔ مَنْ قَتَلَ خَطَاءً وَلَمْ تُعْرَفْ لَهُ عَاقِلَةٌ

۶۷۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ سُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ سَائِبَةً كَانَ اَعْتَقَهُ بَعْضُ الْحُجَّاجِ وَكَانَ یَلْعَبُ مَعَ ابْنِ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ عَابِدٍ فَقَتَلَ السَّائِبَةُ بْنَ الْعَابِدِیِّ فَجَاءَ الْعَابِدِیُّ اَبُو الْمَقْتُوْلِ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَطَلَبَ دِیَةَ ابْنِهٖ فَاَبٰی عُمَرُ اَنْ یُّدِیَهٗ وَقَالَ لَیْسَ لَهٗ مَوْلًی فَقَالَ الْعَابِدِیُّ لَهٗ اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ ابْنِیْ قَتَلَهٗ قَالَ اِذًا تُخْرِجُوْا دِیَتَهٗ قَالَ الْعَابِدِیُّ هُوَ اِذًا كَالرَّقْمِ اِنْ یُّتْرَكْ یَلْقَمْ وَاِنْ یُّقْتَلْ یَنْتَقِمْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا نَرٰی اَنَّ عُمَرَ اَبْطَلَ دِیَتَهٗ عَنِ الْقَاتِلِ وَلَا نَرَاهُ اَبْطَلَ ذٰلِكَ اِلَّا لِاَنَّ لَهٗ عَاقِلَةً وَلٰكِنَّ عُمَرَ لَمْ یَعْرِفْهَا فَیَجْعَلُ الدِّیَةَ عَلَی الْعَاقِلَةِ وَلَوْ اَنَّ عُمَرَ لَمْ یَرَ لَهٗ مَوْلًی وَلَا اَنَّ لَهٗ عَاقِلَةً لَجَعَلَ دِیَةَ مَنْ قَتَلَ فِیْ مَالِهٖ اَوْ عَلٰی بَیْتِ الْمَالِ وَلٰكِنَّهٗ رَاٰی لَهٗ عَاقِلَةً وَلَمْ یَعْرِفْهُمْ لِاَنَّ بَعْضَ الْحُجَّاجِ اَعْتَقَهٗ وَلَمْ یَعْرِفْ

باب ۲۹۹۔ عاقلہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں قتلِ خطا کی دیت

حضرت امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ مجھے ابوالزناد نے کہ انہیں حضرت سلیمان بن یسار نے خبر دی کہ کسی حاجی نے سائبہ کو آزاد کر دیا اور اس نے کھیلتے ہوئے بنی عابد کے کسی لڑکے کو قتل کر دیا مقتول عابدی کا باپ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اپنے بیٹے کی دیت لینے حاضر ہوا تو آپ نے دیت دلانے سے انکار فرمایا اور کہا اس کا کوئی مالک نہیں عابدی نے عرض کیا اگر میرا بیٹا اسے قتل کر دیتا تو کیا ہوتا؟ آپ نے فرمایا پھر تمہیں دیت دینی پڑتی عابدی بولا سائبہ (وہ غلام ہے جسے آزاد کرتے وقت آقا کہتے ہیں اس کا وارث نہیں بنوں گا) تو گویا چتکبرے سانپ کی طرح ہے، اگر چھوڑیں تو ڈس لے اور اگر ماریں تو اس کا انتقام لیا جائے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے ہم نہیں سمجھتے کہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قاتل کی دیت ختم کر دی اور نہ ہی یہ کہتے ہیں کہ باطل کر دی اس لیے کہ اس کا عاقلہ ہے لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم نہیں تھا تاکہ وہ عاقلہ پر دیت واجب کرتے اور اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چل جاتا کہ اس کا کوئی وارث نہیں ہے تو آپ مقتول کی دیت قاتل کے مال سے دلواتے یا اس کے مسکین ہونے کی صورت میں بیت المال سے

الْمُعْتِقَ وَلَا عَاقِلَةَ فَأَبْطَلَ ذٰلِكَ عُمَرُ حَتّٰى يَعْرِفَ وَلَوْ كَانَ لَا يَرٰى لَهٗ عَاقِلَةً لَجَعَلَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهٖ اَوْ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ بَيْتِ مَالِهِمْ۔

کیونکہ اس شخص کو تو کسی حاجی نے آزاد کیا تھا، نہ تو آزاد کرنے والا معلوم ہو سکا اور نہ ہی عاقلہ (پہلا مالک) اسی لیے آپ نے اس پر دیت باطل قرار دی، یہاں تک کہ اس کے آزاد کرنے والے کا علم ہو۔ اور اگر آپ کو ابتداً معلوم ہو جاتا کہ اس کا کوئی عاقلہ ہے تو اس کی دیت اس کے حال یا مسلمانوں کے بیت المال سے دلوائے

بَابُ ۳۔ اَلْقَسَامَةُ

۶۷۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ وَ عِرَاكِ ابْنِ مَالِكٍ الْغِفَارِيِّ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ لَيْثٍ اَجْرٰى فَرَسًا فَوَطِئَ عَلٰى اِصْبَعِ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ جُهَيْنَةَ فَنَزَفَ مِنْهَا الدَّمُ فَمَاتَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلَّذِيْنَ اُدُّعِيَ عَلَيْهِمْ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا مَا مَاتَ مِنْهَا فَاَبَوْا وَتَحَرَّجُوْا مِنَ الْاَيْمَانِ فَقَالَ لِلْاٰخَرِيْنَ اَحْلِفُوْا اَنْتُمْ فَاَبَوْا فَقَضٰى بِشَطْرِ الدِّيَةِ عَلَى السَّعْدِيِّيْنَ۔

باب ۳۔ احکامِ قسم؟

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت سلیمان بن یسار اور عراک بن مالک غفاری روایت کی کہ ان دونوں نے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک قبیلہ سعد بن لیث کے ایک شخص نے گھوڑا دوڑایا، تو بنی جہینہ کے ایک شخص کی (گھوڑے کے سم نے) انگلی کاٹ دی اس سے اتنا خون نکلا کہ وہ آدمی مر گیا

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے ورثاء سے کہا کہ تم میں سے پچاس آدمی قسم کھائیں، انہوں نے انکار کیا پھر آپ نے دوسرے قبیلہ کے لوگوں سے فرمایا تم قسم اٹھاؤ تو ان لوگوں نے بھی قسم سے انکار کیا تو آپ نے بنی سعد کے لوگوں کو نصف دیت کی ادائیگی کا حکم فرمایا۔

۶۷۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ لَيْلٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ رِجَالٌ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی ابو لیلیٰ بن عبدالرحمٰن سے سہل بن ابی حثمہ سے خبر دی کہ انہیں کسی چشمے یا کنویں میں پھینکا جا چکا ہے تو

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنْ كُبَرَاءِ مِنْ قَوْمِهٖ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَّ مُحَيِّصَةَ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ اَصَابَهُمَا فَاُتِيَ مُحَيِّصَةُ وَاُخْبِرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِيْ فَقِيْرٍ اَوْ عَيْنٍ فَاَتٰى يَهُوْدَ فَقَالَ اَنْتُمْ قَتَلْتُمُوْهُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى قَوْمِهٖ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُمْ ثُمَّ اَقْبَلَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ وَهُوَ اَخُوْهُ اَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِيْ كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيْدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَاكْتُبُوْا لَهٗ اِنَّ وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ فَقَالُوْا لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ قَالُوْا لَا لَيْسُوْا بِمُسْلِمِيْنَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتّٰى اُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلُ بْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ لَقَدْ رَكَضَتْنِيْ مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ۔

محیصہ یہودیوں کے پاس آئے اور کہا تم لوگوں نے اسے قتل کیا ہے انہوں نے کہا قسم بخدا ہم نے اسے قتل نہیں۔

محیصہ نے اپنی قوم سے آکر سارا واقعہ بیان کیا پھر وہ اور ان کے بڑے بھائی اور عبدالرحمٰن بن سہل اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب محیصہ گفتگو کرنے لگا تو آپ نے فرمایا بڑا بڑا ہی ہوتا ہے تم اپنے بڑے بھائی کو گفتگو کرنے دو اس پر حویصہ جو محیصہ سے بڑا تھا اس نے تمام روئداد سنائی تو آپ نے فرمایا یہودی تمہارے بھائی کی دیت دیں یا ان سے اعلان جنگ کریں۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں خیبر کے یہودیوں کو بھی لکھا تو انہوں نے جواباً عرض کیا قسم بخدا ہم نے عبداللہ بن سہل کو قتل نہیں کیا پھر آپ نے حویصہ، محیصہ، عبدالرحمٰن سے کہا یہودی تو اس معاملہ میں قسم اٹھاتے ہیں تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم وہ تو مسلمان نہیں؟

پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی دیت اپنے پاس سے ادا کی۔ اور ایک سو اونٹنیاں بھیجیں یہاں تک کہ وہ میرے گھر داخل ہو گئیں۔ سہل بن ابی حثمہ نے کہا ان میں سے ایک سرخ رنگ کی اونٹنی نے مجھے لات بھی ماری (جو مجھے تا حال یاد ہے)

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ إِنَّمَا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ يَعْنِي بِالدِّيَةِ لَيْسَ بِالْقَوَدِ وَإِنَّمَا يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ أَنَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ الدِّيَةَ دُونَ الْقَوَدِ قَوْلُهُ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ إِمَّا أَنْ تَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ تُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ فَهٰذَا يَدُلُّ عَلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ لِأَنَّ الدَّمَ قَدْ يُسْتَحَقُّ بِالدِّيَةِ كَمَا يُسْتَحَقُّ بِالْقَوَدِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ لَهُمْ تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ رَجُلٍ مِنَ الَّذِينَ عَلَيْكُمْ فَيَكُونُ هٰذَا عَلَى الْقَوَدِ وَإِنَّمَا قَالَ لَهُمْ تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ فَإِنَّمَا عَنَى بِهِ تَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ بِالدِّيَةِ لِأَنَّ أَوَّلَ الْحَدِيثِ يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُهُ إِمَّا أَنْ تَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ تُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ وَقَدْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْقَسَامَةُ تُوجِبُ الْعَقْلَ وَلَا تُشِيطُ الدَّمَ فِي أَحَادِيثَ كَثِيرَةٍ فَبِهٰذَا نَأْخُذُ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قسم کھاؤ! اور دیت کے مالک بن جاؤ اس مراد قصاص نہیں صرف دیت ہے اس پر آپ کا ارشاد جو ابتداً (حدیث میں موجود ہے) فرمایا کہ "یہودی یا دیت دیں یا جنگ کریں، اسی پر آپ کا وہ ارشاد ہی دلالت کرتا ہے جو حدیث کے آخر میں پایا جاتا ہے "تحلفون وتسحقون دم صاحبکم" اس لیے کہ دم کا استحقاق کبھی دیت کے سبب ہوتا ہے اور کبھی قصاص کے باعث کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ نہیں فرمایا تھا کہ قسم کھائیں اور دم کے مستحق ہو جائیں، اگر یہ فرماتے تو اس سے مراد قصاص ہوتا، بلکہ آپ نے فرمایا تم اپنے ساتھی کے دم کے مستحق ہو جاؤ گے یعنی دیت کے باعث اپنے ساتھی کے دم کے مستحق ہو جائیں گے۔ لو اس پر یہودیوں کے بارے میں آپ کا یہ فرمان دلالت کرتا ہے کہ یا تو اپنے ساتھی کی دیت لیں اور ان سے اعلان جنگ کریں۔

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قسمیں دیت کو واجب کرتی ہیں خون کو باطل نہیں کرتی۔ یہ تو بہت سی احادیث میں پایا جاتا ہے پس اسی پر ہمارا عمل ہے۔ یہی سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا (قول ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

(نوٹ) قسامہ ایسی قسموں کو کہتے ہیں کہ جس

www.sirat-e-mustaqeem.com

هٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

قوم یا محلہ میں کوئی قتل ہو جائے تو اہل محلہ یا اس قوم کے افراد سے قسمیں لی جائیں کہ انہوں نے قتل کیا ہے یا نہیں یا انہیں اس کے متعلق کوئی علم ہے یا نہیں۔

كِتَابُ الْحُدُوْدِ فِي السَّرِقَةِ

چوری میں سزا

بَابُ ۳۱۔ اَلْعَبْدُ يَسْرِقُ مِنْ مَوْلَاهُ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَالْحَضْرَمِيَّ جَآءَا اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِعَبْدٍ لَهٗ فَقَالَ اقْطَعْ هٰذَا فَاِنَّهٗ سَرَقَ فَقَالَ مَاذَا سَرَقَ قَالَ سَرَقَ مِرْاٰةً لِاِمْرَاَتِيْ ثَمَنُهَا سِتُّوْنَ دِرْهَمًا فَقَالَ عُمَرُ اَرْسِلْ لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ خَادِمُكُمْ سَرَقَ مَتَاعَكُمْ۔

باب ۳۱۔ غلام کا مالک کی چوری کرنا

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ بن عمرو حضرمی حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک غلام کو لائے کہ اس نے چوری کی ہے۔

پس آپ نے فرمایا اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے کیونکہ اس نے چوری کی ہے مگر آپ نے پوچھا اس نے کون سی چیز چرائی ہے؟ اس نے کہا میری بیوی کا اس نے آئینہ چرایا ہے جس کی قیمت ساٹھ درہم ہے (یہ سن کر) آپ نے فرمایا اسے لے جاؤ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا کیونکہ یہ تو تمہارا خادم ہے اور اس نے تمہاری ہی چیز اٹھائی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اَيُّمَا رَجُلٍ لَهٗ عَبْدٌ سَرَقَ مِنْ ذِیْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِّنْهُ اَوْ مِنْ مَوْلَاهُ اَوْ مِنِ امْرَاَةِ مَوْلَاهُ اَوْ مِنْ زَوْجِ مَوْلَاتِهٖ فَلَا قَطْعَ عَلَيْهِ فِيْمَا سَرَقَ وَكَيْفَ يَكُوْنُ عَلَيْهِ الْقَطْعُ فِيْمَا سَرَقَ مِنْ اُخْتِهٖ اَوْ اَخِيْهِ اَوْ عَمَّتِهٖ اَوْ خَالَتِهٖ وَهُوَ لَوْ كَانَ مُحْتَاجًا اَوْ زَمِنًا اَوْ صَغِيْرًا وَّكَانَتْ مُحْتَاجَةً اُجْبِرَ عَلٰى نَفَقَتِهِمْ فَكَانَ لَهُمْ فِيْ مَالِهٖ نَصِيْبٌ فَكَيْفَ يُقْطَعُ مَنْ سَرَقَ مِمَّنْ لَهٗ فِيْ مَالِهٖ نَصِيْبٌ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمارا عمل ہے کہ اگر کسی کے غلام نے آقا کے رشتہ داروں میں سے، یا مالک کی بیوی یا مالکہ کے شوہر کی کوئی چیز اڑا لی تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور اس کا کیسے ہاتھ کاٹا جاسکتا ہے جب کہ کوئی شخص اپنے بھائی، بہن، پھوپھی خالہ کی کوئی چیز چرا لے اور وہ ضرورت مند یا محتاج بھی ہو یا بچہ ہو جب یہ لوگ حاجت مند ہوں تو ان کی ضرورت میں مدد بھی کی جاتی ہو اس شخص کے مال میں ان کا حصہ ہوتا ہے تو اس مال کی چوری پر کیسے ہاتھ کاٹا جاسکتا ہے جس میں وہ خود حصے دار ہو یہ جملہ اقوال حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے دیگر فقہاء کے ہیں۔

بَابُ ۳۰۲۔ مَنْ سَرَقَ ثَمَرًا اَوْ غَيْرَهٗ مِمَّا لَمْ يُحْرَزْ

باب ۳۰۲: پھل یا ایسی اشیاء کی چوری جو ذخیرہ نہیں ہو سکتیں

۶۷۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُ فِيْ ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ وَلَا فِيْ حَرِيْسَةِ جَبَلٍ فَاِذَا اٰوَاهُ الْمُرَاحُ اَوِ الْجَرِيْنُ فَالْقَطْعُ فِيْمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حدیث بیان فرمائی کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے درختوں کے پھلوں اور پہاڑ پر چرنے پھرنے والی بکری کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جہاں محافظ نہیں ہوتا البتہ جب بکری کسی کے گھر گھس کر اس کے پھلوں کو کھا جائے جو خشک کرنے کے لیے رکھے گیا ہو اور اس کی قیمت، ڈھال کے برابر ہو تو ہاتھ

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ سَرَقَ ثَمَرًا فِيْ رَأْسِ النَّخْلِ اَوْ شَاةً فِي الْمَرْعٰى وَلَا قَطْعَ عَلَيْهِ فَاِذَا جَاءَ بِالتَّمْرِ الْجَرِيْنَ اَوِ الْبَيْتَ وَاُتِيَ بِالشَّاةِ الْمُرَاحَ وَكَانَ لَهَا مَنْ يَحْفَظُهَا فَجَاءَ سَارِقٌ سَرَقَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا يُسَاوِيْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ الْقَطْعُ وَالْمِجَنُّ كَانَ يُسَاوِيْ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَلَا يُقْطَعُ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ الْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جس شخص نے درخت سے پھل توڑا لیا یا ایسی بکری جو چراگاہ میں ہو تو ایسی صورت میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا لیکن پھل خشک کرنے کی جگہ میں سے یا گھر میں رکھے ہوئے پھل وغیرہ کو بکری کھا جائے یا چور اتنی مالیت کی چیز اڑا لے جس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو اور ان اشیاء پر لحاظ بھی مقرر کر رکھا ہو تو اسے ہاتھ کاٹنے کی سزا ہوگی اس زمانہ میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوا کرتی تھی، اس سے کم قیمت کی چیز چرا لی گئی ہو تو ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہوگی۔ حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور ہمارے عام فقہا کا یہی قول ہے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ اَنَّ غُلَامًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ سَيِّدِهٖ فَخَرَجَ صَاحِبُ الْوَدِيِّ يَلْتَمِسُ وَدِيَّهٗ فَوَجَدَهٗ عِنْدَ سَيِّدِهٖ فَاسْتَعْدٰى عَلَيْهِ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فَسَجَنَهٗ وَاَرَادَ قَطْعَ يَدِهٖ فَانْطَلَقَ سَيِّدُ الْعَبْدِ اِلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ فَسَاَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت کی کہ بیشک ایک غلام نے کسی کے باغ سے ایک پودا چوری کیا اور اپنے آقا کے باغ میں لگا دیا۔ پودے کا مالک تلاش کرتے ہوئے ادھر آنکلا اور اسے پا لیا تو اس نے مروان بن حکم کے ہاں دعویٰ دائر کر دیا، اور اس غلام کو قید کی سزا دی پھر اس نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا قصد کیا غلام کا مالک حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس سلسلہ میں مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے خبر دی کہ اس نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَالْكَثَرُ الْجُمَّارُ قَالَ الرَّجُلُ اَنَّ مَرْوَانَ اَخَذَ غُلَامِیْ وَهُوَ یُرِیْدُ قَطْعَ یَدِهٖ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ تَمْشِیَ اِلَیْهِ فَتُخْبِرَهٗ بِالَّذِیْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَشٰی مَعَهٗ حَتّٰی اَتٰی مَرْوَانَ فَقَالَ لَهٗ رَافِعٌ اَخَذْتَ غُلَامَ هٰذَا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَنْتَ صَانِعٌ قَالَ اُرِیْدُ قَطْعَ یَدِهٖ قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ فِیْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ فَاَمَرَ مَرْوَانُ بِالْعَبْدِ فَاُرْسِلَ۔

آپ فرما رہے تھے کہ پھل کی چوری میں ہاتھ کا
اور نہ ہی پودے میں، اور پودے سے مراد کھ
کا پودا ہے۔

اس شخص نے عرض کیا مروان نے تو میر
غلام کو قید کر رکھا ہے اور وہ اس کے ہاتھ کو
ارادہ رکھتا ہے میری گزارش ہے کہ آپ مروان
ہاں چلیں اور انہیں یہ حدیث بیان کریں جسے آ
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا
پس رافع بن خدیج مروان کے پاس آئے اور
کہا تم نے اس غلام کو پکڑ رکھا ہے؟ اس نے
ہاں پھر پوچھا اس کے ساتھ کیا سلوک کرو گے
نے کہا میں اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ رکھتا ہ
حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے
رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
ہے پھل اور کھجور کے پودے کی چوری میں
نہیں کاٹا جائے گا تو مروان نے لڑکے سننے
غلام کو رہائی کا حکم دے دیا۔ حضرت امام
رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے
درخت سے پھلوں کی چوری پر شاخ کاٹنے پر
کھجور کے درخت کی چوری پر ہاتھ کاٹنے کی
نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ مُّعَلَّقٍ فِیْ شَجَرٍ وَّلَا فِیْ كَثَرٍ وَالْكَثَرُ الْجُمَّارُ وَلَا فِیْ دِیْسٍ وَّلَا فِیْ شَجَرٍ وَّهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعا
کا یہی قول ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ ۳۰۳ - اَلرَّجُلُ يُسْرَقُ مِنْهُ الشَّيْءُ يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ فَيَهَبُهُ السَّارِقَ بَعْدَ مَا يَرْفَعُهُ إِلَى الْإِمَامِ

۶۸۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قِيْلَ لِصَفْوَانَ اُمَيَّةَ اَنَّهُ مَنْ لَمْ يُهَاجِرْ هَلَكَ فَدَعَا بِرَاحِلَةٍ فَرَكِبَهَا حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنَّهُ قَدْ قِيْلَ لِيْ اِنَّهُ مَنْ لَمْ يُهَاجِرْ هَلَكَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ اَبَا وَهْبٍ اِلٰى اَبَاطِحِ مَكَّةَ فَنَامَ صَفْوَانُ فِي الْمَسْجِدِ مُتَوَسِّدًا رِدَآءَهُ فَجَآءَ سَارِقٌ فَاَخَذَ رِدَآءَهُ فَاَخَذَ السَّارِقَ فَاَتٰى بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّارِقِ اَنْ تُقْطَعَ يَدُهٗ فَقَالَ صَفْوَانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اُرِدْ هٰذَا هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهٖ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا رُفِعَ السَّارِقُ

باب ۳۰۳ ، بعد از مقدمہ مال مسروقہ کو ہبہ کرنا

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے صفوان بن عبداللہ بن امیہ سے حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں کہ صفوان بن امیہ سے کہا گیا جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہوا پس انہوں نے سواری طلب کی پھر سوار ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر عرض کیا مجھے کہا گیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہوا اس پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو وھب مکہ مکرمہ کی پتھریلی زمین کی طرف لوٹ جاؤ، پس صفوان اپنی چادر رکھ کر مسجد میں سو گئے، پھر ایک چور آیا اور ان کی چادر لے چلا انہوں نے چور پکڑ لیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس لے آئے آپ نے چور کا ہاتھ کاٹنے کی سزا سنائی، پھر صفوان بولا ! یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میرا یہ مقصد نہیں تھا میں نے یہ چادر اسے صدقہ کر دی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس لانے سے پہلے ہی یہ کیوں نہ کہا ؟

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْإِمَامِ أَوِ الْقَاذِفُ فَوَهَبَ صَاحِبُ الْحَدِّ حَدَّهُ لَمْ يَسَعْ لِلْإِمَامِ أَنْ يُعَطِّلَ الْحَدَّ وَلٰكِنَّهُ يُمْضِيهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

چور یا زنا کی تہمت والا قاضی کے سامنے پیش کر دیا جائے تو اس کے بعد مدعی کو اپنا دعویٰ چھوڑنے کے باوجود حاکم کو حد معطل کرنے کا اختیار نہیں ہے بلکہ وہ حد جاری کرے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہا کا قول ہے۔

باب ۳۴۔ مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ!

باب ۳۴، کتنی مقدار پر ہاتھ کاٹا جائے

۶۸۲ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع جو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ غلام تھے خبر دی کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین درہم قیمتی ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹنے کی سزا دلائی۔

۶۸۳ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَتْ إِلَى مَكَّةَ وَمَعَهَا مَوْلَاتَانِ وَمَعَهَا غُلَامٌ لِبَنِي عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَأَنَّهُ بُعِثَ مَعَ تِينِكَ الْمَرْأَتَيْنِ بِبُرْدٍ مَرَاجِلَ قَدْ خِيطَتْ عَلَيْهِ خِرْقَةُ خُضْرَاءَ قَالَتْ فَأَخَذَ الْغُلَامُ الْبُرْدَ فَفَتَقَ عَنْهُ فَاسْتَخْرَجَهُ وَجَعَلَ مَكَانَهُ لِبَدًا أَوْ فَرْوَةً

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب مکہ مکرمہ جانے لگیں تو آپ کے ساتھ دو آزاد کردہ کنیزیں اور حضرت عبداللہ بن ابوبکر کی اولاد میں سے ایک غلام بھی ساتھ تھا۔ ان کنیزوں کو ایک تہ در تہ چادر دی اور اس چادر میں ایک سبز کپڑا سی دیا۔ حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس غلام نے چادر سے سبز رنگ کا کپڑا سی دیا حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس غلام نے چادر سے سبز رنگ کا کپڑا لیا اور اس

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَخَلَطَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ دَفَعْتَا ذٰلِكَ الْبُرْدَ إِلَى أَهْلِهِ فَلَمَّا فَتَقُوْا عَنْهُ وَجَدُوْا ذٰلِكَ اللَّبِدَ وَلَمْ يَجِدُوا الْبُرْدَ فَكَلَّمُوا الْمَرْأَتَيْنِ فَكَلَّمَتَا عَائِشَةَ أَوْ كَتَبَتَا إِلَيْهَا وَاتُّهِمَتَا الْعَبْدَ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَتْ بِهِ عَائِشَةُ فَقُطِعَتْ يَدُهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ تُقْطَعُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

کی جگہ نمدہ رکھ دیا جب ہم مدینہ منورہ واپس آئے تو اس نے چادر اس کے مالک کو دے دی جب اس نے چادر کھولی تو سبز کپڑے کی بجائے نمدہ برآمد ہوا جب ان کنیزوں سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بذریعہ تحریر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اطلاع دی اور اس غلام میں شبہ کیا جب غلام سے دریافت کیا گیا تو اس نے اعتراف کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم سنایا اور ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ربع دینار یا اس سے زیادہ مالیت کی چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے گا

۶۸۴ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ سَارِقًا سَرَقَ فِيْ عَهْدِ عُثْمَانَ تُرْجَةً فَأَمَرَ بِهَا عُثْمَانُ أَنْ تُقَوَّمَ فَقُوِّمَتْ بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ مِنْ صَرْفِ اثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَمًا بِدِيْنَارٍ فَقَطَعَ عُثْمَانُ يَدَهُ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ایک چور نے ایک ترنج (خربوزہ یا کوئی اور پھل) چرا لیا تو حضرت عثمان نے اس کی قیمت لگانے حکم دیا بارہ درہم فی دینار کے حساب سے تین درہم اس کی قیمت ٹھہری اس پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْمَا فِيْمَا تُقْطَعُ فِيْهِ الْيَدُ فَقَالَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ رُبُعُ دِيْنَارٍ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا اس معاملہ میں اختلاف ہے کہ کتنی مقدار کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے اہل مدینہ ربع دینار

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَرَوَوْا هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ وَقَالَ اَهْلُ الْعِرَاقِ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَرَوَوْا ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ عُمَرَ وَعَنْ عُثْمَانَ وَعَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ فَاِذَا جَآءَ الْاِخْتِلَافُ فِي الْحُدُوْدِ اُخِذَ فِيْهَا بِالثِّقَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

پر کہتے ہیں اور اس کی تائید میں بھی احادیث پیش کرتے ہیں اور اہل عراق دس درہم سے کم میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں دیتے اور اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے احادیث روایت کرتے ہیں پس جب حدود میں اختلاف ہو جائے تو معتبر کو لیا جائے گا۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ ۳۰۵۔ اَلسَّارِقُ يَسْرِقُ وَقَدْ قُطِعَتْ يَدُهُ اَوْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ۔

باب ۳۰۵، ایسا چور جس کا پہلے ہی ہاتھ پاؤں کاٹا جا چکا ہو

۶۸۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ اَقْطَعُ الْيَدِ وَالرِّجْلِ قَدِمَ وَنَزَلَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَشَكَى اِلَيْهِ اَنَّ عَامِلَ الْيَمَنِ ظَلَمَهُ قَالَ فَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَيَقُوْلُ اَبُوْ بَكْرٍ وَاَبِيْكَ مَا لَيْلُكَ بِلَيْلِ سَارِقٍ ثُمَّ افْتَقَدُوْا حُلِيًّا لِاَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ امْرَاَةِ اَبِيْ بَكْرٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَطُوْفُ مَعَهُمْ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِمَنْ بَيَّتَ اَهْلَ هٰذَا الْبَيْتِ الصَّالِحِ فَوَجَدُوْهُ عِنْدَ صَآئِغٍ زَعَمَ اَنَّ الْاَقْطَعَ جَآءَهُ بِهٖ فَاعْتَرَفَ بِهِ الْاَقْطَعُ اَوْ شُهِدَ عَلَيْهِ فَاَمَرَ بِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن قاسم نے اپنے والد سے خبر دی کہ ایک یمنی جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا ہوا تھا مدینہ منورہ آیا۔ اور اس نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شکایت کی کہ اس کے ساتھ عامل یمن نے ظلم کیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ تہجد خوان تھا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا تیرے باپ کے مالک (یعنی اللہ تعالیٰ) کی قسم تیری رات چوروں جیسی رات نہیں، پھر حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہار گم گیا، (تلاش کرتے کرتے) لوگوں نے اس ہار کو ایک سُنار کے پاس پا لیا۔ سُنار نے بتایا کہ یہ ہار اسے ہاتھ، پاؤں کٹے ہوئے شخص نے دیا ہے چور نے بھی اقرار

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْيُسْرٰى قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَاتَمًا عَلٰى نَفْسِهٖ اَشَدَّ عِنْدِىْ عَلَيْهِ مِنْ سَرِقَتِهٖ۔

کرلیا۔ یا گواہی سے ثبوت مل گیا تو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا بایاں پاؤں کٹوادیا اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرے نزدیک اس کی چوری سے زیادہ سخت بات یہی ہے کہ وہ اپنے ہی حق میں بددعا کرتا رہا

قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِىُّ يُرْوٰى ذٰلِكَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ الَّذِىْ سَرَقَ حُلِّىَ اَسْمَآءَ اَقْطَعَ الْيَدِ الْيُمْنٰى فَقَطَعَ اَبُوْ بَكْرٍ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَكَانَتْ تُنْكِرُ اَنْ يَّكُوْنَ اَقْطَعَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ اَعْلَمَ مِنْ غَيْرِهٖ بِهٰذَا اَوْ نَحْوِهٖ مِنْ اَهْلِ بِلَادِهٖ وَقَدْ بَلَغَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ اَنَّهُمَا لَمْ يَزِيْدَا فِى الْقَطْعِ عَلٰى قَطْعِ الْيَدِ الْيُمْنٰى وَالرِّجْلِ الْيُسْرٰى فَاِنْ اُتِىَ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمْ يَقْطَعَاهُ وَضَمَّنَاهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابن شہاب زہری نے کہا حضرت اسماء کا زیور جس شخص نے اڑالیا تھا اس کا دایاں ہاتھ کٹا ہوا تھا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا بایاں ہاتھ کاٹ دیا وہ اس بات سے انکار کرتی تھیں کہ اس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا ہوا تھا۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے اور اس جیسی اور خبروں کو اپنے شہر کے لوگوں سے زیادہ جانتے تھے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چور کے دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں سے زیادہ نہ کاٹتے تھے اگر کوئی چور اس کے بعد چوری میں پکڑا جاتا تو مزید نہیں کاٹتے تھے بلکہ اس سے تاوان وصول فرماتے تھے یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہا کا قول ہے۔

بَابُ ۳۰۶۔ اَلْعَبْدُ يَاْبِقُ ثُمَّ يَسْرِقُ

باب ۳۰۶، غلام مفرور کا چوری کرنا

۶۸۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَنَّ عَبْدَ الْعَبِيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ سَرَقَ وَهُوَ اٰبِقٌ فَبَعَثَ بِهِ ابْنُ عُمَرَ اِلٰى سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ لِيَقْطَعَ يَدَهٗ فَاَبٰى سَعِيْدٌ اَنْ يَّقْطَعَ يَدَهٗ قَالَ لَا تُقْطَعُ يَدُ الْاٰبِقِ اِذَا سَرَقَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَفِى الْكِتَابِ اللّٰهِ وَجَدْتَ هٰذَا اَنَّ الْعَبْدَ الْاٰبِقَ لَا تُقْطَعُ يَدُهٗ فَاَمَرَ بِهِ ابْنُ عُمَرَ فَقُطِعَتْ يَدُهٗ۔

دی کہ ہمیں حضرت نافع نے بیان کیا تحقیق حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ایک غلام نے چوری کی جو بھاگ گیا تھا تو انہوں نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اس کا ہاتھ کاٹنے کے لیے بھیجا حضرت سعید نے ہاتھ کاٹنے سے انکار کیا اور فرمایا مفرور غلام کا چوری کے باعث ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان سے دریافت فرمایا کیا تم نے کتاب اللہ میں کوئی ایسا حکم پایا ہے کہ مفرور غلام کا ہاتھ نہ کاٹا جائے بہرحال حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حکم کیا اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ تُقْطَعُ يَدُ الْاٰبِقِ وَغَيْرِ الْاٰبِقِ اِذَا سَرَقَ وَلٰكِنْ لَا يَنْبَغِىْ اَنْ يَّقْطَعَ السَّارِقَ اَحَدٌ اِلَّا الْاِمَامُ اَوْ مَنْ وَّلَّاهُ الْاِمَامُ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مفرور یا غیر مفرور جب چوری کریں گے تو دونوں کا ہاتھ کاٹا جائے گا لیکن حاکم کے سوا کسی کے لیے نہیں کہ ہاتھ کاٹنے کی سزا دے کیونکہ یہ حد ہے اور حد شرعی جاری کرنے کا حق حاکم وقت کو ہے یا جسے حاکم اپنا نائب بنائے یہی حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

بَابٌ ۳۰۔ اَلْمُخْتَلِسُ

باب ۳۰، مُخْتَلِس (چھیننے والا)

۶۸۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ رَجُلًا اخْتَلَسَ شَيْئًا فِىْ زَمَنِ مَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ فَاَرَادَ مَرْوَانُ قَطْعَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک آدمی نے مروان بن حکم کے زمانے میں کوئی چیز چھین لی مروان نے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا

www.sirat-e-mustaqeem.com

ـيْدٍ ؕ فَدَخَلَ عَلَيْهِ زَيْدُ
ـنُ ثَابِتٍ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ لَا
ـطَعَ عَلَيْهِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا
ـطَعَ فِي الْمُخْتَلِسِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ
ـنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

ـوَابُ الْحُدُوْدِ فِي الزِّنَآءِ

بَابُ ۳۸۱۔ اَلرَّجْمُ

ـ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ
ـ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ
ـسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ
ـنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ
ـرَّجْمُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَقٌّ عَلٰى
ـنْ زَنٰى اِذَا اُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ
ـنِّسَآءِ اِذَا قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ
ـوْ كَانَ الْحَمْلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ۔

ـ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى
ـنْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ
ـمُسَيَّبِ يَقُوْلُ لَمَّا صَدَرَ عُمَرُ
ـنُ الْخَطَّابِ مِنْ مِّنًى اَنَاخَ بِالْاَبْطَحِ
ـرَ كَوْمَةً مِنْ بَطْحَآءَ
ـرَ طَرَحَ عَلَيْهِ ثَوْبَهٗ ثُمَّ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے ملے اور فرمایا کہ اس معاملہ میں اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ چھیننے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے یہی حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

حدودِ زنا

رجم (سنگساری)

حضرت ابن شہاب نے ہمیں حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے خبر دی کہ وہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیں کہ بے شک انہوں نے حضرت عمر بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں شادی شدہ (زانی، زانیہ) مرد و عورت کے سنگسار کرنے کا حکم پایا جاتا ہے جب ان پر شہادت قائم ہو جائے یا وہ از خود اعتراف زنا کریں۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ بے شک انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے سنا کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخری حج کے لیے منیٰ میں مقام رابطح میں آئے تو انہوں نے اپنے اونٹ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اِسْتَلْقٰى وَمَدَّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ كَبُرَتْ سِنِّيْ وَضَعُفَتْ قُوَّتِيْ وَانْتَشَرَتْ رَعِيَّتِيْ فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مُضَيِّعٍ وَّلَا مُفْرِطٍ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ سُنَّتْ لَكُمُ السُّنَنُ وَفُرِضَتْ لَكُمُ الْفَرَآئِضُ وَتُرِكْتُمْ عَلَى الْوَاضِحَةِ وَصَفَّقَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى اَلَا اِنْ لَّا تُضِلُّوْا بِالنَّاسِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا ثُمَّ قَالَ اِيَّاكُمْ اَنْ تَهْلِكُوْا عَنْ اٰيَةِ الرَّجْمِ اَنْ يَّقُوْلَ قَآئِلٌ لَّا نَجِدُ حَدَّيْنِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَدْ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا وَاَنَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنْ يَّقُوْلَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهَا الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوْهُمَا الْبَتَّةَ فَاِنَّا قَدْ قَرَاْنَاهَا قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا انْسَلَخَ ذُو الْحِجَّةِ حَتّٰى قُتِلَ عُمَرُ۔

کو بٹھایا کنکریوں کا ڈھیر لگایا اور اپنی چادر ان پر ڈال دی اور اس پر لیٹ گئے پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلائے اور دعا کرنے لگے الٰہی! میں بوڑھا ہو چکا ہوں میری قوت کمزور ہو چکی ہے میری رعایا دور دراز تک پھیل چکی ہے مجھے اپنے پاس ایسے حال میں بلا لے تاکہ تیرے احکام میں مجھ سے نہ زیادتی ہو اور نہ کمی ہو پھر جب آپ مدینہ منورہ پہنچے تو آپ لوگوں سے خطاب فرمایا اے لوگو! تم پر سنتیں ظاہر ہو چکیں اور فرائض لازم اور میں نے تمہیں ایک واضح راستہ پر چھوڑا ہے آپ نے یہ کلمات بیان فرماتے ہوئے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مارتے ہوئے فرمایا اب دائیں بائیں دیکھنے کی قطعاً ضرورت نہیں، تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ! پھر فرمایا خبردار! آیت رجم کے متعلق ہلاکت میں مبتلا نہ ہو جانا کہ تم میں سے کوئی کہنے لگے کہ ہم ان دونوں (زانی اور زانیہ) کی حد قرآن پاک میں نہیں پاتے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رجم بالتحقیق ثابت ہے اور ہم نے بھی رجم سنگساری کی حد کو جاری رکھا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے (اگر یہ ڈر نہ ہوتا) کہ لوگ کہنے لگیں گے کہ عمر بن خطاب نے تو کتاب اللہ میں اضافہ کر دیا ہے تو میں لازماً اس میں لکھ دیتا جب شادی شدہ مرد، عورت زنا کریں تو ان دونوں کو سنگسار کر دیا جائے ہم نے اسے پڑھا ہے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

٩٥٠ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ الْيَهُوْدَ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَاَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرٰىةِ فِيْ شَاْنِ الرَّجْمِ فَقَالُوْا نَفْضَحُهُمَا وَيُجْلَدَانِ فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ اِنَّ فِيْهَا الرَّجْمَ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَنَشَرُوْهَا فَجَعَلَ اَحَدُهُمْ يَدَهٗ عَلٰى اٰيَةِ الرَّجْمِ ثُمَّ قَرَاَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اِرْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهٗ فَاِذَا فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَقَالَ صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرَاَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِيْ عَلَى الْمَرْاَةِ يَقِيْهَا الْحِجَارَةَ۔

ذوالحجہ کا مہینہ ابھی ختم نہیں ہوا تھا کہ آپ کو شہید کر دیا گیا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ یہودی بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور خبر دی کہ ان کے ایک جوڑے نے زنا کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا رجم کے بارے تم تورایت میں کیا حکم پاتے ہو انہوں نے کہا زانی مرد، عورت کو رسوا کیا جائے اور کوڑے لگائے جائیں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہودیوں سے کہا تم جھوٹ بول رہے ہو اس میں تو سنگساری کا حکم ہے وہ لوگ تورات لائے اور اسے کھول کر پڑھنے لگے تو آیت رجم پر ایک یہودی نے ہاتھ رکھ کر اس سے پہلے اور بعد کے حصہ کو پڑھا۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اپنا ہاتھ اٹھاؤ جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو اس میں آیت رجم موجود تھی پھر انہوں نے کہا: یا محمد صلی اللہ علیک وسلم! واقعی اس میں آیت رجم موجود ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں کے رجم کا حکم فرمایا اور وہ سنگسار کئے گئے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ زانی، زانیہ کو پتھروں سے بچانے کے لیے اس پر جھک جاتا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اَيُّمَا رَجُلٍ حُرٍّ مُسْلِمٍ زَنَا بِامْرَاَةٍ قَبْلَ ذٰلِكَ حَرَّةٍ مُسْلِمَةٍ وَجَامَعَهَا فَعَلَيْهِ الرَّجْمُ وَهٰذَا هُوَ الْمُحْصِنُ فَاِنْ كَانَ لَمْ يُجَامِعْهَا اِنَّمَا تَزَوَّجَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا اَوْ كَانَتْ تَحْتَهُ اَمَةٌ يَهُوْدِيَّةٌ اَوْ نَصْرَانِيَّةٌ لَمْ يَكُنْ بِهَا مُحْصِنًا وَلَمْ يُرْجَمْ وَضُرِبَ مِائَةً وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی آزاد مسلمان مرد کسی عورت کے ساتھ زنا کرے ایسی حالت میں کہ وہ پہلے کسی مسلمان عورت سے نکاح کرنے کے بعد مباشرت کر چکا ہو تو وہ محصن ہے اور اس پر رجم واجب ہے اگر اس نے نکاح کے بعد مباشرت نہیں کی یا اس کے پاس کسی یہودی یا نصرانی کی کنیز ہے تو وہ محصن نہیں ہے (ایسی صورت میں) اسے سنگسار نہیں کیا جائے گا بلکہ اسے سو کوڑوں کی سزا دی جائے گی یہی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

بَابٌ ۳۹۔ اَلْاِقْرَارُ بِالزِّنَاءِ

باب ۳۹ اقرارِ زنا

۶۹۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَقَالَ الْاٰخَرُ وَهُوَ اَفْقَهُهُمَا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِيْ فِيْ اَنْ اَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے خبر دی وہ حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیں کہ بیشک دو آدمی جھگڑتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے، ایک نے عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ فرمایئے دوسرا شخص جو زیادہ عقلمند تھا اس نے عرض کیا ہاں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ ہمارا کتاب اللہ سے ضرور فیصلہ فرمایئے البتہ مجھے کچھ عرض کرنے کی اجازت عطا فرمایئے آپ نے فرمایا اجازت ہے بات کریں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ اِنَّ ابْنِیْ کَانَ عَسِیْفًا عَلٰی هٰذَا یَعْنِیْ اَجِیْرًا فَزَنَا بِامْرَاتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلٰی ابْنِیْ الرَّجْمَ فَافْتَدَیْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّ جَارِیَةٍ لِیْ ثُمَّ اِنِّیْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّمَا عَلٰی ابْنِیْ جَلْدُ مِائَةٍ وَّ تَغْرِیْبُ عَامٍ وَّ اِنَّمَا الرَّجْمُ عَلٰی امْرَاَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَکُمَا بِکِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَمَّا غَنَمُکَ وَ جَارِیَتُکَ فَرَدٌّ عَلَیْکَ وَ جَلْدُ ابْنِهٖ مِائَةٌ وَّ تَغْرِیْبُهٗ عَامًا وَّ اَمَرَ اُنَیْسَ الْاَسْلَمِیَّ اَنْ یَّاْتِیَ امْرَاَةَ الْاٰخَرِ فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

اس نے کہا میرا بیٹا اس شخص کے ہاں مزدوری کرتا ہے یعنی اس کا ملازم ہے اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا ہے لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے واجب ہیں میں نے اس کے بدلے میں ایک سو بکریاں اور ایک باندی دے دی ہے پھر بھی میں نے اہلِ علم سے اس مسئلہ کی تفصیل دریافت کی تو انہوں نے کہا میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال بھر جلاوطنی لازم ہے اور اس شخص کی بیوی پر سو کوڑے واجب ہیں۔

اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قسم بخدا! جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ ہی سے کروں گا پس تمہاری بکریاں اور کنیز واپس کی جاتی ہے اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے۔ نیز ایک سال کے لیے جلاوطن رہے گا پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت انیس اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ دوسرے شخص کی بیوی سے جا کر معلوم کریں، اگر وہ زنا کا اعتراف کرے تو اسے رجم کریں۔ اس نے اعتراف کیا تو وہ سنگسار کر دی گئی۔

۶۹۲ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ زَیْدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یعقوب بن زید نے اپنے والد زید بن طلحہ سے خبر دی وہ عبداللہ بن ابو ملیکہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت آئی اس نے عرض کیا کہ میں زنا کے ارتکاب سے حاملہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

زَنَتْ وَهِيَ حَامِلٌ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبِيْ حَتّٰى تَضَعِيْ فَلَمَّا وَضَعَتْ اَتَتْ فَقَالَ لَهَا اذْهَبِيْ حَتّٰى تُرْضِعِيْ فَلَمَّا اَرْضَعَتْ اَتَتْهُ قَالَ لَهَا اذْهَبِيْ حَتّٰى تَسْتَوْدِعِيْهِ فَاسْتَوْدَعَتْهُ ثُمَّ جَاءَتْهُ فَاَمَرَ بِهَا فَاُقِيْمَ عَلَيْهَا الْحَدُّ۔

علیہ وسلم نے فرمایا تم چلی جاؤ جب تک حمل ہے جب اس نے بچہ جنا تو پھر آئی آپ نے پھر فرمایا دودھ پلانے تک چلی جا جب بچے کے دودھ پلانے کی مدت ختم ہوئی تو وہ پھر حاضر ہوئی آپ نے فرمایا پھر جاؤ اور اپنے بچے کو کسی کے سپرد کر دو۔ پھر وہ بچے کو سپرد کر آئی تو آپ نے اس پر رجم کا حکم فرمایا اور اس پر حد جاری ہوئی۔

۶۹۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ رَجُلًا اعْتَرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالزِّنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَحُدَّ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ يُؤْخَذُ الْمَرْءُ بِاعْتِرَافِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عہد مبارک میں ایک آدمی نے زنا کا اعتراف کیا اور اپنے لئے چار گواہ بھی حاضر کر دیئے تو آپ نے اس پر حد جاری کرنے کا حکم فرمایا اور حد جاری کر دی گئی۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہی وجہ ہے کہ جو شخص از خود اعترافِ جرم کرے تو اس کا مواخذہ کیا جائے گا۔

۶۹۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ اَنَّ رَجُلًا اعْتَرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالزِّنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوْطٍ فَاُتِيَ بِسَوْطٍ مَكْسُوْرٍ فَقَالَ فَوْقَ هٰذَا فَاُتِيَ بِسَوْطٍ جَدِيْدٍ لَمْ تُقْطَعْ ثَمَرَتُهٗ فَقَالَ بَيْنَ هٰذَيْنِ فَاُتِيَ بِسَوْطٍ قَدْ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانے میں ایک شخص نے از خود اعترافِ زنا کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کوڑا منگوایا اور ایک ٹوٹا ہوا کوڑا بھی لایا گیا تو آپ نے فرمایا مضبوط کوڑا لاؤ، پھر ایک نیا کوڑا لایا گیا جو ابھی استعمال نہیں ہوا تھا آپ نے فرمایا ان دونوں کے درمیان کا لاؤ، چنانچہ ایک اور کوڑا لایا گیا جو کسی

www.sirat-e-mustaqeem.com

رُكِبَ بِهٖ فُلَانٌ فَاَمَرَ بِهٖ فَجُلِدَ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اٰنَ لَكُمْ اَنْ تَنْتَهُوْا عَنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَمَنْ اَصَابَ مِنْ هٰذِهِ الْقَاذُوْرَاتِ شَيْئًا فَلْيَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ مَنْ يُّبْدِ لَنَا صَفْحَتَهٗ نُقِمْ عَلَيْهِ كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

کا استعمال شدہ تھا آپ کے حکم پر اسے کوڑے لگائے گئے۔

پھر آپ نے فرمایا لوگو! ابھی وقت ہے کہ اللہ کی حدود کو نہ توڑو، اور اگر کوئی بھی شخص ایسے جرائم کا مرتکب ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے پردۂ ستاری میں چھپا رہے تو اسے چھپا رہنے دو اور جو شخص از خود اپنا پردہ پھاڑ دے یعنی اعتراف جرم کرلے تو ہم اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ کی کتاب کے مطابق اس پر حد قائم کریں گے۔

۶۹۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ حَدَّثَتْهُ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ اَنَّ رَجُلًا وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةٍ بِكْرٍ فَاَحْمَلَهَا ثُمَّ اعْتَرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَنَّهٗ زَنٰى وَلَمْ يَكُنْ اَحْصَنَ فَاَمَرَ بِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ نُفِيَ اِلٰى فَدَكٍ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے خبر دی کہ انہیں صفیہ بنت ابو عبید نے بیان کیا کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جس نے کسی کنواری کنیز سے زنا کیا تھا اور وہ حاملہ ہوگئی نیز اس شخص نے زنا کا اعتراف کرلیا اور وہ محصن نہیں تھا یعنی وہ بھی غیر شادی شدہ تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے کوڑے لگانے کا حکم دیا اور اس کو کوڑے لگائے گئے پھر اسے جانب فدک جلاوطن کر دیا گیا۔

۶۹۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ اَتٰى اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اِنَّ الْاٰخَرَ قَدْ زَنٰى قَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ هَلْ ذَكَرْتَ هٰذَا

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے یحیی بن سعید نے حدیث سنائی اور کہا کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے سنا ہے وہ کہہ رہے تھے کہ قبیلہ بنی اسلم کا ایک آدمی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں زنا کا مرتکب

www.sirat-e-mustaqeem.com

لِاَحَدٍ غَيْرِيْ قَالَ لَا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ تُبْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَاسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ قَالَ سَعِيْدٌ فَلَمْ تَقِرَّ بِهٖ نَفْسُهٗ حَتّٰى اَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهٗ كَمَا قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ كَمَا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ سَعِيْدٌ لَمْ تَقِرَّ بِهٖ نَفْسُهٗ حَتّٰى اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الْاٰخِرُ قَدْ زَنٰى قَالَ سَعِيْدٌ فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لَهٗ ذٰلِكَ مَرَارًا كُلَّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ حَتّٰى اِذَا اَكْثَرَ عَلَيْهِ بَعَثَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَقَالَ اَيَشْتَكِيْ اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَصَحِيْحٌ قَالَ اَبِكْرٌ اَمْ ثَيِّبٌ قَالَ بَلْ ثَيِّبٌ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ۔

ہوا ہوں آپ نے فرمایا کیا یہ بات کسی اور سے تو نہیں کی۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو بہ کرو اور اپنے جرم کو اللہ تعالیٰ کے پردۂ ستاری میں چھپا رہنے دو، بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ اس بات سے وہ مطمئن نہ ہوا اور حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اوہ تمام ماجرا کہہ سنایا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی وہی فرمایا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما چکے تھے۔

حضرت سعید بیان کرتے ہیں کہ وہ شخص پھر مطمئن نہ ہو یہاں تک کہ وہ بارگاہِ نبوت میں پہنچا اور کہا یہ نالائق زنا کا مرتکب ہوا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چہرہ مبارک پھیر لیا۔ حضرت سعید فرماتے ہیں کہ اس نے کئی بار اعتراف کیا اور آپ نے ہر بار اس سے چہرہ پھیر لیا جب بکثرت اقراری ہوا تو آپ نے اس کے گھر والوں کو بلایا۔ اور ان سے دریافت فرمایا کہ کیا اسے کوئی مرض تو نہیں ہے؟ پاگل یا دیوانہ تو نہیں؟ کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ بالکل تندرست ہے آپ نے پوچھا کیا یہ شادی شدہ ہے یا نہیں؟ انہوں نے عرض کیا شادی شدہ ہے۔ پس آپ نے رجم کا حکم نافذ فرمایا اور سے سنگسار کر دیا گیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۶۹۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلرَّجُلِ مِنْ اَسْلَمَ يُدْعٰى هَزَّالًا يَا هَزَّالُ لَوْ سَتَرْتَهٗ بِرِدَائِكَ لَكَانَ خَيْرًا لَكَ قَالَ يَحْيٰى فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْهِ يَزِيْدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ فَقَالَ هَزَّالٌ جَدِّيْ وَالْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ حَقٌّ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ وَلَا يُحَدُّ الرَّجُلُ بِاِعْتِرَافِهٖ بِالزِّنَا حَتّٰى يُقِرَّ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فِيْ اَرْبَعِ مَجَالِسَ مُخْتَلِفَةٍ وَّكَذٰلِكَ جَآءَتِ السُّنَّةُ لَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِاِعْتِرَافِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ حَتّٰى يُقِرَّ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَّهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا وَاِنْ اَقَرَّ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَعَ قُبِلَ رُجُوْعُهٗ وَخُلِّيَ سَبِيْلُهٗ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی کہ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو پکارا جسے ہزال کہتے تھے آپ نے فرمایا یا ہزال! اگر تو اپنی چادر سے چھپاتا تو تیرے لیے بہتر تھا حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں یہ حدیث میں نے ایک مجلس میں بیان کی جس میں یزید بن نعیم بن ہزال بھی موجود تھے وہ بولے ہزال میرے دادا تھے اور یہ حدیث صحیح اور حق ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کسی کو محض اس کے اعتراف پر حد جاری نہیں کرتے جب تک وہ چار مختلف مجالس میں چار بار اعتراف نہ کرلے احادیث میں اسی طرح آیا ہے کہ کسی شخص پر اس وقت تک حد جاری نہ کی جائے جب تک وہ چار بار اقرار نہ کرلے۔

یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے اگر چار بار اقرار کرکے پھر انکاری ہو تو اس کا رجوع قابل تسلیم ہوگا اور اسے رہا کردیا جائے گا۔

باب ۳۱۔ اَلْاِسْتِكْرَاهُ فِي الزِّنَاءِ

باب ۳۱، جبراً زنا

۶۹۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدًا كَانَ يَقُوْمُ عَلٰى رَقِيْقِ الْخُمُسِ وَاَنَّهٗ اسْتَكْرَهَ جَارِيَةً مِّنْ ذٰلِكَ الرَّقِيْقِ فَوَقَعَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حدیث بیان کی کہ ایک غلام خمس میں آنے والی کنیزوں اور غلاموں پر مقرر تھا اس نے ان میں سے ایک کنیز کے ساتھ زبردستی کی اور زنا کا مرتکب ہوا حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِهَا فَجَلَدَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَنَفَاهُ وَلَمْ يُجْلِدِ الْوَلِيدَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا۔

کوڑوں کی سزا دلائی، اور جلاوطن کر دیا مگر اس باندی کو کوڑوں کی سزا نہ دلائی کیونکہ اس سے جبر کیا گیا تھا

۶۹۹ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ قَضَى فِي امْرَأَةٍ أُصِيبَتْ مُسْتَكْرَهَةً بِصَدَاقِهَا عَلَى مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حدیث بیان کی کہ بیشک عبدالملک بن مروان نے ایسے شخص کے بارے میں فیصلہ کیا جو ایک عورت سے زنا بالجبر کا مرتکب ہوا کہ وہ اُس عورت کو مہر ادا کرے

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا اسْتُكْرِهَتِ الْمَرْأَةُ فَلَا حَدَّ عَلَيْهَا وَعَلَى مَنِ اسْتَكْرَهَهَا الْحَدُّ فَإِذَا وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَدُّ بَطَلَ الصَّدَاقُ وَلَا يَجِبُ الْحَدُّ وَالصَّدَاقُ فِي جِمَاعٍ وَاحِدٍ فَإِنْ دُرِئَ عَنْهُ الْحَدُّ بِشُبْهَةٍ وَجَبَ عَلَيْهِ الصَّدَاقُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس عورت سے زبردستی زنا کیا جائے اس عورت پر حد نہیں ہے اور جس شخص نے جبر کیا اس پر حد ہے اور جب حد واجب ہو جائے تو مہر باطل ہو جاتا ہے ایک ہی جماع میں حد اور مہر جمع نہیں ہو سکتے، اور اگر کسی شخص پر شبہ کے باعث حد جاری ہو تو اس پر مہر بھی واجب ہوگا

یہی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت ابراہیم نخعی اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے رحمہم اللہ تعالیٰ

بَابُ ۳۱۱۔ حَدُّ الْمَمَالِيكِ فِي الزِّنَا وَالسُّكْرِ

باب ۳۱۱، زانی اور شرابی غلاموں پر حد

۷۰۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ أَمَرَنِي عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ فِي فِتْيَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَجَلَدْنَا وَلَائِدَ الْإِمَارَةِ خَمْسِينَ خَمْسِينَ فِي الزِّنَاءِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی کہ بیشک انہیں سلیمان بن یسار نے عبداللہ بن عیاش بن ابوربیعہ مخزومی سے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے اور چند قریشی جوانوں کو حکم فرمایا تو ہم نے بیت المال کی کنیزوں کو پچاس پچاس کوڑے لگائے

www.sirat-e-mustaqeem.com

۷۰۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ فَقَالَ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا اَدْرِیْ اَبَعْدَ الثَّالِثَةِ اَوْ بَعْدَ الرَّابِعَةِ وَالضَّفِيْرُ الْحَبْلُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ابن شہاب نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے خبر دی وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسی کنیز کے بارے دریافت کیا جو زنا کی مرتکب ہو اور محصن نہ ہو تو آپ نے فرمایا اگر زنا کرے تو کوڑے لگاؤ، پھر زنا کرے تو کوڑے لگاؤ، پھر زنا کرے تو کوڑے لگاؤ اور پھر زنا کی مرتکب ہو تو اسے فروخت کر دو خواہ ایک رسّی کے بدلے ہی کیوں نہ فروخت کرنا پڑے۔ حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے یاد نہیں پڑتا کہ آپ تیسری یا چوتھی بار فروخت کا حکم فرمایا تھا، اور ضفیر سے مراد رسی ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهٰذَا نَاْخُذُ يُجْلَدُ الْمَمْلُوْكُ وَالْمَمْلُوْكَةُ فِیْ حَدِّ الزِّنَا نِصْفَ حَدِّ الْحُرَّةِ خَمْسِيْنَ جَلْدَةً وَكَذٰلِكَ الْقَذْفُ وَشُرْبُ الْخَمْرِ وَالسُّكْرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کنیز اور غلام کو نصف حد یعنی پچاس کوڑے لگائے جائیں نیز قذف، شراب اور نشہ کا یہی حکم ہے اور یہ امام ابوحنیفہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا یہی قول ہے۔

۷۰۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَنَّهٗ جَلَدَ عَبْدًا فِیْ فِرْيَةٍ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ابوالزناد نے عمر بن عبد العزیز سے خبر دی کہ بے شک انہوں نے ایک غلام کو قذف کے جرم میں اسی کوڑوں کی سزا دی

قَالَ اَبُو الزِّنَادِ فَسَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ فَقَالَ اَدْرَكْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَالْخُلَفَاءَ هَلُمَّ جَرًّا فَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا ضَرَبَ عَبْدًا فِیْ فِرْيَةٍ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ۔

ابوالزناد فرماتے ہیں میں نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے سوال کیا تو انہوں نے کہا میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے خلفاء کا زمانہ پایا ہے میں نے کسی کو چالیس سے زیادہ کوڑے غلاموں کو لگاتے نہیں دیکھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يُضْرَبُ الْعَبْدُ فِی الْفِرْيَةِ اِلَّا

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اسی پر ہمارا عمل ہے کہ قذف میں غلام کو آزاد کی نصف

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَرْبَعِيْنَ جَلْدَةً نِصْفُ حَدِّ الْحُرِّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ

۷۰۳ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ وَسُئِلَ عَنْ حَدِّ الْعَبْدِ فِي الْخَمْرِ فَقَالَ بَلَغَنَا أَنَّ عَلَيْهِ نِصْفَ حَدِّ الْحُرِّ وَأَنَّ عُمَرَ وَعَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَابْنَ عَامِرٍ جَلَدُوْا عَبِيْدَهُمْ نِصْفَ حَدِّ الْحُرِّ فِي الْخَمْرِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ الْحَدُّ فِي الْخَمْرِ وَالسُّكْرِ ثَمَانُوْنَ وَحَدُّ الْعَبْدِ فِيْ ذٰلِكَ أَرْبَعُوْنَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حد یعنی چالیس کوڑے سزا ہے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حدیث بیان فرمائی کہ ان سے غلام کی حد کے بارے سوال کیا گیا تو انہوں نے جواباً فرمایا ہمیں روایت پہنچی ہے کہ غلام کی آزاد کے مقابلہ میں نصف حد ہے۔

حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت ابن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے غلاموں کو شراب پینے کے جرم میں آزاد کی نصف حد جاری فرماتے تھے

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان احادیث پر ہمارا عمل ہے کہ شراب اور نشہ کی حد اسی کوڑے ہے اور اس میں غلام کی چالیس کوڑے ہے یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ ۳۱۲۔ اَلْحَدُّ فِي التَّعْرِيْضِ

باب ۳۱۲، اشارۃً تہمت پر حد

۷۰۴ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الرِّجَالِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَجُلَيْنِ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ اسْتَبَّا فَقَالَ أَحَدُهُمَا مَا أَبِيْ بِزَانٍ وَلَا أُمِّيْ بِزَانِيَةٍ فَاسْتَشَارَ فِيْ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابو رجال محمد بن عبد الرحمٰن نے اپنی والدہ ماجدہ عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے خبر دی کہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں دو آدمی آپس میں جھگڑا پڑے اور تیزی میں کہنے لگا میرے والد زانی تھے اور نہ ہی میری والدہ زانیہ تھی۔

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سلسلہ میں مجلس مشاورت طلب کی تو

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَقَالَ قَائِلٌ مَدَحَ اَبَاهُ وَاُمَّهُ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ قَدْ كَانَ لِاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ مُدْحٌ سِوٰى هٰذَا نَرٰى اَنْ تَجْلِدَهُ الْحَدَّ فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ ثَمَانِيْنَ۔

شخص نے کہا اس آدمی نے ان کلمات سے اپنے والدین کی تعریف کی ہے، دوسرے نے کہا اس کے والدین میں اس کے علاوہ کوئی خوبی نہیں تھی، ہماری رائے یہ ہے کہ اس پر حد جاری کی جائے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر اسّی کوڑوں کی سزا نافذ کی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدِ اخْتَلَفَ فِيْ هٰذَا عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نَرٰى عَلَيْهِ حَدًّا مَدَحَ اَبَاهُ وَاُمَّهُ فَاَخَذْنَا بِقَوْلِ مَنْ دَرَاَ الْحَدَّ وَمِمَّنْ دَرَاَ الْحَدَّ وَمِمَّنْ دَرَاَ الْحَدَّ وَقَالَ لَيْسَ فِي التَّعْرِيْضِ جَلْدٌ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضرت سیدنا عمر بن خطاب سے اختلاف کیا۔ ان میں بعض نے اس شخص پر حد کو واجب نہ جانا کیونکہ اس نے اپنے والدین کی تعریف کی تھی، لہٰذا ہم حد کی نفی کرنے والوں کے قول پر عمل کرتے ہیں۔ حد کی نفی کرنے والوں میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔ اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام اعظم حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ ۳۱۳ - اَلْحَدُّ فِي الشَّرَابِ

باب ۳۱۳، شرابی پر حد

۷۰۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ اَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّيْ وَجَدْتُّ مِنْ فُلَانٍ رِيْحَ شَرَابٍ فَسَاَلْتُهُ فَزَعَمَ اَنَّهُ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے خبر دی کہ انہیں سائب بن یزید نے بیان کی حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور کہا میں فلاں سے شراب کی بو محسوس کرتا ہوں پھر میں نے اس سے سوال کیا تو اس نے کہا میں نے "طلاء" نامی

www.sirat-e-mustaqeem.com

شَرِبَ الطِّلَاءَ وَاَنَا سَائِلٌ عَنْهُ فَاِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ الْحَدَّ فَجَلَدَهُ الْحَدَّ۔

شراب پی ہے پس میں اسی کے بارے دریافت کرتا ہوں، اگر اس میں نشہ ہے تو اسے کوڑوں کی سزا دوں، چنانچہ اسے کوڑے لگائے گئے۔

نوٹ: "طلاء" انگور کی ہلکی سی شراب ہے جس سے نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔

۷۰۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدِ الدِّيْلِيُّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَنِي الْخَمْرِ يَشْرَبُهَا الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَرٰى اَنْ تَضْرِبَهُ ثَمَانِيْنَ فَاِنَّهُ اِذَا شَرِبَهَا سَكِرَ وَاِذَا سَكِرَ هَذٰى وَاِذَا هَذٰى اِفْتَرٰى اَوْ كَمَا قَالَ فَجَلَدَ عُمَرُ فِي الْخَمْرِ ثَمَانِيْنَ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ثور بن زید دیلی نے خبر دی کہ بیشک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی شخص کے شراب پینے کی حد کے سلسلہ میں مشورہ کیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے کہا میرا مشورہ ہے کہ اسے کوڑے لگائے جائیں کیونکہ وہ شراب پی کر مستی کے عالم میں غلیظ بکے گا تہمت لگائے گا (یا آپ نے ان الفاظ سے ملتے جلتے کلمات کہے) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے شراب کی حد میں سو کوڑے لگوائے۔

بَابُ ۳۱۴۔ شَرَابُ الْبِتْعِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

باب ۳۱۴، بدبودار شہد وغیرہ کی شراب

۷۰۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے خبر دی وہ حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شہد کی بدبودار شراب کے بارے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا ہر وہ شراب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۷۰۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ يَسَارٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْغُبَيْرَآءِ فَقَالَ لَا خَيْرَ فِيْهَا وَنَهٰى عَنْهَا فَسَاَلْتُ زَيْدًا مَا الْغُبَيْرَآءُ فَقَالَ السُّكُرْكَةُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جوار کی شراب کے بارے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس میں کوئی بہتری نہیں اور اس سے منع فرمایا پھر میں نے حضرت زید سے دریافت کیا "غبراء" کیا ہے تو انہوں نے کہا "وہ جوار کی شراب ہے" جو بے ہوش کر دیتی ہے۔

بَابُ ۳۱۵ تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْاَشْرِبَةِ

باب ۳۱۵، حرمتِ خمر اور مشروباتِ مکروہہ

۷۰۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ وَعْلَةَ الْمِصْرِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَهْدٰى رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَهَا قَالَ لَا فَسَارَّهٗ اِنْسَانٌ اِلٰى جَنْبِهٖ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ سَارَرْتَهٗ قَالَ اَمَرْتُهٗ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے ابو وعلہ مصری سے روایت کی کہ بے شک انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انگور کے پانی (نچوڑ) کا حکم معلوم کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مشک شراب کی لایا تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام ٹھہرا دیا ہے اس نے کہا! نہیں، اسی اثناء) میں اس کے پاس بیٹھے ہوئے کسی شخص نے راز دارانہ انداز میں کچھ کہا تو آپ نے فرمایا اس نے تجھے کیا کہا ہے، عرض کیا اس نے فروخت کر دینے کا اشارہ دیا ہے آپ نے فرمایا

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِبَيْعِهَا فَقَالَ إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا قَالَ فَفَتَحَ الرَّجُلُ الْمَزَادَتَيْنِ حَتَّى ذَهَبَ مَا فِيهِمَا۔

جس نے اسے حرام قرار دیا ہے اسی نے اس کی فروخت کو بھی حرام ٹھہرایا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ کے اس فرمان پر اس شخص نے مشک کا منہ کھول دیا اور مشک سے تمام شراب بہہ گئی۔

۱۰۷۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْعِرَاقِ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّا نَبْتَاعُ مِنْ ثَمَرِ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ وَالْقَصَبِ فَنَعْصِرُهُ خَمْرًا فَنَبِيعُهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَنِّي أَشْهِدُ اللهَ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتَهُ وَمَنْ سَمِعَ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَنِّي لَا آمُرُكُمْ أَنْ تَبْتَاعُوهَا وَلَا تَبْتَاعُوهَا وَلَا تَعْصِرُوهَا وَلَا تَسْقُوهَا فَإِنَّهَا رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ بیشک ایک عراقی شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا ہم کھجور، انگور اور گنا خرید کر ان سے شراب کشید کر کے فروخت کرتے رہتے ہیں۔

اس پر حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمایا میں تم پر اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور جو بھی کوئی جنوں اور انسانوں میں سے سُن رہا ہے گواہ بناتا ہوا، شراب کی خرید و فروخت اس کے نچوڑنے اور پلانے کی ہرگز اجازت نہیں دیتا کیونکہ یہ پلید ہے اور شیطانی فعل ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ مَا كَرِهْنَا شُرْبَهُ مِنَ الْأَشْرِبَةِ الْخَمْرِ وَالسُّكْرِ وَنَحْوِ ذَلِكَ فَلَا خَيْرَ فِي بَيْعِهِ وَلَا أَكْلِ ثَمَنِهِ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جن مشروبات کا پینا برا ہے ان کی فروخت اور ان کے روپے پیسے کا استعمال بھی برا ہے مثلاً شراب اور نشہ آور اشیاء وغیرہ کیونکہ ان کے استعمال میں کسی قسم کی بہتری نہیں۔

۱۰۷۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

شَرِبَ الْخَمْرَ ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِّمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ فَلَمْ يَسْقِهَا۔

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص نے شراب پینے سے توبہ نہ کی وہ آخرت میں شرابِ طہور پینے سے محروم رہے گا۔

۷۱۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اَسْقِيْ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَاَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فَضِيْخٍ وَتَمْرٍ فَاَتَاهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ الْخَمْرَةَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اَنَسُ قُمْ اِلٰى هٰذِهِ الْجِرَارِ فَاكْسِرْهَا فَقُمْتُ اِلٰى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِاَسْفَلِهٖ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ۔

حضرت امام مالک، رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح حضرت ابوطلحہ انصاری اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تر اور خشک کھجور کی شراب پلا رہا تھا کہ اسی اثناء میں ایک آدمی ہمارے پاس آیا اور اس نے حرمت خمر کی اطلاع دی تو (فوراً) حضرت ابوطلحہ بولے! انس اٹھو! ان مٹکوں کو توڑ دو، میں اٹھا اور اپنے موسلے سے برتنوں کو نیچے سے تھوڑنے لگا اور تمام توڑ ڈالے

قَالَ مُحَمَّدٌ النَّقِيْعُ عِنْدَنَا مَكْرُوْهٌ وَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّشْرَبَ مِنَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ جَمِيْعًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِذَا كَانَ شَدِيْدُ السُّكْرِ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک شراب کشید کرنا حرام، ہے خشک وتر کھجوروں اور انگوروں کا نچوڑ بھی حرام ہے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول ہے کہ جب نشہ آور ہو تو حرام ہے۔

بَابُ ۳۱۶۔ اَلْخَلِيْطَانِ

باب ۳۱۶ مخلوط شراب

۷۱۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الثِّقَةُ عِنْدِيْ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُبَابٍ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ایک ثقہ راوی نے بکیر بن عبداللہ بن اشج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ شُرْبِ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ جَمِیْعًا وَّالزَّهْرِ وَالرُّطَبِ جَمِیْعًا۔

عبدالرحمٰن بن حباب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خشک و تر کھجور اور انگور کے مشروب کو ملا کر پینے سے منع فرمایا ہے۔

۷۱۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ وَالزَّبِیْبُ جَمِیْعًا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خشک و تر کھجور کو انگور کے ساتھ ملا کر نچوڑنے سے منع فرمایا ہے۔

باب ۳۱۔ نَبِیْذُ الدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ

باب ۳۱، مشک اور مرتبان کی شراب

۷۱۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَاَقْبَلْتُ نَحْوَهٗ فَلَصَرَتْ قَبْلَ اَنْ اَبْلُغَهٗ فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالُوْا نَهٰی اَنْ یُّنْبَذَ فِی الدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت نافع نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی غزوہ میں خطاب فرمایا جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ خطاب فرما چکے تھے، میں نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے دریافت کیا کہ آپ نے کیا ارشاد فرمایا تو انہوں نے کہا حضور نے دُبّاء اور مزفّت میں شراب بنانے سے بھی منع فرما دیا ہے۔

(نوٹ): (دُبّاء مشک یا خشک کدو کے خول اور مزفّت مرتبان کو کہتے ہیں)

۷۱۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الْعَلَآءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد عبدالرحمٰن

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ فِى الدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

سے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تونبے (خول) اور مرتبان میں شراب بنانے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ ۳۱۸۔ نَبِيْذُ الطِّلَاءِ

باب ۳۱۸، بہت تیز شربت

۷۱۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِيْنَ قَدِمَ الشَّامَ شَكٰى اِلَيْهِ اَهْلُ الشَّامِ وَبَآءَ الْاَرْضِ وَثِقَلَهَا وَقَالُوْا لَا يَصْلُحُ لَنَا اِلَّا هٰذَا الشَّرَابُ فَقَالَ اشْرَبُوا الْعَسَلَ قَالُوْا لَا يَصْلُحُنَا الْعَسَلُ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ هَلْ لَّكَ اَنْ اَجْعَلَ لَكَ مِنْ هٰذَا الشَّرَابِ شَيْئًا لَّا يُسْكِرُ قَالَ نَعَمْ فَطَبَخُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهٗ فَاَتَوْا بِهٖ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَدْخَلَ اِصْبَعَهٗ فِيْهِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهٗ فَتَبِعَهٗ يَتَمَطَّطُ فَقَالَ هٰذَا الطِّلَاءُ مِثْلُ طِلَاءِ الْاِبِلِ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّشْرَبُوْهُ فَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ اَحْلَلْتَهَا وَاللّٰهِ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ مَآ اَحْلَلْتُهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں داؤد بن حصین نے واقد بن عمر بن سعد بن معاذ سے خبر دی وہ محمود بن لبید انصاری سے مروی ہیں کہ بیشک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب شام تشریف لائے تو شامیوں نے وہاں کی آب وہوا اور وبا کے غیر معتدل ہونے کی شکایت اور کہا اس مشروب کے بغیر ہمارے مزاج درست نہیں رہیں گے تو آپ نے فرمایا شہد استعمال کیا کرو، انہوں نے کہا ہمیں شہد موافق نہیں آتا، ان میں سے ایک شخص نے عرض کیا آپ ایسی چیز بنانے کی اجازت عنایت کیجئے جو نشہ آور نہ ہو فرمایا ہاں تو انہوں نے (کھجور) کا شیرہ پکایا یہاں تک کہ اس سے دو تہائی حصہ اڑ گیا اور ایک حصہ باقی رہا۔ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے انگلی سے ٹیسٹ کیا، پھر اپنے ہاتھ پر لیا تو وہ چپک گیا، آپ نے فرمایا یہ "طلاء" اونٹ کے "طلاء" کی مانند ہے اور آپ نے اس کے استعمال کی اجازت فرمادی۔

اس پر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا! اللہ کی قسم آپ نے اسے حلال ٹھہرایا ہے حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَا أُحِلُّ لَهُمْ شَيْئًا حَرَّمْتُهُ عَلَيْهِمْ وَلَا أُحَرِّمُ عَلَيْهِمْ شَيْئًا أَحْلَلْتُهُ لَهُمْ۔

عنہ نے فرمایا، قسم بخدا میں نے اسے حلال نہیں ٹھہرایا۔

الٰہی! میں نے ان پر ایسی کسی چیز کو حلال نہیں کیا جو تو نے حرام کی تھی اور نہ ہی میں نے ان پر ایسی کسی چیز کو حرام کر دیا ہے جسے تو نے حلال فرمایا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِشُرْبِ الطِّلَاءِ الَّذِي قَدْ ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ وَهُوَ لَا يُسْكِرُ فَأَمَّا كُلُّ مُعَتَّقٍ يُسْكِرُ فَلَا خَيْرَ فِيهِ۔

حضرت امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے ایسے "طلا" یعنی شیرہ کے پینے میں کوئی مضائقہ نہیں جس کا ایک تہائی حصہ بچے اور دو تہائی خشک ہو جائے بشرطیکہ وہ نشہ آور نہ ہو جائے، مگر ہر پرانی شراب جو نشہ آور ہو اس میں کسی قسم کی بہتری نہیں یعنی وہ حرام ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الْفَرَآئِضِ

باب ۳۱۹، تقسیم ترکہ

۷۱۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ فَرَضَ لِلْجَدِّ الَّذِيْ يَفْرِضُ لَهُ النَّاسُ الْيَوْمَ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ابن شہاب نے قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ بیشک حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دادا کو اتنا ہی ترکہ دلایا جتنا آج کل لوگ دے رہے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ فِي الْجَدِّ وَهُوَ قَوْلُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَبِهٖ تَقُوْلُ الْعَآمَّةُ وَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَاْخُذُ فِي الْجَدِّ بِقَوْلِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَلَا يُوَرِّثُ الْاِخْوَةَ مَعَهٗ شَيْئًا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں دادا کے بارے میں ہمارا اسی پر عمل ہے حضرت زید بن ثابت اور دیگر فقہاء کا یہی قول ہے البتہ حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دادا کے سلسلہ میں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قول پر عامل تھے، وہ دادا کی موجودگی میں بھائی کے لیے وارث میں کسی چیز کے قائل نہیں۔

۷۱۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ خَرْشَةَ عَنْ قَبِيْصَةَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت عثمان بن اسحاق بن خرشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی وہ قبیصہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

بْنِ ذُوَيْبٍ اَنَّهٗ قَالَ جَآءَتِ الْجَدَّةُ اِلٰى اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ تَسْاَلُهٗ مِيْرَاثَهَا فَقَالَ مَالَكِ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ مِنْ شَىْءٍ وَمَا عَلِمْنَا لَكِ فِىْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَارْجِعِىْ حَتّٰى اَسْاَلَ النَّاسَ قَالَ فَسَاَلَ النَّاسَ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَنْفَذَهٗ لَهَا اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ۔

ثُمَّ جَآءَتِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰى اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ تَسْاَلُهٗ مِيْرَاثَهَا فَقَالَ مَالَكِ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ مِنْ شَىْءٍ وَمَا كَانَ الْقَضَآءُ الَّذِىْ قُضِىَ بِهٖٓ اِلَّا لِغَيْرِكِ وَمَا اَنَا بِزَآئِدٍ فِى الْفَرَآئِضِ مِنْ شَىْءٍ وَلٰكِنْ هُوَ ذٰلِكَ السُّدُسُ فَاِنِ اجْتَمَعْتُمَا فِيْهِ بَيْنَكُمَا وَ

بن ذویب سے مروی ہیں کہ کسی فوت شدہ شخص کی نانی حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اپنا ترکہ لینے آئی، آپ نے فرمایا کتاب اللہ میں تیرا کوئی حصہ مذکور نہیں اور نہ ہی ہمارے علم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت میں تیرا کوئی حصہ مقرر ہے تم واپس جاؤ، یہاں تک کہ میں تحقیق کر لوں، پھر آپ نے صحابہ کرام سے دریافت کیا (تو اس پر) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا ایک شخص کی نانی بارگاہِ رسالت مآب میں حاضر ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے چھٹا حصہ دلایا تھا، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا تمہارے ساتھ اس واقعہ کا کوئی شاہد بھی ہے؟ تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی اسی طرح بیان کیا، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر حکم نافذ فرما دیا۔

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد حکومت میں ایک اور دادی اپنا ترکہ طلب کرنے آئی، آپ نے فرمایا کتاب اللہ میں تمہارا کوئی حصہ نہیں اور جو فیصلہ اس سے پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما چکے ہیں وہ دادی کے علاوہ نانی کے حق میں ہے اور میں میراث میں چھٹے حصہ پر زیادتی نہیں کر سکتا، اگر تم دونوں (دادی، نانی) موجود ہو تو (اس چھٹے حصہ کو) آپس میں تقسیم کر لو

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَيْنَكُمَا خَلَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا اجْتَمَعَتِ الْجَدَّتَانِ اُمُّ الْاُمِّ وَاُمُّ الْاَبِ فَالسُّدُسُ بَيْنَهُمَا وَاِنْ خَلَتْ بِهٖ اِحْدٰهُمَا فَهُوَ لَهَا وَلَا تَرِثُ مَعَهَا جَدَّةٌ فَوْقَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

ورنہ ایک ہونے کی صورت میں وہ چھٹا حصہ ہی لے گی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب ماں کی والدہ اور باپ کی والدہ دونوں موجود ہوں تو چھٹا حصہ دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا اور اگر ان میں سے ایک ہو تو وہ پورا (چھٹا حصہ) حاصل کرے گی البتہ ان کے ساتھ پر دادی اور پر نانی کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۲۔ مِيْرَاثُ الْعَمَّةِ

باب ۳۲، پھوپھی کی میراث

۷۲۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ كَانَ يَسْمَعُ اَبَاهُ كَثِيْرًا يَقُوْلُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ عَجَبًا لِلْعَمَّةِ وَلَا تَرِثُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں محمد بن ابو بکر بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے کئی بار سنا سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ تعجب ہے کہ پھوپھی کا وارث بھتیجا ہوتا ہے لیکن پھوپھی خود وارث نہیں ہوتی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِنَّمَا يَعْنِيْ عُمَرُ هٰذَا فِيْمَا نَرٰى اَنَّهَا تُوَرَّثُ لِاَنَّ ابْنَ الْاَخِ ذُوْ سَهْمٍ وَّلَا تَرِثُ لِاَنَّهَا لَيْسَتْ بِذَاتِ سَهْمٍ وَنَحْنُ نَرْوِيْ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُمْ قَالُوْا فِي الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ اِذَا لَمْ يَكُنْ ذُوْ سَهْمٍ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد سے کہ بھتیجا تو حصہ داروں میں شامل ہے مگر پھوپھی ان میں شامل نہیں، اور ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود حضرت علی بن ابو طالب، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہے جب "کوئی اور حصہ دار اور عصبہ، موجود نہ ہو

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَلَا عَصَبَةٌ فَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ وَالْعَمَّةِ الثُّلُثَانِ وَحَدِيثٌ يَرْوِيهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهُ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الدَّاحِ مَاتَ وَلَا وَارِثَ لَهُ فَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَكَانَ ابْنُ أُخْتِهِ مِيرَاثَهُ۔

وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يُوَرِّثُ الْعَمَّةَ وَالْخَالَةَ وَذَوِي الْقَرَابَاتِ بِقَرَابَتِهِمْ وَكَانَ مِنْ أَفْقَهِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَأَعْلَمِهِمْ بِالرِّوَايَةِ۔

۷۲۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ عَجْلَانَ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ مَوْلًى لِقُرَيْشٍ كَانَ قَدِيمًا يُقَالُ لَهُ ابْنُ مِرْسِيٍّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمَّا صَلَّى صَلَاةَ الظُّهْرِ قَالَ يَرْفَأُ هَلُمَّ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لِكِتَابٍ كَانَ كَتَبَهُ فِي شَأْنِ الْعَمَّةِ يَسْأَلُ عَنْهُ يَسْتَخِيرُ اللهَ فِيهِ هَلْ لَهَا مِنْ شَيْءٍ فَأَتَى بِهِ يَرْفَأُ ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ فِيهِ مَاءٌ أَوْ قَدَحٍ فَمَحَا ذٰلِكَ الْكِتَابَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَوْ رَضِيَكِ اللهُ أَقَرَّكِ لَوْ رَضِيَكِ اللهُ أَقَرَّكِ۔

توخالہ کو ۱/۳ اور پھوپھی کو ۲/۳ ترکہ سے ملے گا نیز وہ حدیث جو اہل مدینہ سے مروی ہے اسے مخالف رد کرنے کی جرأت نہیں رکھتے، کیونکہ جب ثابت بن دحداح فوت ہوئے تو اُن کا کوئی وارث نہیں تھا، تو ان کا ترکہ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دلایا۔

نیز حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھوپھی خالہ اور تمام ذوی الارحام کو ان کی قرابت کے مطابق وراثت دلاتے تھے، جو اہل مدینہ میں بہت بڑے فقیہ اور محدث اعظم تھے۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں محمد بن ابوبکر نے عبدالرحمٰن بن حنظلہ بن عجلان الزرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ انہیں قریش کے ایک آزاد کردہ عمر رسیدہ غلام ابن مرسی نے خبر دی کہ میں حضرت سیدنا عمر بن خطاب کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے نماز ظہر ادا کی اور اپنے خادم یرقاء سے فرمایا، وہ کتاب لاؤ، وہ تحریر آپ نے پھوپھی کی وارثت کے سلسلہ میں لکھی تھی تاکہ اس سلسلہ میں لوگوں سے معلومات حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ سے استخارہ کریں، کہ آیا پھوپھی کا وراثت میں بھی حصہ ہے؟ یرقاء وہ تحریر لائے، پھر آپ نے پانی کی ایک پلیٹ یا پیالہ طلب فرمایا جس سے آپ نے وہ تحریر دھو ڈالی، پھر آپ نے دو مرتبہ فرمایا اگر ترے لیے اللہ تعالیٰ چاہتا تو تیرا حصہ قائم فرماتا لَوْ رَضِيَكِ اللهُ أَقَرَّكِ،

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ ۳۲۱ - النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يُوْرَثُ

۷۲۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَاجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقْسَمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَّا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَآئِيْ وَ مُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

۷۲۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ زُبَيْرٍ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ نِسَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَدْنَ اَنْ يَّبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ يَسْاَلْنَهٗ مِيْرَاثَهُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُنَّ عَآئِشَةُ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ۔

بَابُ ۳۲۲ - لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ

باب ۳۲۱، کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی وارث ہوا؟

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزناد نے اعرج سے خبر دی، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری وارثت روپے پیسے کی صورت میں تقسیم نہیں ہوگی میری ازواج کے نان ونفقہ اور عاملوں کے وظیفہ کے بعد جو کچھ موجود ہو وہ صدقہ ہے۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی وہ حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال فرمایا تو امہات المومنین نے چاہا کہ حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وراثت میں سے اپنا حصہ لینے کے لیے بھیجا جائے، تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے امہات المومنین سے فرمایا، کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں جو کچھ ہم نے چھوڑا وہ صدقہ ہے۔

باب ۳۲۲، مسلمان، کافر کا وارث نہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

۷۲۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَالْكُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ يَتَوَارَثُوْنَ بِهٖ وَاِنِ اخْتَلَفَتْ مِلَلُهُمْ يَرِثُ الْيَهُوْدِيُّ النَّصْرَانِيَّ وَالنَّصْرَانِيُّ الْيَهُوْدِيَّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

۷۲۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ عُقَيْلٌ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ عَلِيٌّ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت علی بن حسین بن علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عمر بن عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا، وہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان، کافر کا وارث نہیں ہوگا اور نہ کافر مسلمان کا وارث ہوگا۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے، مسلمان، کافر کا وارث نہ ہوگا اور نہ کافر مسلمان کا وارث ہوگا، کفر ایک متحدہ ملت ہے وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اگرچہ مختلف مذہب ہوں تو یہودی کا وارث نصرانی ہوگا اور نصرانی کا وارث یہودی۔

حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا یہی قول ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ابن شہاب سے انہوں نے حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہمیں خبر دی، اور فرمایا ابو طالب کے وارث عقیل اور طالب ہوئے لیکن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارث نہیں ہوئے۔

بَابُ ۳۲۳۔ مِيْرَاثُ الْوَلَاءِ

باب ۳۲۳، ولاء کی وراثت

۷۲۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ ابْنَ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الْعَاصَ بْنَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبد اللہ بن ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حدیث بیان کی کہ بیشک عبد الملک بن ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے انہیں خبر دی کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ بیشک عاص بن ہشام فوت

www.sirat-e-mustaqeem.com

عِشَامٍ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنِيْنَ لَهُ ثَلَاثَةً
اِبْنَيْنِ لِاُمٍّ وَرَجُلًا لِعِلَّةٍ فَهَلَكَ اِحْدَى
الْاِبْنَيْنِ الَّذِيْنَ هُمَا لِاُمٍّ وَتَرَكَ مَالًا
وَمَوَالِيَ فَوَرِثَهُ اَخُوْهُ لِاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ
مَالَهٗ وَوَلَاءَ مَوَالِيْهِ ثُمَّ هَلَكَ اَخُوْهُ
وَتَرَكَ ابْنَهٗ وَاَخَاهُ لِاَبِيْهِ فَقَالَ
ابْنُهٗ قَدْ اَحْرَزْتُ مَا كَانَ اَبِيْ اَحْرَزَ
مِنَ الْمَالِ وَوَلَاءِ الْمَوَالِيْ وَقَالَ اَخُوْهُ
لَيْسَ كُلُّهٗ لَكَ اِنَّمَا اَحْرَزْتَ الْمَالَ
فَاَمَّا وَلَاءُ الْمَوَالِيْ فَلَا اَرَايْتَ لَوْ
هَلَكَ اَخِي الْيَوْمَ اَلَسْتُ اَرِثُهٗ اَنَا
فَاخْتَصَمَا اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ
فَقَضٰى لِاَخِيْهِ بِوَلَاءِ
الْمَوَالِيْ۔

ہوئے اور اس نے تین بیٹے چھوڑے ان میں تو والدہ کی طرف سے حقیقی بھائی تھے اور ایک سوتیلا تھا، حقیقی بھائیوں میں سے ایک فوت ہوگیا، اس نے مال اور غلام چھوڑے، والدین کی طرف سے حقیقی بھائی اس کے مال، ولا اور غلاموں کا وارث بن گیا، پھر وہ بھائی بھی فوت ہوگیا، اس نے اپنا بیٹا اور سوتیلا بھائی چھوڑا، بیٹے نے کہا میں اپنے باپ کے غلاموں کی ولا کا وارث ہوں، اس کے بھائی نے کہا تو ہر چیز کا مالک نہیں ہوسکتا، تو صرف مال کا مالک بن سکتا ہے۔ ولاء کا مالک نہیں ہو سکتا، اگر آج میرا بھائی فوت ہوتا تو کیا میں اس کا وارث نہ ہوتا؟ پھر وہ دونوں حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں فیصلہ لے گئے تو آپ نے سوتیلے بھائی کو ولا دلائی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ
اَلْوَلَاءُ لِلْاَخِ مِنَ الْاَبِ دُوْنَ
بَنِي الْاَخِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ولا علاتی بھائی کو پہنچتی ہے البتہ بھائی کی موجودگی میں بھتیجے کو نہیں پہنچی حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے

۷۲۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ
اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ اَبَانَ بْنِ
عُثْمَانَ فَاخْتَصَمَ اِلَيْهِ نَفَرٌ مِّنْ
جُهَيْنَةَ وَنَفَرٌ مِّنْ بَنِي الْحَارِثِ
بْنِ الْخَزْرَجِ وَكَانَتِ امْرَاَةٌ
مِّنْ جُهَيْنَةَ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبد اللہ بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ بے شک انہیں ان کے والد ماجد نے خبر دی کہ وہ حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ، وہاں قبیلہ جہنیہ کا ایک شخص اور بنی حارث بن خزرج کے چند آدمی جھگڑتے ہوئے آئے، ان کا مسئلہ یہ تھا کہ بنو حارث کے ایک

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ كُلَيْبٍ فَمَاتَتْ فَوَرِثَهَا ابْنُهَا وَزَوْجُهَا وَتَرَكَتْ مَالًا وَمَوَالِيَ ثُمَّ مَاتَ ابْنُهَا فَقَالَ وَرَثَتُهُ لَنَا وَلَاءُ الْمَوَالِي وَقَدْ كَانَ ابْنُهَا أَحْرَزَهُ وَقَالَ الْجُهَنِيُّونَ لَيْسَ كَذَلِكَ إِنَّمَا هُمْ مَوَالِي صَاحِبَتِنَا فَإِذَا مَاتَ وَلَدُهَا فَلَنَا وَلَاؤُهُمْ وَنَحْنُ نَرِثُهُمْ فَقَضَى أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ لِلْجُهَنِيِّينَ بِوَلَاءِ الْمَوَالِي۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا أَيْضًا نَأْخُذُ إِذَا انْقَرَضَ وَلَدُهَا الذُّكُورُ رَجَعَ الْوَلَاءُ وَمِيرَاثُ مَنْ مَاتَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ مَوَالِيهَا إِلَى عَصَبَتِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۷۲۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي مُخَبِّرٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ عَبْدٍ لَهُ وَلَدٌ مِنِ امْرَأَةٍ حُرَّةٍ لِمَنْ وَلَاؤُهُمْ قَالَ إِنْ مَاتَ أَبُوهُمْ وَهُوَ عَبْدٌ لَمْ يُعْتَقْ فَوَلَاؤُهُمْ لِمَوَالِي أُمِّهِمْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ إِنْ أُعْتِقَ أَبُوهُمْ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ حُرًّا وَوَلَاؤُهُمْ لِمَوَالِي أَبِيهِمْ

شخص سے ایک عورت کا نکاح ہوا جس کا نام ابراہیم بن کلیب تھا، عورت فوت ہوگئی، اس نے مال اور کچھ غلام چھوڑے، اس کا بیٹا اور شوہر وارث بنے، پھر بیٹا بھی فوت ہوگیا، تو اس کے ورثاء نے ولا کا مطالبہ کر دیا، کیونکہ وہ بیٹا قابض تھا، جہنی کہنے لگے، ایسا نہیں ہوگا، ولا کے تو ہم مستحق ہیں، کیونکہ غلام تو ہمارے قبیلہ کی عورت کے ہیں، جب اس کا بیٹا فوت ہوگیا، تو اس کی ولا کے ہم ہی مستحق ہیں چنانچہ حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ غلاموں کی ولاء پر جہنیوں کا حق ہے

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب بیٹا فوت ہو جائے گی تو اس کی ولاء اور میراث جو عصبات بعد میں فوت ہوں تو انہیں پہنچتی ہے حضرت سیدنا امام ابو حنیفہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا یہی قول ہے۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے حضرت مخبر نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ ان سے مسئلہ دریافت کیا گیا، اگر ایک غلام کا لڑکا آزاد عورت کے بطن سے ہو تو اس کی ولاء کا مستحق کون ہوگا؟ انہوں نے فرمایا اگر ان کا باپ ایسی کیفیت میں فوت ہو کہ وہ آزاد نہیں تھا تو اس کی والدہ کے ورثاء کو ملے گی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے، کہ اگر ان کا والد وصال سے پہلے آزاد ہو چکا ہو تو ولاء اس کے باپ کے ورثاء کو

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

ملے گی۔

حضرت سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۲۴۔ مِیْرَاثُ الْحَمِیْلِ

باب ۳۲۴، حمیل کی میراث

(دارالحرب سے قیدی بچہ کو لایا جائے)

۷۲۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا بُكَیْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ اَبٰی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ یُّوَرِّثَ اَحَدٌ مِنَ الْاَعَاجِمِ اِلَّا مَا وُلِدَ فِی الْعَرَبِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں بکیر بن عبداللہ بن اشج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ حضرت سیدنا فاروق اعظم بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عجمی کو ترکہ دلانے سے انکار فرمایا مگر یہ کہ وہ عرب شریف میں پیدا ہوا ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا یُوَرَّثُ الْحَمِیْلُ الَّذِیْ یُسْبٰی وَتُسْبٰی مَعَهٗ اِمْرَاَةٌ فَتَقُوْلُ هُوَ وَلَدِیْ اَوْ تَقُوْلُ هُوَ اَخِیْ اَوْ یَقُوْلُ هِیَ اُخْتِیْ وَلَا نَسَبٌ مِنَ الْاَنْسَابِ یُوَرَّثُ اِلَّا بِبَیِّنَةٍ اِلَّا الْوَالِدُ فَاِنَّهٗ اِذَا ادَّعَی الْوَالِدُ اَنَّهٗ ابْنُهٗ وَصَدَّقَهٗ فَهُوَ ابْنُهٗ وَلَا یُحْتَاجُ هٰذَا اِلٰی بَیِّنَةٍ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ الْوَلَدُ عَبْدًا فَیُكَذِّبُهٗ مَوْلَاهُ بِذٰلِكَ فَلَا یَكُوْنُ ابْنَ الْاَبِ مَا دَامَ عَبْدًا حَتّٰی یُصَدِّقَهُ الْمَوْلٰی وَالْمَرْاَةُ اِذَا ادَّعَتِ الْوَلَدَ وَشَهِدَتِ امْرَاَةٌ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ حمیل یعنی وہ بچہ جو دارالحرب سے قیدی لایا جائے وہ وارث نہیں ہوگا جب کہ اس کے ساتھ کوئی عورت بھی ہو اور وہ کہے یہ میرا بیٹا ہے یا کہے یہ میرا بھائی ہے یا بہن ہے تو محض کسی کے اقرارِ نسب پر بلا شہادت وہ وراثت کا حق دار نہیں ٹھہرایا جاسکتا سوائے باپ کے، وہ اس لیے کہ جب باپ دعویٰ کرے یہ میرا بیٹا ہے اور وہ بچہ اس کی تصدیق کرے کہ ہاں یہ میرا باپ ہے تو وہ اسی کا بیٹا تسلیم کیا جائے گا اس کے لیے کسی شہادت کی ضرورت نہیں، البتہ جب باپ غلام ہوگا اور اس کا مالک انکار کرے، ایسی صورت میں وہ باپ کا بیٹا نہ ہوگا، جب تک مالک اس کی تصدیق نہ کرے، اور جب عورت بچہ کا دعویٰ کرے کہ یہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

حُرَّةٌ مُسْلِمَةٌ عَلَى اَنَّهَا وَلَدَتْهُ لِصَدِّقُهَا وَهُوَ حُرٌّ فَهُوَ ابْنُهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

اسی کا بیٹا ہے اس پر ایک آزاد عورت تصدیق کر کہ یہ اسی کا ہے تو وہ بیٹا اسی کا تسلیم کیا جائے گا یہی امام اعظم ابو حنیفہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ ۳۲۵۔ فَضْلُ الْوَصِيَّةِ

باب ۳۲۵، وصیت کی فضیلت

۷۳۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَحَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَهٗ شَيْءٌ يُوْصِيْ فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ عِنْدَهٗ مَكْتُوْبَةٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ هٰذَا حَسَنٌ جَمِيْلٌ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان کے لیے مناسب نہیں کہ اس کے پاس ایسی چیز ہو جس میں وصیت کرنا ضروری ہے تو وہ دو راتیں بھی بلا وصیت تحریر کردہ گزار دے

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہ بہت ہی عمدہ بات ہے

بَابُ ۳۲۶۔ اَلرَّجُلُ يُوْصِيْ عِنْدَ مَوْتِهٖ بِثُلُثِ مَالِهٖ

باب ۳۲۶، بوقت وصال تہائی مال کی وصیت

۷۳۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ هٰهُنَا غُلَامًا يُفَاعًا مِّنْ غَسَّانَ وَوَارِثُهٗ بِالشَّامِ وَلَهٗ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابوبکر بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حدیث بیان کی کہ انہیں ان کے والد ماجد نے خبر دی کہ انہیں عمرو بن سلیم زرقی نے بتایا: حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا گیا کہ یہاں ایک غسانی قریب البلوغ لڑکا ہے اور اس کے ورثاء شام میں ہیں وہ مال رکھتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَالٌ وَلَيْسَ مِنْهَا إِلَّا ابْنَةُ عَمٍّ
لَهُ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ مُرُوهُ فَلْيُوصِ
لَهَا قَالَ فَأَوْصَى لَهَا بِمَالٍ يُقَالُ
لَهُ بِئْرُ جُشَمَ قَالَ عُمَرُو
بْنُ سَلِيمٍ فَبِعْتُ ذَلِكَ الْمَالَ
بِثَلَاثِينَ أَلْفًا بَعْدَ ذَلِكَ وَ
ابْنَةُ عَمِّهِ الَّتِي أَوْصَى لَهَا
هِيَ أُمُّ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ۔

ہے مگر یہاں اس کی چچا زاد ہمشیرہ کے سوا اور کوئی نہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسے کہیں کہ وہ اپنی چچا زاد ہمشیرہ کے لیے وصیت کر دے۔ چنانچہ اس نے بیر جشم کی وصیت کی، حضرت عمرو بن سلیم کا بیان ہے کہ بعدہ وہ کنواں تیس ہزار میں میں نے فروخت کیا، کیونکہ جس چچا زاد ہمشیرہ کے لیے اس نے وصیت کی تھی وہ عمرو بن سلیم ہی کی والدہ ماجدہ تھیں

۷۳۲ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا
ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ
بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَنِي
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ
يَعُودُنِي مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ بَلَغَ مِنِّي
الْوَجَعُ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ
وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي أَفَأَ
تَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا
قَالَ فَبِالثُّلُثِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ
إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ
خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً
يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے عامر بن سعد بن ابو وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں شدید بیمار تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ دیکھ رہے ہیں میں بیمار ہوں، میرے پاس مال و دولت ہے اور میری وارث صرف ایک بیٹی ہے کیا میں دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں میں عرض کیا، نصف صدقہ کر سکتا ہوں؟ فرمایا نہیں میں نے پھر عرض کیا تہائی صدقہ کر دوں؟ تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تہائی مال! اگرچہ مال کم ہو یا زیادہ! البتہ اگر تم اپنے ورثاء کے لیے مال چھوڑو! تو یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ انہیں مفلس چھوڑو! اور وہ لوگوں سے مانگتا پھرے، تم اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ امْرَأَتِكَ

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى بَعْدَ أَصْحَابِيْ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى إِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ دَرَجَةً وَّرَفْعَةً وَلَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى تَنْفَعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِيْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مَّاتَ بِمَكَّةَ۔

لیے جو بھی خرچ کرو گے اس کا تمہیں اجر دیا جائے گا، یہاں تک کہ جو تم اپنی بیوی کو کھانا دیتے ہو (اس کا بھی تمہیں اجر ملے گا)

حضرت سعید بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا میں اپنی علالت کے باعث صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے پیچھے رہ جاؤں گا آپ نے فرمایا تم پیچھے نہیں رہو گے، تم نے جو بھی عمل صالح خدا کی رضا و خوشنودی کے لیے کرو گے اللہ تعالیٰ اُن کے سبب تمہارے درجات بلند فرمائے گا، ممکن ہے تم زندہ رہو اور تمہارے سبب اللہ تعالیٰ ایک قوم کو نفع پہنچائے اور دوسری قوم کو نقصان میں ڈالے، (اس ارشاد میں بشارت تھی کہ اس بیماری کے باعث تمہارا انتقال نہیں ہوگا بلکہ تم عرصہ دراز تک زندہ رہو گے اور مسلمانوں کی عزت کا باعث بنو گے اور دشمنانِ اسلام کو تمہارے ہاتھوں ذلت اٹھانا پڑے گی چنانچہ آپ پر اللہ تعالیٰ فتوحات کا دروازہ کھول دیا اور مسلمانوں کو نفع اور کفار کو بڑا نقصان اٹھانا پڑا) پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی یا اللہ! میرے صحابی کی ہجرت کو کامل فرما دے تارنہیں ہجرت کے باعث کوئی نقصان نہ اٹھائیں البتہ سعد بن خولہ کے لیے اظہار افسوس کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ان کا وارث بنایا تھا اگر وہ مکہ مکرمہ میں انتقال کریں

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے اس آخری کلمہ میں اشارہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ صرف میری تندرستی کی بشارت دی بلکہ فرمایا تم زندہ رہو گے اور سعد بن خولہ جو تندرست ہیں ان کا مکہ مکرمہ میں وصال ہو جائے گا اور تم اس کے وارث بنو گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ (تابش قصوری)

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْوَصَايَا جَائِزَةٌ فِي ثُلُثِ مَالِ الْمَيِّتِ بَعْدَ قَضَاءِ دَيْنِهٖ وَ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يُّوْصِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَاَجَازَتْهُ بَعْدَ مَوْتِهٖ فَهُوَ جَائِزٌ وَلَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَّرْجِعُوْا بَعْدَ اِجَازَتِهِمْ وَاِنْ رَدُّوْا رَجَعَ ذٰلِكَ اِلَى الثُّلُثِ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ فَلَهٗ يَجُزْ لِاَحَدٍ وَصِيَّةٌ بِاَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ اِلَّا اَنْ يُّجِيْزَ الْوَرَثَةُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کا قرض ادا کرنے کے بعد تہائی مال میں وصیت جائز ہے تہائی مال سے زیادہ میں وصیت جائز نہیں اگر مرنے والے نے اس سے زیادہ کی وصیت کی اور ورثاء بخوشی قبول کرلیں تو جائز ہو گی، نیز بعد از اجازت ورثاء کا رجوع کرنا جائز نہیں اگر ابتدا ہی میں انکار کر دیں تو وصیت صرف تہائی میں ہی نافذ ہو گی کیونکہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وصیت تہائی مال میں کرو اور یہ تہائی بہت ہے، لہٰذا کسی اور کے لیے قطعاً جائز نہیں کہ تہائی سے زیادہ کی وصیت کو جائز ٹھہرائے، ہاں ورثاء منظور کریں تو جائز ہے۔ یہی حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے (رحمہم اللہ تعالیٰ)

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الْاِيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

بَابُ ۳۲۷
وَاَدْنٰى مَا يُجْزِئُ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ

۷۳۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكَفِّرُ عَنْ يَمِيْنِهٖ بِاِطْعَامِ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ اِنْسَانٍ مُدًّا مِّنْ حِنْطَةٍ وَكَانَ يُعْتِقُ الْجَوَارِيَ اِذَا وَكَّدَ فِي الْيَمِيْنِ۔

۷۳۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ اَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ اِذَا اَعْطَوُا الْمَسَاكِيْنَ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ اَعْطَوْا مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ بِالْمُدِّ الْاَصْغَرِ وَرَاَوْا اَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنْهُمْ۔

۷۳۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِيَمِيْنٍ فَوَكَّدَهَا ثُمَّ حَنِثَ فَعَلَيْهِ عِتْقُ رَقَبَةٍ اَوْ كِسْوَةُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ وَمَنْ حَلَفَ بِيَمِيْنٍ وَلَمْ يُؤَكِّدْهَا

باب ۳۲۷۔ قسم کے کفارہ کی کم مقدار؟

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی قسم کے کفارہ میں دس مساکین کو کھانا کھلایا کرتے تھے، ہر ایک شخص کو ایک مُد (دو کلو) گندم دیا کرتے اور جب ایک قسم میں تکرار ہوتا تو ایک کنیز آزاد کرتے۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو قسم کا کفارہ یوں ادا کرتے ہوئے دیکھا، وہ ایک مُد گندم چھوٹے پیمانے سے ادا کرنے کو کافی خیال کرتے تھے۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جس نے قسم مؤکد کی، پھر اسے توڑ دیا، اس پر ایک غلام کا آزاد کرنا یا دس مساکین کو کھانا دینا واجب ہے اور جس نے

حَنِثَ فَعَلَيْهِ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ مُدٌّ مِّنْ حِنْطَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ۔

قسم کو مؤکد نہ کیا، مگر توڑ دی تو اس پر دس مساکین کا کھانا واجب ہے، ہر مسکین کے لیے ایک مُد گندم ہے، پھر جسے گندم ادا کرنے کی استطاعت نہ ہو وہ تین روز سے رکھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ غَدَآءً وَّ عَشَآءً اَوْ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ اَوْ صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں دس مساکین کو صبح و شام کھانا کھلایا جائے یا نصف صاع گندم یا ایک صاع چھوہارے یا جو ادا کرے۔ (نصف صاع دو کلو اور کامل صاع چار کلو وزن کے برابر ہے)

۷۳۶ اَخْبَرَنَا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ السَّبِيْعِيِّ عَنْ يَّرْفَا مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا يَرْفَا اِنِّيْ اَنْزَلْتُ مَالَ اللّٰهِ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ مَالِ الْيَتِيْمِ اِنِ احْتَجْتُ اَخَذْتُ مِنْهُ فَاِذَا يَسَّرْتُ رَدَدْتُهُ وَاِنِ اسْتَغْنَيْتُ اِسْتَعْفَفْتُ وَاِنِّيْ قَدْ وَلِيْتُ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ اَمْرًا عَظِيْمًا فَاِذَا اَنْتَ سَمِعْتَنِيْ اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَلَمْ اُمْضِهَا فَاَطْعِمْ عَنِّيْ عَشَرَةَ مَسَاكِيْنَ خَمْسَ اَصْوُعٍ بُرٍّ بَيْنَ كُلِّ مِسْكِيْنٍ صَاعٌ۔

حضرت سلام بن سلیم حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابو اسحاق سُبیعی نے حضرت یَرفا سے جو حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے، کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یَرفا اللہ تعالیٰ نے مجھے بیت اللہ کا متولی بنایا ہے، اسے میں یتیم کے مال کی طرح خیال کرتا ہوں۔ اگر ضرورت پڑے تو اس میں سے لے لیتا ہوں اور جب میرے پاس مال آجاتا ہے تو میں (بیت المال میں) واپس کر دیتا ہوں۔ جب غنی ہوتا ہوں تو (بیت المال سے) بچتا ہوں۔ کیونکہ مسلمانوں کی عظیم ذمہ داریاں میرے سپرد ہیں۔ پس اگر مجھے قسم اٹھاتے سنو! اور میں اسے پورا نہ کر سکوں تو میری طرف سے دس مساکین کو کھانا کھلا دیا کریں یا پانچ صاع گندم اس طرح دینا کہ ہر مسکین کو نصف صاع حاصل ہو۔

۷۳۷ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ

حضرت یونس بن ابو اسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ ہمیں ابو اسحاق نے یسار بن نمیر سے حدیث

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ يَرْفَاءَ غُلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عُمَرَ قَالَ لَهُ اَنَّ عَلَيَّ اَمْرًا مِنْ اَمْرِ النَّاسِ جَسِيْمًا فَاِذَا رَاَيْتَنِيْ قَدْ حَلَفْتُ عَلٰى شَيْءٍ فَاَطْعِمْ عَنِّيْ عَشَرَةَ مَسَاكِيْنَ كُلَّ مِسْكِيْنٍ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ۔

بیان کی اور وہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام یَرفا سے مروی ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے فرمایا مجھ پر لوگوں کے اہم حقوق ہیں جب تم دیکھو کہ میں نے کسی معاملہ میں قسم کھائی ہے تو میری طرف سے دس مساکین کو کھانا کھلا دیا کریں اور ہر مسکین کو نصف صاع گندم ادا کریں۔

۷۳۸ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَرَ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ بِنِصْفِ صَاعٍ لِّكُلِّ مِسْكِيْنٍ۔

حضرت سفیان بن عُیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت منصور بن معتمر سے خبر دی وہ شقیق بن سلمہ سے مروی ہیں کہ یسار بن نمیر نے روایت کیا ہے کہ بیشک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم فرمایا کہ ان کی قسم کا کفارہ ہر مسکین کو نصف صاع دیا جائے۔

۷۳۹ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ مِّنَ الْكَفَّارَاتِ فِيْهِ اِطْعَامُ الْمَسَاكِيْنِ نِصْفُ صَاعٍ لِّكُلِّ مِسْكِيْنٍ۔

حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں عبد الکریم سے خبر دی وہ مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہر قسم کے کفارہ میں مساکین کو کھلانا کھلانا ہے اور ہر ایک کے لیے نصف صاع گندم ہے۔

بَابُ ۳۲۸۔ اَلرَّجُلُ يَحْلِفُ بِالْمَشْيِ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ

باب ۳۲۸۔ بیت اللہ شریف تک پیدل پہنچنے کی قسم

۷۴۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمَّتِهٖ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّهَا كَانَتْ جَعَلَتْ عَلَيْهَا مَشْيًا اِلٰى مَسْجِدِ قُبَآءَ فَمَاتَتْ وَلَمْ تَقْضِهٖ فَاَفْتٰى ابْنُ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے حضرت عبد اللہ بن ابو بکرہ نے اپنی پھوپھی صاحبہ سے خبر دی وہ اپنی دادی جان سے حدیث بیان کرتی ہیں کہ اس نے مسجد قباء شریف تک پیدل پہنچنے کی قسم کھائی، مگر وہ فوت ہو گئی، اور اپنی قسم پوری نہ کر

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَبَّاسٍ اِبْنَتُهَا اَنْ تَمْشِيَ عَنْهَا۔

سکیں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فتویٰ دیا کہ اس کی بیٹی ماں کی طرف سے وہاں تک پیدل سفر کرے۔

۴۷۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَبِيْبَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَجُلٍ وَاَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ يَقُوْلُ عَلَيَّ الْمَشْيُ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَا يُسَمِّيْ نَذْرًا شَيْئًا فَقَالَ الرَّجُلُ هَلْ لَكَ اِلٰى اَنْ اُعْطِيَكَ هٰذَا الْجَرْوَ وَالْجَرْوُ قِثَّاءٌ فِيْ يَدِهٖ وَتَقُوْلُ عَلَيَّ مَشْيٌ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقُلْتُ نَعَمْ فَقُلْتُهٗ فَمَكَثْتُ حِيْنًا حَتّٰى عَقَلْتُ فَقِيْلَ لِيْ اَنَّ عَلَيْكَ مَشْيًا اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ فَجِئْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ مَشْيٌ فَمَشَيْتُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن ابی حبیبہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا میں نے بچپن میں ایک آدمی سے کہا اگر کوئی شخص کہے کہ مجھ پر بیت اللہ شریف پیدل جانا واجب ہے اور اس نے بطور نذر نہیں کہا! تو اس پر کوئی کفارہ وغیرہ لازم نہیں پھر فرمایا اگر کسی شخص نے کہا کہ میں یہ لاٹھی تجھے دیتا ہوں ابھی یہ لاٹھی اسی کے ہاتھ میں تھی کہ اس نے کہا تم یہ کہو کہ مجھے بیت اللہ شریف تک پیدل جانا واجب ہے میں نے ہاں کہہ دیا، کچھ دیر بعد مجھے سمجھ آئی تو لوگوں نے کہا تمہارا بیت اللہ شریف تک پیدل جانا واجب ہے تو میں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آیا، اور اس بارے میں دریافت کیا، آپ نے فرمایا، تمہارا وہاں تک پیدل جانا واجب ہے چنانچہ میں نے پیدل حاضری دی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ جَعَلَ عَلَيْهِ الْمَشْيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ لَزِمَهُ الْمَشْيُ اِنْ جَعَلَهٗ نَذْرًا اَوْ غَيْرَ نَذْرٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے، کہ جس شخص نے اپنی ذات پر بیت اللہ شریف تک پیدل جانا واجب کر لیا اس پر پیدل جانا ہی لازم ہے بطور نذر ہو یا بلا نذر، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا یہی قول ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب ۳۲۹۔ مَنْ جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَشْيَ ثُمَّ عَجَزَ

باب ۳۲۹ جو شخص نذر پوری نہ کر سکے

۷۴۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ اُذَيْنَةَ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ جَدَّةٍ لِّيْ عَلَيْهَا مَشْيٌ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ عَجَزَتْ فَاَرْسَلَتْ مَوْلًى لَهَا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لِيَسْاَلَهٗ وَ خَرَجْتُ مَعَ الْمَوْلٰى فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مُرْهَا فَلْتَرْكَبْ ثُمَّ الْتَمِشْ مِنْ حَيْثُ عَجَزَتْ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عروہ بن اذینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہمیں خبر دی کہ انہوں نے بیان کیا میں اپنی دادی جان کے ساتھ بیت اللہ شریف کی طرف چلا، کیونکہ انہوں نے وہاں تک پیدل پہنچنے کی نذر مانی ہوئی تھی، ابھی ہم تھوڑا سا راستہ طے کر پائے تھے کہ وہ تھک گئیں پھر انہوں نے اپنے غلام کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں اس کے متعلق دریافت کرنے کے لیے بھیجا، میں اس کے ساتھ تھا، غلام نے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا انہیں کہیئے کہ سواری پر جائیں پھر وہیں سے واپس پر پیدل آئیے جہاں سے تھک گئی تھیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ قَالَ هٰذَا قَوْمٌ وَاَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ ایک جماعت کا قول ہے مگر ہمیں اس سے زیادہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت پسند ہے۔

۷۴۳ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ حَجَّاجٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ نَّذَرَ اَنْ يَّحُجَّ مَاشِيًا ثُمَّ عَجَزَ فَلْيَرْكَبْ وَلْيَحُجَّ وَلْيَنْحَرْ بَدَنَةً وَجَاءَ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثٍ اٰخَرَ وَيُهْدِيْ هَدْيًا فَبِهٰذَا نَاْخُذُ يَكُوْنُ الْهَدْيُ مَكَانَ الْمَشْيِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَ

حضرت شعبہ بن حجاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم بن عتبہ سے ہمیں خبر دی وہ ابراہیم نخعی سے، اور وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ بیشک انہوں نے فرمایا، جس شخص نے پیدل حج کی نذر مانی پھر وہ نہ چل سکے، تو اسے چاہیے کہ وہ سوار ہو کر حج کرے اور ایک "بُدنہ" یعنی اونٹ کی قربانی دے۔ انہی سے دوسری روایت ہے کہ ایک ہدی بھیجے، ہم اسی پر ہمارا عمل ہے کہ ہدی، قربانی کا کوئی جانور اس کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

پیدل نہ جانے کے قائمقام سمجھا جائے گا۔
حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا یہی قول ہے۔

۷۴۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ عَلَيَّ مَشْيٌ فَاَصَابَتْنِيْ خَاصِرَةٌ فَرَكِبْتُ حَتّٰى اَتَيْتُ مَكَّةَ فَسَاَلْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ وَغَيْرَهٗ فَقَالُوْا عَلَيْكَ هَدْيٌ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرُوْنِيْ اَنْ اَمْشِيَ مِنْ حَيْثُ عَجَزْتُ مَرَّةً اُخْرٰى فَمَشَيْتُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ مجھ پر پیدل جانا واجب تھا، مگر میری کمر درد کرنے لگی تو میں سوار ہو گیا جب مکہ مکرمہ پہنچا تو میں نے حضرت عطا بن ابو رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے معلوم کیا انہوں نے فرمایا تم پر ہدی (قربانی) واجب ہے پس جب میں مدینہ طیبہ واپس لوٹا تو اسی کے متعلق وہاں سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے فرمایا جس جگہ سے تم عاجز آئے تھے وہی سے دوبارہ پیدل جاؤ، چنانچہ میں دوسری بار پیدل چل کر گیا۔

بَابٌ ۳۳۔ اَلْاِسْتِثْنَاءُ فِي الْيَمِيْنِ

باب ۳۳۔ قسم میں انشاء اللہ کہنا

۷۴۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ قَالَ وَاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ لَمْ يَفْعَلِ الَّذِيْ حَلَفَ عَلَيْهِ لَمْ يَحْنَثْ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی، کہ آپ نے فرمایا جس شخص نے قسم کھائی اور ساتھ ہی انشاء اللہ تعالیٰ، کہا پھر وہ اپنی قسم پوری نہ کر سکا تو وہ حانث نہیں ہوگا (یعنی اس پر قسم کا کفارہ واجب نہیں)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَاِذَا قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَوَصَلَهَا بِيَمِيْنِهٖ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب کوئی شخص انشاء اللہ تعالیٰ کے کلمات قسم کے ساتھ کہے تو اس پر کفارہ واجب نہیں یہی حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول

www.sirat-e-mustaqeem.com

حَنِيْفَةَ۔

ہے۔

بَابُ ۳۳۱۔ اَلرَّجُلُ يَمُوْتُ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ

۷۴۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَمْ تَقْضِهِ قَالَ اقْضِهِ عَنْهَا۔

باب ۳۳۱۔ فوت شدہ پر نذر

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ابن شہاب نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث بیان کی وہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیں کہ تحقیق حضرت سعد بن عبادہ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ طلب کیا کہ میری والدہ ماجدہ فوت ہوگئی ہیں اور ان پر نذر واجب تھی جسے وہ پورا نہ کر سکیں ؟ تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (ان کی طرف سے) تم نذر پوری کرو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَا كَانَ مِنْ نَذْرٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ حَجٍّ قَضَاهَا عَنْهَا اَجْزَاَ ذٰلِكَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس شخص کے ذمے کوئی نذر، صدقہ یا حج واجب ہو پھر کوئی دوسرا اس کی طرف سے ادا کر دے تو یہ نذر وغیرہ اس کی طرف سے ادا ہو جائے گی انشاء اللہ العزیز۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۳۲۔ مَنْ حَلَفَ اَوْ نَذَرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ

۷۴۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۳۳۲۔ قسم یا نذر معصیت

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں طلحہ بن عبد الملک نے قاسم بن محمد سے حدیث روایت کی وہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہیں کہ بیشک نبی کریم

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِيْ مَعْصِيَةٍ وَلَمْ يُسَمِّ فَلْيُطِعِ اللّٰهَ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

حضرت امام محمد فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جس شخص نے کسی گناہ کرنے کی نذر مانی اگرچہ اس نے اس گناہ کو مقرر نہیں کیا تو وہ گناہ سے بچے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے البتہ وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے یہی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے

۷۴۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ اَتَتِ امْرَاَةٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَتْ اِنِّيْ نَذَرْتُ اَنْ اَنْحَرَ ابْنِيْ فَقَالَ لَا تَنْحَرِيْ ابْنَكِ وَكَفِّرِيْ عَنْ يَمِيْنِكِ فَقَالَ شَيْخٌ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَالِسٌ كَيْفَ يَكُوْنُ فِيْ هٰذَا كَفَّارَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَرَءَيْتَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ وَالَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ جَعَلَ فِيْهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ مَا رَاَيْتَ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے یحییٰ بن سعید نے خبر دی کہ مجھے یحییٰ بن سعید نے خبر دی کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ ایک عورت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آئی اور کہنے لگی میں نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کی نذر مانی ہے آپ نے فرمایا تو اپنے بیٹے کو ہرگز ذبح نہ کر بلکہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کر۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک بوڑھا شخص بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا اس میں کفارہ کیسے ہوگا؟ (یعنی گناہ کی قسم لغو ہوتی ہے اس میں کفارہ نہیں ہے) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا تم نہیں دیکھتے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ (جو لوگ اپنی عورتوں سے ظہار کرتے ہیں) میں ظہار کا کفارہ مقرر فرمایا ہے۔

۷۴۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ سُهَيْلِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن سہیل ابوصالح نے اپنے والد ماجد سے خبر دی وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی معاملہ میں قسم کھائی پھر اس سے عمدہ چیز سامنے آئی تو وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَلْيَفْعَلْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

وہ کام نہ کرے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے

بَابُ ۳۳۳۔ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ

باب ۳۳۳۔ غیر اللہ کی قسم؟

۷۵۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ لَا وَأَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ ثُمَّ لِيَبْرَرْ أَوْ لِيَصْمُتْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْلِفَ بِأَبِيهِ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ ثُمَّ لِيَبْرَرْ أَوْ لِيَصْمُتْ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی، کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے "لا وابی" کہتے ہوئے سنا تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہارے اباواجداد کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے پس جو شخص قسم کھانا چاہے فقط اللہ کی قسم کھائے، پھر چاہے کہ اسے پورا کرے یا خاموش رہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے، یعنی کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے باپ کی قسم کھائے، جسے قسم کھانا ہو وہ فقط اللہ کی قسم کھائے، پھر وہ قسم پوری کرے یا خاموشی اختیار کرے۔

بَابُ ۳۳۴۔ اَلرَّجُلُ يَقُولُ مَالُهُ فِي رِتَاجِ الْكَعْبَةِ

باب ۳۳۴۔ بیت اللہ کے دروازے کے لئے جو اپنا مال وقف کرے؟

۷۵۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى مِنْ وَلَدِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَجَبِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے حضرت ایوب بن موسیٰ، جو حضرت سعید بن عاص کے فرزند ہیں، نے منصور بن عبدالرحمٰن حجبی سے خبر دی، وہ اپنے والد سے مروی ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت فیمن قال علی فی رتاج الکعبۃ یکفر ذلک بما یکفر الیمین۔

قال محمد قد بلغنا ھذا عن عائشۃ و احب الینا ان یفی بما جعل علی نفسہ فیتصدق بدالک و یمسک ما یقوتہ فاذا اذا مالا تصدق بمثل ما کان امسک و ھو قول ابی حنیفۃ و العامۃ من فقہائنا۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، جو شخص کہے میرا مال بیت اللہ شریف کے دروازہ کے لیے وقف ہے تو وہ اس کا کفارہ ادا کرے، جتنا قسم میں ہوتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ روایت ہمیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پہنچی ہے ہمارے نزدیک یہی ہے کہ اس شخص نے جو کچھ اپنے آپ پر واجب ٹھہرایا ہے اسے پورا کرے، یعنی وہ اپنا مال اپنی گزر اوقات کے علاوہ جو بچے اسے صدقہ کر دے پھر جب اسے مزید وسائل مہیا ہوں تو جتنا رکھا تھا اتنا اور صدقہ کرے، یہی حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

باب ۳۳۔ اللغو من الایمان

باب ۳۳۔ لغو قسم

۵۲۔ اخبرنا مالک اخبرنا ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت لغو الیمین قول الانسان لا واللہ و بلی واللہ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے خبر دی، کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، لغو قسم یہ ہے کہ انسان بات بات پر قسمیہ کلمات کہتا رہے۔

قال محمد و بھذا ناخذ اللغو ما حلف علیہ الرجل و ھو یری انہ حق فاستبان لہ بعد انہ علی غیر ذلک فھذا من اللغو عندنا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ، لغو قسم یہ ہے کہ آدمی کسی بات کو صحیح سمجھ کر قسم کھائے، مگر بعد میں اسے معلوم ہو کہ میں نے جو بات کی خلاف حق تھی، پس ہمارے نزدیک یہ قسم لغو ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الْبُيُوعِ فِي التِّجَارَاتِ وَالسَّلَمِ

بَابُ ۳۳۶۔ بَيْعُ الْعَرَايَا

۷۵۳ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرْصِهَا۔

۷۵۴ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَكَّ دَاوُدُ لَا يَدْرِي أَقَالَ خَمْسَةً أَوْ فِيمَا دُونَ خَمْسَةٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَذَكَرَ مَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ أَنَّ الْعَرِيَّةَ إِنَّمَا تَكُونُ أَنَّ الرَّجُلَ يَكُونُ لَهُ النَّخْلُ فَيُطْعِمُ الرَّجُلُ مِنْهَا ثَمَرَةَ نَخْلَةٍ أَوْ

باب ۳۳۶۔ بیع عرایا

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاحب عریہ کو اندازے سے فروخت کی اجازت فرمائی۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں داؤد بن حصین نے ابن الواحد جو ابو سفیان کے غلام تھے سے خبر دی وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانچ وسق یا پانچ سے کم میں بیع عرایا کی اجازت دی! داؤد کہتے ہیں مجھے اچھی طرح یاد نہیں آرہا کہ پانچ وسق کہا یا پانچ سے کم۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا عریہ ایسی بیع کو کہتے ہیں کہ کسی شخص کے پاس کھجور کے درخت ہوں اور وہ کسی محتاج

نَخْلَتَيْنِ يَلْقُطُهَا لِعِيَالِهِ ثُمَّ يَثْقُلُ عَلَيْهِ دُخُوْلُهُ حَائِطَهُ فَيَسْأَلُهُ اَنْ يَتَجَاوَزَ لَهُ عَنْهَا عَلٰى اَنْ يُعْلِيَهُ بِمَكِيْلَتِهَا تَمْرًا عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ فَهٰذَا كُلُّهُ لَا بَأْسَ بِهٖ عِنْدَنَا لِاَنَّ التَّمْرَ كُلَّهُ كَانَ لِلْاَوَّلِ وَهُوَ يُعْطِيْ مِنْهُ مَا شَآءَ فَاِنْ شَآءَ سَلَّمَ لَهُ تَمْرَ النَّخْلِ وَاِنْ شَآءَ اَعْطَاهُ بِمَكِيْلَتِهَا مِنَ التَّمْرِ لِاَنَّ هٰذَا لَا يَجْعَلُ بَيْعًا وَلَوْ جُعِلَ بَيْعًا مَا حَلَّ بِتَمْرٍ اِلٰى اَجَلٍ۔

کو ایک یا دو درختوں کا پھل اس کی اولاد کے لیے دے دے، پھر اُسے اُس کا باغ میں بار بار آنا اچھا نہ لگے تو وہ باغ والا اسے کہے کہ پھل توڑنے کے وقت اس کے برابر وزن پر کھجوریں دے دے گا، ان صورتوں میں ہمارے نزدیک کوئی حرج نہیں، کیونکہ دینے والا ہی کھجور کا مالک ہے، وہ جسے چاہے دے، درخت سے توڑ کر دے یا اس کے برابر پیمانش سے دے اسے فروخت نہیں کہا جائے گا۔ اور اگر بطور بیع دے تو کھجوروں کے عوض مہلتی بیع جائز نہیں ہے (یعنی ابھی پھل نہیں لگا مگر پودے فروخت کر دیئے تو ایسی صورت میں بیع غیر مناسب ہوگی)

بَابُ ۳۳۔ مَا يُكْرَهُ مِنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ يَّبْدُوَ وَصَلَاحُهَا

باب ۳۳۔ پھل تیار ہونے سے پہلے فروخت کرنا مکروہ ہے؟

۷۵۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بائع اور مشتری کو پھلوں کے پک کر تیار ہونے سے پہلے ان کی خرید و فروخت سے منع فرمایا۔

۷۵۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الرِّجَالِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ عَمْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَنْجُوَ مِنَ الْعَاهَةِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالرجال محمد عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ ماجدہ عمرہ سے خبر دی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کی فروخت سے اس وقت تک منع فرمایا جب تک وہ آفات (بیماری وغیرہ) سے محفوظ نہ ہو جائیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّبَاعَ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "یہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

شَيْءٌ مِنَ الثِّمَارِ عَلَى أَنْ يُتْرَكَ فِي النَّخْلِ حَتَّى يَبْلُغَ إِلَّا أَنْ يَحْمَرَّ أَوْ يَصْفَرَّ أَوْ يَبْلُغَ بَعْضُهُ فَإِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَلَا بَأْسَ بِبَيْعِهِ عَلَى أَنْ يُتْرَكَ حَتَّى يَبْلُغَ فَإِذَا لَمْ يَحْمَرَّ أَوْ يَصْفَرَّ أَوْ كَانَ أَحْصَرَّ أَوْ كَانَ كُفْرَى فَلَا خَيْرَ فِي شِرَائِهِ عَلَى أَنْ يُتْرَكَ حَتَّى يَبْلُغَ وَلَا بَأْسَ بِشِرَائِهِ عَلَى أَنْ يُقْطَعَ وَيُبَاعَ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَا بَأْسَ بِبَيْعِ الْكُفْرَى عَلَى أَنْ يُقْطَعَ فَبِهٰذَا نَأْخُذُ۔

مناسب نہیں کہ پھلوں کے سرخ یا زرد ہونے سے قبل درختوں پر فروخت کیا جائے، جب پھل سرخ یا زرد ہو جائے یا اس میں سے کچھ پھل پک رہا ہو تو اس شرط پر فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں کہ تیار ہونے کی صورت میں اسے درختوں پر نہیں چھوڑے گا، چنانچہ سرخ یا زرد نہ ہوا ہو یا سبز ہو یا ابھی نکل رہا ہو تو اس شرط پر خریدنے میں کوئی بہتری نہیں کہ پکنے کے وقت تک درخت پر ہی چھوڑ دے گا، لیکن کاٹ کر اگر کچا پھل فروخت کر دے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ فوراً نکلے ہوئے پھلوں کو کاٹ کر فروخت کرنے میں کوئی قباحت نہیں، اسی پر ہمارا عمل ہے۔

۷۵۷ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَبِيعُ ثِمَارَهُ حَتَّى تَطْلُعَ الثُّرَيَّا يَعْنِي بَيْعَ النَّخْلِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزناد نے خارجہ بن زید سے، انہوں نے زید بن ثابت سے خبر دی کہ وہ اپنا پھل یعنی کھجوریں فروخت نہیں کرتے تھے جب تک ثریا یعنی پکنے کی چمک ظاہر نہ ہو جاتی۔

بَابُ ۳۳۸ الرَّجُلُ يَبِيعُ بَعْضَ الثَّمَرِ وَيَسْتَثْنِي بَعْضَهُ

باب ۳۳۸۔ پھل میں بعض کی فروختگی

۷۵۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ بَاعَ حَائِطًا لَهُ يُقَالُ لَهُ الْأَفْرَاقُ بِأَرْبَعَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ وَاسْتَثْنَى مِنْهُ بِثَمَانِي مِائَةِ دِرْهَمٍ تَمْرًا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابوبکر نے اپنے والد ماجد سے خبر دی کہ بیشک محمد بن حزم نے اپنا باغ افراق چار ہزار درہم میں فروخت کیا اور اس میں آٹھ صد درہموں کی کھجوریں الگ کر لیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۷۵۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الرِّجَالِ عَنْ اُمِّهٖ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا كَانَتْ تَبِيْعُ ثِمَارَهَا وَتَسْتَثْنِيْ مِنْهَا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالرجال نے اپنی والدہ ماجدہ عمرہ بنت عبدالرحمن سے خبر دی کہ بیشک جب وہ اپنے پھل فروخت کرتیں تو کچھ ان میں سے مستثنیٰ کر لیتیں۔

۷۶۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَبِيْعُ ثِمَارَهٗ وَيَسْتَثْنِيْ مِنْهَا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ربیعہ بن عبدالرحمن نے حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ جب وہ اپنا پھل فروخت کرتے تو اس میں سے کچھ مستثنیٰ کر لیتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِاَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ ثَمَرَهٗ وَيَسْتَثْنِيْ بَعْضَهٗ اِذَا سَمَّى شَيْئًا مِنْ جُمْلَتِهٖ رُبُعًا اَوْ خُمُسًا اَوْ سُدُسًا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اس میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی شخص جب اپنے پھل فروخت کرنے لگے تو اس میں سے قدرے مستثنیٰ کرے بشرطیکہ اس کی مقدار معلوم ہو اور مجموعی طور پر ۱/۴ یا ۱/۵ یا ۱/۶ سے کم علیحدہ نہ کرے۔

بَابُ ۳۳۹ مَا يُكْرَهُ مِنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ

باب ۳۳۹ خشک اور تر کھجور میں ملاوٹ پر کراہت؟

۷۶۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ اَنَّ اَبَا زَيْدٍ اَيَّاشٍ مَوْلًى لِبَنِيْ زُهْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَمَّنِ اشْتَرَى الْبَيْضَاءَ بِالسُّلْتِ فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ اَيُّهُمَا اَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ قَالَ فَنَهَانِيْ عَنْهُ وَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَمَّنِ اشْتَرَى التَّمْرَ بِالرُّطَبِ فَقَالَ اَيَنْقُصُ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن یزید جو اسود بن سفیان کے آزاد کردہ غلام تھے سے خبر دی کہ انہیں ابوزید عیاش، بنی زہرہ کے آزاد کردہ غلام نے روایت کیا کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو کو سُلت کے تبادلہ میں فروخت کے متعلق دریافت کیا تو حضرت سعد نے فرمایا ان دونوں میں افضل کونسا غلہ ہے انہوں نے کہا بیضاء افضل ہے۔ پس آپ نے مجھے اس کی فروخت سے منع کیا اور فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا ہے جبکہ آپ سے تر کھجور کے عوض

www.sirat-e-mustaqeem.com

الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ قَالُوا نَعَمْ فَنَهَى عَنْهُ۔

خشک کھجور خریدنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے دریافت فرمایا کیا تر کھجور خشک ہونے پر کم ہو جاتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا! جی ہاں تو آپ نے اس سے منع فرما دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا خَيْرَ فِي أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ قَفِيزَ رُطَبٍ بِقَفِيزٍ مِنْ تَمْرٍ يَدًا بِيَدٍ لِأَنَّ الرُّطَبَ يَنْقُصُ إِذَا جَفَّ فَيَصِيرُ أَقَلَّ مِنْ قَفِيزٍ فَذٰلِكَ فَسَدَ الْبَيْعُ فِيهِ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اس میں کوئی بہتری نہیں کہ کوئی شخص ایک بوری تر کھجور کے عوض ایک بوری خشک کھجور کا سودا کرے کیونکہ تر کھجوریں خشک ہونے پر ایک بوری سے کم رہ جائیں گی اس لیے یہ بیع فاسد کہلائے گی۔

بَابُ ۳۴ بَيْعٌ لَمْ يُقْبَضْ مِنَ الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ

باب ۳۴۔ ملکیت سے پہلے فروخت

۷۶۲ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ ابْتَاعَ طَعَامًا أَمَرَ بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلنَّاسِ فَبَاعَ حَكِيمٌ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوْفِيَهُ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَرَدَّ عَلَيْهِ وَقَالَ لَا تَبِعْ طَعَامًا ابْتَعْتَهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے بیان کیا کہ بیشک حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ غلہ خرید لیا جو حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو خریدنے کا حکم فرمایا تھا، لیکن حضرت حکیم نے اپنی ملکیت میں لینے سے پہلے ہی فروخت کر دیا، حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا تو آپ نے اسے رد کر دیا اور فرمایا جو غلہ وغیرہ خریدو اسے اپنی ملکیت میں لینے سے قبل فروخت نہ کرو۔

۷۶۳ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی، جو شخص غلہ خریدے وہ اسے فروخت نہ کرے جب تک اپنے قبضہ میں نہ لے لے

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَكَذٰلِكَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ طَعَامٍ اَوْ غَيْرِهٖ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَبِيْعَهٗ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ وَكَذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَّا الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ اَنْ يُّبَاعَ حَتّٰى يُقْبَضَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا اَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ نَاْخُذُ الْاَشْيَاءَ كُلَّهَا مِثْلَ الطَّعَامِ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّبِيْعَ شَيْئًا اِشْتَرَاهُ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ وَكَذٰلِكَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا اَنَّهٗ رَخَّصَ فِي الدُّوْرِ وَالْعَقَارِ وَالْاَرْضِيْنَ الَّتِيْ لَا تُحَوَّلُ اَنْ تُبَاعَ قَبْلَ اَنْ تُقْبَضَ اَمَّا نَحْنُ فَلَا نُجِيْزُ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ حَتّٰى يُقْبَضَ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے، اسی طرح غلہ ہو یا کوئی اور چیز، خرید کر قبضہ میں لینے سے قبل اسے فروخت کرنا مناسب نہیں اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کہ جس چیز پر قبضہ نہیں اسے فروخت کرنے سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اگرچہ وہ غلہ ہے مگر ہم تمام اشیاء میں اسی حکم کو نافذ سمجھتے ہیں یعنی تمام چیزوں میں غلہ کی طرح خریدار کے لیے ملکیت میں آنے سے قبل فروخت کو ناجائز تصور کرتے ہیں۔

۷۶۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا نَبْتَاعُ يَدًا بِيَدٍ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ عَلَيْنَا مَنْ يَّاْمُرُنَا بِانْتِقَالِهٖ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِيْ نَبْتَاعُهٗ فِيْهِ اِلٰى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ اَنْ نَّبِيْعَهٗ۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی یہی قول ہے ہاں آپ ایسی چیزوں کو مستثنیٰ قرار دیتے ہیں جو منتقل نہیں ہوتیں، مثلاً زمین، مکان وغیرہ املاک ان پر قبضہ سے قبل فروخت کی اجازت دی، لیکن ہم پھر بھی ان میں سے کسی پر قبضہ کرنے سے قبل فروخت کو جائز قرار نہیں دیتے۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ وہ فرماتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دست بدست غلہ خریدتے تھے، پس ہمارے پاس ایک شخص کو بھیجا جس نے ہمیں کہا، کہ غلہ کو جہاں سے خریدا ہے فروخت کرنے کے لیے اسے دوسری جگہ منتقل کر لیا کریں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِنَّمَا كَانَ يُرَادُ بِذٰلِكَ الْقَبْضُ لِئَلَّا يَبِيْعَ شَيْئًا مِّنْ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس سے مقصد قبضہ ہے تاکہ کوئی شخص ملکیت سے قبل کوئی

www.sirat-e-mustaqeem.com

ذٰلِكَ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّبِيْعَ شَيْئًا اِشْتَرَاهُ رَجُلٌ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ۔

چیز فروخت نہ کرے کیونکہ کسی بھی آدمی کے لیے قبضہ میں لینے سے پہلے فروخت کرنا جائز نہیں۔

بَابُ ۳۴۱ بَيْعُ الْمَتَاعِ اَوْ غَيْرِهٖ نَسِيْئَةً ثُمَّ يَقُوْلُ اَنْقِدْنِيْ وَاَضَعُ عَنْكَ

باب ۳۴۱۔ نونقد تیرہ ادھار

۷۶۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ بْنِ عُبَيْدٍ مَوْلَى السَّفَّاحِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَاعَ بَزًّا مِنْ اَهْلِ دَارِ نَخْلَةَ اِلٰى اَجَلٍ ثُمَّ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ اِلٰى كُوْفَةَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّنْقُدُوْهُ وَيَضَعَ عَنْهُمْ فَسَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا اٰمُرُكَ اَنْ تَاْكُلَ ذٰلِكَ وَلَا تُوْكِلَهٗ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزناد نے یُسر بن سعید سے خبر دی وہ ابوصالح بن عُبید جو سفاح کا آزاد غلام تھا اس سے مروی ہے کہ انہوں نے دارِ نخلہ کے باشندوں سے ادھار پر کپڑا خریدا، پھر وہ کوفہ کی طرف کوچ کرنے لگے تو ان سے کہا: اگر تم قیمت میں کچھ کمی کر دو تو میں تمہیں نقد ادا کر دیتا ہوں پس حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا میں تمہیں اس کے نہ کھانے کی اجازت دیتا ہوں اور نہ کھلانے کی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ وَجَبَ لَهٗ دَيْنٌ عَلٰى اِنْسَانٍ اِلٰى اَجَلٍ فَسَاَلَ اَنْ يُّوْضَعَ عَنْهُ وَيُعَجِّلَ لَهٗ مَا بَقِيَ لَمْ يَنْبَغِ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ يُعَجِّلُ قَلِيْلًا نَقْدًا بِكَثِيْرٍ دَيْنًا فَكَاَنَّهٗ يَبِيْعُ قَلِيْلًا نَقْدًا بِكَثِيْرٍ دَيْنًا وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے جو شخص مقروض ہو اور ادائیگی کا وقت مقرر ہو اور قرض خواہ سے وہ کہے کہ تم اس میں سے کچھ کم کر دو تو باقی میں ابھی ادا کر دیتا ہوں تو یہ جائز نہیں کیونکہ جلدی کے باعث وہ زیادہ کی بجائے کم قیمت لے گا۔ گویا کہ اس نے قرض کے عوض کم نقد پایا، حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۴۲ اَلرَّجُلُ يَشْتَرِيْ الشَّعِيْرَ بِالْحِنْطَةِ

باب ۳۴۲۔ گندم کے عوض جَو

۷۶۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ عَلَفَ دَابَّتَهُ فَقَالَ لِغُلَامِهِ خُذْ مِنْ حِنْطَةِ أَهْلِكَ فَاشْتَرِ بِهِ شَعِيرًا وَلَا تَأْخُذْ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ۔

کہ ہمیں حضرت نافع نے سلیمان بن یسار سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے بتایا، کہ عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث کی سواری کے جانور کا چارہ ختم ہو گیا تو اس نے اپنے غلام سے کہا کہ گھر سے گندم لے جاؤ اور اس کے عوض برابری میں جَو خرید لاؤ، کم یا زیادہ نہ ہوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ قَفِيزَيْنِ مِنْ شَعِيرٍ بِقَفِيزٍ مِنْ حِنْطَةٍ يَدًا بِيَدٍ وَالْحَدِيثُ الْمَعْرُوفُ فِي ذٰلِكَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَأْخُذَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةُ أَكْثَرُ وَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَأْخُذَ الْحِنْطَةَ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرُ أَكْثَرُ يَدًا بِيَدٍ فِي ذٰلِكَ أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ مَعْرُوفَةٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ کوئی شخص ہاتھوں ہاتھ ایک بوری گندم کے بدلے دو بوری جَو حاصل کرے اس سلسلہ میں حضرت عبادہ بن صامت کی حدیث مشہور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے بدلے، چاندی چاندی کے بدلے گندم گندم کے بدلے، اور جَو، جَو کے بدلے ہموزن فروخت کر سکتے ہو، اس میں کوئی ڈر نہیں کہ کوئی شخص سونا زیادہ چاندی کے بدلے اور گندم، زیادہ جَو کے بدلے نقد خرید کرے، اس سلسلہ میں اور بھی کئی مشہور احادیث ہیں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۴۳ الرَّجُلُ يَبِيعُ الطَّعَامَ نَسِيئَةً ثُمَّ يَشْتَرِي بِذٰلِكَ الثَّمَنِ شَيْئًا آخَرَ

باب ۳۴۳۔ غلہ کی قیمت پر دوسری اشیاء کی خرید؟

۷۶۷ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ كَانَا يَكْرَهَانِ أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ بِذَهَبٍ ثُمَّ يَشْتَرِي بِذٰلِكَ الذَّهَبِ تَمْرًا قَبْلَ أَنْ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزناد نے حدیث بیان کی کہ حضرت سعید بن مسیب اور حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس عمل کو ناپسند فرمایا کرتے تھے کہ کوئی شخص غلہ سونے کے بدلے فروخت کرے پھر اس سونے پر قبضہ کرنے سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَقْبِضَهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَنَحْنُ لَا نَرَى بَأْسًا اَنْ يَّشْتَرِيَ بِهَا تَمْرًا قَبْلَ اَنْ يَّقْبِضَهَا اِذَا كَانَ التَّمْرُ بِعَيْنِهٖ وَلَمْ يَكُنْ دَيْنًا وَّقَدْ ذُكِرَ هٰذَا الْقَوْلُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَلَمْ يَرَهٗ شَيْئًا وَّقَالَ لَا بَأْسَ بِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

قبل ہی کھجوروں کا سودا کرے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی شخص نقدی وغیرہ حاصل کرنے سے پہلے اس کے عوض کھجوروں کا سودا کرے بشرطیکہ موجود ہوں اور ادھار نہ ہوں، یہ قول حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا گیا ہے، انہوں نے اس میں کوئی حرج خیال نہیں کیا، بلکہ فرمایا اس میں کوئی ڈر نہیں یہی حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور ہمارے فقہاء کا قول ہے

بَابُ ۳۴۴ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّجْشِ وَتَلَقِّي السِّلَعِ

۷۶۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُلَقَّى السِّلَعُ حَتّٰى تُهْبَطَ الْاَسْوَاقَ وَنَهٰى عَنِ النَّجْشِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ كُلُّ ذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ فَاَمَّا النَّجْشُ فَالرَّجُلُ يَحْضُرُ فَيَزِيْدُ فِي الثَّمَنِ وَيُعْطٰى فِيْهِ مَا لَا يُرِيْدُ بِهٖ اَنْ يَّشْتَرِيَ بِهٖ لِيَسْمَعَ بِذٰلِكَ غَيْرَهٗ فَيَشْتَرِيَ عَلٰى سَوْمِهٖ فَهٰذَا لَا يَنْبَغِيْ وَاَمَّا تَلَقِّي السِّلَعِ فَكُلُّ اَرْضٍ كَانَ ذٰلِكَ يَضُرُّ بِاَهْلِهَا فَلَيْسَ يَنْبَغِيْ اَنْ يَّفْعَلَ ذٰلِكَ بِهَا فَاِذَا

باب ۳۴۴۔ بیوپاری کی ایجنٹ سے علیحدگی میں ملاقات

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیوپاری کو شہر سے باہر جا کر ملنے سے منع فرمایا جب تک وہ (اپنا مال لے کر) بازار میں نہ آئیں اور بلا وجہ ایجنٹ کے ذریعہ (مال کی) قیمت بڑھانے سے منع فرمایا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے، ایسی تمام باتیں غیر مناسب ہیں کہ ایجنٹ مال کی قیمت بڑھانے کے لیے بولی لگائے حالانکہ اس کے خریدنے کا کوئی ارادہ نہیں، تاکہ دوسرا خریدار اس کی بولی پر زیادہ بولی لگا دے، یہ بالکل مناسب نہیں، جہاں تک شہر سے باہر بیوپاری کو ملنے کا معاملہ ہے (تو اس میں دیکھا جائے گا) اگر شہریوں کا اس میں نقصان ہے تو ایسا نہیں کرنا چاہیے نیز جب مال بکثرت دستیاب ہو

www.sirat-e-mustaqeem.com

كَثُرَتِ الْأَشْيَاءُ بِهَا حَتّٰى صَارَ ذٰلِكَ لَا يُضَرُّ بِأَهْلِهَا فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اور شہریوں کو نقصان وغیرہ کا ڈر نہ ہو تو پھر ملاقات میں انشاء اللہ تعالیٰ کوئی حرج نہیں۔

بَابُ ۳۴۵ اَلرَّجُلُ يُسْلِمُ مَا يُكَالُ فِيمَا يُكَالُ

باب ۳۴۵۔ کیلی اشیاء میں بیع سلم؟

۷۶۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَا بَأْسَ بِاَنْ يَبْتَاعَ الرَّجُلُ طَعَامًا اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ بِسِعْرٍ مَعْلُوْمٍ اِنْ كَانَ لِصَاحِبِهِ طَعَامٌ مَا لَمْ يَكُنْ فِيْ زَرْعٍ لَمْ يَبْدُ صَلَاحُهَا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ آپ فرمارہے تھے، کہ ایسی صورت میں کوئی قباحت نہیں کہ ایک شخص مقررہ قیمت پر ادھار خریدے اگرچہ فروخت کنندہ کے پاس غلہ وغیرہ موجود نہ ہو، ہاں البتہ کھیت میں اس کی کیفیت واضح نہ ہو تو غیر مناسب ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا عِنْدَنَا لَا بَأْسَ بِهٖ وَهُوَ السَّلَمُ يُسْلِمُ الرَّجُلُ فِيْ طَعَامٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ بِكَيْلٍ مَعْلُوْمٍ مِنْ صِنْفٍ مَعْلُوْمٍ وَلَا خَيْرَ فِيْ اَنْ يَشْتَرِطَ ذٰلِكَ مِنْ زَرْعٍ مَعْلُوْمٍ اَوْ مِنْ نَخْلٍ مَعْلُوْمٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ بیع "سَلَم" یہ ہے کہ کوئی شخص معین غلہ، مقررہ مدت تک، قیمت طے کرکے اس کی تمام کیفیت سے آگاہ کردے اور جب کسی خاص کھیت یا درخت کو معین کر دیا تو اس میں کوئی فائدہ نہیں، (یعنی محض کھیت یا درخت کو معین کر دینے میں کوئی بھلائی نہیں جب تک اس پر غلہ یا پھل کی کیفیت ظاہر نہیں ہوتی۔

یہی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

بَابُ ۳۴۶۔ بَيْعُ الْبَرَاءَةِ

باب ۳۴۶۔ بیع میں ذمہ داری

۷۷۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ بَاعَ غُلَامًا بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ بِالْبَرَاءَةِ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم حدیث بیان کی کہ انہوں نے ایک غلام آٹھ صد درہم میں اس شرط پر فروخت کیا کہ وہ اس کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَقَالَ الَّذِي ابْتَاعَ الْعَبْدَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِالْعَبْدِ دَاءٌ لَمْ تُسَمِّهِ لِي فَاخْتَصَمَا إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَالَ الرَّجُلُ بَاعِنِي عَبْدًا وَبِهِ دَاءٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ بِعْتُهُ بِالْبَرَاءَةِ فَقَضَى عُثْمَانُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ أَنْ يَحْلِفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ بَاعَهُ وَمَا بِهِ دَاءٌ يَعْلَمُ فَأَبَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَنْ يَحْلِفَ فَارْتَجَعَ الْغُلَامَ فَصَحَّ عِنْدَهُ الْعَبْدُ فَبَاعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِأَلْفٍ وَخَمْسِ مِائَةِ دِرْهَمٍ۔

عیوب کا ذمہ دار نہیں خریدار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا، غلام بیمار ہے، اور آپ نے اس کی بیماری سے آگاہ نہیں فرمایا دونوں میں تکرار ہوئی دونوں اپنا معاملہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پاس لائے، خریدار نے کہا، انہوں نے میرے پاس غلام فروخت کیا ہے جو بیمار ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا میں نے عیب کی عدم ذمہ داری کی شرط پر فروخت کیا تھا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فیصلہ کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا قسم کھایئے، کہ انہوں نے غلام ایسی حالت میں فروخت کیا جبکہ اس کی بیماری کا انہیں علم نہیں تھا، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے قسم سے انکار فرمایا، تو آپ نے غلام انہی کے پاس واپس کرایا، اور وہ ان کے ہاں پہنچ کر صحت مند ہو گیا، پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پندرہ صد درہم میں فروخت کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ بَاعَ غُلَامًا بِالْبَرَاءَةِ فَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ وَكَذٰلِكَ بَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بِالْبَرَاءَةِ وَرَاهَا بَرَاءَةً جَائِزَةً فَبِقَوْلِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَأْخُذُ مَنْ بَاعَ غُلَامًا أَوْ شَيْئًا وَتَبَرَّأَ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ وَرَضِيَ بِذٰلِكَ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے کہا، جس شخص نے غلام کو عیب کی عدم ذمہ داری پر فروخت کیا تو وہ اس کے ہر عیب و نقص سے بری ہے۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عیب کی عدم ذمہ داری پر فروخت کیا، اور برأت کو جائز سمجھا۔

ہم حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول پر عمل

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْمُشْتَرِيْ وَقَبَضَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ فَهُوَ بَرِيْءٌ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ عَلِمَ اَوْ لَمْ يَعْلَمْ لِاَنَّ الْمُشْتَرِيَ قَدْ بَرَّاَهٗ مِنْ ذٰلِكَ وَاَمَّا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَالُوْا يَبْرَأُ الْبَائِعُ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ لَمْ يَعْلَمْ فَاَمَّا مَا عَلِمَهٗ وَكَتَمَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَبْرَأُ مِنْهُ وَقَالُوْا اِذَا بَاعَهٗ بَيْعُ الْمُبَرَّاتِ بَرِيْءٌ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ عَلِمَ اَوْ لَمْ يَعْلَمْ اِذَا قَالَ اَبْتَعْتُكَ بَيْعَ الْمُبَرَّاتِ فَالَّذِيْ يَقُوْلُ اَتَبْرِئُ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ وَبَيَّنَ ذٰلِكَ اُخْرٰى اَنْ يَبْرَاءَ لِمَا اشْتَرَطَ مِنْ هٰذَا وَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ قَوْلُنَا وَالْعَامَّةِ۔

ہیں، اگر کسی شخص نے غلام یا کوئی بھی چیز خریدی اور ہر عیب کی ذمہ داری سے بری ہونے کی شرط عائد کی نیز مشتری رضا مند ہو کر قبضہ کرلے تو بائع ہر عیب کی ذمہ داری سے آزاد ہے اسے عیب معلوم ہو یا نہ، کیونکہ خریدار نے از خود آزاد قرار دیا ہے۔

لیکن علمائے مدینہ طیبہ کے نزدیک فروخت کرنے والا صرف ایسے عیب سے بری ہوگا جس کا اسے علم نہیں، جس عیب کا اسے علم ہے اور پھر اسے چھپائے تو اس سے بری الذمہ نہیں، ان کا کہنا ہے وہ اسی صورت میں بری ہوگا جب عیب و نقص کو واضح کر چکا ہو، اور عدم ذمہ داری کی شرط عائد کرلی ہو پھر اس عیب کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو کیونکہ جب اس نے برأت کی شرط پر فروختگی کا اظہار کر دیا اور عیب بھی بتا دیا، تو اس بنا پر وہ بری الذمہ قرار دیا جائے گا۔ حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۴۴۔ بَيْعُ الْغَرَرِ

باب ۴۴۔ خرید و فروخت میں دھوکہ دہی؟

۷۷۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَازِمِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ بَيْعُ الْغَرَرِ كُلُّهٗ فَاسِدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ۔

۷۷۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابو حازم بن دینار نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع میں دھوکہ دینے سے منع فرمایا

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ فراڈ بازی کے تمام سودے فاسد ہیں، یہی حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا رِبٰوا فِي الْحَيَوَانِ وَاِنَّمَا نُهِيَ عَنِ الْحَيَوَانِ عَنْ ثَلَاثٍ عَنِ الْمَضَامِيْنِ وَالْمَلَاقِيْحِ وَحَبَلِ الْحَبَلَةِ وَالْمَضَامِيْنُ مَا فِيْ بُطُوْنِ اِنَاثِ الْاِبِلِ وَالْمَلَاقِيْحُ مَا فِيْ ظُهُوْرِ الْجِمَالِ۔

ہمیں ابن شہاب نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کیا کہ وہ فرمایا کرتے تھے۔ حیوان میں ربوٰ نہیں، جانور میں تین طرح کی بیع ممنوع ہے، مضامین، ملاقیح، حبل الحبلہ، مضامین وہ بچہ جو ابھی اونٹنی کے پیٹ میں ہے، ملاقیح وہ جو اونٹ کی پشت میں ہے، اور حبل الحبلہ جو اونٹ بچہ دے اور پھر وہ جوان ہو پھر اس سے جو بچہ پیدا ہو اسے حبل الحبلہ سے تعبیر کرتے تھے، (یہ تین قسمیں ہیں جن کی بیع سے منع فرمایا گیا)

۷۷۳، اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَبْتَاعُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَبِيْعُ اَحَدُهُمُ الْجَزُوْرَ اِلٰى اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِيْ فِيْ بَطْنِهَا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حبل الحبلہ سے منع فرمایا ہے اس بیع کا دور جاہلیت میں رواج تھا، کہ ایک شخص اس وعدہ پر اونٹ خریدتا ہے کہ جب اس سے بچہ ہوگا اور پھر اس بچے کا بچہ ہوگا تو میں قیمت ادا کروں گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذِهِ الْبُيُوْعُ كُلُّهَا مَكْرُوْهَةٌ وَلَا يَنْبَغِيْ لِاَنَّهَا غَرَرٌ عِنْدَنَا وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بیع کی یہ تمام صورتیں غیر مناسب ہیں اس لیے کہ ہمارے نزدیک یہ سب فراڈ اور دھوکہ دہی کی صورتیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فراڈ بازی کی ہر بیع کو ممنوع قرار دیا ہے۔

باب ۳۴۴۔ بَيْعُ الْمُزَابَنَةِ

باب ۳۴۴۔ بیع مزابنہ

۷۷۴، اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ بَيْعُ الثَّمَرِ وَ بَيْعُ الْعِنَبِ بِالزَّبِيْبِ كَيْلًا۔

علیہ وسلم نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا ہے، مزابنہ اس بیع کو کہتے ہیں کہ درخت پر انگور یا کھجور کے عوض خشک کھجور یا انگور فروخت کیے جائیں۔

۷۷۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَالْمُحَاقَلَةُ اشْتِرَاءُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ وَاسْتِكْرَاءُ الْاَرْضِ بِالْحِنْطَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَاَلْنَا عَنْ كِرَائِهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ اور بیع محاقلہ سے منع فرمایا ہے مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر لگے ہوئے پھلوں کو خشک کھجور (وغیرہ) کے عوض فروخت کرنا اور محاقلہ یہ ہے کہ کھیت میں اُگی ہوئی گندم کے عوض خشک گندم کا سودا کرنا، یا زمین کی کاشت کے بدلے کچھ گندم دینا۔

حضرت ابن شہاب کا بیان ہے کہ ہم نے سونے، چاندی کے بدلے زمین کو ٹھیکے پر دینے کے متعلق پوچھا تو فرمایا اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۷۷۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَيْنِ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ اَحْمَدَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ التَّمْرِ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ وَالْمُحَاقَلَةُ كِرَاءُ الْاَرْضِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں داؤد بن حصین نے حدیث بیان کی کہ بیشک ابن احمد کے غلام ابوسفیان نے ان سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری کو یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر لگے ہوئے پھلوں کو خشک کھجور یا انگور کے بدلے فروخت کرنا اور محاقلہ یہ ہے کہ زمین کو ٹھیکے پر دینا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْمُزَابَنَةُ عِنْدَنَا اِشْتِرَاءُ التَّمْرِ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا لَا يَدْرِيْ التَّمْرُ الَّذِيْ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک "مزابنہ" یہ ہے کہ درخت پر لگے ہوئے پھلوں کو خشک پھلوں کے عوض اندازے سے فروخت کرنا،

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَعْطَى أَكْثَرُ أَوْ أَقَلُّ وَالزَّبِيبُ بِالْعِنَبِ لَا يَدْرِي أَيُّهُمَا أَكْثَرُ وَالْمُحَاقَلَةُ اشْتِرَاءُ الْحَبِّ فِي السُّنْبُلِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا لَا يَدْرِي أَيُّهُمَا أَكْثَرُ وَهٰذَا كُلُّهُ مَكْرُوهٌ وَلَا يَنْبَغِي مُبَاشَرَتُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ وَهُوَ قَوْلُنَا۔

جبکہ یہ معلوم نہ ہو کہ کم ہے یا زیادہ، اور خشک انگور کو تر انگور کے عوض اس طرح فروخت کرنا کہ معلوم نہ ہو سکے کون سے زیادہ ہیں۔ محاقلہ یہ ہے کہ گندم کے کھیت کو تیار گندم کے بدلے فروخت کرنا اور یہ معلوم نہ ہو کہ بالیوں میں گندم زیادہ ہے یا تیار شدہ۔

ان تمام صورتوں میں کراہت ہے اس قسم کی خرید و فروخت ناجائز ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے اور یہی ہمارا قول ہے

بَابُ ۳۴۹۔ اِشْتِرَاءُ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ

باب ۳۴۹۔ گوشت کے عوض جانور خریدنا؟

۷۷۷ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا اشْتَرَى شَارِفًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ أَوْ قَالَ بِشَاةٍ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ إِنْ كَانَ اشْتَرَاهَا لِيَنْحَرَهَا فَلَا خَيْرَ فِي ذٰلِكَ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ وَكَانَ مَنْ أَدْرَكْتُ مِنَ النَّاسِ يَنْهَوْنَ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ وَكَانَ يُكْتَبُ فِي عُهُودِ الْعُمَّالِ فِي زَمَانِ أَبَانَ وَهِشَامٍ يَنْهَوْنَ عَنْ ذٰلِكَ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابو الزناد نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ انہوں گوشت کے عوض جانور کی بیع سے منع فرمایا، میں نے حضرت سعید بن مسیب سے عرض کیا، اگر کوئی شخص ایک اونٹ دس بکریوں کے عوض خرید لے تو کیا حکم ہے؟

تو آپ نے فرمایا اگر اسے ذبح کرنے کے لیے خریدتا ہے تو اس میں کوئی بہتری نہیں ابو الزناد نے کہا میں نے لوگوں کو گوشت کے بدلے جانور خریدنے سے منع کرتے ہوئے دیکھا ابان، اور ہشام کے زمانے میں (سرکاری طور پر) حاکم تحریری طور پر منع کیا کرتے تھے

۷۷۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ وَكَانَ مِنْ مَيْسِرِ أَهْلِ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں داؤد بن حصین نے حضرت سعید بن مسیب کو یہ کہتے ہوئے سننے کی خبر دی، کہ گوشت کی ایک

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْجَاهِلِيَّةِ بَيْعُ اللَّحْمِ بِالشَّاةِ اَوِ الشَّاتَيْنِ۔

یا دو بکریوں کے عوض خرید و فروخت، زمانۂ جاہلیت کے جوئے کی مانند ہے۔

۷۷۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ انہیں یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کے بدلے جانوروں کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَ بِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ بَاعَ لَحْمًا مِنْ لَحْمِ الْغَنَمِ بِشَاةٍ حَيَّةٍ لَا يُدْرَى اَلَّحْمُ اَكْثَرُ اَوْ مَا فِي الشَّاةِ اَكْثَرُ فَالْبَيْعُ فَاسِدٌ مَكْرُوْهٌ وَلَا يَنْبَغِيْ وَهٰذَا مِثْلُ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَكَذَا بَيْعُ الزَّيْتُوْنِ بِالزَّيْتِ وَدُهْنِ السِّمْسِمِ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے، اگر کوئی شخص بکری کا گوشت زندہ بکری کے بدلے فروخت کرے تو اسے علم نہیں کہ وہ گوشت جو بکری سے حاصل ہوگا وہ زیادہ ہے ہے؟ لہٰذا یہ بیع فاسد اور وہ ہوگی، اور غیر مناسب بھی، اور یہ مزابنہ اور محاقلہ کی مثل ہے، اسی طرح زیتون کا تیل، زیتون کے دانوں کے عوض اور تل، تل کے تیل کے بدلے فروخت کرنا بیع فاسد اور مکروہ ہے۔

بَابُ ۳۵۔ اَلرَّجُلُ يُسَاوِمُ بِالشَّيْءِ فَيَزِيْدُ عَلَيْهِ اٰخَرُ

باب ۳۵۔ قیمت پر قیمت (یا بولی پر بولی) لگانا؟

۷۸۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص دوسرے شخص کے کئے ہوئے سودے پر سودا نہ کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَ بِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اِذَا سَاوَمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب کوئی شخص کسی شخص کے سودے

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِشَيْءٍ اَنْ يَّزِيْدَ عَلَيْهِ غَيْرُهٗ فِيْهِ حَتّٰى يَشْتَرِيَ اَوْ يَدَعَ۔

پر بات کر رہا ہو تو دوسرے شخص کو جائز نہیں کہ دیا میں آکر قیمت بڑھائے جب تک کہ وہ خرید نہ لے یا چھوڑ نہ جائے۔

بَابُ ۳۵۱ مَا يُوْجِبُ الْبَيْعُ بَيْنَ الْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِيْ

باب ۳۵۱۔ جب بائع اور مشتری کا سودا پختہ ہوا؟

۷۸۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری جب تک علیحدگی اختیار نہ کریں اس وقت تک (وہ سودے بازی میں) مختار ہیں سوا بیع خیار کے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَتَفْسِيْرُهٗ عِنْدَنَا مَا بَلَغَنَا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهٗ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا عَنْ مَنْطِقِ الْبَيْعِ اِذَا قَالَ الْبَائِعُ قَدْ بِعْتُكَ فَلَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ مَالَمْ يَقُلِ الْاٰخَرُ قَدِ اشْتَرَيْتُ فَاِذَا قَالَ الْمُشْتَرِيْ قَدِ اشْتَرَيْتُ بِكَذَا وَكَذَا فَلَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ مَالَمْ يَقُلِ الْبَائِعُ قَدْ بِعْتُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل۔ اس کی وضاحت اس روایت سے ہوتی ہے جو ہمیں ابراہیم نخعی سے پہنچی ہے کہ بائع و مشتری کو اختیار رہے جب تک دونوں خرید و فروخت کی گفتگو سے جدا نہ ہوئے ہوں جب فروخت کنندہ نے کہا میں نے تمہارے ہاتھ فروخت کیا تو خریدار کو اس وقت تک اختیار رہے جب تک اس نے یہ نہ کہا ہو کہ میں نے خرید لیا، اسی طرح جب مشتری نے کہا کہ میں نے اسے ان شرائط پر خریدا تو اسے رجوع کا اس وقت تک حق ہے جب تک فروخت کنندہ یہ نہ کہے کہ میں نے فروخت کر دیا۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا یہی قول ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ ۳۵۲ اَلْاِخْتِلَافُ فِی الْبَیْعِ بَیْنَ الْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِیْ

باب ۳۵۲ - بائع اور مشتری کا اختلاف ؟

۷۸۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا بَيِّعَيْنِ تَبَايَعَا فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ اَوْ يَتَتَارَادَّانِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ انہیں یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بائع اور مشتری کے درمیان اختلاف واقع ہو تو بائع کا قول معتبر ہوگا یا دونوں اسے رد کریں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا اخْتَلَفَا فِی الثَّمَنِ تَحَالَفَا وَتَرَادَّا الْبَيْعَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا اِذَا كَانَ الْمَبِيْعُ قَائِمًا بِعَيْنِهٖ فَاِنْ كَانَ الْمُشْتَرِیْ قَدِ اسْتَهْلَكَهٗ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْمُشْتَرِیْ فِی الثَّمَنِ فِیْ قَوْلِ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَاَمَّا فِیْ قَوْلِنَا فَيَتَحَالَفَانِ وَيَتَرَادَّانِ الْقِيْمَةَ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے جب دونوں کا قیمت میں اختلاف ہو تو دونوں قسم کھائیں، اور سودے کو رد کر دیں، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا یہی قول ہے جبکہ فروخت شدہ چیز اپنی اصلی حالت میں موجود ہو اگر خریدکنندہ نے اسے خراب کر دیا ہو تو امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کے مطابق قیمت کے سلسلہ میں خریدار کا قول معتبر ہوگا لیکن ہمارے نزدیک دونوں قسم کھائیں اور قیمت واپس کریں۔

بَابُ ۳۵۳ اَلرَّجُلُ يَبِيْعُ الْمَتَاعَ بِنَسِيْئَةٍ فَيُفْلِسُ الْمُبْتَاعُ

باب ۳۵۳ ---- جب خریدار مفلس ہو جائے

۷۸۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ مَتَاعًا فَاَفْلَسَ الَّذِیْ ابْتَاعَهٗ وَلَمْ يَقْبِضِ

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص نے کوئی چیز (ادھار) پر فروخت کر دی ابھی رقم اسے وصول

www.sirat-e-mustaqeem.com

الَّذِیْ بَاعَهٗ مِنْ ثَمَنِهٖ شَیْئًا فَوَجَدَهٗ بِعَیْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَاِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِیْ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ فِیْهِ اُسْوَةُ الْغُرَمَآءِ۔

نہ ہوئی تھی کہ خریدکنندہ مفلس ہوگیا، مگر بائع کو مشتری سے اپنی اصل چیز واپس مل گئی تو بائع ہی اس کا مستحق ہے اگر مشتری فوت ہوجائے تو وہ دوسرے قرض خواہوں کے مساوی ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا مَاتَ وَقَدْ قَبَضَهٗ فَصَاحِبُهٗ فِیْهِ اُسْوَةُ الْغُرَمَآءِ وَاِنْ كَانَ لَمْ یَقْبِضِ الْمُشْتَرِیْ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ بَقِیَّةِ الْغُرَمَآءِ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَ حَقَّهٗ وَكَذٰلِكَ اِنْ اَفْلَسَ الْمُشْتَرِیْ وَلَمْ یَقْبِضْ مَا یَشْتَرِیْ فَالْبَائِعُ اَحَقُّ بِمَا بَاعَ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَ حَقَّهٗ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب خریدار فوت ہوجائے اور اس نے اس چیز پر قبضہ بھی کرلیا ہو تو بائع دوسرے قرض خواہوں کے مساوی ہوگا، خریدار اگر قبضہ نہ کرسکا ہو تو فروخت کرنے والا دوسرے قرض خواہوں کی نسبت زیادہ مستحق ہوگا۔ یہاں تک کہ اسے اس کا پورا پورا حق مل جائے اسی طرح اگر خریدار مفلس ہوجائے تو اس نے خریدی ہوئی چیز پر قبضہ بھی نہ کیا ہو تو بائع کو فروخت شدہ اشیاء کا زیادہ مستحق سمجھا جائے گا یہاں تک کہ اس کی رقم پوری ہو۔

بَابُ ۳۵۴ اَلرَّجُلُ یَشْتَرِی الشَّیْءَ اَوْ یَبِیْعُهٗ فَیُغْبَنُ فِیْهِ اَوْ یُسَعِّرُ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ

باب ۳۵۴۔ بھاؤ کا مقرر کرنا؟

۷۸۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ یُخْدَعُ فِی الْبَیْعِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَایَعْتَهٗ فَقُلْ لَّا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا بَاعَ فَقَالَ لَا خِلَابَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ اَنَّ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا وہ خرید و فروخت میں دھوکہ کھا جاتا ہے تو اس پر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم جس شخص سے سودے بازی کرو تو اسے کہہ دیا کرو میرے ساتھ دھوکہ نہ کریں چنانچہ وہ شخص جب خرید و فروخت کرتا تو کہہ دیتا مجھے فریب نہ دینا حضرت امام محمد

www.sirat-e-mustaqeem.com

هٰذَا كَانَ كَذٰلِكَ الرَّجُلُ خَاصَّةً۔

رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ حکم اسی شخص سے مخصوص تھا۔

۷۸۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ عَلٰى حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ وَهُوَ يَبِيْعُ زَبِيْبًا لَهٗ بِالسُّوْقِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اِمَّا اَنْ تَزِيْدَ فِي السِّعْرِ وَاِمَّا اَنْ تَرْفَعَ مِنْ سُوْقِنَا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یونس نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حاطب بن ابو بلتعہ کے پاس سے گزرے جب کہ وہ بازار میں اپنے انگور فروخت کر رہے تھے ان سے آپ نے فرمایا، تم قیمت بڑھاؤ یا پھر بازار سے چلے جاؤ (ظاہر ہے وہ مقابلہ کم قیمت میں فروخت کر رہے ہوں گے)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُسَعِّرَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ بِيْعُوْا كَذَا وَكَذَا بِكَذَا وَكَذَا وَيُجْبَرُوْا عَلٰى ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے، کیونکہ یہ غیر مناسب ہے کہ مسلمان تاجروں کے لیے کوئی نرخ مقرر کر دیا جائے اور انہیں مجبور کیا جائے کہ اس قیمت پر ہی خرید و فروخت کریں حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۵۵ اَلْاِشْتِرَاطِ فِيْ بَيْعٍ وَمَا يُفْسِدُهٗ

باب ۳۵۵۔ شرطیہ بیع اور اس کے مفاسد؟

۷۹۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِشْتَرٰى مِنْ اِمْرَاَتِهِ الثَّقَفِيَّةِ جَارِيَةً وَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ اِنَّكَ اِنْ بِعْتَهَا فَهِيَ لِيْ بِالثَّمَنِ الَّذِيْ تَبِيْعُهَا بِهٖ فَاسْتَفْتٰى فِيْ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے خبر دی انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ انہوں نے اپنی زوجہ ثقفیہ سے ایک کنیز خریدی بیوی نے یہ شرط لگا دی کہ جب آپ اسے فروخت کرنا چاہیں تو میرے ہاتھ فروخت کریں اگرچہ کچھ بھی قیمت ہو پھر

www.sirat-e-mustaqeem.com

ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَا تُقْرِبْهَا وَفِيهَا شَرْطٌ لِأَحَدٍ۔

اس سلسلہ میں حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس کنیز سے صحبت نہ کرنا کیونکہ اسے مشروط کر دیا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ كُلَّ شَرْطٍ اشْتَرَطَ الْبَائِعُ عَلَى الْمُشْتَرِي وَالْمُشْتَرِيُّ عَلَى الْبَائِعِ لَيْسَ مِنْ شُرُوطِ الْبَيْعِ وَفِيهِ مَنْفَعَةٌ لِلْبَائِعِ أَوِ الْمُشْتَرِي فَالْبَيْعُ فَاسِدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے۔ اگر فروخت کنندہ، خریدار سے یا خرید کنندہ، فروخت کرنے والے سے کوئی ایسی شرط مقرر کرے جو بیع کے مقاصد پورے نہ کرتی ہو اور اس سے طرفین میں کسی ایک کا فائدہ ہو تو وہ بیع فاسد ہوگی۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۸۷ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا يَطَأُ الرَّجُلُ وَلِيدَةً إِلَّا وَلِيدَةً إِنْ شَاءَ بَاعَهَا وَإِنْ شَاءَ صَنَعَ بِهَا مَا شَاءَ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ انہوں نے فرمایا، جو آدمی اپنی کنیز سے مباشرت کرے، اسے اختیار ہے چاہے فروخت کرے چاہے ہبہ کرے یا جو چاہے کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهٰذَا تَفْسِيرُ إِنَّ الْعَبْدَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَتَسَرَّى لِأَنَّهُ إِنْ وَهَبَ لَمْ يَجُزْ هِبَتُهُ كَمَا يَجُوزُ هِبَةُ الْحُرِّ فَهٰذَا مَعْنَى قَوْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضور امام محمد کہتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور اس کی وضاحت کچھ اس طرح سے ہے کہ ایسی کنیز سے صحبت جائز نہیں جسے آزاد کی طرح ہبہ نہیں کر سکتا، یہی وضاحت حضرت عبداللہ بن عمر کے قول کی ہے۔ امام اعظم اور ہمارے فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۵۶ مَنْ بَاعَ نَخْلًا مُؤَبَّرًا أَوْ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ

باب ۳۵۶۔ پیوند شدہ کھجور اور مالدار غلام کی فروخت؟

۷۸۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهَا الْمُبْتَاعُ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پیوند شدہ کھجور کا پودا فروخت کیا تو اس کا پھل فروخت کرنے والے کا ہوگا، جبکہ خریدکنندہ نے مشروط نہ کیا ہو (کہ پھل میرا ہوگا)

۷۸۹ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

حضرت امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا جس شخص نے مالدار غلام کو فروخت کیا تو اس کا مال فروخت کنندہ کا ہوگا۔ اگر خریدار نے شرط نہ کی ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

بَابُ ۳۵ الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَلَهَا زَوْجٌ أَوْ تُهْدٰى

باب ۳۵ خاوند والی کنیز کی خرید، یا ہدیہ ۔۔۔۔؟

۷۹۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اشْتَرٰى مِنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ جَارِيَةً فَوَجَدَهَا ذَاتَ زَوْجٍ فَرَدَّهَا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے خبر دی کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت عاصم بن عدی سے ایک کنیز خریدی، جب انہیں پتہ چلا کہ اس کا خاوند بھی ہے تو اسے واپس کر دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا يَكُونُ بَيْعُهَا طَلَاقًا فَإِذَا كَانَتْ ذَاتَ زَوْجٍ فَهٰذَا عَيْبٌ تُرَدُّ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ ایسی کنیز کا فروخت کرنا طلاق کے مساوی نہیں ہوگا جب وہ خاوند رکھتی ہے تو گویا یہ عیب ہے جس کے باعث اسے ردّ کرنا پڑے گا۔ یہی حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے اکثر فقہاء کا قول ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۷۹۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ اَهْدٰى لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ جَارِيَةً مِنَ الْبَصْرَةِ وَ لَهَا زَوْجٌ فَقَالَ عُثْمَانُ لَنْ اُقِرَّ بِهَا حَتّٰى يُفَارِقَهَا زَوْجُهَا فَاَرْضَى ابْنُ عَامِرٍ زَوْجَهَا فَفَارَقَهَا۔

حضرت امام مالک احمد اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عامر نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بصرہ کی ایک کنیز ھدیۃً دی، جبکہ اس کا شوہر بھی موجود تھا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں اس کے قریب تک نہ جاؤں گا جب تک اس کا شوہر اسے جدا نہ کر دے اس پر حضرت ابن عامر نے اس کے شوہر کو رضامند کر لیا، اور اس نے کنیز کو چھوڑ دیا۔

بَابُ ۳۵۸ عَهْدَةُ الثَّلَاثِ وَالسَّنَةِ

باب ۳۵۸۔ ایک سال تین دن پر شرط

۷۹۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ وَهِشَامَ ابْنَ اِسْمٰعِيْلَ يُعَلِّمَانِ النَّاسَ عَهْدَةَ الثَّلٰثِ وَالسَّنَةِ يَخْطُبَانِ بِهٖ عَلَى الْمِنْبَرِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَسْنَا نَعْرِفُ عُهْدَةَ الثَّلٰثِ وَلَا عُهْدَةَ السَّنَةِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الرَّجُلُ خِيَارَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اَوْ خِيَارَ سَنَةٍ فَيَكُوْنُ عَلٰى مَا اشْتَرَطَ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فَلَا يَجُوْزُ الْخِيَارُ اِلَّا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابان بن عثمان اور ہشام بن اسماعیل کو، لوگوں سے ایک سال تین دن کے وعدہ کی تعلیم دیتے سنا، نیز وہ اس عہد کے بارے منبر پر خطبہ بھی دیا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم تین دن اور ایک سال کی شرط نہیں جانتے سوا ایسی صورت کے کہ کوئی شخص تین دن یا ایک سال کی شرط مقرر کرے اس طرح جو شرط مقرر کی ہوگی اسی پر بیع ہوگی مگر حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کی بنا پر تین دن سے زیادہ کا اختیار نا جائز ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ ۳۵۹۔ بَيْعُ الْوَلَاءِ

۷۹۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَجُوْزُ بَيْعُ الْوَلَاءِ وَلَا هِبَتُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

۷۹۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ وَلِيْدَةً فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ اَهْلُهَا نَبِيْعُكِيْهَا عَلٰى اَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكَ اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اَلْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ لَا يَتَحَوَّلُ عَنْهُ وَهُوَ كَالنَّسَبِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

باب ۳۵۹۔ وَلاء کی بیع (ترکہ)

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وَلاء کی بیع اور اس کے ہبہ سے منع فرمایا ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ وَلاء کی نہ تو بیع جائز ہے اور نہ ہی ہبہ، یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے فقہاء کا قول ہے۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک کنیز خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا اس کنیز کے مالک نے کہا ہم اس شرط پر فروخت کرتے ہیں کہ اس کے وَلاء (ترکہ) کے ہم مستحق ہوں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا یہ شرط تمہیں اس حق سے نہیں روک سکتی، اس لیے کہ اس کے ترکہ (وَلاء) کا وہی حق دار ہے جو اسے آزاد کرے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ وَلاء اسی کا حق ہے جو آزاد کرے یہ حق کسی اور کی طرف منتقل نہیں ہو سکتا، کیونکہ وہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

نسب کی طرح ہے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۶۔ بَيْعُ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ

۷۹۵ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَيُّمَا وَلِيدَةٍ وَلَدَتْ مِنْ سَيِّدِهَا فَإِنَّهُ لَا يَبِيعُهَا وَلَا يَهَبُهَا وَلَا يُوَرِّثُهَا وَهُوَ يَسْتَمْتِعُ مِنْهَا فَإِذَا مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

باب ۳۶۔ اُم ولد کی بیع

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر حضرت نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو کنیز اپنے آقا سے بچہ جنے تو مالک اسے نہ فروخت کرے، نہ ہبہ کرے، اور نہ ہی اسے اپنا وارث بنائے، بلکہ اس سے استفادہ کرتا رہے جب وہ فوت ہو گا، تو کنیز (از خود) آزاد ہے

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ ۳۶۱ بَيْعُ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً وَنَقْدًا

۷۹۶ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ بَاعَ جَمَلًا لَهُ يُدْعَى عُصَيْفِيرًا بِعِشْرِينَ بَعِيرًا إِلَى أَجَلٍ۔

۷۹۷ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اشْتَرَى رَاحِلَةً بِأَرْبَعَةِ أَبْعِرَةٍ مَضْمُونَةٍ عَلَيْهَا يُوَفِّيهَا إِيَّاهُ بِالرَّبَذَةِ۔

باب ۳۶۱۔ جانور کے عوض نقد یا ادھار بیع

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں صالح بن کیسان نے کہا کہ انہیں حسن بن علی نے بیان کیا کہ حضرت علی بن ابو طالب نے عُصَیفیر نامی اونٹ بیس اونٹوں کے بدلے فروخت کیا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ انہوں نے ایک اونٹنی چار اونٹوں کے عوض اس شرط پر خرید کی کہ وہ انہیں مقام ربذہ تک پہنچائے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَالِبٍ خِلَافُ هٰذَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے مختلف بات پہنچائی ہے۔

۷۹۸ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ ذُوَیْبٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَیْطٍ عَنْ اَبِی الْحَسَنِ الْبَزَّازِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْبَعِیْرِ بِالْبَعِیْرَیْنِ اِلٰی اَجَلٍ وَالشَّاةِ بِالشَّاتَیْنِ اِلٰی اَجَلٍ قَدْ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَةً فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت ابن ابو ذویب نے یزید بن عبداللہ بن قسط سے خبر دی وہ ابو الحسن بزاز سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ ابن ابو طالب نے ایک اونٹ دو اونٹوں کے عوض، اور ایک بکری، دو بکریوں کے بدلے اُدھار فروخت کرنے سے روکا ہے نیز ہمیں معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جانور کو جانور کے بدلے ادھار کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے اس پر ہمارا عمل ہے یہی امام ابو حنیفہ اور ہمارے اکثر فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ ۳۶۲ اَلشَّرِكَةِ بِالْبَیْعِ

باب ۳۶۲۔ بیع میں شراکت

۷۹۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْقُوْبَ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ كُنْتُ اَبِیْعُ الْبَزَّ فِیْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَنَّ عُمَرَ قَالَ لَا یَبِیْعُهٗ فِیْ سُوْقِنَا اَعْجَمِیٌّ فَاِنَّهُمْ لَمْ یُفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُقِیْمُوا الْمِیْزَانَ وَالْمِكْیَالَ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب نے بیان کیا کہ ان کے والد ماجد نے انہیں خبر دی، کہ میں حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ امارت میں کپڑا فروخت کرتا تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم فرمایا کہ ہمارے بازار میں عجمی خرید و فروخت نہ کریں، کیونکہ یہ لوگ دین کی سمجھ نہیں رکھتے اور نہ ہی ماپ، تول اچھی طرح کرتے ہیں۔

قَالَ یَعْقُوْبُ فَذَهَبْتُ اِلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقُلْتُ لَهٗ هَلْ

یعقوب نے کہا، میں حضرت سیدنا عثمان بن عفان کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا، کیا آپ

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَكَ فِيْ غَنِيْمَةٍ بَارِدَةٍ قَالَ مَا هِيَ قُلْتُ بَزٌّ قَدْ عَلِمْتُ مَكَانَهُ يَبِيْعُهُ صَاحِبُهُ بِرُخْصٍ لَا يَسْتَطِيْعُ بَيْعَهُ اَشْتَرِيْهُ لَكَ ثُمَّ اَبِيْعُهُ لَكَ قَالَ نَعَمْ فَذَهَبْتُ فَصَفَقْتُ بِالْبَزِّ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ فَطَرَحْتُ فِيْ دَارِ عُثْمَانَ فَلَمَّا رَجَعَ عُثْمَانُ فَرَاٰى الْعُكُوْمَ فِيْ دَارِهٖ قَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا بَزٌّ جَآءَ بِهٖ يَعْقُوْبُ قَالَ ادْعُوْهُ لِيْ فَجِئْتُ فَقَالَ مَا هٰذَا قُلْتُ هٰذَا الَّذِيْ قُلْتُ لَكَ قَالَ اَنْظَرْتَهٗ؟ قُلْتُ كَفَيْتُكَ وَلٰكِنْ رَابَهٗ حَرَسُ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مفت میں نفع چاہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کیسے میں نے کہا کچھ کپڑا ہے اور اس کا مالک سستا فروخت کرتا ہے اس کے گھر کو میں جانتا ہوں، کیونکہ وہ عجلت کے باعث بازار میں فروخت نہیں کر سکتا، کیا میں آپ کے لیے خرید لوں؟ اور پھر آپ کی طرف سے فروخت کر دوں آپ نے جواباً فرمایا، ہاں! میں گیا، کپڑا خریدا، اور آپ کے گھر لے آیا، جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر تشریف لائے اور انہوں نے کپڑے کا ڈھیر دیکھا تو فرمایا یہ کیا ہے؟ تو بتایا گیا یہ کپڑا ہے جو یعقوب لایا ہے آپ نے مجھے بلا بھیجا، میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا یہ وہی کپڑا ہے جس کا میں نے ذکر کیا تھا، آپ نے فرمایا کیا تم نے اسے اچھی طرح دیکھ لیا ہے میں نے عرض کیا آپ اتنا فکرمند نہ ہوں البتہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چوکیداروں نے خوف دلایا ہے۔

۔ ۔ ۔ فَذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى حَرَسِ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ يَعْقُوْبَ يَبِيْعُ بَزِّيْ فَلَا تَمْنَعُوْهُ قَالُوْا نَعَمْ فَجِئْتُ بِالْبَزِّ السُّوْقَ فَلَمْ اَلْبَثْ حَتّٰى جَعَلْتُ ثَمَنَهٗ فِيْ مِزْوَدٍ وَذَهَبْتُ اِلٰى عُثْمَانَ وَبِالَّذِيْ اشْتَرَيْتُ الْبَزَّ مِنْهُ فَقُلْتُ عُدَّ الَّذِيْ لَكَ فَاغْتَدَّهٗ وَبَقِيَ مَالٌ كَثِيْرٌ قَالَ فَقُلْتُ لِعُثْمَانَ هٰذَا لَكَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پہرے داروں کے پاس گئے اور کہا یعقوب میرا کپڑا فروخت کرے گا اسے منع نہ کریں، انہوں نے کہا بہتر ہے پس میں کپڑا لئے بازار پہنچا، ابھی تھوڑی سی دیر ہوئی تھی کہ کپڑا فروخت ہو گیا، رقم بیگ میں ڈالی اور حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہو گیا، وہ شخص بھی میرے ساتھ تھا جس سے میں نے کپڑا خریدا تھا، میں نے اسے کہا جو تمہاری رقم ہے اس میں سے اٹھا لو، چنانچہ اس نے اپنا حصہ لے لیا پھر بھی کافی رقم بچ رہی۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَظْلِمُ بِهِ أَحَدًا قَالَ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا وَفَرِحَ بِذٰلِكَ قَالَ فَقُلْتُ أَمَا إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ مَكَانَ بَيْعِهَا مِثْلَهَا أَوْ أَفْضَلَ قَالَ وَعَائِدٌ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ قَالَ قَدْ شِئْتُ قَالَ فَقُلْتُ فَإِنِّي بَائِعٌ خَيْرًا فَأَشْرِكْنِي قَالَ نَعَمْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَشْتَرِكَ الرَّجُلَانِ فِي الشِّرَاءِ بِالنَّسِيئَةِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا رَأْسُ مَالٍ عَلَى أَنَّ الرِّبْحَ بَيْنَهُمَا وَالْوَضِيعَةُ عَلَى ذٰلِكَ وَإِنْ وَلَّى الشِّرَاءَ وَالْبَيْعَ أَحَدُهُمَا دُونَ صَاحِبِهِ وَلَا يَفْضُلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فِي الرِّبْحِ فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَجُوزُ أَنْ يَأْكُلَ أَحَدُهُمَا رِبْحَ مَا ضَمِنَ صَاحِبُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

تعالیٰ عنہ سے عرض کیا یہ نفع آپ کا ہے، میں نے کسی پر ظلم نہیں کیا، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر سے نوازے، آپ اس سے بہت خوش ہوئے راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا میں اس کے فروخت کی ایسی بلکہ اس سے بھی اچھی جگہ جانتا ہوں آپ نے فرمایا کیا پھر ایسا ہی کرنے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا ہاں! اگر آپ منظور فرمائیں؟ آپ نے ہاں فرمایا میں نے کہا اگر آپ مجھے شریک بنالیں تو میں نیکی کرنا چاہتا ہوں فرمایا ہاں! میرے اور تمہارے درمیان نصف نصف کی شراکت ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے، اس میں کوئی حرج نہیں کہ دو آدمی ادھار خریدنے میں شریک ہوں، خواہ ان میں سے کسی کے پاس بھی رقم وغیرہ نہ ہو اس شرط پر کہ نفع نصف نصف تقسیم کریں گے اور نقصان میں بھی برابر کے حصہ دار ہوں گے، جب ایک شخص خرید و فروخت کا ذمہ دار ہو اور دوسرا کچھ بھی نہ کرے تو اس کو زیادہ حصہ دینا جائز نہیں، اس لیے کہ جب مال کے نقصان کا دوسرا شخص ذمہ دار ہے تو وہ اس کا نفع کیسے کھا سکتا ہے، یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

باب ۳۶۳۔ اَلْقَضَاءُ

باب ۳۶۳۔ القضاء

۸۰۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے اعرج سے خبر دی وہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ اَحَدُكُمْ جَارَهٗ اَنْ يَغْرُزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ قَالَ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَالِيْ اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَاللّٰهِ لَاَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے ہمسائے کو دیوار میں لکڑی گاڑنے سے نہ روکے

راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کہ میں تمہیں اس سے انکار کرتے ہوئے دیکھتا ہوں، خدا کی قسم، میں تمہارے کندھوں کے درمیان گاڑوں گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا عِنْدَنَا عَلٰى وَجْهِ التَّرَسُّعِ مِنَ النَّاسِ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَحُسْنِ الْخُلُقِ فَاَمَّا فِي الْحُكْمِ فَلَا يُجْبَرُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ بَلَغَنَا اَنَّ شُرَيْحًا اخْتُصِمَ اِلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلَّذِيْ وَضَعَ الْخَشَبَةَ اَرْفَعْ رِجْلَكَ عَنْ مَطِيَّةِ اَخِيْكَ فَهٰذَا هُوَ الْحُكْمُ فِيْ ذٰلِكَ وَالتَّوَسُّعُ اَفْضَلُ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک یہ فرمان لوگوں میں وسعت اور حسنِ خلق کے لیے ہے، بطور لازمی امر نہیں کہ انہیں مجبور کیا جائے نیز ہمیں پتہ چلا ہے کہ قاضی شریح کے ہاں اس سلسلہ میں ایک مقدمہ دائر ہوا تھا تو آپ نے لکڑی گاڑنے والے کو حکم دیا تھا کہ اپنا پاؤں اپنے بھائی کی سواری سے اٹھالے، اس بارے میں فیصلہ یہی ہے البتہ وسعتِ قلبی کا اظہار بہرحال افضل ہے۔

بَابُ ۳۶۴۔ اَلْهِبَةُ وَالصَّدَقَةُ

باب ۳۶۴۔ ہبہ اور صدقہ

۸۰۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْ غَطَفَانَ ابْنِ طَرِيْفٍ الْمُرِّيِّ عَنْ مَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِصِلَةِ رَحِمٍ اَوْ عَلٰى وَجْهِ صَدَقَةٍ فَاِنَّهٗ لَا يَرْجِعُ فِيْهَا وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً يَرٰى اَنَّهٗ اِنَّمَا اَرَادَ بِهِ الثَّوَابَ فَهُوَ عَلٰى هِبَتِهٖ يَرْجِعُ فِيْهَا اِنْ لَمْ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں داؤد بن حُصین نے ابوغطفان بن طریف مُری سے خبر دی وہ مروان بن حکم سے مروی ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس شخص نے بطور صلہ رحمی کچھ ہبہ کیا تو پھر وہ چیز دوبارہ نہیں لے سکتا، اور جس سے ہبہ کرتے وقت اس سے معاوضہ وغیرہ کی نیت کرلی ہو تو وہ اپنے ہبہ کو واپس لے سکتا ہے جبکہ اس سے وہ ناخوش ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ وَّهَبَ هِبَةً لِّذِیْ رَحِمٍ مَّحْرَمٍ اَوْ عَلٰی وَجْهِ صَدَقَةٍ فَقَبَضَهَا اَوْ هُوَ وُهِبَ لَهٗ فَلَیْسَ لِلْوَاهِبِ اَنْ یَّرْجِعَ فِیْهَا وَمَنْ وَّهَبَ هِبَةً لِغَیْرِ ذِیْ رَحِمٍ مَّحْرَمٍ وَقَبَضَهَا فَلَهٗ اَنْ یَّرْجِعَ فِیْهَا اِنْ لَّمْ یَثِبْ مِنْهَا اَوْ یَزْدَدْ خَیْرًا فِیْ یَدِهٖ اَوْ یَخْرُجْ مِنْ مِلْكٍ اِلٰی مِلْكٍ غَیْرِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے، جس شخص نے کسی رشتہ دار کو کوئی چیز صلہ رحمی کے طور پر صدقہ یا ہبہ میں دی اور جسے ہبہ کیا گیا وہ اس پر قابض ہو گیا تو ہبہ کرنے والے کو اب جائز نہیں کہ وہ اپنی دی ہوئی چیز واپس طلب کرے۔ لیکن جس شخص نے غیر رشتہ دار کو کوئی چیز ہبہ کی اور وہ قابض بھی ہوا، تو ہبہ کرنے والے کو واپس لینے کا حق ہے اگر اس کو بہتر سلوک حاصل نہ ہو یا کوئی اس سے بہتری نہ پائے یا اس کے ہاتھوں کسی دوسرے کی ملک میں وہ چیز چلی جائے جس شخص کو وہ ناپسند کرتا ہے۔

حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۶۵ اَلنُّحْلٰی

باب ۳۶۵ عطیہ

۸۰۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ نُعْمَانَ بْنِ بَشِیْرٍ بِحَدِیْثَیْهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ اِنَّ اُمَّهٗ اَتَتْ بِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ نَحَلْتُ ابْنِیْ هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِیْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكُلَّ وَلَدٍ لَكَ نَحَلْتَهٗ مِثْلَ هٰذَا قَالَ قَالَ فَارْجِعْهُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور محمد بن نعمان بن بشیر سے خبر دی وہ دونوں نعمان بن بشیر سے مروی ہیں کہ اس نے کہا ان کے والد ماجد انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے، اور عرض کیا میں نے اس بیٹے کو اپنا ایک غلام دیا ہے، تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو ایک ایک غلام دیا ہے؟ انہوں نے کہا! نہیں اس پر آپ نے فرمایا تم اس سے واپس لے سکتے ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۸۰۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اِبْنُ شِهَابٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ نَحَلَهَا جُذَاذَ عِشْرِيْنَ وَسْقًا مِنْ مَالِهٖ بِالْعَالِيَةِ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الرَّفَاةُ قَالَ وَاللّٰهِ يَا بُنَيَّةَ مَا مِنَ النَّاسِ اَحَبَّ اِلَيَّ غِنًى بَعْدِيْ مِنْكِ وَلَا اَعَزَّ اِلَيَّ فَقْرًا مِّنْكِ وَاِنِّيْ كُنْتُ نَحَلْتُكِ مِنْ مَالِيْ جُذَاذَ عِشْرِيْنَ وَسْقًا فَلَوْ كُنْتِ جَدَدْتِيْهِ وَاحْتَزْتِيْهِ كَانَ لَكِ فَاِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ مَالُ وَارِثٍ وَاِنَّمَا هُمَا اَخَوَاكِ وَ اُخْتَاكِ فَاقْتَسِمُوْهُ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَتْ يَا اَبَتِ وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ كَذَا وَكَذَا لَتَرَكْتُهُ اِنَّمَا هِيَ اَسْمَآءُ فَمَنِ الْاُخْرٰى قَالَ ذُوْ بَطْنِ بِنْتِ خَارِجَةَ وَ اُرَاهَا جَارِيَةً فَوَلَدَتْ جَارِيَةً۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے خبر دی وہ فرماتی ہیں کہ مجھے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عالیہ میں کھجور کا باغ ہبہ کیا جن سے بیس وسق کھجوریں حاصل ہوئیں، جب ان کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ نے فرمایا اللہ کی قسم! میری بیٹی! میں اپنے بعد تم سے زیادہ غنی دیکھنا کسی کو محبوب نہیں سمجھتا اور تمہارا مفلس ہونا مجھے سب سے زیادہ ناگوار لگتا ہے میں نے اپنے مال سے بیس وسق کھجور کے درخت دیئے تھے اگر تم اسے کاٹ لیتیں تو وہ تمہارے ہوتے لیکن آج وہ وراثاء کا مال ہیں، تمہارا ایک بھائی اور دو بہنیں ہیں پس تم کتاب اللہ کے حکم کے مطابق تقسیم کر لینا۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا! اباجان! اگر اس سے بھی زیادہ مال ہوتا تو میں وہ بھی چھوڑ دیتی، ہاں ایک بہن تو یہ اسماء ہے دوسری کون؟ آپ نے فرمایا وہ حبیبہ بنت خارجہ کے شکم میں ہے میرا خیال ہے وہ لڑکی ہے چنانچہ لڑکی پیدا ہوئی۔

۸۰۴ اَخْبَرَنَا اِبْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ اَنَّ عُمَرَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَنْحَلُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ نُحْلًا ثُمَّ يُمْسِكُوْنَهَا قَالَ فَاِنْ مَاتَ اِبْنُ اَحَدِهِمْ قَالَ مَالِيْ بِيَدِهٖ لَمْ اُعْطِهٖ اَحَدًا وَاِنْ

حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہمیں خبر دی وہ عبدالرحمٰن بن عبد القاری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ پہلے اپنے بیٹوں کو ہبہ کرتے ہیں پھر روک لیتے ہیں پھر اگر کسی کا کوئی بیٹا فوت ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں یہ میرا مال ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَاتَ هُوَ قَالَ هُوَ لِابْنِيْ قَدْ كُنْتُ اَعْطَيْتُهُ اِيَّاهُ مَنْ نَحَلَ نِحْلَةً لَمْ يُجِزْهَا الَّذِيْ نُحِلَهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اِنْ مَاتَ لِوَرَثَتِهٖ فَهِيَ بَاطِلٌ۔

کیونکہ میرے قبضے میں ہے میں تو کسی کو نہیں دوں گا۔ اگر خود مرتے ہیں تو (بوقت وصال) کہتے ہیں یہ مال اپنے بیٹے کو ہبہ کر چکا ہوں، یہ اُسی کا ہے جو شخص کوئی چیز ہبہ کرے اور اسے قبضہ نہ دے یہاں تک کہ وہ فوت ہو جائے تو وہ مال اس کے ورثاء کا ہے (اس طرح) وہ ہبہ باطل ٹھہرے گا۔

۸۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ عَنْ نَحَلَ وَلَدًا لَهٗ صَغِيْرًا لَمْ يَبْلُغْ اَنْ يَجُوْزَ نِحْلَةً فَاَعْلَنَ بِهَا وَاَشْهَدَ عَلَيْهَا فَهِيَ جَائِزَةٌ وَاِنْ وَلِيَهَا اَبُوْهُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے خبر دی کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو شخص اپنے بچے کو کوئی چیز ہبہ کرے جبکہ وہ نابالغ تھا، اور اس کا اعلانیہ اظہار بھی کرے، نیز اس پر گواہ بھی مقرر کر دے تو یہ ہبہ درست ہے اس کا ولی باپ ہی ہوگا

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ اَنْ يُسَوِّيَ بَيْنَ وَلَدِهٖ فِي النِّحْلَةِ وَلَا يُفَضِّلُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَمَنْ نَحَلَ نِحْلَةً وَلَدًا اَوْ غَيْرَهٗ فَلَمْ يَقْبِضْهَا الَّذِيْ نُحِلَهَا حَتّٰى مَاتَ النَّحِلُ اَوِ الْمَنْحُوْلُ فَهِيَ مَرْدُوْدَةٌ عَلَى النَّاحِلِ وَعَلٰى وَرَثَتِهٖ وَلَا يَجُوْزُ الْمَنْحُوْلُ حَتّٰى يَقْبِضَهَا اِلَّا الْوَلَدُ الصَّغِيْرُ فَاِنْ قَبَضَ وَالِدُهٗ قَبَضَ اِذَا اَعْلَنَهَا وَاَشْهَدَ بِهَا فَهِيَ جَائِزَةٌ لِوَلَدِهٖ وَلَا سَبِيْلَ لِلْوَالِدِ اِلَى الرُّجُوْعِ فِيْهَا وَلَا اِلَى اِعْتِصَارِهَا بَعْدَ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان تمام احادیث پر ہمارا عمل ہے البتہ یہ لازمی ہے کہ آدمی اپنی اولاد کو عطیہ دیتے وقت مساوات کو برقرار رکھے کسی ایک کو دوسرے پر فوقیت نہ دے اگر کسی شخص کو کوئی عطیہ دیا ہو اور اس نے اس پر قبضہ نہ کیا ہو، تو ان دونوں میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے تو یہ عطیہ، دینے کو یا اس کے ورثاء کی طرف لوٹ جائے گا نیز جسے عطیہ دیا گیا ہے جب تک وہ قابض نہیں ہوگا اس کے لیے وہ جائز نہیں ہے البتہ نابالغ کے لیے اس کا والد قابض ہو سکتا ہے گویا کہ وہی قابض ہے جب کہ اس کا اعلان اور گواہ مقرر کر چکا ہو تو اس کے بیٹے کے لیے یہ عطیہ درست ہے پھر اس کے والد کو اس پر قبضہ کرنا یا واپس لینا جائز نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَنْ تُشْهَدَ عَلَيْهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۶۶ اَلْعُمْرٰى وَالسُّكْنٰى

باب ۳۶۶۔ تاحیات یا عارضی سکونت

۸۰۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَعْمَرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّمَا هِيَ لِلَّذِيْ يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ اِلَى الَّذِيْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهَا اَعْطَا عَطَاءً وَقَعَتِ الْمَوَارِيْثُ فِيْهِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے سلمہ بن عبدالرحمٰن سے خبر دی وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی شخص کو یا اپنے ورثاء کو کوئی چیز تاحیات دے دے تو وہ انہیں کی ہو جاتی ہے، دینے والے کو اس سے کچھ نہیں مل سکتا کیونکہ اس نے ایسا عطیہ دیا ہے جو متوارث ہے۔

۸۰۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَرِثَ حَفْصَةَ دَارَهَا وَكَانَتْ حَفْصَةُ قَدْ اَسْكَنَتْ زَيْدَ بْنَ الْخَطَّابِ مَا عَاشَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَبَضَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْمَسْكَنَ وَرَاٰى اَنَّهٗ لَهٗ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وارث ہوئے، جبکہ وہ حضرت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی کو اپنا گھر اپنی زندگی میں عطا فرما گئی تھیں، جب حضرت زید بن خطاب کی بیٹی نے وصال فرمایا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان کے مکان پر اس خیال سے قبضہ کر لیا کہ اب وہی اس گھر کے مالک ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اَلْعُمْرٰى هِبَةٌ فَمَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ وَالسُّكْنٰى لَهٗ عَارِيَةٌ تَرْجِعُ اِلَى الَّذِيْ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے، عُمریٰ، وہ عطیہ ہے جسے دیا جائے تاحیات اسی کا رہتا ہے "سُکنیٰ" عاریۃً رہائش وغیرہ کے لیے جو کچھ وقت تک دیا جائے اور پھر وہ اصل

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَسْكَنَهَا وَ اِلٰى وَارِثِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا وَالْعُمْرٰى اَنْ قَالَ هِىَ لَهٗ وَالْعَقِبِهٖ اَوْ لَمْ وَلِعَقِبِهٖ فَهُوَ سَوَآءٌ۔

مالک یا اس کے ورثاء کی طرف منتقل ہو سکے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا یہی قول ہے عُمریٰ یہ ہے کہ یوں کہا جائے تیری جب تک عمر ہے اور پھر تیری اولاد کے لیے، اور اگر اولاد کے لیے نہ بھی کہے تو پھر بھی یکساں حکم ہے۔

بَابُ ۳۶ كِتَابُ الصَّرْفِ وَاَبْوَابُ الرِّبٰوا

باب ۳۶۔ سونا چاندی ایک دوسرے کے بدلے فروخت کرنا

۸۰۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالذَّهَبِ اَحَدُهُمَا غَائِبٌ وَالْاٰخَرُ نَاجِزٌ فَاِنِ اسْتَنْظَرَكَ اِلٰى اَنْ يَلِجَ بَيْتَهٗ فَلَا تُنْظِرْهُ اِنِّىْ اَخَافُ عَلَيْكُمُ الرَّمَاءَ هُوَ الرِّبٰوا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا چاندی کو سونے کے بدلے ایسے فروخت نہ کرو کہ ایک نقد ہو اور دوسری چیز ادھار ہو۔ بلکہ اگر اتنی سی مہلت بھی مانگے کہ گھر سے واپس آکر دے دے گا تو اتنا بھی وقت نہ دے کیونکہ میں تم پر "رِبا" سے ڈرتا ہوں، یہ رِبا ربوا ہی ہے یعنی سود ہے۔

۸۰۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ اَحَدُهُمَا غَائِبٌ وَالْاٰخَرُ نَاجِزٌ وَاِنِ اسْتَنْظَرَكَ حَتّٰى يَلِجَ بَيْتَهٗ فَلَا تُنْظِرْهُ اِنِّىْ اَخَافُ عَلَيْكُمُ الرِّبٰوا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا سونے کو سونے اور سونے کو چاندی کے بدلے اس طرح فروخت نہ کرو کہ ایک نقد اور دوسری چیز ادھار پر ہو اگرچہ وہ اتنی سی مہلت طلب کرے کہ وہ گھر سے ہو آئے پھر بھی اجازت نہ دو، کیونکہ میں تمہارے لئے سود سے ڈرتا ہوں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۸۱۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مَثَلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوْا شَيْئًا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کو سونے کے بدلے فروخت کرنے سے منع فرمایا مگر برابر برابر یہ کہ ایک دوسرے سے زیادہ نہ ہو اور اس طرح چاندی کو چاندی کے برابر فروخت کرو ان میں کسی بھی چیز کو ایک دوسرے سے زیادہ نہ کرو نیز نقد کو ادھار پر فروخت نہ کرو۔

۸۱۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَبِيْ تَمِيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت موسیٰ بن ابو تمیم سے حضرت سعید بن یسار سے حدیث بیان کی وہ حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دینار کو دینار اور درہم کو درہم کے عوض اور ان دونوں کو ایک دوسرے سے زیادہ پر فروخت نہ کرو۔

۸۱۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ وَقَالَ فَدَعَانِيْ طَلْحَةُ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَقَالَ فَتَرَاوَضْنَا حَتّٰى اصْطَرَفَ مِنِّيْ فَاَخَذَ طَلْحَةُ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَالَ حَتّٰى يَاْتِيَنِيْ خَازِنِيْ مِنَ الْغَابَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْمَعُ فَقَالَ لَا

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ابن شہاب نے حضرت مالک بن اوس بن حدثان سے بیان کیا کہ انہیں ایک سو دینار کے درہموں کی ضرورت پڑی تو مجھے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بلایا سو ہم دونوں رضامند ہوئے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دینار لیے اور انہیں اپنے ہاتھ سے الٹ پلٹ کرنے لگے، پھر کہا تھوڑا کرو میرا خزانچی مقام غابہ سے آجائے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ باتیں سن رہے تھے انہوں نے فرمایا، خدا کی قسم

www.sirat-e-mustaqeem.com

۸۱۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مَثَلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوْا شَيْئًا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کو سونے کے بدلے فروخت کرنے سے منع فرمایا مگر برابر برابر یہ کہ ایک دوسرے سے زیادہ نہ ہو اور اس طرح چاندی کو چاندی کے برابر فروخت کرو ان میں کسی بھی چیز کو ایک دوسرے سے زیادہ نہ کرو نیز نقد کو ادھار پر فروخت نہ کرو۔

۸۱۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَبِيْ تَمِيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت موسیٰ بن ابو تمیم سے حضرت سعید بن یسار سے حدیث بیان کی وہ حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دینار کو دینار اور درہم کو درہم کے عوض اور ان دونوں کو ایک دوسرے سے زیادہ پر فروخت نہ کرو۔

۸۱۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ وَقَالَ فَدَعَانِيْ طَلْحَةُ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَقَالَ فَتَرَاوَضْنَا حَتّٰى اصْطَرَفَ مِنِّيْ فَاَخَذَ طَلْحَةُ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَالَ حَتّٰى يَاْتِيَنِيْ خَازِنِيْ مِنَ الْغَابَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْمَعُ فَقَالَ لَا

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ابن شہاب نے حضرت مالک بن اوس بن حدثان سے بیان کیا کہ انہیں ایک سو دینار کے درہموں کی ضرورت پڑی تو مجھے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بلایا سو ہم دونوں رضامند ہوئے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دینار لیے اور انہیں اپنے ہاتھ سے الٹ پلٹ کرنے لگے، پھر کہا تھوڑا کرو میرا خزانچی مقام غابہ سے آجائے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ باتیں سن رہے تھے انہوں نے فرمایا، خدا کی قسم

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَاللّٰهِ لَا تُفَارِقُهُ حَتّٰى تَأْخُذَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا إِلَّا هَآءَ وَهَآءَ۔

طلحہ سے مال لے جدا نہ ہوتا، پھر کہا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سونے کو چاندی کے بدلے اور کھجور کو کھجور کے بدلے اور جَو کو جَو کے بدلے فروخت کرنا سود ہے مگر یہ کہ وہ برابر برابر ہوں۔

---

۸۱۳ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَوْ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِيْ سُفْيَانَ بَاعَ سِقَايَةً مِنْ وَرِقٍ أَوْ ذَهَبٍ بِأَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهَا فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَآءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذَا إِلَّا مَثَلًا بِمِثْلٍ قَالَ مُعَاوِيَةُ مَا أَرٰى بِهٖ بَأْسًا فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَآءِ مَنْ يَعْذِرُنِيْ مِنْ مُعَاوِيَةَ أُخْبِرُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَيُخْبِرُنِيْ عَنْ رَأْيِهٖ لَا أُسَاكِنُكَ بِأَرْضٍ أَنْتَ بِهَا قَالَ فَقَدِمَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی، کہ ہمیں حضرت زید بن اسلم نے عطاء بن یسار یا حضرت سلیمان بن یسار سے خبر دی، کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سونے یا چاندی کا برتن اس کے وزن سے زیادہ کے عوض فروخت کیا، تو ان سے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے سوائے یکساں قیمت کے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میرے نزدیک کوئی قباحت نہیں، حضرت ابودرداء نے کہا امیر معاویہ کے مقابلہ میں میرا عذر کون قبول کرے گا میں ان کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور وہ مجھے اپنی رائے سناتے ہیں، میں اس سرزمین میں نہیں رہوں گا جہاں تم ہو پھر حضرت ابودرداء حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں (مدینہ طیبہ) آئے اور انہیں تمام ماجرا کہہ سنایا تو حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَبُو الدَّرْدَاءِ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَخْبَرَهٗ فَكَتَبَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ اَنْ لَّا يَبِيْعَ ذٰلِكَ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ اَوْ وَزْنًا بِوَزْنٍ۔

۸۱۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ قُسَيْطٍ اللَّيْثِيُّ اَنَّهٗ رَاٰى سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ اَنْ يُّرَاطِلَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ فَيُفْرِغُ الذَّهَبَ فِيْ كِفَّةِ الْمِيْزَانِ وَيُفْرِغُ الْاٰخَرُ الذَّهَبَ فِيْ كِفَّةِ الْاُخْرٰى قَالَ لَمْ يَرْفَعِ الْمِيْزَانَ فَاِذَا اعْتَدَلَ لِسَانُ الْمِيْزَانِ اَخَذَ وَاَعْطٰى صَاحِبَهٗ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف خط لکھا کہ ایسی خرید و فروخت نہ کریں، بلکہ برابری کی سطح پر یا مساوی مقدار و، وزن پر کریں۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یزید بن عبداللہ بن قسیط لیثی سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب کو دیکھا وہ سونے کو سونے کے بدلے فروخت کرتے وہ اپنا سونا ترازو کے ایک پلڑے میں اور دوسرے کا سونا ترازو کے دوسرے پلڑے میں رکھتے پھر ترازو اٹھاتے جب ترازو کا کانٹا عین سیدھ پر آجاتا تو دوسرے کا سونا لے لیتے اور اپنا انہیں دے دیتے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۶۸ اَلرِّبٰوا فِيْمَا يُقَالُ اَوْ يُوْزَنُ

باب ۳۶۸۔ پیمائشی اور وزنی اشیاء میں سود

۸۱۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ لَا رِبٰوا اِلَّا فِيْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ اَوْ مَا يُكَالُ اَوْ يُوْزَنُ مِمَّا يُؤْكَلُ اَوْ يُشْرَبُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا كَانَ مَا يُكَالُ مِنْ صِنْفٍ وَّاحِدٍ اَوْ كَانَ مَا يُوْزَنُ مِنْ صِنْفٍ وَّاحِدٍ فَهُوَ مَكْرُوْهٌ اَيْضًا اِلَّا مَثَلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ بِمَنْزِلَةِ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابو الزناد نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ سود صرف سونے، چاندی یا کھانے پینے کی ایسی اشیاء میں ہے جو تول یا ماپ کر فروخت کی جاتی ہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، جو اشیاء ماپی جائیں یا ان کا وزن کیا جاتے وہ ایک ہی جنس سے ہوں تو وہ مکروہ ہیں البتہ مساوی اور دست بدست ہوں تو جائز ہے کیونکہ وہ بھی کھانے پینے

الَّذِیْ یُوَکِّلُ وَیَشْرَبُ وَھُوَ قَوْلُ اِبْرَاھِیْمَ النَّخَعِیِّ وَاَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَالْعَامَّۃِ مِنْ فُقَھَائِنَا۔

اشیاء کی مثل ہیں یہی حضرت ابراہیم نخعی، امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۸۱۶ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَامِلَکَ عَلٰی خَیْبَرَ وَھُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ عَدِیٍّ مِنَ الْاَنْصَارِ یَاْخُذُ الصَّاعَ بِالصَّاعَیْنِ قَالَ اُدْعُوْہُ لِیْ فَدُعِیَ لَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَاْخُذِ الصَّاعَ بِالصَّاعَیْنِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُعْطُوْنِیْ الْجَنِیْبَ بِالْجَمْعِ اِلَّا صَاعًا بِصَاعَیْنِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاھِمِ وَالشُّتَّرِ بِالدَّرَاھِمِ جَنِیْبًا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کھجور کو کھجور کے ہموزن فروخت کرو! عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ کے انصار عامل جو خیبر میں قبیلہ عدی سے ہیں وہ ایک صاع کے بدلے دو صاع لیتے ہیں تو آپ نے فرمایا انہیں میرے پاس لاؤ، جب انہیں حاضر کیا گیا تو آپ نے فرمایا، تم ایک صاع کے بدلے دو صاع نہ لیا کرو، انہوں نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ لوگ عمدہ کھجوریں، عام کھجوروں کے بدلہ میں نہیں دیتے جب تک ایک صاع کے بدلے دو صاع نہ ہوں تو آپ نے فرمایا عام قسم کی کھجور کو درہم کے عوض فروخت کر دیا کرو، اور پھر ان درہموں سے عمدہ قسم کی کھجوریں حاصل کر لیا کرو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

٨١٧ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ ابْنُ سُهَيْلٍ وَالزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنِ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلٰثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَفْعَلْ بِعِ التَّمْرَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ اشْتَرِ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا وَقَالَ فِي الْمِيْزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبدالمجید بن سہیل اور زہری نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر میں عامل مقرر، اس نے آپ کی خدمت میں اعلیٰ قسم کی کھجوریں پیش کیں، آپ نے فرمایا کیا خیبر میں تمام کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں اس نے عرض کیا واللہ! نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! البتہ ایسی عمدہ کھجور ایک صاع، دو صاع کے بدلے اور دو صاع تین صاع کے عوض مل جاتی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کریں، بلکہ اپنی کھجوروں کو درہموں کے عوض فروخت کرکے انہیں دراہم سے عمدہ کھجوریں خرید لیا کرو! اور فرمایا وزن کی جانے والی اشیاء بھی ایسے ہی خرید لیا کرو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان تمام احادیث پر ہمارا عمل ہے یہی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

٨١٨ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ اَنَّهٗ سَاَلَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ يَشْتَرِيْ طَعَامًا مِنَ الْجَارِ بِدِيْنَارٍ وَنِصْفِ دِرْهَمٍ اَيُعْطِيْهِ دِيْنَارًا وَنِصْفَ دِرْهَمٍ طَعَامًا قَالَ لَا وَلٰكِنْ يُعْطِيْهِ دِيْنَارًا وَدِرْهَمًا وَيَرُدُّ عَلَيْهِ الْبَائِعُ نِصْفَ دِرْهَمٍ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ایک شخص نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا ایک شخص اپنے ساتھی سے ایک دینار اور نصف درہم میں غلہ خرید لے پھر وہ اسے ایک دینار اور نصف درہم میں فروخت کرسکتا ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ وہ اسے ایک دینار اور ایک درہم دے البتہ (پہلا) فروخت کرنے والا اسے نصف درہم

www.sirat-e-mustaqeem.com

طَعَامًا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا الْوَجْهُ اَحَبُّ اِلَيْنَا وَالْوَجْهُ الْاٰخَرُ يَجُوْزُ اَيْضًا اِذَا لَمْ يُعْطِهِ مِنَ الطَّعَامِ الَّذِیْ اشْتَرٰی اَقَلَّ مِمَّا يُصِيْبُ نِصْفَ الدِّرْهَمِ مِنْهُ فِی الْبَيْعِ الْاَوَّلِ فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهُ اَقَلَّ مِمَّا يُصِيْبُ نِصْفَ الدِّرْهَمِ مِنْهُ فِی الْبَيْعِ الْاَوَّلِ لَمْ يَجُزْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

کے مطابق غلہ واپس دے دے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ صورت ہمارے نزدیک بہت اچھی ہے نزدیک اور صورت بھی جائز ہے کہ جب اس غلہ سے جو نصف درہم کے عوض حاصل ہوا ہے اسی نرخ پر یہ بھی نصف درہم میں غلہ دے دے بشرطیکہ کمی واقع نہ ہو، اگر پہلے نرخ سے کم ہے تو جائز نہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۶۹ الرَّجُلُ يَكُوْنُ لَهُ الْعَطَايَا اَوِ الدَّيْنُ عَلَى الرَّجُلِ فَيَبِيْعُهُ قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهُ

باب ۳۶۹۔ عطیہ یا قرضہ کی قبضہ سے قبل فروختگی

۸۱۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰی بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَمِيْلَ الْمُؤَذِّنَ يَقُوْلُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اِنِّیْ رَجُلٌ اَشْتَرِیْ هٰذِهِ الْاَرْزَاقَ الَّتِیْ يُعْطَاهَا النَّاسُ بِالْجَارِ فَاَبْتَاعُ مِنْهَا مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اُرِيْدُ اَنْ اَبِيْعَ الطَّعَامَ الْمَضْمُوْنَ عَلَیَّ اِلٰی ذٰلِكَ الْاَجَلِ فَقَالَ لَهٗ سَعِيْدٌ اَتُرِيْدُ اَنْ تُوَفِّيَهُمْ مِنْ تِلْكَ الْاَرْزَاقِ الَّتِیْ ابْتَعْتَ قَالَ نَعَمْ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ ابن سعید نے بیان کیا، کہ انہوں نے جمیل مؤذن کو سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہتے سنا کہ میں غلوں کو جو لوگوں کے لیے مقرر ہیں جار میں سے خریدتا ہوں پھر میں چاہتا ہوں کہ اس غلہ کو ایک مقررہ مدت تک فروخت کر دوں تو حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا! کیا تو چاہتا ہے لوگوں کو اسی غلہ سے ادا کرے جو تو نے خرید کیا جمیل نے کہا ہاں حضرت سعید بن مسیب نے اس سے منع فرمایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِیْ لِرَجُلٍ اِذَا كَانَ لَهٗ دَيْنٌ يَبِيْعُهٗ حَتّٰی يَسْتَوْفِيَهٗ لِاَنَّهٗ غَرَرٌ فَلَا يَدْرِیْ اَيَخْرُجُ اَمْ لَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ قبضہ کئے بغیر قرض والی اشیاء کو فروخت کرے جب تک اسے مل نہ جائے کیونکہ دھوکہ ہے اسے کیا علم کہ وہ پورا وصول ہوگا یا نہیں یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ مَيْسَرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَسْأَلُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ أَبِيعُ الدَّيْنَ وَذَكَرَ لَهُ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ لَا تَبِعْ إِلَّا مَا آوَيْتَ إِلَى رَحْلِكَ۔

قول ہے (نوٹ) جار، ایک بندرگاہ کا نام ہے جو مدینہ طیبہ سے دو دن کی مسافت پر واقع ہے۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت موسیٰ بن میسرہ سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی شخص کو یہ معلوم کرتے ہوئے سنا کہ میں قرض فروخت کرتا ہوں اور فروختگی کی بعض صورتیں بیان کیں، تو حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسے فروخت نہ کرو جب تک تم اپنے گھر نہ لے آؤ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَبِيعَ دَيْنًا لَهُ عَلَى إِنْسَانٍ إِلَّا مِنَ الَّذِي هُوَ عَلَيْهِ لِأَنَّ بَيْعَ الدَّيْنِ غَرَرٌ لَا يَدْرِي أَيَخْرُجُ مِنْهُ أَمْ لَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے، کسی بھی شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ اس چیز کو فروخت کرے جو کسی پر قرض ہے البتہ اس شخص سے پاس فروخت کر سکتا ہے جو مقروض ہے اس لیے کہ قرض کا فروخت کرنا دھوکہ دہی ہے کیونکہ خریدار کو معلوم نہیں کہ اسے وصول بھی ہوگا یا نہیں حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَقْضِي أَفْضَلَ مِمَّا أَخَذَ

باب ۳۱۔ مقروض عمدہ لوٹائے

۸۳۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الْمَكِّيُّ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ اسْتَسْلَفَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ مِنْ رَجُلٍ دَرَاهِمَ ثُمَّ قَضَى خَيْرًا مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ هٰذِهِ خَيْرٌ مِنْ دَرَاهِمِي الَّتِي أَسْلَفْتُكَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ عَلِمْتُ وَلٰكِنْ نَفْسِي

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حمید بن قیس مکی نے حضرت مجاہد سے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کسی شخص سے چند درہم بطور قرض لیے، پھر اس سے بہتر ادا کئے اس شخص نے کہا یہ تو میرے دراہم سے عمدہ ہیں جو میں نے تجھے قرض دیئے تھے، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں جانتا ہوں لیکن میں

بِذٰلِكَ طَيِّبَةٌ۔

۸۲۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ اِبِلٌ مِّنَ الصَّدَقَةِ فَاَمَرَ اَبَا رَافِعٍ اَنْ يَّقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهٗ فَرَجَعَ عَلَيْهِ اَبُوْ رَافِعٍ فَقَالَ لَمْ اَجِدْ فِيْهَا اِلَّا جَمَلًا رَبَاعِيًا خِيَارًا فَقَالَ اَعْطِهٖ اِيَّاهُ فَاِنَّ خِيَارَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اِذَا كَانَ مِنْ غَيْرِ شَرْطٍ اِشْتَرَطَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۸۲۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ اَسْلَفَ سَلَفًا فَلَا يَشْتَرِطُ اِلَّا قَضَاءَهٗ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّشْتَرِطَ اَفْضَلَ مِنْهُ وَلَا يَشْتَرِطُ عَلَيْهِ اَحْسَنَ مِنْهُ فَاِنَّ الشَّرْطَ فِيْ هٰذَا لَا يَنْبَغِيْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

نے سکونِ قلب کے لیے عمدہ دیئے ہیں۔

حضرت امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے خبر دی وہ ابو رافع سے مروی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص سے ایک چھوٹا سا اونٹ قرض لیا، آپ کے پاس صدقہ کے اونٹ آئے تو آپ نے ابو رافع سے فرمایا اسے ایک چھوٹا اونٹ دے دو، ابو رافع آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا صدقہ میں سب عمدہ اور چھ سال سے بڑی عمر کے اونٹ ہیں، آپ نے فرمایا انہیں میں سے ادا کر دو، کیونکہ اچھے ہیں وہ لوگ جو قرض عمدہ طریقے سے ادا کرتے ہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمارا عمل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ ایسی کوئی شرط مقرر نہ کی گئی ہو، یہی حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ جو شخص قرض لے اس کی ادائیگی کے علاوہ اور کوئی شرط نہ کرے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے اکثر فقہاء کا یہی قول ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب ۳۷۱ مَا يُكْرَهُ مِنْ قَطْعِ الدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ

۸۲۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ قَطْعُ الْوَرَقِ وَالذَّهَبِ مِنَ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِيْ قَطْعُ الدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ بِغَيْرِ مَنْفَعَةٍ۔

باب ۳۷۱۔ درہم و دینار میں کاٹنے پر کراہت

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے حضرت سعید ابن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے خبر دی کہ انہوں نے فرمایا چاندی اور سونے میں کٹوتی، زمین میں فساد پھیلانے کے مترادف ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں درہم و دینار میں کسی منفعت کے بغیر کاٹنا جائز نہیں۔

باب ۳۷۲ اَلْمُعَامَلَةُ وَالْمُزَارَعَةُ فِي النَّخْلِ وَالْاَرْضِ

۸۲۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ حَنْظَلَةَ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ قَدْ قَدْ نُهِيَ عَنْهُ وَقَالَ حَنْظَلَةُ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ بِالذَّهَبِ وَالْوَرَقِ قَالَ رَافِعٌ لَا بَاْسَ بِكِرَائِهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرَقِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِكِرَائِهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرَقِ وَبِالْحِنْطَةِ كَيْلًا مَعْلُوْمًا وَضَرْبًا مَعْلُوْمًا مَالَمْ يَشْتَرِطْ ذٰلِكَ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاِنِ اشْتَرَطَ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا كَيْلًا مَعْلُوْمًا فَلَا خَيْرَ فِيْهِ وَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ

باب ۳۷۲۔ باغ اور کھیتی میں معاملہ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ربیعہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ حضرت حنظلہ انصاری نے انہیں بتایا کہ انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کھیتی کو کرایہ پر دینے کے بارے پوچھا، تو فرمایا! اس سے منع فرمایا گیا ہے حضرت حنظلہ کہتے ہیں پھر میں نے سونے اور چاندی کے بارے دریافت کیا تو انہوں نے کہا چاندی، اور سونے کو کرایہ پر دینے میں کوئی قباحت نہیں

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے سونے، چاندی اور گندم کے عوض زمین کرایہ پر دینے میں کوئی قباحت نہیں، جبکہ وزن اور جنس معلوم ہو، اور یہ شرط نہ باندھی جائے کہ جو کچھ زمین سے ہوگا اس سے دے گا، اگر یہ شرط کرلی کہ جو زمین سے حاصل ہوگا اس میں سے کچھ دونگا

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنْ فُقَهَائِنَا وَ قَدْ سُئِلَ عَنْ كِرَائِهَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا مَعْلُوْمًا فَرَخَّصَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ هَلْ ذٰلِكَ اِلَّا مِثْلُ الْبَيْتِ يُكْرٰى

تو اس میں کوئی بہتری نہیں، یہی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء فرماتے ہیں اور حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مقررہ مقدار گندم کے عوض زمین کو ٹھیکے پر دینے کے بارے پوچھا گیا تو آپ نے اجازت فرمائی، آپ نے فرمایا یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی مکان کرایہ پر دیا جاتا ہے۔

٨٢٠ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَتَحَ خَيْبَرَ لِلْيَهُوْدِ اُقِرُّكُمْ مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ عَلٰى اَنَّ الثَّمَرَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ ثُمَّ يَقُوْلُ اِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ فَلِيَ قَالَ فَكَانُوْا يَاْخُذُوْنَهٗ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، کہ جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودیوں سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو کچھ دیا ہے میں اس پر تمہیں قائم رکھوں گا، اس طرح کہ پھل ہمارے تمہارے مابین مشترکہ ہوں گے، راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ کو ان کے پاس بھیجا کرتے وہ مشترکہ پھلوں کا اندازہ کرتے اور کہتے چاہے تم لے لو، چاہے مجھے دے دو، یہود اندازے کے مطابق نصف پھل آپ کو دے دیتے۔

٨٢١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْيَهُوْدِ قَالَ فَجَمَعُوْا حُلِيًّا مِنْ حُلِيِّ نِسَآئِهِمْ فَقَالُوْا هٰذَا لَكَ وَخَفِّفْ عَنَّا وَتَجَاوَزْ فِي الْقِسْمَةِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ وَاللّٰهِ اِنَّكُمْ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے سلیمان بن یسار سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ کو بھیجا کرتے اور معاہدہ کے مطابق وہ ان کے درمیان مشترکہ پھلوں کا اندازہ کرتے، راوی کا بیان ہے کہ یہود نے اپنی عورتوں کے زیور جمع کر کے کہا یہ تم لے لو اور محصول میں رعائت کر دو اور بٹائی رہنے دو، (اس پر) حضرت عبداللہ بن رواحہ نے فرمایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

لِمَنْ اَبْغَضَ خَلْقِ اللّٰهِ اِلَيَّ وَمَا ذَاكَ بِحَامِلِيْ اَنْ اَحِيْفَ عَلَيْكُمُ الَّذِيْ عَرَضْتُمْ مِنَ الرِّشْوَةِ فَاِنَّهَا سُحْتٌ وَاِنَّا لَا نَاْكُلُهَا قَالُوْا بِهٰذَا قَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ

یہودیو! میرے نزدیک تم دنیا کی بدترین مخلوق ہو، باوجود اس کے مجھے یہ بات قطعاً آمادہ نہیں کرسکتی کہ میں تم پر کسی قسم کا ظلم کروں، جو رشوت تم دیتے ہو یہ حرام ہے ہم لوگ اسے نہیں کھا سکتے، یہودی پکار اٹھے، اسی سے (یعنی انصاف و امانت) زمین و آسمان قائم ہیں، (اگر عدل و انصاف قائم نہ ہو تو قیامت آجائے)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِمُعَامَلَةِ النَّخْلِ عَلَى الشَّطْرِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَبِمُزَارَعَةِ الْاَرْضِ الْبَيْضَاءِ عَلَى الشَّطْرِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يُكْرِهُ ذٰلِكَ وَيَذْكُرُ اَنَّ ذٰلِكَ الْمُخَابَرَةُ الَّتِيْ نَهٰى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کھجور اور خالی زمین کا نصف نہائی چوتھا حصہ پر معاملہ کرنے میں کوئی حرج نہیں مگر حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے مکروہ جانتے اور فرمایا کرتے یہ مخابرہ ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

باب ۳۲ - اِحْيَاءُ الْاَرْضِ بِاِذْنِ الْاِمَامِ اَوْ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ

باب ۳۲ - حاکم کی اجازت یا بلا اجازت زمین آباد کرنا؟

۸۲۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَيْتَةً لَهٗ فَهِيَ لَهٗ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ خَالِدٍ حَقٌّ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بنجر زمین آباد کی وہ اسی کی ہے اس پر کسی ظالم کا حق نہیں۔

۸۲۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهٗ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ابن شہاب نے حضرت سالم بن عبداللہ نے روایت کیا وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیں کہ جس نے غیر آباد زمین آباد کی وہ اسی کی ہے حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَرْضًا مَيْتَةً بِاِذْنِ الْاِمَامِ اَوْ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ فَهِيَ لَهٗ فَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَقَالَ لَا تَكُوْنُ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَّجْعَلَهَا الْاِمَامُ لَهٗ قَالَ وَيَنْبَغِيْ لِلْاِمَامِ اِذَا اَحْيَاهَا اَنْ يَّجْعَلَهَا لَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ لَّمْ تَكُنْ لَهٗ۔

فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے حاکم کی اجازت سے یا اس کی اجازت کے بغیر جس شخص نے بنجر زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں زمین اس کی نہیں ہوگی جب تک حاکم اجازت نہ دے لیکن حاکم کے لیے مناسب یہی ہے کہ جب اس نے آباد کر لی ہے تو اسی کو قبضہ دے دے اور اگر حاکم اجازت نہیں دیتا تو وہ زمین اس کی نہیں ہوگی۔

بَابُ ۳۷ اَلصُّلْحِ فِي الشُّرْبِ وَقِسْمَةِ الْمَاءِ

باب ۳۷۔ آبپاشی میں پانی کی تقسیم پر موافقت

۸۳۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ سَيْلِ مَهْزُوْرٍ وَّمُذَيْنِيْبٍ يُمْسِكُ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسِلُ الْاَعْلٰى عَلَى الْاَسْفَلِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن ابوبکر نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہزور اور مذیب کے متعلق فرمایا جب ان کے کھیت ٹخنوں تک بھر جائیں کو نشیب کی طرف پانی چھوڑ دیا کریں (یعنی جب بلندی کے کھیت نالے کے ذریعے بھر جائیں تو نیچے کھیتوں کی طرف پانی بہا دیا کریں)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لِاَنَّهٗ كَانَ كَذٰلِكَ الصُّلْحُ بَيْنَهُمْ لِكُلِّ قَوْمٍ مَّا اصْطَلَحُوْا وَاسْلَمُوْا عَلَيْهِ مِنْ عُيُوْنِهِمْ وَسُيُوْلِهِمْ وَاَنْهَارِهِمْ وَشِرْبِهِمْ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے، کہ ان کے مابین اسی طرح صلح ہوگی لہٰذا ہر قوم کو چاہے کہ چشموں کے پانی، بارش کے پانی اور نہروں کے پانی کے متعلق آپس میں تقسیم (اوقات) پر موافقت کر لیں۔

۸۳۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ خَلِيْفَةَ سَاقَ خَلِيْجًا لَّهٗ حَتّٰى

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عمرو بن یحییٰ نے اپنے والد ماجد سے بیان کیا کہ ضحاک بن خلیفہ نے وادیٔ عریض میں ایک چھوٹی سی

www.sirat-e-mustaqeem.com

حَتَّى النَّهْرَ الصَّغِيرَ مِنَ الْعَرِيضِ فَأَرَادَ أَنْ يَمُرَّ بِهِ فِي الْأَرْضِ لِمُحَمَّدِ ابْنِ مُسْلَمَةَ فَأَبَى مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ الضَّحَّاكُ لَمْ تَمْنَعْنِي وَهُوَ لَكَ مَنْفَعَةٌ تَشْرَبُ بِهِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَلَا يَضُرُّكَ فَأَبَى وَكَلَّمَ فِيهِ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ فَدَعَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَهُ فَأَبَى فَقَالَ عُمَرُ لَمْ تَمْنَعْ أَخَاكَ مَا يَنْفَعُهُ وَهُوَ لَكَ نَافِعٌ تَشْرَبُ بِهِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَلَا يَضُرُّكَ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا وَاللَّهِ فَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ لَيَمُرَّنَّ بِهِ وَلَوْ عَلَى بَطْنِكَ فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يُجِيزَهُ۔

نہر نکالی، اور اسے محمد بن مسلمہ کے کھیتوں سے گزارنا چاہتا تو محمد بن مسلمہ نے روک دیا، ضحاک نے کہا مجھے نہ روکو اس میں تمہارا بھی فائدہ ہے اس طرح کہ اس میں ابتداً بھی پانی لو گے اور آخر میں بھی، پھر تمہارا نقصان بھی تو نہیں! انہوں نے پھر انکار کیا ضحاک نے اس سلسلہ میں حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بات کی تو آپ نے محمد بن مسلمہ کو بلایا اور کہا اسے راستہ دے دو انہوں نے انکار کر دیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر فرمایا اپنے بھائی کو ایسے کام سے نہ روکو جو نفع بخش ہے اور وہ تمہارے لیے بھی فائدہ مند ہے، تم اول بھی پانی لو گے اور آخر میں بھی، اور اس میں تمہارا کوئی نقصان بھی نہیں ہے محمد بن مسلمہ نے کہا بخدا ہرگز نہیں! اس پر حضرت سیدنا فاروق اعظم نے فرمایا، خدا کی قسم یہاں نہر بنائی جائے گی، خواہ تمہارے پیٹ پر سے ہی گزرے پھر انہیں وہاں سے نہر نکالنے کا حکم فرمایا۔ (نہر سے مراد آبی

۸۳۲ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي حَائِطِ جَدِّهِ رَبِيعٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَأَرَادَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَنْ يُحَوِّلَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْحَائِطِ هِيَ أَرْفَقُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَقْرَبُ إِلَى أَرْضِهِ فَمَنَعَهُ صَاحِبُ الْحَائِطِ فَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عمرو بن یحییٰ مازنی نے اپنے والد ماجد سے خبر دی کہ ان کے دادا جان کے باغ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی ایک چھوٹی سی نہر تھی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے چاہا کہ نہر کو باغ کی دوسری جانب تک لے جایا جائے جو ان کی زمین سے قریب تھا، اور اس سے سیرابی میں آسانی تھی، لیکن باغ کے مالک نے انہیں روکا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ قضیہ حضرت سیدنا

www.sirat-e-mustaqeem.com

عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَضٰى لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِتَحْوِيلِهٖ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لائے، تو آپ نے نہر وہاں تک منتقل کرنے کی حضرت عبدالرحمٰن کو اجازت فرمادی۔

۸۳۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الرِّجَالِ عَنْ عُمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ نَفْعُ بِئْرٍ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالرجال نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کنویں کے زائد پانی سے نہ روکا جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهٗ بِئْرٌ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَمْنَعَ النَّاسَ اَنْ يَسْتَقُوْا مِنْهَا لِشِفَاهِهِمْ وَاِبِلِهِمْ وَغَنَمِهِمْ فَاَمَّا لِزَرْعِهِمْ وَنَخْلِهِمْ فَلَهٗ اَنْ يَمْنَعَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اگر کسی کا کنواں ہو تو اس کے لیے جائز نہیں کہ لوگوں کو پانی بھرنے یا اونٹ، بکری وغیرہ جانوروں کو پلانے سے روکے، البتہ اسے کھیتی باڑی اور کھجوروں کے باغات کی آبپاشی سے روکنے کا اختیار ہے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۷۵ اَلرَّجُلُ يُعْتِقُ نَصِيْبًا لَهٗ مِنْ مَمْلُوْكٍ اَوْ يُصَيِّبُ سَآئِبَةً اَوْ يُوْصِيْ بِعِتْقٍ

باب ۳۷۵۔ متعلقاتِ غلام

۸۳۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ سَيَّبَ سَآئِبَةً۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے خبر دی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سائبہ چھوڑا، (سائبہ ایسا غلام جسے آزادی کی وقت ان کلمات سے مشروط کیا جائے کہ تیرے معاملات وافعال میں، میں تیرا ذمہ دار نہیں رہوں گا۔)

قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيْثِ الْمَشْهُوْرِ اَلْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

حضرت امام محمد کہتے ہیں مشہور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ولاء اسی کی ہے جس نے غلام آزاد کیا اور حضرت عبداللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَا سَائِبَةَ فِي الْاِسْلَامِ وَلَوِ اسْتَقَامَ اَنْ يُعْتِقَ الرَّجُلُ سَائِبَةً وَلَا يَكُوْنُ لِمَنْ اَعْتَقَهٗ وَلَائُهٗ لَاسْتَقَامَ لِمَنْ طَلَبَ مِنْ عَائِشَةَ اَنْ تُعْتِقَ وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لِغَيْرِهَا فَقَدْ طُلِبَ ذٰلِكَ مِنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاِذَا اسْتَقَامَ اَنْ لَا يَكُوْنَ لِمَنْ اَعْتَقَ وَلَاءٌ اِسْتَقَامَ اَنْ يُسْتَثْنٰى عَنْهُ الْوَلَاءُ فَيَكُوْنَ لِغَيْرِهٖ وَاسْتَقَامَ اَنْ يَهَبَ الْوَلَاءَ وَيَبِيْعَهٗ وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ وَالْوَلَاءُ عِنْدَ بِمَنْزِلَةِ النَّسَبِ وَهُوَ لِمَنْ اَعْتَقَ اِنْ اَعْتَقَ سَائِبَةً اَوْ غَيْرَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اسلام میں سائبہ نہیں، اگر سائبہ کا آزاد کرنا کسی کے لیے اس طرح جائز ہوتا کہ اس کی ولاء آزاد کنندہ کے لیے نہ ہوتی تو ان لوگوں کے لیے جائز ہوتا جنہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ولاء طلب کی تھی، انہوں نے کہا تھا تم آزاد کر دو، ولاء تمہاری نہیں ہوگی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولاء آزاد کنندہ کی ہے اگر یہ صحیح ہے کہ ولاء آزاد کنندہ کی نہ ہوتی تو ولاء کا استثناء جائز ہوتا، کہ وہ دوسروں کو حاصل ہو سکے اور اس کا فروخت کرنا اور ہبہ میں دینا بھی جائز ہوتا، حالانکہ ولاء کی فروختگی اور ہبہ سے روکا گیا ہے ہمارے نزدیک ولاء بطور نسب ہے وہ اس کے لیے ہے جس نے آزاد کیا خواہ سائبہ کے طور پر یا کسی دوسری طرح آزاد کیا۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

۸۳۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ وَّكَانَ لَهٗ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ قِيْمَةَ الْعَدْلِ ثُمَّ اُعْطِيَ شُرَكَاؤُهٗ حِصَصَهُمْ وَعُتِقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ اِلَّا فَقَدْ عُتِقَ مِنْهُ مَا اُعْتِقَ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مشترکہ غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا اور آزاد کنندہ کے پاس اتنا مال ہے جو غلام کی قیمت کے مساوی ہے تو اس غلام کی قیمت لگائی جائے گی اور آزاد کرنے والا شرکاء کو برابر حصص دے گا، پھر اس کی طرف سے غلام آزاد ہوگا ورنہ اسے اتنی ہی آزادی ملے گی جتنا اس کا حصہ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا فِيْ مَمْلُوْكٍ فَهُوَ حُرٌّ كُلُّهٗ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ اَعْتَقَ مُوْسِرًا ضَمِنَ حِصَّةَ شَرِيْكِهٖ مِنَ الْعَبْدِ وَاِنْ كَانَ مُعْسِرًا سَعَى الْعَبْدُ بِشُرَكَآئِهٖ فِيْ حِصَصِهِمْ وَ كَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يُعْتَقُ عَلَيْهِ بِقَدْرِ مَا اَعْتَقَ وَالشُّرَكَآءُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَآءُوْا اَعْتَقُوْا كَمَا اَعْتَقَ وَاِنْ شَآءُوْا ضَمَّنُوْهُ اِنْ كَانَ مُوْسِرًا وَ اِنْ شَآءُوْا اسْتَسْعَوُا الْعَبْدَ فِيْ حِصَصِهِمْ فَاِنِ اسْتَسْعَوْا وَاَعْتَقُوْا كَانَ الْوَلَآءُ بَيْنَهُمْ عَلٰى قَدْرِ حِصَصِهِمْ وَاِنْ ضَمَّنُوا الْمُعْتِقَ الْوَلَآءُ كُلُّهٗ لَهٗ وَ رَجَعَ عَلَى الْعَبْدِ بِمَا ضَمَّنَ وَاسْتَسْعَاهُ بِهٖ۔

پر ہمارا عمل ہے جس غلام کا ایک حصہ آزاد کیا تو وہ مکمل آزاد ہے، اگر وہ مالدار ہے تو باقی شرکاء کے حصہ کا وہ خود ضامن ہوگا، اور اگر محتاج ہے تو غلام محنت مزدوری کر کے شرکاء کے حصے ادا کرے گا ایسی ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت ہم تک پہنچی ہے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا غلام اسی قدر آزاد ہوگا جتنا حصے دار نے آزاد کیا باقی شرکاء کو اختیار ہے وہ چاہیں آزاد کریں جیسے اس نے آزاد کیا یا چاہیں تو غلام سے ضمانت کے لیں، اگر وہ مالدار ہو، نہیں تو غلام سے اپنے حصہ کی مزدوری لے لیں، اگر وہ لوگ اس سے کام لیں اور آزاد کر دیں، تو ولاء سب کو ان کے حصہ کے مطابق مشترک ہوگی، اگر آزاد کنندہ سے اس کی قیمت وصول کر لی تو کل ولاء کا وہی مالک ہوگا اور اس غلام سے اسی قدر وہی کام لے سکتا ہے جس قدر اپنے حصہ کی اس کی قیمت ادا کی ہوگی۔

۸۳۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَعْتَقَ وَلَدَ زِنًا وَاُمَّهٗ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حدیث بیان کی کہ بیشک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک ولد الزناء اور اس کی ماں کو آزاد کیا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ وَهُوَ حَسَنٌ جَمِيْلٌ بَلَغَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ عَبْدَيْنِ اَحَدُهُمَا لِبَغِيَّةٍ وَالْاٰخَرُ لِرَشِيْدَةٍ اَيُّهُمَا يُعْتَقُ قَالَ اَغْلَاهُمَا ثَمَنًا بِدِيْنَارٍ فَهٰكَذَا نَقُوْلُ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ یہ بات بہت اچھی ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ ان سے دو غلاموں کی بابت دریافت کیا گیا، جن میں سے ایک زانیہ کنیز سے اور ایک صالحہ کنیز سے ہو تو ان میں سے کسے آزاد کیا جائے؟ آپ نے فرمایا جس

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

کی قیمت زیادہ ہو چنانچہ ہمارا بھی یہی قول ہے اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

۸۳۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ نَوْمٍ نَامَهُ فَاَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ رِقَابًا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحیٰی بن سعید نے خبر دی کہ حضرت عبد الرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نیند کی حالت میں وصال فرما گئے تو ان کی طرف سے (ان کی ہمشیرہ) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بہت سے غلام آزاد کئے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ اَنْ يُّعْتَقَ عَنِ الْمَيِّتِ فَاِنْ كَانَ اَوْصٰى بِذٰلِكَ كَانَ الْوَلَاءُ لَهٗ وَاِنْ كَانَ لَمْ يُوْصِ كَانَ الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَيُلْحِقُهُ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس پر ہمارا عمل ہے کہ میت کی طرف سے غلام آزاد کرنے میں کوئی قباحت نہیں مرحوم کی طرف سے اگر وصیت ہو تو ولاء اسی کی ہوگی اور اگر وصیت نہ ہو تو ولاء آزاد کرنے والے کی ہوگی اور وہ انشاء اللہ تعالیٰ اجر پائے گا (ام المومنین رضی اللہ عنہا کا یہ عمل مبارک ایصال ثواب کی بین دلیل ہے۔ ناشر)

بَابُ ۳۷۶ بَيْعُ الْمُدَبِّرِ

باب ۳۷۶۔ مُدبر کی بیع

۸۳۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الرِّجَالِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ اَعْتَقَتْ جَارِيَةً لَهَا عَنْ دُبُرٍ مِنْهَا ثُمَّ اِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ اشْتَكَتْ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَشْتَكِيَ ثُمَّ اِنَّهٗ دَخَلَ عَلَيْهَا رَجُلٌ سِنْدِيٌّ فَقَالَ لَهَا اَنْتَ مَطْبُوْبَةٌ فَقَالَتْ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابو الرجال محمد بن عبد الرحمٰن نے اپنی والدہ ماجدہ عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے خبر دی کہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی ایک کنیز کو مُدبرہ کیا، (یعنی جب میرا وصال ہو تو یہ آزاد ہوگی) پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیمار ہوگئیں، جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا بیمار رہیں، اسی اثناء میں ایک سندھی شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس نے عرض کیا آپ پر جادو کیا گیا ہے آپ نے اسے فرمایا

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَهُ عَائِشَةُ وَيْلَكَ مَنْ طَبَّنِي قَالَ امْرَأَةٌ مِنْ نَعْتِهَا كَذَا وَكَذَا فَوَصَفَهَا وَقَالَ إِنَّ فِي حَجْرِهَا الْآنَ صَبِيًّا قَدْ بَالَ۔

افسوس ہے تجھ پر، مجھ پر کون جادو کر سکتا ہے؟ اس نے عرض کیا ایک عورت نے جادو کیا ہے جس کی یہ کیفیت ہے اس نے کہا اس وقت اس کی گود میں بچہ ہے جس نے پیشاب کیا ہے۔

فَقَالَتْ عَائِشَةُ ادْعُوا إِلَيَّ فُلَانَةَ جَارِيَةً كَانَتْ تَخْدُمُهَا فَوَجَدُوهَا فِي بَيْتِ جِيرَانٍ لَهُمْ فِي حَجْرِهَا صَبِيٌّ قَالَتِ الْآنَ حَتَّى أَغْسِلَ بَوْلَ هٰذَا الصَّبِيِّ فَغَسَلَتْهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ أَسَحَرَتْنِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لِمَ قَالَتْ أَحْبَبْتُ الْعِتْقَ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا تَعْتِقِينَ أَبَدًا ثُمَّ أَمَرَتْ عَائِشَةُ ابْنَ أُخْتِهَا أَنْ يَبِيعَهَا مِنَ الْأَعْرَابِ مِمَّنْ يُبْعِدُ مَلَكَتَهَا قَالَتْ ثُمَّ ابْتَعْ لِي بِثَمَنِهَا رَقَبَةً ثُمَّ أَعْتِقْهَا فَقَالَتْ عَمْرَةُ فَلَبِثَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الزَّمَانِ ثُمَّ إِنَّهَا رَأَتْ فِي الْمَنَامِ أَنِ اغْتَسِلِي مِنْ أَرْبَعَةِ أَثْلَاثٍ يَمُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا فَإِنَّكِ تُشْفِينَ فَدَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ إِسْمٰعِيلُ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ فَذَكَرَتْ لَهُمْ عَائِشَةُ الَّتِي رَأَتْ فَانْطَلَقَا إِلَى قَنَاةٍ فَوَجَدَا بِهَا ثَلَاثَةً يَمُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا فَاسْتَقَوْا مِنْ كُلِّ بِئْرٍ مِنْهَا ثُلُثَ شُجُبٍ

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا فلان کنیز کو میرے پاس لایا جائے، جو آپ کی خدمت کیا کرتی تھی، لوگوں نے اسے پڑوس میں پایا اس کی گود میں بچہ تھا، وہ بولی ابھی آئی! بچے کے پیشاب کو دھولوں! جب دھو کر، آئی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے فرمایا کیا مجھ پر تو نے جادو کیا ہے؟ اس نے اعتراف کیا! ہاں آپ نے فرمایا! تو نے یہ فعل کیوں کیا؟ عرض کرنے لگی آزادی کے لیے! آپ نے فرمایا! واللہ میں تجھے ہرگز آزاد نہیں کروں گی! پھر آپ نے اپنے بھتیجے کو فرمایا اسے کسی ایسے بدو کے ہاتھ فروخت کر دو جو اسے مشقت میں رکھے پھر اتنی ہی قیمت کا غلام خرید کر اس غلام کو آزاد کر دو

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب تک اللہ نے چاہا علیل رہیں! پھر آپ کو خواب میں کہا گیا تم ان تین کنوؤں کے پانی سے غسل کرو جن کا پانی ایک دوسرے سے ملتا ہے، شفا پاؤ گی، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حضرت اسماعیل بن ابوبکر اور حضرت عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ آئے تو آپ نے انہیں خواب بیان فرمایا، وہ دونوں وہاں پہنچے جہاں سے پانی نکلتا تھا، وہاں انہوں نے تین کنویں

www.sirat-e-mustaqeem.com

حَتّٰى مَلَؤُا الشَّجَبَ مِنْ جَمِيْعِهِمْ ثُمَّ اَتَوْا بِذٰلِكَ الْمَآءِ اِلٰى عَائِشَةَ فَاغْتَسَلَتْ فِيْهِ فَشُفِيَتْ۔

پائے جن کا پانی ایک دوسرے سے ملتا تھا، انہوں نے ہر کنویں سے تہائی مشک بھری جب مشک بھر گئی تو وہ پانی آپ کی خدمت میں لائے، آپ نے غسل فرمایا تو تندرست ہوگئیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَمَّا نَحْنُ فَلَا نَرٰى اَنْ يُّبَاعَ الْمُدَبَّرُ وَهُوَ قَوْلُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مدبر کا فروخت کرنا ہمارے نزدیک مناسب نہیں، یہ حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے اسی پر ہمارا عمل ہے حضرت امام اعظم اور ہمارے دیگر فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

۸۳۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ مَنْ اَعْتَقَ وَلِيْدَةً عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَنْ يَّطَاَهَا وَاَنْ يُّزَوِّجَهَا وَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّبِيْعَهَا وَلَا اَنْ يَّهَبَهَا وَوَلَدُهَا بِمَنْزِلَتِهَا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحیٰی بن سعید نے کہا کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے سنا جو شخص اپنی کنیز کو مدبر کی صورت میں آزاد کر دے تو اس کا اس سے صحبت کرنا یا نکاح کرنا درست ہے اور فروخت یا ہبہ کرنا جائز نہیں، اور اس سے لڑکا (وغیرہ) اس کی جگہ ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ الدَّعْوٰى وَالشَّهَادَةِ وَادِّعَآءِ النَّسَبِ

باب ۳۷۔ دعویٰ، شہادت اور دعویٰ نسب؟

۸۴۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَتْ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّيْ فَاقْبِضْهُ اِلَيْكَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت عتبہ

قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهُ سَعْدٌ وَقَالَ ابْنُ اَخِيْ قَدْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ اَخِيْ فِيْهِ فَقَامَ اِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَتَسَارَعَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ اَخِيْ قَدْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ اَخِيْ عُتْبَةُ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ ابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِيْ مِنْهُ لَمَّا رَاٰى مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

بن ابو وقاص نے اپنے بھائی سعید بن ابو وقاص سے وصیت کی کہ زمعہ کی کنیز کا بیٹا میرا ہے تم اسے اپنے قبضہ میں رکھنا، حضرت عائشہ فرماتی ہیں فتح مکہ مکرمہ کے موقع پر انہوں نے لے لیا، اور کہا یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے، میرے بھائی ہے اور میرے والد کی کنیز کا بیٹا ہے اس کی ہمشیری سے پیدا ہوا، دونوں اپنا معاملہ بارگاہِ رسالت مآب میں لائے، پس حضرت سعد نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یہ میرا بھتیجا ہے اس کے متعلق میرے بھائی نے مجھے وصیت کی تھی، اور عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی ہے میرے والد کی کنیز کا بیٹا ہے اسی کے بستر پر پیدا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہارا ہے نیز فرمایا لڑکا اسی کا ہوتا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو، اور زانی کے لیے پتھر ہیں، پھر سودہ بنت زمعہ سے فرمایا اس سے پردہ رکھو، اس لیے کہ یہ لڑکا عتبہ سے مشابہت رکھتا ہے، چنانچہ حضرت سودہ نے اسے نہ دیکھا، یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بچہ اسی کا ہو گا جس کے بستر پر پیدا ہو، اور زانی کی سزا سنگساری ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ ۳۷۸ اَلْيَمِيْنُ مَعَ الشَّاهِدِ

باب ۳۷۸۔ گواہ کے ساتھ قسم

۸۴۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں جعفر بن محمد نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک گواہ کے ساتھ

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ وَقَالَ ذَكَرَ ذٰلِكَ ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَاَلْتُ عَنِ الْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ فَقَالَ بِدْعَةٌ وَّاَوَّلُ مَنْ قَضٰى بِهَا مُعَاوِيَةُ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ اَعْلَمُ عِنْدَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بِالْحَدِيْثِ مِنْ غَيْرِهٖ وَكَذٰلِكَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَيْضًا عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ اَنَّهٗ كَانَ الْقَضَاءُ الْاَوَّلُ لَا يُقْبَلُ اِلَّا الشَّاهِدَانِ فَاَوَّلُ مَنْ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ۔

قسم کے فیصلہ فرمایا حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث اس کے علاوہ بھی پہنچی ہے وہ فرماتے ہیں اس کا ذکر ابن ابو ذئب نے حضرت ابن شہاب سے کیا کہ میں نے قسم کے ساتھ گواہ کے سلسلہ میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ بدعت ہے نیز پہلا شخص جس نے ایسا فیصلہ کیا وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور اہل مدینہ کے نزدیک ابن شہاب دوسروں کی نسبت علم حدیث کو زیادہ جاننے والے تھے۔ اسی طرح ابن جریج نے عطاء بن ابو رباح سے بھی روایت کیا ہے انہوں نے کہا ابتداً دو گواہوں کے سوا فیصلے نہیں کئے جاتے تھے، سب سے پہلے جس شخص نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ کیا وہ عبدالملک بن مروان ہے

بَابُ ۳۷۹ اِسْتِحْلَافُ الْخُصُوْمِ

باب ۳۷۹۔ مقدمات میں قسم

۸۴۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَيْنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا غَطْفَانَ بْنَ طَرِيْفٍ الْمُرِّيَّ يَقُوْلُ اِخْتَصَمَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ مُطِيْعٍ فِيْ دَارٍ اِلٰى مَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ فَقَضٰى عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِالْيَمِيْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ لَهٗ زَيْدٌ اَحْلِفُ لَهٗ مَكَانِيْ فَقَالَ لَهٗ مَرْوَانُ لَا وَاللّٰهِ اِلَّا عِنْدَ مَقَاطِعِ الْحُقُوْقِ قَالَ فَجَعَلَ زَيْدٌ يَحْلِفُ اَنَّ حَقَّهٗ لَحَقٌّ وَاَبٰى اَنْ يَّحْلِفَ عِنْدَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں داؤد بن حصین نے خبر دی کہ انہوں نے غطفان بن طریف کو یہ کہتے سنا، کہ حضرت زید بن ثابت اور ابن مطیع کا ایک مکان کے سلسلہ میں جھگڑا ہوا مروان بن حکم نے حضرت زید بن ثابت کے حق میں فیصلہ دیا کہ وہ منبر شریف کے پاس قسم کھائیں۔ حضرت زید نے کہا میں اسی مقام پر قسم کھاتا ہوں، مروان نے کہا نہیں! واللہ! جہاں مقدمات کے فیصلے کئے جاتے ہیں! وہاں پر!

راوی فرماتے ہیں حضرت زید نے کہا میں نے اپنے

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْمِنْبَرِ فَجَعَلَ مَرْوَانُ يُعْجِبُ مِنْ ذٰلِكَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَأْخُذُ وَحَيْثُ مَا حَلَفَ الرَّجُلُ فَهُوَ جَائِزٌ وَلَوْ رَأَى زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ ذٰلِكَ يَلْزَمُهُ مَا اَبٰى يُعْطِيَ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْهِ وَلٰكِنَّهُ كَرِهَ اَنْ يُعْطِيَ مَا لَيْسَ عَلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ اَنْ يُؤْخَذَ بِقَوْلِهٖ وَفِعْلِهٖ مِمَّنِ اسْتَحْلَفَهُ۔

دعوی میں قسم کھائی ہے کہ یہ میرا حق ہے لیکن منبر شریف کے پاس جاکر قسم سے انکار پر مروان تعجب کرنے لگا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم حضرت زید بن ثابت کے قول پر عمل کرتے ہیں کہ آدمی جہاں بھی قسم کھائے جائز ہے اگر زید بن ثابت وہاں جاکر قسم کھانا ضروری سمجھتے تو ضرور جاتے کیونکہ حق کا واضح کرنا ان کی ذمہ داری تھی، وہ قطعاً انکار نہ کرتے، لہٰذا اس کے زیادہ حق دار وہی ہیں کہ ان کے قول و فعل پر عمل کیا جائے۔

بَابُ ۳۸ اَلرَّهْنُ

باب ۳۸۔ رہن

۸۰۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہن پر پابندی نہ لگائی جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَتَفْسِيْرُ قَوْلِهٖ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ اِنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَرْهَنُ الرَّهْنَ عِنْدَ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ اِنْ جِئْتُكَ بِمَالِكَ اِلٰى كَذَا وَاِلَّا فَالرَّهْنُ لَكَ بِمَالِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُغْلَقُ الرَّهْنُ وَلَا يَكُوْنُ لِلْمُرْتَهِنِ بِمَالِهٖ وَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَكَذٰلِكَ فَسَّرَهُ مَالِكُ ابْنُ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور ان کے قول لا یُغلَقُ الرِّھنُ، کی تشریح اس طرح ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کے ہاں کوئی چیز رہن رکھے اور کہے اگر میں تمہارا مال اتنی مدت میں ادا کر سکوں تو بہتر ورنہ رہن شدہ چیز تمہارے مال کے بدلے تمہاری ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رہن کو نہ روکا جائے وہ رہن رکھنے والے مال کے بدلے میں نہیں ہو سکتا، ہم بھی یہی کہتے ہیں، امام اعظم ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور حضرت امام مالک بن انس بھی اسی طرح

www.sirat-e-mustaqeem.com

انس۔

باب ۳۸۱ اَلرَّجُلُ تَكُوْنُ عِنْدَهُ الشَّهَادَةُ

۸۴۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَآءِ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِالشَّهَادَةِ اَوْ يُخْبِرُ بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ اَنْ يُّسْئَلَهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَ بِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ شَهَادَةُ اِنْسَانٍ لَا يَعْلَمُ ذٰلِكَ الْاِنْسَانُ فَلْيُخْبِرْهُ بِشَهَادَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ يَسْئَلْهَا اِيَّاهُ۔

وضاحت کرتے ہیں۔

باب ۳۸۱۔ صاحبِ شہادت؟

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ انہیں ان کے والد ماجد نے بتایا کہ عبداللہ بن عمر بن عثمان نے عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ انصاری نے ان سے بیان کیا کہ انہیں زید بن خالد جہنی نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! کیا میں تمہیں آگاہ نہ کردوں! گواہوں میں بہترین وہ ہے جو گواہی دینے خود آئے یا گواہی کی از خود خبر دے اس سے پہلے کہ اس پر جرح ہو۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے جس کے پاس کوئی شہادت ہو، مدّعی اور مدعا علیہ کو اس کا علم بھی نہ ہو تو وہ از خود بیان کر دے اگرچہ اس سے نہ بھی دریافت کیا جائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ اللُّقْطَةِ

بَابُ ۳۸۲ كِتَابُ اللُّقْطَةِ

۸۴۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ اَنَّ ضَوَالَّ الْاِبِلِ كَانَتْ فِيْ عُمَرَ اِبِلًا مُرْسَلَةً تَنَاتَجُ لَا يَمَسُّهَا اَحَدٌ حَتّٰى اِذَا كَانَ زَمَنُ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَمَرَ بِمَعْرِفَتِهَا وَتَعْدِيْفِهَا ثُمَّ تُبَاعُ فَاِذَا جَآءَ صَاحِبُهَا اَعْطٰى ثَمَنَهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِكِلَا الْوَجْهَيْنِ حَسَنٌ اِنْ شَآءَ الْاِمَامُ تَرَكَهَا حَتّٰى يَجِيْئَ اَهْلُهَا فَاِنْ خَافَ عَلَيْهَا الضَّيْعَةَ اَوْ لَمْ يَجِدْ مَنْ يَرْعَاهَا بَاعَهَا وَوَقَفَ ثَمَنَهَا حَتّٰى يَاْتِيَ اَرْبَابُهَا فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ۔

۸۴۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ رَجُلًا وَجَدَ لُقْطَةً فَجَآءَ اِلٰى

باب ۳۸۲۔ گری پڑی اشیاء

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے روایت کیا کہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں گمشدہ اونٹیاں چھوڑ دی جاتی تھیں ان کے ہاں بچے بھی پیدا ہوتے، مگر انہیں کوئی ہاتھ تک نہ لگاتا، یہاں تک کہ حضرت عثمان بن عفان کا دور امارت آیا، تو آپ نے انہیں پہچاننے اور مشتہر کرنے کا حکم دیا، پھر انہیں فروخت کر دیا جاتا جب مالک آتا تو اسے اس کی قیمت ادا کر دی جاتی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کی نہایت عمدہ صورتیں ہیں (۱) حاکم اگر چاہے تو چھوڑ رکھے یہاں تک کہ اس کا مالک آئے (۲) اگر اس کے نقصان کا خطرہ ہو اور ایسا کوئی شخص نہ مل سکے جو اس کی حفاظت کر سکے تو اسے فروخت کر دیا جائے، اور اس کی رقم کو محفوظ رکھیں، یہاں تک مالک آجائے اس میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے روایت کیا، کہ ایک شخص کو گری

www.sirat-e-mustaqeem.com

ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ إِنِّي وَجَدْتُ لُقَطَةً فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ عَرِّفْهَا قَالَ قُلْتُ فَعَلْتُ قَالَ زِدْ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ لَا آمُرُكَ أَنْ تَأْكُلَهَا لَوْ شِئْتَ لَمْ تَأْخُذْهَا۔

پڑی کوئی چیز ملی، وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہا مجھے گری پڑی چیز ملی ہے آپ کا اس کے متعلق کیا حکم ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اس کا اعلان کراؤ، میں نے کہا اعلان کر چکا ہوں، آپ نے فرمایا مزید اعلان کرو میں نے عرض کیا کئی بار یہ کام کر چکا ہوں تو آپ نے فرمایا بہر حال میں تمہیں اس کے کھانے کا حکم نہیں دے سکتا۔ البتہ تم چاہتے تو اسے نہ اٹھاتے۔

❁

۸۴۷ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ وَجَدَ بَعِيرًا بِالْحَرَّةِ فَعَرَّفَهُ ثُمَّ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعَرِّفَهُ قَالَ ثَابِتٌ لِعُمَرَ قَدْ شَغَلَنِي عَنْهُ ضَيْعَتِي قَالَ لَهُ عُمَرُ أَرْسِلْهُ حَيْثُ وَجَدْتَهُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحیی بن سعید نے خبر دی کہ میں نے حضرت سعید بن یسار کو بیان کرتے سنا کہ حضرت ثابت بن ضحاک انصاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بیان کیا کہ انہوں نے مقام حرّہ میں ایک اونٹ پایا۔ اس کا اعلان کرایا پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا ذکر کیا آپ نے اس کے اعلان کرنے کا حکم دیا حضرت ثابت نے عرض کیا اس کے باعث میں اپنا کام انجام نہیں دے سکوں گا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پھر تم اسے وہیں چھوڑ دو جہاں سے تمہیں یہ ملا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ مَنِ الْتَقَطَ لُقَطَةً تُسَاوِي عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَصَاعِدًا عَرَّفَهَا حَوْلًا فَإِنْ عُرِفَتْ وَإِلَّا تَصَدَّقَ بِهَا فَإِنْ كَانَ مُحْتَاجًا أَكَلَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا خَيَّرَهُ بَيْنَ الْأَجْرِ وَبَيْنَ أَنْ يَغْرَمَهَا وَإِنْ كَانَ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اگر کوئی آدمی گری ہوئی ایسی چیز پائے جو دس درہم یا اس سے زیادہ قیمت رکھتی ہو تو ایک سال تک اس کا اعلان کرتا رہے اگر مالک مل سکے تو بہتر (بصورت دیگر) اسے صدقہ کر دے اگر خود محتاج ہے تو اپنے مصرف میں لائے، پھر اگر

www.sirat-e-mustaqeem.com

قِيمَتُهَا أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ عَرَّفَهَا عَلَى قَدْرِ مَا يَرَى أَيَّامًا ثُمَّ صَنَعَ بِهَا كَمَا صَنَعَ بِالْأُولَى فَكَانَ الْحُكْمُ فِيهَا إِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا كَالْحُكْمِ فِي الْأُولَى وَإِنْ رَدَّهَا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي وَجَدَهَا فِيهِ بَرِئَ مِنْهَا وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ ضَمَانٌ۔

اس کا مالک آجائے تو اسے اختیار ہے کہ وہ قیمت یا ویسی ہی کوئی چیز لے دے اگر قیمت دس درہم سے کم ہے تو جتنے دن مناسب سمجھے اس کا اظہار کرتا رہے پھر اس معاملہ میں وہی کرے جو پہلے ذکر ہوا یعنی اگر مالک آجائے تو وہی حکم ہے (جو مذکور ہوا) اور اگر اسی جگہ چھوڑ آئے جہاں سے دستیاب ہوئی تھی تو وہ اس کی ذمہ داری سے بری ہے اس پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا۔

۸۴۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ مَنْ أَخَذَ ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی ہے کہ ہمیں حضرت یحییٰ بن سعید نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب وہ بیت اللہ شریف کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ جس شخص نے کوئی گمشدہ چیز پائی وہ خود بھولا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا نَأْخُذُ وَإِنَّمَا يَعْنِي بِذَلِكَ مَنْ أَخَذَهَا لِيَذْهَبَ بِهَا فَأَمَّا مَنْ أَخَذَهَا لِيَرُدَّهَا أَوْ لِيُعَرِّفَهَا فَلَا بَأْسَ بِهِ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے (اور حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان کا یہ مفہوم ہے) کہ جو اسے کھانے کے مقصد سے اٹھائے وہ خطاکار ہے اور جو واپسی یا اظہار عام کے لیے اٹھائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

بَابُ الشُّفْعَةِ ۳۸۳

باب ۳۸۳ شفعہ

۸۴۹ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَزْمٍ أَنَّ عُثْمَانَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں محمد بن عمارہ نے روایت کیا کہ مجھے حضرت ابوبکر بن محمد بن حزم نے خبر دی کہ حضرت سیدنا

www.sirat-e-mustaqeem.com

بْنَ عَفَّانَ قَالَ إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فِيْ أَرْضٍ فَلَا شُفْعَةَ فِيْهَا وَلَا شُفْعَةَ فِيْ بِئْرٍ وَلَا فِيْ نَخْلٍ۔

عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب کسی زمین کی حد بندی کر دی گئی ہو تو اس میں (حق) شفعہ نہیں اور نہ ہی کنوئیں اور کھجوروں کے باغ میں شفعہ ہے۔

۸۵۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالشُّفْعَةِ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ فِيْهِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی زمین کے شفعہ کا فیصلہ جس کی ابھی حد بندی نہیں ہوئی تھی کیونکہ جب حد بندی ہو جائے تو شفعہ نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ جَاءَتْ فِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ مُخْتَلِفَةٌ فَالشَّرِيْكُ أَحَقُّ بِالشُّفْعَةِ مِنَ الْجَارِ وَالْجَارُ أَحَقُّ مِنْ غَيْرِهٖ بَلَغَنَا ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس سلسلہ میں مختلف احادیث وارد ہوئی ہیں پڑوسی کی نسبت شریک، شفعہ کا زیادہ حقدار ہے اور پڑوسی دوسرے کی نسبت زیادہ مستحق ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح ہمیں روایت پہنچی ہے۔

۸۵۱ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْلَى الثَّقَفِيُّ أَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الشَّرِيْدِ عَنْ أَبِيْهِ الشَّرِيْدِ بْنِ سُرَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهٖ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یعلی ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے حضرت عمر بن شرید نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پڑوسی شفعہ کا زیادہ مستحق ہے، اسی پر ہمارا عمل ہے یہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

بَابُ ۳۸۴۔ اَلْمُكَاتَبُ

باب ۳۸۴۔ مکاتب

۸۵۲ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اَلْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهٖ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ وہ فرمایا کرتے تھے مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک اس کے ذمے آزادی

www.sirat-e-mustaqeem.com

شَيْءٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ بِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْعَبْدِ فِيْ شَهَادَتِهٖ وَحُدُوْدِهٖ وَجَمِيْعِ اُمُوْرِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ لَا سَبِيْلَ لِمَوْلَاهُ عَلٰى مَالِهٖ مَا دَامَ مُكَاتَبًا۔

بدلے ادا کی جانے والی کوئی رقم باقی ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قول ہے اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے کہ وہ گواہی دینے میں حدود اور تمام امور میں غلام کی طرح ہے، سوا اس بات کہ اس کے آقا کو مال میں حدود اور تمام امور میں غلام کی طرح ہے، سوا اس کے اس کے مال پر آقا کا کوئی حق نہیں جب تک وہ مکاتب ہے۔

٨٥٣ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الْمَكِّيُّ اَنَّ مُكَاتَبًا لِاِبْنِ الْمُتَوَكِّلِ هَلَكَ بِمَكَّةَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ بَقِيَّةً مِّنْ مُّكَاتَبَتِهٖ وَدُيُوْنِ النَّاسِ وَتَرَكَ بِنْتًا فَاشْكَلَ عَلٰى عَامِلِ مَكَّةَ الْقَضَآءُ فِيْ ذٰلِكَ وَكَتَبَ عَلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يَسْئَالُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ اَنِ ابْدَءْ بِدُيُوْنِ النَّاسِ فَاقْضِهَا ثُمَّ اقْضِ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُّكَاتَبَتِهٖ ثُمَّ اقْسِمْ مَا بَقِيَ مِنْ مَالِهٖ بَيْنَ ابْنَتِهٖ وَهُوَ اِلَيْهِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حمید بن قیس مکی نے خبر دی کہ ابن متوکل کا ایک مکاتب مکہ مکرمہ میں فوت ہوگیا، اس کے ذمہ ابھی کچھ معاہدہ کی رقم باقی تھی، نیز لوگوں کا قرض بھی تھا، اس نے ایک بیٹی چھوڑی، حاکم (مکہ مکرمہ) کو اس کا فیصلہ کرنا مشکل ہوا، تو اس نے عبدالملک بن مروان کو اس سلسلہ میں خط لکھا تو جواباً عبدالملک نے لکھا (جو مال اس نے چھوڑا ہے پہلے اس سے لوگوں کا قرض ادا کرو پھر مکاتبت کی رقم دے دو اور جو باقی بچے وہ اس کی بیٹی اور موالی کے درمیان تقسیم کردیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ بِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا اَنَّهٗ اِذَا مَاتَ بُدِئَ بِدُيُوْنِ النَّاسِ ثُمَّ مُكَاتَبَتِهٖ ثُمَّ مَا بَقِيَ مَا كَانَ مِيْرَاثًا لِوَرَثَتِهِ الْاَحْرَارِ وَمَا كَانُوْا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے کہ جب مکاتب فوت ہوجائے تو پہلے لوگوں کا، قرض دیں، پھر مکاتبت (کی رقم) اس کے بعد بقایا جو بھی رہے اس کے آزاد ورثاء کے لیے ہے چاہے جو بھی ہوں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۸۵۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الثِّقَةُ عِنْدِیْ اَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَیْرِ وَسُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ سُئِلَا عَنْ رَجُلٍ کَاتَبَ عَلٰی نَفْسِهٖ وَعَلٰی وَلَدِهٖ ثُمَّ هَلَكَ الْمُکَاتَبُ وَتَرَكَ بَنِیْنَ اَیَسْعَوْنَ مَکَاتَبَةَ اَبِیْهِمْ اَمْ هُمْ عَبِیْدٌ فَقَالَ لَا بَلْ یَسْعَوْنَ فِیْ کِتَابَةِ اَبِیْهِمْ وَلَا یُوْضَعُ عَنْهُمْ لِمَوْتِ اَبِیْهِمْ شَیْءٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ فَاِذَا اَدَّوْا عُتِقُوْا جَمِیْعًا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ایک ثقہ راوی نے خبر دی ہے کہ حضرت عروۃ بن زبیر اور حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے اپنے اور اپنے بیٹے کے حق میں مکاتبت کی اور وہ فوت ہو گیا، اس نے اپنے پیچھے بیٹے چھوڑے ہیں کیا وہ ان سے اپنے باپ کی مکاتبت حاصل کریں یا انہیں غلام سمجھیں؟ تو اس نے فرمایا! نہیں۔ صرف وہ اپنے باپ کی مکاتبت (کی رقم) حاصل کرنے کی سعی کریں (اس لیے کہ) ان کے باپ کے فوت ہو جانے کے باعث ان کے حقوق میں کوئی چیز کم نہیں ہوگی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ جب وہ رقم ادا کر دیں تو وہ تمام آزاد ہیں۔

۸۵۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُخْبِرٌ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَتْ تُقَاطِعُ مُکَاتِبَتَهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں کسی مخبر نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے مکاتب سے سونا، چاندی بھی وصول فرمالیتی تھیں (واللہ تعالیٰ وجیہ الاعلیٰ اعلم)

بَابُ ۳۸۵ اَلسَّبَقُ فِی الْخَیْلِ

باب ۳۸۵۔ گھوڑ دوڑ؟

۸۵۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ لَیْسَ بُرْهَانُ الْخَیْلِ بَاْسٌ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت یحییٰ بن سعید نے خبر دی کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِذَا دَخَلُوا فِيهَا مُحَلَّلًا إِنْ سَبَقَ أَخَذَ السَّمَنَ وَإِنْ سُبِقَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ شَيْءٌ۔

گھوڑ دوڑ میں کوئی قباحت نہیں جبکہ ان میں محلل نہ آپڑے یعنی اگر گھوڑا آگے نکل جائے تو وہ لے لے گا اور ہار جائے تو وہ کچھ نہیں دے گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ إِنَّمَا يُكْرَهُ مِنْ هٰذَا أَنْ يَضَعَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا سَبَقًا فَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا أَخَذَ السَّبَقَيْنِ جَمِيعًا فَيَكُونُ هٰذَا كَالْمُبَايَعَةِ فَأَمَّا إِذَا كَانَ السَّبَقُ مِنْ أَحَدِهِمَا أَوْ كَانُوا ثَلَاثَةً وَالسَّبَقُ مِنِ اثْنَيْنِ وَالثَّالِثُ لَيْسَ مِنْهُ سَبَقٌ إِنْ سَاقَ أَخَذَ وَإِنْ لَمْ يَسْبِقْ لَمْ يَغْرَمْهُ فَهٰذَا لَا بَأْسَ بِهِ أَيْضًا وَهُوَ الْمُحَلِّلُ الَّذِي قَالَهُ سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے، کہ گھوڑ دوڑ منع ہے کہ طرفین میں ہر ایک شرط باندھے کہ جس کا گھوڑا آگے نکل جائے وہ رقم وصول کرے گا یہ جُوا ہے! اگر دونوں میں یکطرفہ شرط ہو، یا تین ہوں تو دو کی طرف سے شرط ہو اور تیسرے کی طرف سے کچھ بھی نہ ہو آگے بڑھے تو شرط جیت گیا اور پیچھے رہ جائے تو تاوان وغیرہ کچھ نہیں دے گا۔ اس طرح کی (یکطرفہ شرط) میں کوئی قباحت نہیں اور حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ کی محلل سے یہی مراد ہے۔

۸۵۷ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ أَنَّ الْقُصْوَاءَ نَاقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَسْبِقُ كُلَّمَا وَقَعَتْ فِي سِرْمَاقٍ فَوَقَعَتْ يَوْمًا فِي إِبِلٍ فَسَبَقَتْ فَكَانَتْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ كَآبَةً أَنْ سُبِقَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَفَعُوا شَيْئًا أَوْ رَادُوا رَفَعَ شَيْءٌ وَضَعَهُ اللّٰهُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہتے سُنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قصویٰ (اونٹنی) دوڑتی ہوئی آگے نکل جاتی تھی ایک دن پیچھے رہ گئی تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو نہایت صدمہ ہوا تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ کسی چیز کو بہت بڑھا دیں یا بڑھانا چاہیں تو اللہ تعالیٰ اسے جھکا دیتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِالسَّبَقِ فِي النَّصْلِ وَالْخَافِرِ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ تیراندازی میں سُم والے جانور (گھوڑا، گدھا، خچر وغیرہ) اور موزے والے جانور (اونٹ) وغیرہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَالْخُفِّ۔

کی دوڑ میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ ۳۸۶ اَلسِّيَرُ

باب۔ سیرت

۸۵۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ اِلَّا اُلْقِيَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبُ وَلَا فَشَا الزِّنٰى فِيْ قَوْمٍ قَطُّ اِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَلَيْهِمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ الْحَقِّ اِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الدَّمُ وَلَا خَفَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت یحییٰ بن سعید نے بیان کیا مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت پہنچی ہے کہ جس قوم کے اندر مالِ غنیمت میں بد دیانتی کا ظہور ہو تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر رعب مسلط کر دیتا ہے اور جس قوم میں زنا کی کثرت ہو تو ان پر موت کو، اور جو ماپ، تول میں کمی بیشی کی مرتکب ہو جائے تو اس میں رزق کم کر دیتا ہے اور جو ناحق فیصلے کرے اس میں قتل و غارتگری عام ہو جاتی ہے اور جو قوم بدعہد ہو جائے اس پر دشمن غالب آجاتا ہے۔

۸۵۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا اِبِلًا كَثِيْرَةً فَكَانَ مِهَا مُهُمْ اِثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا وَّ نُفِلُوْا بَعِيْرًا بَعِيْرًا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک چھوٹی سی مجاہدین کی جماعت بھیجی اور بے شمار مالِ غنیمت لائی، جن میں سے ہر ایک کو بارہ بارہ اونٹ حصہ میں آئے اور بطور انعام ایک ایک اونٹ مزید دیا گیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ كَانَ النَّفَلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفِلُ مِنَ الْخُمُسِ اَهْلَ الْحَاجَةِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا نَفْلَ بَعْدَ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں نفل صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم کا حق تھا، البتہ خمس میں غرباء کو بھی دیا جاتا تھا، اور اب اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ فرما دیجئے انفال جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ہی کا حق ہے، وہ بھی آج کی غنیمت کے بعد نہیں ہوگا البتہ خمس

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِحْرَازِ الْغَنِيمَةِ إِلَّا مِنَ الْخُمُسِ لِمُحْتَاجٍ۔

ہیں غرباء کا حصہ برقرار ہے

بَابُ ۳۸۷ الرَّجُلُ يُعْطِي الشَّيْءَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

باب ۳۸۷۔ چندہ فی سبیل اللہ

۸۶۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُعْطِي الشَّيْءَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ فَإِذَا بَلَغَ رَأْسَ مَغْزَاتِهِ فَهُوَ لَهُ۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی ہے کہ ہمیں حضرت یحییٰ بن سعید نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دی کہ ان سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا، جو سبیل للہ مجاہدین کی خدمت کے لیے دے تو آپ نے جواباً فرمایا جب وہ چیز میدان جنگ تک پہنچ جائے تو انہی کا ہو جاتا ہے جن کے لیے بھیجا گیا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا قَوْلُ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا بَلَغَ وَادِيَ الْقُرَى فَهُوَ لَهُ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَغَيْرُهُ مِنْ فُقَهَائِنَا إِذَا دَفَعَهُ إِلَيْهِ صَاحِبُهُ فَهُوَ لَهُ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول ہے کہ وادی قریٰ (مدینہ منورہ کے قریب ایک وادی کا نام ہے) تک پہنچ جائے تو انہی کا ہو گا حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ روانگی کے ساتھ ہی اسی کا ہو جائے گا جس کے لیے بھیج رہا ہے۔

بَابُ ۳۸۸ إِثْمُ الْخَوَارِجِ وَمَا فِي لُزُومِ الْجَمَاعَةِ مِنَ الْفَضْلِ

باب ۳۸۸۔ جماعت سے علیحدگی اور امیر کی نافرمانی

۸۶۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے محمد بن ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی، انہوں نے حضرت ابوموسیٰ بن عبدالرحمن سے اور وہ حضرت ابوسعید خدری

www.sirat-e-mustaqeem.com

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَخْرُجُ فِيْكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلٰوتَكُمْ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَاَعْمَالَكُمْ مَعَ اَعْمَالِهِمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَ يُمْرَقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْرَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ تَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا تَرٰى شَيْئًا تَنْظُرُ فِي الْقُدْحِ فَلَا تَرٰى شَيْئًا تَنْظُرُ فِي الرِّيْشِ فَلَا تَرٰى شَيْئًا وَتَتَمَارٰى فِي الْفُوْقِ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ کہتے سُنا ہے کہ تم میں ایک ایسی قوم نکلے گی کہ ان کی نمازوں کو اپنی نمازوں کے مقابلہ میں اور ان کے اعمال کو اپنے اعمال کے مقابلہ میں حقیر جانوں گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نہیں اترے گا وہ دین سے ایسے نکل چکے ہوں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے تمہیں اس تیر میں ذرا برابر خون نظر نہیں آئے گا نہ اس کے اوپر نہ اس کے پھل میں بلکہ ایسے ہی ہوگا جیسے تسمہ باندھنے کے مقام پر شبہ سا پڑا (یعنی ان کے یہ ظاہری اعمال اکارت جائیں گے)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا خَيْرَ فِي الْخُرُوْجِ وَلَا يَنْبَغِيْ اِلَّا لُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ امیر کی اطاعت سے روگردانی میں کوئی بھلائی نہیں جماعت میں رہنا فرض ہے۔

۸۶۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

حضرت امام مالک نے ہمیں خبر دی ہے کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ حَمَلَ السِّلَاحَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَاعْتَرَضَهُمْ بِهٖ تَقْتُلُهُمْ فَمَنْ قَتَلَهُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ لِاَنَّهُ اَحَلَّ دَمَهُ بِاعْتِرَاضِ النَّاسِ لِسَيْفِهٖ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس شخص نے مسلمانوں پر ہتھیار اٹھائے اور ہتھیار باندھ کر قتل کے ارادے سے نکلا، پھر کسی نے اسے قتل کر دیا تو اس پر کچھ نہیں، اس لیے کہ اس نے تلوار اٹھا کر آنے سے ہی اپنا خون جائز ٹھہرا لیا تھا۔

۸۶۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ اَوْ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت یحییٰ بن سعید نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَحَدِثُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ كَثِيرٍ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ اَصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَ اِيَّاكُمْ وَالْبُغْضَةَ فَاِنَّهَا هِيَ الْحَالِقَةُ۔

سنا! کیا میں تمہیں ایسی بات بیان نہ کروں یا بتاؤں، جو نماز اور صدقہ سے افضل ہے؟ حاضرین نے کہا فرمایئے! آپ نے فرمایا دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانے والا، بغض سے بچانے والا ایسے ہے جیسے (اُسترہ) (جس سے بڑھے ہوئے بال کٹ جاتے ہیں اور انسان بھلا دکھائی دیتا ہے)

بَابُ ۳۸۹ - قَتْلُ النِّسَآءِ

باب ۳۸۹ - عورتوں کا قتل

۸۶۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ امْرَاَةً مَقْتُوْلَةً فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ وَنَهٰى عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی غزوہ میں ایک عورت کو مقتول پایا آپ نے اسے بُرا جانا پھر عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُقْتَلَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْمَغَازِيْ صَبِيٌّ وَلَا امْرَاَةٌ وَلَا شَيْخٌ فَانٍ اِلَّا اَنْ تُقَاتِلَ الْمَرْاَةُ فَتُقْتَلُ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ غزوات میں بچوں عورتوں، اور بوڑھوں کا قتل جائز نہیں، ہاں اگر کوئی عورت از خود آمادۂ پیکار ہو تو اسے قتل کرنا جائز ہے۔

بَابُ ۳۹۰ اَلْمُرْتَدُّ

باب ۳۹۰ - مُرتد

۸۶۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ عَلٰى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ مِنْ قِبَلِ اَبِيْ مُوْسٰى فَسَاَلَهٗ عَنِ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالقاری سے خبر دی وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

النَّاسِ فَاَخْبَرَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ مُغْرِبَةٍ خَبَرٌ قَالَ نَعَمْ رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامٍ فَقَالَ مَاذَا فَعَلْتُمْ بِهٖ قَالَ قَرَّبْنَاهُ فَضَرَبْنَا عُنُقَهٗ قَالَ عُمَرُ فَهَلَّا طَبَقْتُمْ عَلَيْهِ بَيْتًا ثَلٰثًا وَ اَطْعَمْتُمُوْهُ كُلَّ يَوْمٍ رَغِيْفًا فَاسْتَتَبْتُمُوْهُ لَعَلَّهٗ يَتُوْبُ وَ يَرْجِعُ اِلٰى اَمْرِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَمْ اَمُرْ وَلَمْ اُحْضِرْ وَلَمْ اَرْضَ اِذَا بَلَغَنِيْ۔

کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس سے ادھر کے لوگوں کے حالات دریافت فرمائے، اس نے کچھ بتائیے آپ نے پھر پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی تازہ خبر ہے اس نے کہا ہاں! کہ ایک شخص نے بعد از اسلام کفر اختیار کر لیا ہے؟ آپ نے فرمایا پھر تم (لوگوں) نے اس سے کیا سلوک روا رکھا، اس نے عرض کیا، ہم نے اسے پکڑا اور اس کی گردن کاٹ دی، حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم نے اسے پکڑ کر کسی گھر میں تین دن تک قید کیوں نہ کیا؟ اور اسے یومیہ بقدر ضرورت کھانا کھلاتے نیز توبہ کی طرف مائل کرتے، شاید وہ توبہ کر لیتا اور اسلام کی طرف لوٹ آتا، پھر فرمایا! یا اللہ میں نے قتل کا حکم نہیں دیا تھا، نہ میں وہاں تھا اور نہ ہی میں اس بات سے خوش ہوں، مجھے تو ابھی معلوم ہوا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِنْ شَآءَ الْاِمَامُ اَخَّرَ الْمُرْتَدَّ ثَلٰثًا اِنْ طَمِعَ فِيْ تَوْبَتِهٖ اَوْ سَاَلَهٗ مِنْ ذٰلِكَ الْمُرْتَدِّ وَاِنْ لَمْ يَطْمَعْ فِيْ ذٰلِكَ وَلَمْ يَسْاَلْهُ الْمُرْتَدَّ فَقَتَلَهٗ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے اگر امام چاہے تو مرتد کو تین دن بند رکھے بشرطیکہ اسے توبہ کی امید ہو، یا مرتد امام سے اس کی اپیل کرے اگر اس سے توبہ کی اُمید نہ ہو اور نہ ہی وہ حاکم وقت سے اپیل کرے تو پھر اسے قتل کیا جائے اس میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ ۳۹۱ مَا يُكْرَهُ مِنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ

باب ۳۹۱۔ ریشم پہننے کی ممانعت

۸۶۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاٰى حُلَّةً سِيَرَآءَ تُبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِاشْتَرَيْتَ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ الْحُلَّةَ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْوُفُوْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ قَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ ثُمَّ جَآءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَاَعْطٰى عُمَرُ مِنْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِىْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ قَالَ اِنِّىْ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ اَخًا لَهٗ مِنْ اُمِّهٖ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ۔

تعالیٰ عنہا روایت کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی کے دروازے کے پاس خالص ریشمی کپڑا فروخت ہوتے دیکھا، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا ہی اچھا ہو کہ آپ اس ریشمی حُلّے کو خرید کر جمعۃ المبارک کے دن یا وفود کی ملاقات کے وقت پہن لیا کریں آپ نے فرمایا اسے وہی پہنے، جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، پھر آپ کی خدمت میں اسی قسم کے حُلّے آئے تو ان میں سے ایک حُلّہ آپ نے سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم آپ نے یہ کپڑا مجھے دیا ہے؟ جب کہ آپ عطارد (ریشمی کپڑے) کے بارے کچھ فرما چکے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں نے یہ کپڑا آپ کو کیا پہننے کے لیے دیا ہے؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ کپڑا اپنی والدہ کی طرف سے رشتہ میں ایک مُشرک بھائی تھا اسے دے دیا جو مکہ مکرمہ میں رہتا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِىْ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ اَنْ يَّلْبَسَ الْحَرِيْرَ وَالدِّيْبَاجَ وَالذَّهَبَ كُلُّ ذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ لِلذُّكُوْرِ مِنَ الصِّغَارِ وَالْكِبَارِ وَلَا بَاْسَ بِهٖ اَيْضًا بِالْهَدِيَّةِ اِلَى الْمُشْرِكِ الْمُحَارِبِ مَا لَمْ يُهْدَ اِلَيْهِ سِلَاحٌ اَوْ دِرْعٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کسی مسلمان مرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ حریر اور دیباج (ریشمی کپڑے) یا سونا پہنے، یہ تمام اشیاء ہر آدمی کے لیے ناجائز ہیں اگرچہ بالغ ہو یا نابالغ، البتہ عورتوں کے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں اسی طرح حربی مشرک تحفۃً دینے میں کوئی حرج نہیں البتہ کسی قسم کے ہتھیار یا ڈھال وغیرہ دینا جائز نہیں ہے یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب ۳۹۲ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ

۸۶۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ فَنَبَذَهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَلْبَسُهٗ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّتَخَتَّمَ بِذَهَبٍ وَّلَا حَدِيْدٍ وَّلَا صُفْرٍ وَّلَا يَتَخَتَّمُ اِلَّا بِالْفِضَّةِ فَاَمَّا النِّسَآءُ فَلَا بَاْسَ بِتَخَتُّمِ الذَّهَبِ لَهُنَّ۔

باب ۳۹۲۔ سونے کی انگوٹھی کا حکم؟

حضرت مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پکڑی اور کھڑے ہو کر فرمایا، میں یہ انگوٹھی پہنا کرتا تھا، پھر اسے پھینکتے ہوئے فرمایا! واللہ! اللہ کی قسم! آئندہ کبھی استعمال نہیں کروں گا (یہ دیکھتے ہی) صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ مرد کے لیے سونے، لوہے، تانبے کی انگوٹھی پہننا جائز نہیں لیکن عورتوں کو سونے کی انگوٹھی پہننا منع نہیں ہے۔

باب ۳۹۳ الرَّجُلُ يَمُرُّ عَلٰى مَاشِيَةِ الرَّجُلِ فَيَحْلُبُهَا بِغَيْرِ اِذْنِهٖ

باب ۳۹۳۔ بلا اجازت دودھ دوھنا

۸۶۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْتَلِبَنَّ اَحَدُكُمْ مَاشِيَةَ امْرِءٍ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰى مَشْرُبَتُهٗ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهٗ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهٗ فَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَتُهُمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِءٍ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص کسی جانور کا دودھ اس کے مالک کی اجازت کے بغیر نہ دوہے، کیا تم میں سے کوئی یہ بات پسند کرے گا کہ کوئی آدمی تمہارے غلہ خانہ میں آئے اور اس کا تالہ توڑ کر اس سے غلہ اٹھا لے جائے؟ لہٰذا تم میں سے کوئی شخص کسی جانور کا دودھ اس کے مالک کی اجازت سے نہ دوہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ لِرَجُلٍ مَرَّ عَلٰى مَاشِيَةِ رَجُلٍ اَنْ يَحْلُبَ مِنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ اَمْرِ اَهْلِهَا وَكَذٰلِكَ اِنْ مَرَّ عَلٰى حَائِطٍ لَهٗ فِيْهَا نَخْلٌ اَوْ شَجَرٌ فِيْهِ ثَمَرٌ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَلَا يَأْكُلْهُ اِلَّا بِاِذْنِ اَهْلِهٖ اِلَّا اَنْ يُضْطَرَّ اِلٰى ذٰلِكَ فَيَأْكُلَ مِنْهُ وَيَشْرَبَ وَيُغْرَمَ ذٰلِكَ لِاَهْلِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی کے جانور کے پاس سے گزرے اور اسے بلا اجازت مالک دوھے، اسی طرح اگر کسی باغ سے گزر ہو جس میں کھجور یا کوئی اور پھلدار درخت ہو تو اس میں سے کچھ بھی نہ لے، اور نہ ہی اس کے مالک کی اجازت کے بغیر کھائے، البتہ اضطراری حالت میں کھا پی لے تو اس کا معاوضہ اس کے مالک کو ادا کرے یہی حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

بَابُ ۳۹۴ نُزُوْلِ اَهْلِ الذِّمَّةِ مَكَّةَ وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ

باب ۳۹۴: حرمین شریفین میں مشرکین کا داخلہ؟

۸۶۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ لِلنَّصَارٰى وَالْيَهُوْدِ وَالْمَجُوْسِ بِالْمَدِيْنَةِ اِقَامَةَ ثَلٰثِ لَيَالٍ يَتَسَوَّقُوْنَ وَيَقْضُوْنَ حَوَائِجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ يُقِيْمُ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خبر دی کہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں کو مدینہ منورہ میں تین دن تک گھومے پھرنے کی اجازت فرمائی تاکہ وہ اپنی ضروریات پوری کرلیں، پھر ان میں سے کوئی بھی وہاں نہیں ٹھہر سکتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِنَّ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ وَمَا حَوْلَهَا مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَقَدْ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَا يَبْقٰى دِيْنَانِ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَاَخْرَجَ عُمَرُ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مُسْلِمًا مِّنْ جَزِيْرَةِ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور اس کے اکناف واطراف جزیرۃ العرب ہیں۔ اور ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا جزیرۃ العرب میں دو دین نہیں رہیں گے، چنانچہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی حدیث کی بنا پر جو مسلمان

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْعَرَبِ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

۸۷۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ حَكِيْمٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبْقَيَنَّ دِيْنَانِ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاَخْرَجَ الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ۔

نہیں ہو سکتے تھے انہیں جزیرۃ العرب سے نکال باہر کیا

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں اسماعیل بن حکیم نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے خبر دی ہے کہ انہوں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پہنچی ہے کہ جزیرۃ العرب میں دو دین نہیں رہیں گے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی لیے یہود و نصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے نکال باہر کیا۔

باب ۳۹۵۔ الرَّجُلُ يُقِيْمُ الرَّجُلَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ لِيَجْلِسَ فِيْهِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ

باب ۳۹۵۔ دوسرے کی جگہ بیٹھنا

۸۷۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَا يُقِيْمُ اَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ فَيَجْلِسُ فِيْهِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ اَنْ يَّصْنَعَ هٰذَا بِاَخِيْهِ وَيُقِيْمُهٗ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ نہ بیٹھے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ مسلمان کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ ایسا کرے کہ اُسے اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھ جائے۔

باب ۳۹۶۔ اَلرُّقٰى

باب ۳۹۶۔ دَم کرنا

۸۷۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَتْنِيْ عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی کہ وہ کہتے ہیں مجھے عمرہ بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَائِشَةَ وَهِيَ تَشْتَكِي وَ يَهُودِيَّةٌ تَرْقِيهَا فَقَالَ ارْقِيهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے جبکہ وہ بیمار تھیں، (اسی اثناء) میں ایک یہودی عورت دَم کر رہی تھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ کی کتاب سے پڑھ کر دَم کر۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِالرُّقَى بِمَا كَانَ فِي الْقُرْاٰنِ وَمِمَّا كَانَ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَأَمَّا مَا كَانَ لَا يُعْرَفُ مِنَ الْكَلَامِ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَرْقِيَ بِهٖ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ قرآن کریم پڑھ کر دَم کرنے میں کوئی قباحت نہیں، اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے ذکر میں کوئی حرج ہے لیکن اوٹ پٹانگ کلام سے دَم وغیرہ جائز نہیں۔

۸۷۳ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَ أُمِّ سَلَمَةَ وَفِي الْبَيْتِ صَبِيٌّ يَبْكِي فَذَكَرُوا أَنَّ بِهِ الْعَيْنَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا تَسْتَرْقُونَ لَهُ مِنَ الْعَيْنِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ ابن سعید نے خبر دی کہ انہیں حضرت سلیمان بن یسار نے خبر دی، ان سے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ام المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف لائے، گھر میں ایک بچہ رو رہا تھا لوگوں نے عرض کیا اسے نظر لگ گئی ہے، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر نظر بد کا دَم کیوں نہیں کر دیتے۔؟

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا نَرَى بِالرُّقْيَةِ بَأْسًا إِذَا كَانَتْ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ دَم درود کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہو۔

۸۷۴ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ السَّلَمِيَّ أَخْبَرَهُ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یزید بن خُصیفہ نے حضرت عبداللہ بن عمر بن کعب سلمی نے خبر دی، ان سے حضرت نافع بن جبیر بن

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُثْمَانُ وَبِيْ وَجَعٌ حَتّٰى كَادَ يُهْلِكُنِيْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمْسَحْهُ بِيَمِيْنِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِيْ فَلَمْ اَزَلْ بَعْدُ اٰمُرُ بِهٖ اَهْلِيْ وَغَيْرَهُمْ۔

بن مطعم نے بیان کیا، انہیں حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دی کہ وہ رسول اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس وقت شدید درد تھا اور شدتِ درد سے مرا جا رہا تھا، تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے دائیں ہاتھ کو درد کی جگہ سات بار پھیرو اور پھر پڑھو اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد، (میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور عزت سے پناہ طلب کرتا ہوں اس تکلیف سے جو میں محسوس کر رہا ہوں) پس میں نے پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف دور فرما دی۔ اس کے بعد میرا معمول رہا کہ اہل خانہ اور دوسروں کو یہی وظیفہ بتایا کرتا۔

بَابُ ۳۹ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْفَالِ وَالْاِسْمِ الْحَسَنِ

باب ۳۹ نیک شگون، اچھا نام؟

۸۷۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلِقْحَةٍ عِنْدَهٗ مَنْ يَحْلُبُ هٰذِهٖ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ مَا اسْمُكَ فَقَالَ مُرَّةُ قَالَ اجْلِسْ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَحْلُبُ هٰذِهِ النَّاقَةَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ مَا اسْمُكَ قَالَ حَرْبٌ قَالَ اجْلِسْ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَحْلُبُ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک اونٹنی تھی آپ نے فرمایا اسے کون دودھے گا؟ ایک صحابی کھڑے ہوئے آپ نے اس کا نام پوچھا اس نے کہا مرّہ، آپ نے فرمایا تم بیٹھ جاؤ، پھر فرمایا، اس اونٹنی کا دودھ کون دودھے گا؟ ایک اور صحابی کھڑے ہوئے آپ نے اس کا نام دریافت فرمایا، اس نے کہا حرب، آپ نے فرمایا تم بھی بیٹھ جاؤ پھر فرمایا اونٹنی کا دودھ کون دودھے گا؟ ایک اور صحابی کھڑے ہوئے تو اس کا نام پوچھا گیا اس نے کہا یعیش، آپ نے فرمایا

www.sirat-e-mustaqeem.com

هٰذِهِ النَّاقَةَ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ يَعِيْشُ قَالَ اُخْلُبْ۔

تم دوہو، (پتہ چلا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اسماء کے معانی عمدہ نہیں تھے ان سے کام لینا پسند نہ فرمایا گویا کہ اچھے اسماء میں اچھا شگون ہوتا ہے ارشاد فرمایا گیا تم اچھے نام رکھا کرو۔ (تابش قصوری)

بَابُ ۳۹۸۔ اَلشُّرْبُ قَائِمًا

باب ۳۹۸۔ کھڑے ہو کر پینا؟

۸۷۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ كَانَ لَا يَرَيَانِ بِشُرْبِ الْاِنْسَانِ وَهُوَ قَائِمٌ بَاْسًا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب سے خبر دی کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت سعد بن ابو وقاص کسی شخص کو کھڑے ہو کر پانی وغیرہ پینے میں حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔

۸۷۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ مُخْبِرٌ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ كَانُوْا يَشْرَبُوْنَ قِيَامًا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے کسی خبر دینے والے نے بیان کیا کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب، حضرت عثمان بن عفان اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کھڑے ہو کر بھی پانی وغیرہ نوش فرما لیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ بِهٰذَا نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِالشُّرْبِ قَائِمًا بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے ہمارے نزدیک کھڑے ہو کر پانی وغیرہ پینے میں کوئی مضائقہ نہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ ۳۹۹۔ اَلشُّرْبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ

باب ۳۹۹۔ چاندی کے برتن میں پینا

۸۷۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے زید بن عبد اللہ بن عمر

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ نِ الصِّدِّیْقِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ يَشْرَبُ فِیْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بیان کیا وہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی کے برتن میں پانی وغیرہ پیتا ہے اس کے پیٹ میں جہنم کی آگ لپٹیں مارتی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ يُكْرَهُ الشُّرْبُ فِیْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَلَا نَرٰی بِذٰلِكَ بَاْسًا فِی الْاِنَاءِ الْمُفَضَّضِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ چاندی سونے کے برتن میں پانی پینا مکروہ ہے اور چاندی سے قلعی شدہ برتن میں ہمارے نزدیک کوئی حرج نہیں یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے

بَابُ الشُّرْبِ وَالْاَكْلِ بِالْيَمِيْنِ

باب۔ دائیں ہاتھ سے کھانا پینا

۸۷۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں ابن شہاب نے حضرت ابوبکر بن عبید اللہ سے خبر دی وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِیْ اَنْ يَّاْكُلَ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبَ بِشِمَالِهٖ اِلَّا مِنْ عِلَّةٍ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے بائیں ہاتھ سے نہ کھانا جائز ہے اور نہ ہی پینا سوائے اس کے کہ کوئی سبب یا مجبوری ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ ۴۰۱ اَلرَّجُلُ يَشْرَبُ ثُمَّ يَتَنَاوَلُ مَنْ عَنْ يَمِيْنِهٖ

۸۸۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَآءٍ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَبُوْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقُ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ۔

۸۸۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاْذَنُ لِيْ فِيْ اَنْ اُعْطِيَهٗ هٰؤُلَآءِ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا قَالَ فَتَلَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهٖ۔

باب ۴۰۱۔ دائیں طرف بڑھانا؟

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ آپ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ملایا گیا تھا، آپ کے دائیں طرف ایک اعرابی (دیہاتی) تھا اور بائیں طرف سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ آپ نے دودھ نوش فرما کر اعرابی صحابی کو عطا کیا اور فرمایا دایاں پھر دایاں ....

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوحازم نے سہل بن ساعدی سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی مشروب لایا گیا، آپ نے اس میں سے نوش فرمایا، اور آپ کی دائیں جانب ایک بچہ اور بائیں طرف شیوخ تھے، (بڑے صحابہ کرام) آپ نے اس ننھے صحابی سے فرمایا اجازت ہو تو پہلے انہیں دیا جائے، تو اس بچے نے کہا، اللہ کی قسم میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا میں اپنے حصہ کا تبرک کسی اور کو نہیں دوں گا، راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر وہ برتن اپنے ہاتھ سے اس بچے کو عطا فرما دیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ ۴۲۔ فَضْلُ اِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

۸۸۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى وَلِيْمَةٍ فَلْيَاْتِهَا۔

۸۸۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَآءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِيْنُ مَنْ لَمْ يَاْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

۸۸۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَنَّ خَيَّاطًا دَعٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى طَعَامٍ صَنَعَهٗ قَالَ اَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّآءٌ قَالَ اَنَسٌ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّآءَ مِنْ حَوْلِ الصَّحْفَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّآءَ مُنْذُ يَوْمِئِذٍ

۸۸۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ

باب ۴۲۔ فضائلِ قبول دعوت

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو دعوت ولیمہ دی جائے تو وہاں جائیے۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے اعرج سے حدیث بیان کی، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ بدترین کھانا اس ولیمہ کا ہے جس میں صرف اُمرا کو بلایا جائے اور غرباء کو چھوڑ دیا جائے۔ نیز جس شخص نے صحیح دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا ہے کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت کی، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں میں بھی گیا، اس نے جو کی روٹی شوربے والا کدو آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس برتن سے کدو شریف چُن چُن کر کھا رہے تھے، میں بھی اس دن سے کدو شریف کو بہت محبوب سمجھتا ہوں۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخَذَتْ خِمَارًا لَّهَا ثُمَّ لَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِيْ وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّعَهٗ قُوْمُوْا فَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ۔

فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ هُوَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہ ہمیں حضرت اسحاق بن عبد اللہ بن ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خبر دی کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ سُنا ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ام سلیم سے کہا، کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز مبارک بہت مدہم سُنی ہے میں اس کا سبب بھوک کو سمجھتا ہوں، کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! پھر انہوں نے جَو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنا دوپٹہ لے کر ایک کونے میں روٹیاں باندھیں، پھر میری بغل میں دبا کر دوپٹے کا کچھ حصہ مجھ پر ڈال دیا، پھر حضرت حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھیجا، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا آپ مسجد میں جلوہ افروز ہیں اور بہت سے صحابہ خدمت اقدس میں حاضر ہیں، میں ان کے قریب جا کھڑا ہوا، پھر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ عرض کیا! ہاں کھانے کے لیے؟ میں نے عرض کیا ہاں! پھر آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا، اٹھیے!

راوی کا بیان ہے کہ ہم تمام چل پڑے، اور میں آگے آگے تھا، اور حضرت ابو طلحہ کے پاس پہنچا اور انہیں اطلاع دی حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یا اُم سلیم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف لائے ہیں اور ہمارے پاس اس قدر کھانا نہیں کہ سب کو کھلا سکیں، اب کیا کرو گی؟ وہ بولیں! اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سب کچھ جانتے ہیں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلے یہاں تک کہ رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْبَلَ هَلُمِّيْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَجَآءَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ قَالَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّتْ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ اْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ قَالَ اْئْذَنْ لِعَشَرَةٍ حَتّٰى اَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَهُمْ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے، چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ گھر میں داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا ام سلیم؟ جو کچھ تمہارے ہاں ہے لے آؤ! چنانچہ وہ روٹیاں لے آئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے ان کے ٹکڑے بنوائے، اور حضرت ام سلیم نے ان پر گھی کی ایک کپی نچوڑ دی، اور اس کا حلوہ سا بنا ڈالا، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (ختم شریف) جس طرح جی میں آیا پڑھا۔ اور فرمایا، دس آدمی بلائیں، انہیں بلایا گیا، اور انہوں نے پیٹ بھر کر کھایا وہ باہر نکلے تو دس آدمیوں بلایا گیا، انہوں نے بھی سیر ہو کر کھایا پھر وہ کھا چکے تو حضور نے مزید دس آدمی طلب فرمائے وہ آئے انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا اور باہر نکلے پھر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اور دس آدمی بلائے یہاں تک کہ تمام صحابہ کرام سکون سکون واطمینان سے سیر ہو کر کھایا وہ ستر یا اسی صحابہ کرام تھے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ اَنْ يُّجِيْبَ الدَّعْوَةَ الْعَامَّةَ وَلَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا لِعِلَّةٍ فَاَمَّا الدَّعْوَةُ الْخَآصَّةُ فَاِنْ شَآءَ اَجَابَ وَاِنْ شَآءَ لَمْ يُجِبْ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے آدمی کو عام دعوت قبول کر لینی چاہیئے بلا دعوت کو رد کرنا مناسب نہیں، لیکن خاص دعوت ہو تو چاہے قبول کرے یا نہ کرے اسے اختیار ہے۔

۸۸۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ابوالزناد نے حضرت اعرج سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت ابوالزناد نے حضرت اعرج سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ

كَافٍ لِلثَّلٰثَةِ وَ طَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافٍ لِلْاَرْبَعَةِ۔

رضی اللہ تعالیٰ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو آدمیوں کا کھانا تین کے لیے اور تین کا کھانا چار آدمیوں کے لیے کافی ہے۔

بَابُ ۔ فَضْلُ الْمَدِيْنَةِ

۸۸۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ ثُمَّ اَصَابَهُ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَجَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طِيْبَهَا۔

باب۔ فضائلِ مدینہ منورہ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ سے روایت کیا محمد بن منکدر نے جابر بن عبداللہ، کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی، پھر اسے مدینہ منورہ میں بخار شروع ہو گیا، وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا میں بیعت توڑتا ہوں آپ نے منع فرمایا، پھر آیا کہنے لگا میری بیعت توڑ دیں آپ نے روکا، پھر آکر کہنے لگا میری بیعت توڑ دیجئے آپ نے انکار فرمایا، اعرابی چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ طیبہ ایک بھٹی کی طرح ہے بھٹی میل کچیل دور کر دیتی ہے اور اعلیٰ قسم کا سونا بنا دیتی ہے۔

بَابُ اِقْتِنَاءِ الْكَلْبِ

۸۸۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ اَنَّ السَّآئِبَ بْنَ يَزِيْدَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ اَبِيْ زُهَيْرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ شَنُوْءَةَ وَهُوَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ اُنَاسًا وَهُوَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب۔ کتے پالنا

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یزید بن خصیفہ نے بیان کیا، کہ حضرت سائب بن یزید نے انہیں خبر دی، کہ انہوں نے حضرت سفیان بن زہیر، جو قبیلہ شنوہ کے ممتاز فرد اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے، چند آدمیوں سے مسجد نبوی کے دروازہ پر یہ حدیث بیان کرتے سُنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے، جس

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَا يُغْنِيْ بِهٖ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ قَالَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَرَبِّ هٰذِهِ الْمَسْجِدِ۔

شخص نے کتا پالا اور اس کا مقصد نہ کھیت کی حفاظت ہو اور نہ ہی بکریوں کی رکھوالی، تو اس کے اعمال میں یومیہ ایک قیراط کم ہو جائے گا راوی کا بیان ہے میں نے انہیں کہا! کیا یہ بات تو نے از خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ اس نے کہا ہاں! رب کعبہ اور اس مسجد شریف کی قسم۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يُكْرَهُ اِقْتِنَاءُ الْكَلْبِ لِغَيْرِ مَنْفَعَةٍ فَاَمَّا كَلْبُ الزَّرْعِ وَالضَّرْعِ وَالصَّيْدِ وَالْحَرْسِ فَلَا بَاْسَ بِهٖ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کسی منفعت کے بغیر کتے پالنا مکروہ ہے البتہ بکریوں اور کھیت کی حفاظت کے لیے پالنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۸۸۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْبَيْتِ الْقَاصِيْ فِي الْكَلْبِ يَتَّخِذُوْنَهٗ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ عبدالملک بن میسرہ نے ابراہیم نخعی سے ہمیں بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو کتے پالنے کی اجازت دی جن کے گھر آبادی سے دور ہوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ فَهٰذَا لِلْحَرْسِ۔

حضرت امام محمد کہتے ہیں یہ اجازت گھروں کی حفاظت کے لیے ہے۔

۸۹۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ ضَارٍ يَا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ جس شخص نے شکاری کتے یا کھیت کی حفاظت کے علاوہ کتے پالے، تو اس کے اعمال سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْكَذِبِ وَسُوْءِ الظَّنِّ وَالتَّجَسُّسِ وَالنَّمِيْمَةِ

باب ۴۵: جھوٹ، بدظنی، جاسوسی اور چغلی کی مذمت

۸۹۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں صفوان بن سلیم نے عطاء بن یسار سے خبر دی کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَكْذِبُ امْرَأَتِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا خَيْرَ فِي الْكَذِبِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعِدُهَا وَأَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے سوال کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اپنی بیوی سے جھوٹ بول سکتا ہوں! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹ میں کوئی اچھائی نہیں، اس نے کہا کیا میں اپنی بیوی سے وعدہ کروں اور کہوں کہ (فلاں کام) کردوں گا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں کوئی گناہ نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا خَيْرَ فِي الْكَذِبِ فِي جِدٍّ وَلَا هَزْلٍ فَإِنْ وَسِعَ الْكَذِبُ فِي شَيْءٍ فَفِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ أَنْ تَدْفَعَ عَنْ نَفْسِكَ أَوْ عَنْ أَخِيكَ مَظْلِمَةً فَهٰذَا نَرْجُوْ أَنْ لَا يَكُوْنَ بِهِ بَأْسٌ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اس پر ہمارا عمل ہے کہ مذاقیہ جھوٹ ہو یا واقعۃً اس میں کوئی بھلائی نہیں، اگر جھوٹ کے لیے کوئی رعایت ہو سکتی ہے تو صرف اس صورت میں کہ اپنی ذات یا اپنے بھائی سے کسی ظلم کو دور کرنا مقصود ہو تو! امید ہے کہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہوگی۔

۸۹۲ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزناد نے اعرج سے بیان کیا وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! خبردار، بدگمانی سے بچو، بدگمانی بدترین جھوٹ ہے لوگوں کے عیب نہ تلاش کرو، اور نہ ہی ایک دوسرے پر فخر کرو، کسی سے حسد، بغض اور دوری پیدا کرنے کی کوشش نہ کرو، اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو۔

۸۹۳ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزناد نے اعرج سے بیان کیا وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدترین شخص وہ ہے جو دوغلی پالیسی پر کاربند ہو

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ۔

کہ ایک شخص سے کچھ کہے اور دوسرے سے کچھ۔

بَابُ ۴۰۶ اَلْاِسْتِعْفَافُ عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَالصَّدَقَةِ

باب ۴۰۶۔ سوال اور صدقہ کی ذلت سے بچنا

۸۹۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى اَنْفَدَ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا يَكُنْ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ مَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ لُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَاءً وَهُوَ خَيْرٌ اَوْ سَعُ مِنَ الصَّبْرِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے عطاء بن یزید لیثی سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری بیان کیا کہ چند انصار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ طلب کیا آپ نے عطا فرمایا انہوں نے پھر مانگا آپ نے عطا کیا، یہاں تک کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہوگیا، تو آپ نے فرمایا میرے پاس جو تھا وہ میں نے تم سے بچا کر نہیں رکھا، جو شخص سوال سے بچنا چاہے اللہ تعالیٰ بچا لیتا ہے اور جو کوئی غناء کا طالب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے غنی بنا دیتا ہے جو صبر کرنا چاہے اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا فرماتا ہے اور جو بھی نعمتیں کسی کو عطا کی گئی ہیں ان تمام سے افضل ترین اور وسیع تر نعمت صبر ہے۔

۸۹۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ سَاَلَهُ الْعِبْرَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى عُرِفَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِهٖ وَكَانَ مِمَّا يُعْرَفُ بِهِ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِهٖ اَنْ تَحْمَرَّ عَيْنَاهُ اَبْغِرَةً ثُمَّ قَالَ الرَّجُلُ يَسْاَلُنِيْ مَا لَا يَصْلُحُ لِيْ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی ہے کہ ہمیں عبداللہ بن ابوبکر خبر دی کہ انہیں ان کے والد ماجد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عبدالاشہل کے ایک آدمی کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر فرمایا۔ جب وہ واپس آیا تو اس نے صدقہ کے اونٹ آپ سے طلب کئے راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ناراضگی کی کیفیت طاری ہوئی اور اس کے آثار آپ کے رخ انور پر نمایاں تھے، جب آپ ایسی حالت میں ہوتے ہیں تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جایا کرتیں، آپ نے فرمایا ایسے شخص نے مجھ سے سوال کیا ہے جو نہ اسے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَلَا لَهُ فَإِنْ مَنَعْتُهُ كَرِهْتُ الْمَنْعَ وَإِنْ أَعْطَيْتُهُ أَعْطَيْتُهُ مَا لَا يُصْلِحُ لِي وَلَا لَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ لَا أَسْأَلُكَ مِنْهَا شَيْئًا أَبَدًا۔

مانگا جائز ہے اور نہ میرا دینا مناسب اگر نہ کرتا ہوں تو یہ بات میرے لیے ناگواری کا باعث ہے اور اگر دیتا ہوں تو ایسی چیز دیتا ہوں جو نہ اس کے لیے مناسب ہے اور نہ میرے لیے اس آدمی نے عرض کیا آئندہ میں آپ سے کبھی ایسا سوال نہیں کروں گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعْطَى مِنَ الصَّدَقَةِ غَنِيًّا وَإِنَّمَا نَرَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ لِأَنَّ الرَّجُلَ كَانَ غَنِيًّا وَلَوْ كَانَ فَقِيرًا لَأَعْطَاهُ مِنْهَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ صدقہ مالدار کو دینا جائز نہیں ہمارے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس لیے فرمایا ہے کہ وہ مالدار شخص تھا اگر وہ مستحق (نادار) ہوتا تو ضرور عنایت فرماتے

بَابُ الرَّجُلِ يَكْتُبُ إِلَى الرَّجُلِ يَبْدَأُ بِهِ

باب۔ خط کی ابتداء کس کلمہ سے کی جائے

۸۹۶ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدِ الْمَلِكِ يُبَايِعُهُ فَكَتَبَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ أَمَّا بَعْدُ لِعَبْدِ اللهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأُقِرُّ لَكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلَى سُنَّةِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا اسْتَطَعْتُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ انہوں نے امیر المومنین عبدالملک بن مروان کو بیعت پر اس طرح خط لکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، امابعد! اللہ کے بندے امیر المومنین عبدالملک کے نام۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف سے، تم سلامت رہو میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں، اپنی استطاعت کے مطابق میں آپ کی بات سننے اور اطاعت کا اقرار کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ إِذَا كَتَبَ الرَّجُلُ إِلَى صَاحِبِهِ أَنْ يَبْدَأَ بِصَاحِبِهِ قَبْلَ نَفْسِهِ۔

حضرت امام محمد کہتے ہیں کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ آدمی اپنا نام لکھنے سے پہلے مکتوب الیہ کا نام درج کرے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۸۹۷ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لِعَبْدِ اللّٰهِ مُعَاوِيَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ..... الخ وَقَالَ وَلَا بَاْسَ بِاَنْ يَبْدَاَ الرَّجُلُ بِصَاحِبِهٖ قَبْلَ نَفْسِهٖ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوالزناد نے اپنے والد ماجد سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت خارجہ بن زید سے خبر دی کہ حضرت زید بن ثابت نے حضرت معاویہ کی جانب اس طرح خط لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے امیر المؤمنین معاویہ کے نام زید بن ثابت کی طرف سے۔ راوی کا بیان ہے کہ خط میں مکتوب الیہ کا نام اپنے نام سے پہلے لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ الْاِسْتِيْذَانِ

باب ۴۰۔ اجازت طلب کرنا

۸۹۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَاْذِنُ عَلٰى اُمِّيْ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ مَعَهَا فِي الْبَيْتِ قَالَ قَالَ اسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا قَالَ اِنِّيْ اَخْدُمُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ الْاِسْتِيْذَانُ حَسَنٌ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ عَلٰى كُلِّ مَنْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّظَرُ اِلٰى عَوْرَتِهٖ وَنَحْوِهَا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں صفوان بن سلیم نے عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے سوال کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں گھر داخلہ کے لیے اپنی والدہ ماجدہ سے بھی اجازت طلب کروں؟ آپ نے فرمایا! ہاں اس نے کہا میں تو گھر میں ان کے ساتھ رہتا ہوں آپ نے فرمایا پھر بھی ان سے اجازت لو! عرض کیا! میں تو خدمت انجام دیتا ہوں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! کیا تم انہیں ننگا دیکھنا چاہتے ہو! اس نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا پھر اجازت لیا کرو۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس پر ہمارا عمل ہے کہ (اپنے گھر بھی) اجازت لے کر داخل ہونا عمدہ ہے، یہی مناسب ہے کہ ہر اس فرد سے اجازت لے جس کی شرمگاہ پر نظر ڈالنا جائز نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ التَّصَاوِيرِ وَالْجَرَسِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهَا

۸۹۹ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الْجَرَّاحِ مَوْلَى أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْرُ الَّتِي فِيهَا جَرَسٌ لَا تَصْحَبُهَا الْمَلَائِكَةُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَإِنَّمَا نَرَى فِي ذَلِكَ فِي الْحَرْبِ لِأَنَّهُ يُنْذَرُ بِهِ الْعَدُوُّ.

۹۰۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَعُودُهُ فَوَجَدَ عِنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ فَدَعَا أَبُو طَلْحَةَ إِنْسَانًا يَنْزِعُ غَطَاءً تَحْتَهُ فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ لِمَ تَنْزِعُهُ قَالَ لِأَنَّ فِيهِ تَصَاوِيرَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا

باب ۔ تصاویر اور گھنٹی ؟

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت سالم بن عبداللہ سے خبر دی وہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام جراح سے مروی ہیں کہ انہوں نے حضرت ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس قافلے میں گھنٹی کی آواز ہوتی ہے فرشتے کی مصاحبت نہیں کرتے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک یہ بات جہاد کے ساتھ تعلق رکھتی ہے کیونکہ اس سے دشمن ہوشیار ہو جاتا ہے (عام فاصلے کے ساتھ بھی یہ بات درست قرار دی جا سکتی ہے کہ گھنٹی کی آواز سن کر ڈاکو بھی گھات لگا سکتے ہیں) واللہ تعالیٰ وجیہہ الاعلیٰ اعلم۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ ہمیں حضرت عمر بن عبداللہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوالنضر نے حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ وہ حضرت ابوطلحہ انصاری کی بیمار پرسی کے لیے گئے، ان کے پاس سہل بن حنیف بیٹھے ہوئے تھے، حضرت ابوطلحہ نے ایک شخص کو بلایا کہ وہ ان کے نیچے سے گدہ ہٹا دے حضرت سہل بن حنیف نے پوچھا گدہ کیوں ہٹاتے ہو وہ بولے اس پر تصاویر ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ جو کچھ فرمایا ہے وہ آپ جانتے

مَا تَقَدَّمَ عَلِمْتَ قَالَ سَهْلٌ أَوْ لَمْ يَقُلْ إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِي ثَوْبٍ قَالَ وَلٰكِنَّهُ أَطْيَبُ لِنَفْسِي۔

ہیں، حضرت سہل نے کہا! کیا یہ نہیں فرمایا! کپڑے پر نقش ونگار کے علاوہ ہوں، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے، میری خوشی تو اسی بات میں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ مَا كَانَ فِيهِ مِنْ تَصَاوِيرَ مِنْ بِسَاطٍ يُبْسَطُ أَوْ فِرَاشٍ يُفْرَشُ أَوْ وِسَادَةٍ فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ إِنَّمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ فِي السِّتْرِ وَمَا يُنْصَبُ نَصْبًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اگر بچھائی جانے والی دری یا فرش منقش ہو یا تکیہ، تو اس میں کوئی قباحت نہیں لیکن پردوں اور لٹکائے جانے والے کپڑوں پر نقش ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے

بَابُ اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ

باب ۴۱۔ شطرنج وغیرہ کھیلنا؟

۹۰۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت موسیٰ بن میسرہ نے خبر دی وہ سعید بن ابوہند سے اور وہ ابوموسیٰ اشعری سے مروی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے شطرنج کھیلا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا خَيْرَ بِاللَّعِبِ كُلِّهَا مِنَ النَّرْدِ وَالشِّطْرَنْجِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں شطرنج اور چوسر وغیرہ کھیلوں میں کوئی بہتری نہیں۔

بَابُ النَّظَرِ إِلَى اللَّعِبِ

باب ۴۱۱۔ کھیل دیکھنا؟

۹۰۲ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ مَنْ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ صَوْتَ أُنَاسٍ يَلْعَبُونَ مِنَ الْحَبَشِ وَغَيْرِهِمْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ابوالنضر نے بیان کیا کہ انہیں کسی شخص نے بتایا جس نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے سنا، میں نے عاشورہ کے دن حبشیوں کے کھیلنے کی آواز سنی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلایا اور فرمایا کیا

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَتُحِبِّيْنَ أَنْ تَرَى لَعِبَهُمْ قَالَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءُوْا وَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ النَّاسِ فَوَضَعَ كَفَّهُ عَلَى الْبَابِ وَمَدَّ يَدَهُ وَوَضَعْتُ ذَقْنِيْ عَلَى يَدِهِ فَجَعَلُوْا يَلْعَبُوْنَ وَأَنَا أَنْظُرُ قَالَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَسْبُكِ قَالَتْ وَأَسْكُتُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لِيْ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ فَانْصَرَفُوْا۔

تم ان کا کھیل دیکھنا پسند کرو گی؟ میں نے کہا ہاں! تو ان کھیلنے والوں کو آپ نے بلایا وہ آئے تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھلاڑیوں کے درمیان کھڑے ہو گئے آپ نے اپنی ہتھیلی دروازہ پر رکھی اور کہا ہاتھ لمبا کریں، میں نے اپنی تھوڑی آپ کے دست مبارک پر رکھ دی، وہ لوگ کھیلتے رہے، میں دیکھتی رہی، پھر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کا اتنا کھیل دیکھنا کافی ہے آپ کے دو، تین بار دریافت فرمانے پر بھی خاموش رہیں، پھر آپ نے فرمایا! بس اتنا کافی ہے! میں نے کہا! ہاں! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ فرمایا اور وہ کھلاڑی واپس چلے گئے

باب ۴۱۲۔ اَلْمَرْأَةُ تَصِلُ شَعْرَهَا قَفَا بِشَعْرِ غَيْرِهَا

باب ۴۱۲۔ عورتوں کا اپنے بال ملانا

۹۰۳ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِيْ سُفْيَانَ عَامَ حَجٍّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ يَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِيْ يَدِ حَرَسِيٍّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذَا وَيَقُوْلُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْا إِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ هٰذِهِ نِسَاؤُهُمْ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی ہے کہ ہمیں ابن شہاب نے حمید بن عبدالرحمٰن سے خبر دی کہ جس سال حضرت امیر معاویہ حج کے لیے آئے تو (مدینہ منورہ) میں منبر شریف پر خطبہ میں جو ارشاد فرما رہے تھے اسے میں نے سنا، انہوں نے کہا! اے مدینہ پاک والو! تمہارے علماء کہاں گئے! یہ جملہ کہتے ہی ایک محافظ سے بالوں کا ایک گچھا پکڑا اور فرمایا! میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی عادتوں سے منع کرتے سنا ہے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اسرائیلی اس لیے ہلاک کر دیئے گئے کہ ان کی عورتوں نے ایسے کسب شروع کر رکھے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ يُكْرَهُ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصِلَ شَعْرًا اِلٰى شَعْرِهَا اَوْ تَتَّخِذَ قُصَّةَ شَعْرٍ وَلَا بَاْسَ بِالْوَصْلِ فِي الرَّاْسِ اِذَا كَانَ صُوْفًا فَاَمَّا الشَّعْرُ مِنْ شُعُوْرِ النَّاسِ فَلَا يَنْبَغِيْ هُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے، عورتوں کے لیے مکروہ ہے کہ وہ دوسری عورتوں کے بالوں سے اپنے بال ملائیں اور ان سے جوڑے بنائیں، سر میں اس جوڑے میں کوئی حرج نہیں جو اون سے بنایا گیا ہو۔ لیکن آدمیوں کو جوڑے بنانا بہرحال مناسب نہیں۔

بَاب ۔ اَلشَّفَاعَةُ

باب ۔ شفاعت

۹۰۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ فَاُرِيْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ اُخْفِيَ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں اپنی اس دعا کو امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھوں گا انشاء اللہ!

بَاب ۔ اَلطِّيْبُ لِلرَّجُلِ

باب ۔ آدمیوں کیلئے خوشبو

۹۰۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى سَعِيْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَتَطَيَّبُ بِالْمِسْكِ الْمُقَطَّتِ الْيَابِسِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خشک کستوری کو مل کر خوشبو لگایا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِالْمِسْكِ لِلْحَيِّ وَلِلْمَيِّتِ اَنْ يَتَطَيَّبَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے، زندہ یا مردہ انسان کو خوشبو لگانے میں کوئی قباحت نہیں، یہی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب ۴۱۵۔ اَلدُّعَاءِ

۹۰۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِيْنَ قَتَلُوْا اَصْحَابَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ ثَلٰثِيْنَ غَدَاةً يَدْعُوْا عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَالْحِيَانِ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَنَسٌ نَزَلَ فِي الَّذِيْنَ قُتِلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْاٰنٌ قَرَاْنَاهُ حَتّٰى نُسِخَ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا اَنَّا لَقَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا وَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْهُ۔

باب ۴۱۵۔ دُعا

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ نے روایت کیا وہ حضرت انس بن مالک سے مروی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس ۳۰ دن تک ان لوگوں کے لیے بددعا فرمائی جنہوں نے اصحاب بیر معونہ کو شہید کر دیا تھا قبیلہ رعل، ذکوان، لحیان اور عصیہ، ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بدعہدی کی تھی حضرت انس نے کہا وہ لوگ جو بیر معونہ میں شہید ہوئے ان صحابہ کرام کے حق میں قرآن کریم میں آیت نازل ہوئی جسے ہم نے پڑھا تھا مگر بعد میں منسوخ ہوگئی "ہماری قوم کو پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے ملے وہ ہم سے راضی ہوا اور ہم اس سے راضی ہوئے۔

باب ۴۱۶۔ رَدُّ السَّلَامِ

۹۰۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْقَارِيُّ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَكَانَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَيَقُوْلُ مِثْلَ مَا يُقَالُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا لَا بَأْسَ بِهٖ وَاِنْ زَادَ الرَّحْمَةَ وَالْبَرَكَةَ فَهُوَ اَفْضَلُ۔

باب ۴۱۶۔ سلام کا جواب

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابو جعفر القاری نے خبر دی وہ کہتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا، جب انہیں سلام کہا جاتا تو وہ بھی اسی طرح جواب دیتے، یعنی السلام علیکم کا جواب بھی انہیں کلمات میں دیتے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس میں کوئی مضائقہ نہیں، البتہ رحمہ اور برکۃ کے کلمات بڑھا دیئے جائیں تو یہ افضل ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۹۰۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ يَاْتِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَيَغْدُوْا مَعَهٗ اِلَى السُّوْقِ قَالَ وَ اِذَا غَدَوْنَا اِلَى السُّوْقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلٰى سَقَّاطٍ وَلَا صَاحِبِ بَيْعٍ وَلَا مِسْكِيْنٍ اَحَدٌ اِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ الطُّفَيْلُ ابْنُ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَجِئْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِيْ اِلَى السُّوْقِ قَالَ فَقُلْتُ مَا تَصْنَعُ فِي السُّوْقِ وَلَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْئَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلَا تُسَاوِمُ بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِيْ مَجْلِسِ السُّوْقِ اِجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَا اَبَا بَطْنٍ وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ اِنَّمَا نَغْدُوْا لِاَجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلٰى مَنْ لَقِيْنَا۔

حضرت امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ انہیں طفیل بن اُبی بن کعب نے خبر دی، کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما میرے ہاں تشریف لایا کرتے تھے اور ہم جب بازار جاتے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، پرانا سامان فروخت کرنے والے، عام تاجر، غرباء مساکین یا کسی بھی شخص کے پاس سے گزرتے تو سلام کہتے جاتے، طفیل بن ابی کعب کہتے ہیں، ایک دن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ مجھے بازار لے چلے، میں نے کہا آپ بازار میں کیا کرتے ہیں؟ نہ کسی دکان پر رُکتے ہیں، نہ کسی سامان کے بارے معلومات حاصل کرتے ہیں اور نہ ہی کوئی سودا سلف خریدتے ہیں، نہ ہی بازار میں کہیں بیٹھتے ہیں آیئے ہم یہیں بیٹھیں اور باتیں کریں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اے موٹاپے والے! ہم تو صرف سلام کرنے جاتے ہیں جس سے بھی ملتے ہیں ہم اسے سلام کہتے ہیں۔

۹۰۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْيَهُوْدَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَحَدُهُمْ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُوْلُوْا عَلَيْكَ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی یہودی تمہیں سلام کہے، تو وہ السام علیکم (تم تباہ ہو جاؤ) کہتا ہے پس تم "علیک" کہہ دیا کرو۔

۹۱۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابونعیم وہب بن کیسان نے محمد بن عمرو بن عطاء

www.sirat-e-mustaqeem.com

بْنِ عَطَاءٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ يَمَانِيٌّ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ثُمَّ زَادَ شَيْئًا مَعَ ذٰلِكَ اَيْضًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ هٰذَا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ قَالُوْا هٰذَا الْيَمَانِيُّ الَّذِيْ يَغْشَاكَ فَعَرَّفُوْهُ اِيَّاهُ حَتّٰى عَرَفَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ السَّلَامَ اِنْتَهٰى اِلَى الْبَرَكَةِ۔

سے روایت کیا، ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کی خدمت میں ایک یمنی آیا، اور اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا بلکہ اس میں بھی قدرے اضافہ کیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ اس وقت آپ کی بینائی زائل ہو چکی تھی، لوگوں نے بتایا وہ یمنی ہے جو آپ کی خدمت میں آیا کرتا تھا، اس کا نام و پتہ بتایا، یہاں تک کہ آپ نے پہچان لیا، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا "سلام وبرکاتہ" پر تمام ہو جاتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَلْيَكْفِفْ فَاِنَّ اِتِّبَاعَ السُّنَّةِ اَفْضَلُ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے جب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے تو رُک جائے اس لیے کہ فضیلت اسی میں ہے کہ سنت کی پیروی کی جائے۔

بَابُ ۔ اَلدُّعَاءُ

باب ۔ دُعا

۹۱۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ وَقَالَ رَاٰنِيْ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَدْعُوْ فَاُشِيْرُ بِاَصْبَعَيَّ اِصْبَعٍ مِنْ كُلِّ يَدٍ فَنَهَانِيْ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن دینار نے روایت کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے دعا کرتے دیکھا اور میں دونوں ہاتھ کی انگلیوں سے اشارہ کر رہا تھا، تو آپ نے مجھے منع فرمایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ نَاْخُذُ يَنْبَغِيْ اَنْ يُّشِيْرَ بِاِصْبَعٍ وَّاحِدَةٍ وَّهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول پر ہمارا عمل ہے صرف ایک انگلی سے اشارہ کرنا چاہیے یہی حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۹۱۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ اَنَّ الرَّجُلَ لَيَرْفَعُ بِدُعَاءِ وَلَدِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ وَقَالَ بِيَدِهٖ فَرَفَعَهَا اِلَى السَّمَآءِ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت یحییٰ بن سعید نے کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ بعد از وصال بیٹے کی دعا سے آدمی کے درجات بلند ہو جاتے ہیں اور بطور اظہار آپ نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

باب ۴۱۸۔ اَلرَّجُلُ يَهْجُرُ اَخَاهُ

باب ۴۱۸: مسلمان سے ناراضگی؟

۹۱۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَؤُ بِالسَّلَامِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ الْهِجْرَةُ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے عطاء بن یزید سے روایت کیا وہ حضرت ابوایوب انصاری صحابی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زائد ناراضگی برقرار رکھے! اور راہ چلتے ایک دوسرے سے منہ پھیر لیں، ان میں بہتر وہی شخص ہے جو (ناراضگی ختم کرتے ہوئے) پہلے سلام کہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے مسلمانوں کے درمیان تین دن سے زیادہ قطع تعلق جائز نہیں۔

باب ۴۱۹۔ اَلْخُصُوْمَةُ فِي الدِّيْنِ وَالرَّجُلُ يَشْهَدُ عَلَى الرَّجُلِ بِالْكُفْرِ

باب ۴۱۹۔ دینی معاملہ میں کسی کو کافر کہنا

۹۱۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ مَنْ جَعَلَ دِيْنَهٗ غَرَضًا فِي الْخُصُوْمَاتِ اَكْثَرَ التَّنَقُّلَ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت یحییٰ بن سعید نے کہا حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے، جس شخص نے دینی معاملات کو اپنی خواہش کے مطابق بنایا، وہ کبھی کوئی

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِ الْخُصُوْمَاتُ فِي الدِّيْنِ۔

مسلک اختیار کرتا ہے کبھی کوئی مذہب۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ دین میں جھگڑا کرنا غیر مناسب ہے۔

۹۱۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرِءٍ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَآءَ بِهَا اَحَدُهُمَا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے اپنے بھائی (مسلم) کو کافر کہا ان میں سے ایک کافر ہے۔

باب ۴۲۰۔ مَا يُكْرَهُ مِنْ اَكْلِ الثُّوْمِ

باب ۴۲۰۔ لہسن سے کراہت

۹۱۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا شِهَابٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ الْخَبِيْثَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا يُؤْذِيْنَا بِرِيْحِ الثُّوْمِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (لہسن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا جس شخص نے اس پودے سے کھایا وہ ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آئے، اور ایک روایت میں "ھذہ الشجرۃ" کی جگہ "الخبیثہ" کا کلمہ، آیا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِنَّمَا كُرِهَ ذٰلِكَ لِرِيْحِهٖ فَاِذَا اُمِيْتَتْ طَبْخًا فَلَا بَاْسَ بِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "لہسن" لہسن بُو کے باعث مکروہ ہے جب پکایا جائے تو بُو ختم ہو جاتی ہے تو اس کے استعمال میں کوئی کراہت نہیں! یہی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

باب ۴۲۱۔ اَلرُّؤْيَا

باب ۴۲۱۔ خواب دیکھنا

۹۱۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ

بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الشَّيْءَ يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اِذَا سْتَيْقَظَ وَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

ہمیں حضرت یحیٰی بن سعید نے خبر دی کہ میں نے حضرت ابوسلمہ کو یہ کہتے سُنا کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما رہے تھے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور بُرا خواب، شیطان کی طرف، پس جب کوئی بُرا خواب دیکھے تو وہ بیدار ہوتے ہی تین بار اپنے دائیں جانب تھوکے، اور تعوذ پڑھ کر اس کی بُری تعبیر کے شر سے پناہ مانگے پھر انشاء اللہ اُسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

بَابُ ۴۲۲۔ جَامِعُ الْحَدِيْثِ

باب ۴۲۲۔ ایک جامع حدیث

۹۱۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ صَلَاتَيْنِ وَعَنْ صَوْمِ يَوْمَيْنِ فَاَمَّا الْبَيْعَتَانِ الْمُنَابَذَةُ وَالْمَلَامَسَةُ وَاَمَّا اللِّبْسَتَانِ فَاشْتِمَالُ الصَّمَّآءِ وَالْاِحْتِبَآءُ بِثَوْبٍ وَّاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ وَاَمَّا الصَّلَاتَانِ فَالصَّلٰوةُ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَالصَّلٰوةُ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ وَاَمَّا الصِّيَامَانِ فَصِيَامُ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت یحیٰی بن سعید نے محمد بن یحیٰی بن حبان سے سے خبر دی وہ عبدالرحمٰن اعرج سے مروی ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قسم کی خرید و فروخت سے دو قسم کا لباس دو نمازیں، اور دو روزوں سے منع فرمایا ہے۔

دو قسم کی ناجائز خرید و فروخت ملابذہ اور ملامسہ دو قسم کا لباس، جس سے شرمگاہ پوشیدہ نہ ہو یا نظر آئے، دو نمازیں، بوقتِ طلوع و غروب، دو روزے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دنوں میں ان تمام امور میں حضور نے ممانعت فرمائی ہے۔

(نوٹ) "ملابذہ" وہ تجارت جو ٹاس پر جیتی جائے، اس طرح کہ میں کنکری وغیرہ مال کی طرف پھینکتا ہوں جسے لگ

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَوْمِ الضَّحٰى وَ يَوْمِ الْفِطْرِ۔

جائے اس کا سودا پکا "ملاسہ" خریدار کہے جسے میرا ہاتھ لگے وہ چیز میری ہوئی۔

۹۱۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُخَيِّرٌ اَنَّ عُمَرَ قَالَ وَهُوَ يُوْصِي رَجُلًا لَا تَعْتَرِضْ فِيْمَا لَا يَعْنِيْكَ وَاعْتَزِلْ عَدُوَّكَ وَاحْذَرْ خَلِيْلَكَ اِلَّا الْاَمِيْنَ وَلَا اَمِيْنَ اِلَّا مَنْ خَشِيَ اللّٰهَ وَلَا تَصْحَبِ الْفَاجِرَ تَتَعَلَّمْ مِنْ فُجُوْرِهٖ وَلَا تُفْشِ اِلَيْهِ وَاسْتَشِرْ فِيْ اَمْرِكَ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ایک شخص بیان کرنے والے نے کہا! کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک شخص کو وصیت کر رہے تھے کہ وہ کام نہ کرو جس میں تمہارا فائدہ نہیں اپنے دشمن سے بچو اپنے دوست سے ڈرو، مگر یہ کہ وہ امین ہو، امین صرف وہی ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور بدو یا نت تاجر کی مجلس سے ایسا نہ ہو کہ اس کی بڑی باتیں تم اپنا لو، اور نہ ہی اپنے راز کو ظاہر کرو! اور اپنے معاملات میں متقی اور پرہیز گاروں سے مشورہ لو! جنہیں خدا کا خوف ہے۔

۹۲۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّاْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ يَمْشِيْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَاَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَيَحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابو الزبیر مکی، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ کھانے سے منع فرمایا ہے نیز ایک جوتی پہن کر چلنے سے، سر سے پاؤں تک ایک ہی کپڑا لپیٹ لینے سے اور سُرین کے بل ایسے بیٹھ جانے سے کہ جس سے شرمگاہ کھل جائے،

قَالَ مُحَمَّدٌ يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّاْكُلَ بِشِمَالِهٖ وَاَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ اَنْ يَّشْتَمِلَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فَيَشْتَمِلُ بِهٖ فَيَنْكَشِفُ عَوْرَتُهٗ مِنَ النَّاحِيَةِ الَّتِيْ تُرْفَعُ مِنْ ثَوْبِهٖ وَكَذٰلِكَ الْاِحْتِبَاءُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، بائیں ہاتھ سے کھانا، اور ایک ہی لمبی چادر لپیٹنا، مکروہ ہے اشتمال الصماء یہ ہے کہ ایک ہی لمبا کپڑا اس طرح اوڑھے کہ اگر کسی طرف سے ادھر ادھر کرے تو شرمگاہ کھل جائے، اسی طرح "احتباء" کا حکم ہے جو ایک ہی کپڑے سے متعلق ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ ۴۲۳ اَلزُّهْدُ وَالتَّوَاضُعُ

۹۲۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْتِيْ قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا۔

باب ۴۲۳۔ زہد اور تواضع

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قباء شریف کی طرف کبھی پیدل اور کبھی سواری پر تشریف لے جایا کرتے تھے۔

۹۲۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ قَالَ اَنَسٌ رَاَيْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ رَقَّعَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ بِرِقَاعٍ ثَلٰثٍ لَبَدَ بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ وَقَالَ اَنَسٌ وَقَدْ رَاَيْتُ عُمَرَ يُطْرَحُ لَهٗ صَاعُ تَمْرٍ فَيَاْكُلُهٗ حَتّٰى يَاْكُلَ حَشَفَتَهٗ قَالَ اَنَسٌ وَقَدْ سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يَوْمًا وَخَرَجْتُ مَعَهٗ حَتّٰى دَخَلَ حَائِطًا فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ وَبَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ جِدَارٌ وَهُوَ فِيْ جَوْفِ الْحَائِطِ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ بَخٍ بَخٍ وَاللّٰهِ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَتَتَّقِيَنَّ اللّٰهَ اَوْ لَيُعَذِّبَنَّكَ قَالَ اَنَسٌ وَسَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ سَاَلَ عُمَرُ الرَّجُلَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چار حدیثیں بیان کیں۔ (۱) حضرت امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس زمانہ میں حکمران تھے میں نے دیکھا ان کے کندھوں کے درمیان کرتے کو نیچے، اوپر تین پیوند لگے ہوئے تھے (۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا وہ ایک صاع کھجور کھالیا کرتے تھے (۳) یہاں تک جو عمدہ نہ بھی ہوتیں وہ بھی ہوتیں تو آپ تناول فرمالیتے، حضرت انس نے کہا ایک دن میں حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت میں باہر نکلا، یہاں تک کہ ایک باغ میں پہنچے وہ باغ کے اندر تھے اور ہمارے درمیان ایک دیوار حائل تھی، میں نے انہیں (اپنے آپ سے کہتے سنا) کہ اے خطاب کے بیٹے خدا سے ڈر ایسا نہ ہو کہ وہ تجھے عذاب میں مبتلا کر دے (۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ایک شخص نے حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب عنایت فرمایا اور دریافت

www.sirat-e-mustaqeem.com

كَيْفَ أَنْتَ قَالَ الرَّجُلُ أَحْمَدُ اللّٰهَ إِلَيْكَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا أَرَدْتُ مِنْكَ۔

تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے جواباً عرض کیا! میں تمہارے خدا کی حمد کرتا ہوں آپ نے فرمایا مجھے آپ سے یہی اُمید تھی۔

۹۲۳ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَبْعَثُ إِلَيْنَا بِأَحْطَائِنَا مِنَ الْأَكَارِعِ وَالرُّءُوسِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے بیان کیا کہ حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جب بھی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی جانور ذبح کرتے تو آپ ہمیں سری اور پائے بھیج دیتے تھے۔

۹۲۴ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَيَقُولُ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُرِيدُ الشَّامَ حَتَّى إِذَا دَنَى مِنَ الشَّامِ أَنَاخَ عُمَرُ وَذَهَبَ إِلَى حَاجَتِهِ قَالَ أَسْلَمُ فَطَرَحْتُ فَرْوَتِي بَيْنَ شِقَّيْ رَحْلِي فَلَمَّا فَرَغَ عُمَرُ عَمَدَ إِلَى بَعِيرِي فَرَكِبَهُ عَلَى الْفَرْوِ وَرَكِبَ أَسْلَمُ بَعِيرَهُ فَخَرَجَا يَسِيرَانِ حَتَّى لَقِيَهُمَا أَهْلُ الْأَرْضِ يَتَلَقَّوْنَ عُمَرَ قَالَ أَسْلَمُ فَلَمَّا دَنَوْا مِنَّا اشْرَأَبَّتْ لَهُمْ إِلَى عُمَرَ فَجَعَلُوا يَتَحَدَّثُونَ بَيْنَهُمْ قَالَ عُمَرُ تَطَمَّعُ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کیا کہ میں نے حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت اسلم سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شام کی طرف نکلا، جب ہم شام کے قریب پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی سواری بٹھائی اور قضائے حاجت کے لیے اوٹ میں چلے گئے، حضرت اسلم کہتے ہیں میں نے اپنی واسکٹ اتار کر کجاوہ پر رکھ دی، جب آپ فراغت کے بعد واپس تشریف لائے تو میرے اونٹ کی طرف آئے، اور سوار ہو گئے میری گودڑی آپ کے نیچے تھی، میں آپ کے اونٹ پر سوار ہو گیا، پھر دونوں چلے، یہاں تک کہ ہمیں وہاں کے باشندے آملے، جو آپ کے استقبال کے لیے باہر نکلے تھے جب قریب ہوئے تو میں نے اشارے سے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَبْصَارُهُمْ اِلٰی مَرَاکِبَ مَنْ لَاخَلَاقَ لَهُمْ یُرِیْدُ مَرَاکِبَ الْعَجَمِ۔

ہو وہ ہیں، لوگ آپس میں سرگوشی کرنے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ لوگ ان سواروں کے انتظار میں ہیں جن کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں، اس سے آپکی مراد عجمی سوار ہیں

(نوٹ) ان لوگوں کا خیال تھا کہ حاکم وقت حضرت سیدنا فاروق اعظم بادشاہوں کی طرح بڑے کروفر اور شان وشوکت سے آئیں گے مگر یہ اتنی سادگی اور تواضع سے تشریف لائے)

۹۲۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَاْکُلُ خُبْزًا مَفْتُوْنًا بِسَمْنٍ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِیَةِ فَجَعَلَ یَاْکُلُ فَیَتَتَبَّعُ بِالْقُمَةِ وَضَرَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ کَاَنَّكَ مُفْقِرٌ قَالَ وَاللّٰهِ مَا رَاَیْتُ سَمْنًا وَلَا رَاَیْتُ اٰکِلًا بِهٖ مُنْذُ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ عُمَرُ لَا اَکُلُ السَّمْنَ حَتّٰی یُحْیِیَ النَّاسُ مِنْ اَوَّلِ مَا اُحْیُوْا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی ہے کہ ہمیں حضرت یحیٰی بن سعید نے خبر دی کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روٹی گھی میں ٹکڑے ٹکڑے بنا کر کھا رہے تھے، آپ نے ایک دیہاتی کو کھانے پر بلایا تو وہ لقمے کے ساتھ پیالے کو صاف کر کے کھانے لگا، آپ نے فرمایا تو بھوکا ہے؟ اس نے عرض کیا بڑی مدت سے گھی نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی گھی کھانے والے کو! آپ نے یہ سن کر فرمایا میں اس وقت تک گھی کو ہرگز استعمال نہیں کروں گا جب تک لوگ پہلے کی طرح آرام سے زندگی بسر نہ کرنے لگیں۔

باب ۴۲۴۔ اَلْحُبُّ فِی اللّٰهِ

باب ۴۲۴۔ رضائے الٰہی کے لیے محبت

۹۲۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَی السَّاعَةُ قَالَ وَمَا اَعْدَدْتَّ لَهَا قَالَ لَا شَیْءَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اِنَّكَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ ایک اعرابی بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ عرض کیا کچھ نہیں کیا میری نمازیں اور روزے بہت کم ہیں لیکن اللہ تعالیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَعَ مَنْ اَحَبَّتْ۔

اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے آپ نے فرمایا انسان قیامت کے دن اسی کی معیت میں ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے

بَابُ ۴۲۵۔ فَضْلُ الْمَعْرُوْفِ وَالصَّدَقَةِ

باب ۴۲۵۔ عمدہ بات اور صدقہ کی فضیلت

۹۲۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْمِسْكِیْنُ بِالطَّوَّافِ الَّذِیْ یَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوْا فَمَا الْمِسْكِیْنُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِیْ مَا عِنْدَهٗ مَا یُغْنِیْهِ وَلَا یُفْطَنُ لَهٗ فَیُتَصَدَّقُ عَلَیْهِ وَلَا یَقُوْمُ فَیَسْاَلُ النَّاسَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا اَحَقُّ بِالْعَطِیَّةِ وَاَیُّهُمَا اَعْطَیْتَهٗ زَكٰوتَكَ اَجْزَاكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ایسا (سفید پوش) شخص مستحق ہے کہ اسے کچھ دیا جائے، ان میں سے کسی آدمی کو اگر تم جانتے ہو تو اسے زکوٰۃ (وغیرہ) دو! یہی حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے اکثر فقہاء کا قول ہے۔

۹۲۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا

حضرت امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت زید بن اسلم نے معاذ بن سعد بن معاذ سے بیان کیا وہ اپنی دادی صاحبہ سے مروی ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے خواتین اسلام! تم

www.sirat-e-mustaqeem.com

نِسَآءِ الْمُؤْمِنٰتِ لَا تَحْقِرَنَّ اِحْدٰكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ بِكُرَاعِ شَاةٍ مُحْرَقٍ۔

میں سے کوئی اپنی ہمسایہ کو حقیر نہ سمجھے، اگر وہ بکری کا جلا ہو کھر ہی دے! (یعنی اپنے ہمسائے کی طرف سے تھوڑی سی چیز بھی تحفۃً ملے تو رد نہ کیا کرو)

۹۲۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ بُجَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْحَارِثِيِّ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُدُّوا الْمِسْكِيْنَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے ابو بجید انصاری حارثی سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت بیان کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین کو دو خواہ بکری کا جلا ہوا ایک کھر ہی کیوں نہ ہو (اس سے معلوم ہوا کہ حلال جانور کے پائے کھانے جائز ہیں)

۹۳۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سُمَيٌّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِيْ بِطَرِيْقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَّلْهَثُ يَاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِيْ بَلَغَ مِنِّيْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ خُفَّهٗ ثُمَّ اَمْسَكَ الْخُفَّ بِفِيْهِ حَتّٰى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَاَجْرًا قَالَ فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں سُمَیّ نے ابو صالح سلمان سے خبر دی وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص کہیں سے گزر رہا تھا، اسے پیاس لگی، اس نے ایک کنواں پایا، تو اس میں اتر کر اس نے پیاس بجھائی، پھر باہر نکلا! دیکھا ایک کتا پیاس سے ہانپ رہا ہے اور کیچڑ چاٹ رہا ہے، آدمی نے اپنی پیاس کا تصور کرتے ہوئے کہا یہ بھی میری طرح پیاسا ہے چنانچہ وہ دوبارہ کنویں میں اترا اور اپنی جوتیوں میں پانی بھر کر باہر نکلا جو اپنے منہ سے تھامے ہوئے تھا، پھر کتے کو پانی پلایا، اور اللہ تعالیٰ کا اس نے شکر ادا کیا۔ اسے کے باعث اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی، ہر اس جاندار کو پانی پلایا جائے جگر تر رکھتا ہے۔

باب ۴۲۶۔ حَقُّ الْجَارِ

باب ۴۲۶۔ ہمسائے کا حق

۹۳۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے دی کہ مجھے حضرت ابو بکر بن محمد

www.sirat-e-mustaqeem.com

بْنِ عُمَرَ بْنِ حَزْمٍ اَنَّ عُمَرَ ةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ لَيُوَرِّثُهُ۔

بن عمرو بن حزم نے کہا، کہ اسے عمرہ نے بیان کیا، کہ انہوں نے حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہتے سنا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ہمیشہ ہمسائے کے حقوق کے بارے تاکید کی، یہاں تک کہ میں محسوس کرنے لگا ممکن ہے ہمسائے بھی وارث بنا دیئے جائیں گے۔

بَابُ ۴۲۷۔ اِكْتِتَابُ الْعِلْمِ

باب ۴۲۷۔ تحریری علم

۹۳۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنِ انْظُرْ مَا كَانَ مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ سُنَّتِهٖ اَوْ حَدِيْثِ عُمَرَ اَوْ نَحْوِ هٰذَا فَاكْتُبْهُ لِيْ فَاِنِّيْ قَدْ خِفْتُ دُرُوْسَ الْعِلْمِ وَذِهَابَ الْعُلَمَاءِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَلَا نَرٰى بِكِتَابَةِ الْعِلْمِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر بن عمرو بن حزم کو تحریر کیا کہ آپ میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث و سنت پاؤ یا حضرت سیدنا عمر اور دوسرے اکابر صحابہ کرام کی احادیث کو دیکھیں تو تحریر کر لیا کریں۔ کیونکہ مجھے علم ناپید ہونے اور علماء کرام کے اٹھ جانے کا بڑا خطرہ ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے، ہم علم کی کتابت سے نہیں ڈرتے، یہی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

بَابُ ۴۲۸۔ اَلْخِضَابُ

باب ۴۲۸۔ خضاب (لگانا)

۹۳۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت یحییٰ بن سعید، نے حضرت محمد

www.sirat-e-mustaqeem.com

اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ كَانَ جَلِيْسًا لَنَا وَكَانَ اَبْيَضَ اللِّحْيَةِ وَ الرَّاْسِ فَغَدَا عَلَيْهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ حَمَّرَهَا فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ هٰذَا اَحْسَنُ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلَى الْبَارِحَةَ جَارِيَتَهَا نُخَيْلَةَ فَاَقْسَمَتْ عَلَيَّ لَتُصْبَغَنَّ فَاَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يَصْبَغُ۔

بن ابراہیم سے خبر دی وہ سلمہ بن عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدالرحمٰن سے بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث بیٹھے ہوئے تھے، ان کے سر اور ڈاڑھی کے بال سفید تھے، ایک دن صبح کے وقت آئے تو ان کے بال سرخ تھے، صحابہ کرام نے انہیں کہا یہ بہت اچھا ہے! وہ کہنے لگے، حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کل رات اپنی کنیز نخیلہ کے ہاتھ خضاب بھیجا اور قسمیہ کہا کہ اسے ضرور لگاؤ! نیز انہوں نے مجھے خبر دی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خضاب لگایا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا نَرٰى بِالْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ وَالْحِنَّاءِ وَالصُّفْرَةِ بَاْسًا وَاِنْ تَرَكَهُ اَبْيَضَ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ كُلُّ ذٰلِكَ حَسَنٌ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک وسمہ، مہندی اور زرد رنگ کے خضاب میں کوئی حرج نہیں، اور اگر اسے سفید رہنے دیا جائے تو بھی کوئی قباحت نہیں ہر صورت بہتر ہے۔

بَابُ ۴۲۹۔ اَلْوَصِيُّ يَسْتَقْرِضُ مِنْ مَالِ الْيَتِيْمِ

باب ۴۲۹ یتیم سے قرض لینا؟

۹۳۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ اِنَّ لِيْ يَتِيْمًا وَلَهُ اِبِلٌ فَاَشْرَبُ مِنْ لَبَنِ اِبِلِهِ قَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنْ كُنْتَ تَبْغِيْ ضَالَّةَ اِبِلِهِ وَتَهْنَؤُا جَرْبَاهَا وَتَلِيْطُ حَوْضَهَا وَتَسْقِيْهَا يَوْمَ وِرْدِهَا فَاشْرَبْ غَيْرَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد سے سنا ہے کہ کوئی شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہا کہ میرے پاس ایک یتیم ہے اور اس کے پاس ایک اونٹنی ہے جس سے میں دودھ پیتا ہوں! حضرت ابن عباس نے فرمایا اگر تم اس کے گمشدہ اونٹ تلاش کرتے ہو، اس کی خارش

www.sirat-e-mustaqeem.com

مُضِرٍ بِنَسْلٍ وَلَا نَاهِكٍ فِي حَلْبٍ۔

کا علاج کرتے ہو اور اس کے لیے پانی کا حوض صاف رکھتے ہوئے پانی پلاتے رہتے ہو تو تم پیتے رہو اس طرح کہ اونٹ کی نسل کو نقصان نہ ہو اور اونٹنی زیادہ دودھ دینے کی وجہ سے ضائع نہ ہو!

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ ذَكَرَ وَلِيَّ الْيَتِيْمِ فَقَالَ اِنْ اسْتَغْنٰى اِسْتَعَفَّ وَاِنِ افْتَقَرَ اَكَلَ بِالْمَعْرُوْفِ قَرْضًا بَلَغَنَا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَسَّرَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ قَالَ قَرْضًا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمیں حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت پہنچی ہے کہ آپ نے متولی کا ذکر فرماتے ہوئے کہا اگر وہ مالدار ہے تو پرہیز کرے اور اگر محتاج ہے تو شرعی ضرورت کے مطابق معروف طریقہ سے بطور قرض لے لے،

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے من کان غنیاً فلیستعفف ..... ؟

۹۳۵ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَدْصِنِيْ اِلَى الْيَتِيْمِ فَقَالَ لَا تَشْتَرِيَنَّ مِنْ مَالِهٖ شَيْئًا وَلَا تَسْتَقْرِضْ مِنْ مَالِهٖ شَيْئًا۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ انہیں ابو اسحاق نے صلہ بن زفر سے روایت کیا کہ ایک شخص حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا کہ مجھے یتیم کے سلسلہ میں ہدایات سے نوازیئے؟ آپ نے فرمایا اس کے مال سے نہ کوئی چیز خریدو اور نہ ہی قرض لو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْاِسْتِعْفَافُ عَنْ مَالِهٖ عِنْدَنَا اَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک یتیم کے مال کی حفاظت کرنا ہی افضل ہے۔ یہی حضرت امام ابو حنیفہ اور ہمارے اکثر فقہاء کا قول ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ ۴۳۰ - اَلرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ

۹۳۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ بَيْنَمَا اَنَا اَغْتَسِلُ وَ يُتَيِّمُ كَانَ فِيْ حَجْرِ اَبِيْ يَصُبُّ اَحَدُنَا عَلٰى صَاحِبِهٖ اِذَا طَلَعَ عَلَيْنَا عَامِرٌ وَ نَحْنُ كَذٰلِكَ فَقَالَ يَنْظُرُ بَعْضُكُمْ اِلٰى عَوْرَةِ بَعْضٍ وَاللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ لَاَحْسِبُكُمْ خَيْرًا مِّنَّا قُلْتُ قَوْمٌ وُلِدُوْا فِي الْاِسْلَامِ لَمْ يُوْلَدُوْا فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْجَاهِلِيَّةِ وَاللّٰهِ لَا اَظُنُّكُمْ اِلَّا خَلَفَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى عَوْرَةِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ اِلَّا مِنْ ضَرُوْرَةٍ اَوْ اِدَاوَةٍ وَنَحْوِهٖ -

باب ۴۳۰ - شرمگاہ دیکھنا؟

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت یحییٰ بن سعید نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا ہے وہ کہہ رہے تھے کہ میں اور ایک یتیم جس کی پرورش میرے والد ماجد کی تھی، غسل کر رہے تھے اور ایک دوسرے پر پانی ڈال رہے تھے، ایسی حالت میں عامر ہمارے قریب سے گزرے تو عامر کہنے لگے تم ایک دوسرے کی شرمگاہ دیکھ رہے ہو۔ اللہ کی قسم میں تو تجھے اپنی ذات سے اعلیٰ سمجھتا تھا کیونکہ تم اسلام میں پیدا ہوئے، دورِ جاہلیت میں نہیں؟ واللہ! میں تمہیں اچھا گمان نہیں کروں گا!

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کسی بھی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی شرمگاہ دیکھے! مگر علاج کی ضرورت پڑنے پر۔

بَابُ ۴۳۱ - اَلنَّفْخُ فِي الشَّرَابِ

۹۳۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ بْنُ حَبِيْبٍ مَوْلٰى سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِي الْمُثَنّٰى الْجُهَنِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَدَخَلَ اَبُوْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيُّ عَلٰى مَرْوَانَ فَقَالَ مَرْوَانُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ

باب ۴۳۱ - پانی میں سانس لینا

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت سعید بن ابو وقاص کے غلام نے ابو مثنیٰ جہنی سے خبر دی کہ میں ایک دن مروان کے پاس تھا وہاں حضرت ابو سعید خدری آئے، مروان انہیں کہنے لگا! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ پانی میں سانس لینے سے منع فرمایا کرتے تھے، انہوں نے تصدیق کی! رسول اللہ صلی اللہ علیہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ لَا أَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَأَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيْكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ قَالَ فَإِنِّيْ أَرَى الْقَذَاةَ فِيْهِ قَالَ فَأَهْرِقْهَا۔

وسلم سے ایک آدمی نے عرض کیا ہم ایک سانس سے سیر نہیں ہوتے تو آپ نے فرمایا اپنے منہ سے برتن الگ کرو! پھر سانس لو! اس نے کہا اگر میں پانی میں تنکے یا مٹی وغیرہ پاؤں تو آپ نے فرمایا اسے گرا دیا کرو

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ مُصَافَحَةِ النِّسَاءِ

باب ۴۳۲۔ عورتوں سے مصافحہ

۹۳۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ نُبَايِعُهُ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُبَايِعُكَ عَلٰى أَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ أَوْلَادَنَا وَلَا نَأْتِيَ بِبُهْتَانٍ نَّفْتَرِيْهِ بَيْنَ أَيْدِيْنَا وَأَرْجُلِنَا وَلَا نَعْصِيَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَرْحَمُ بِنَا بِأَنْفُسِنَا هَلُمَّ نُبَايِعْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنِّيْ لَا أُصَافِحُ النِّسَاءَ وَإِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ أَوْ مِثْلُ قَوْلِيْ لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں محمد بن منکدر نے امیمہ بنت رقیقہ سے خبر دی کہ میں بہت سی عورتوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، جو آپ سے بیعت کے لیے حاضر ہوئی تھیں، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ہم آپ سے بیعت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی! چوری اور زنا نہیں کریں گی! اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی، اپنی طرف سے کسی پر تہمت نہیں لگائیں گی۔ اور احکام شرعیہ کی پابندی کریں گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قدر تم استطاعت و قدرت رکھتی ہو عمل کرو! ہم نے عرض کیا! اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ہمارے لیے ہم سے بھی زیادہ مہربان اور کرم فرمانے والے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ اپنا دستِ اقدس بڑھائیے؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا! میرا سو عورتوں سے کہنا یا ایک عورت کو کہنے کی مثل ہے یا ایک عورت کو کہنا سو کو کہنے کے مترادف ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

باب ۴۳۳۔ فَضَائِلُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب ۴۳۳ ۔ فضائل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

۹۳۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدُ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ لَقَدْ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے کہا بیشک انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا وہ حضرت سعید بن ابی وقاص سے کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد میں میرے لیے والدین دونوں کو جمع کیا! (یعنی مجھے کہا سعد آگے بڑھو، تیر پھینکو میرے ماں باپ تجھ پر قربان!) (تابش قصوری)

۹۴۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِيْ اِمَرَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنْ تَطْعُنُوْا فِيْ اِمَرَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُنُوْنَ فِيْ اِمَرَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَرَةِ بِهٖ وَكَانَ لِمَنْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ مِنْ بَعْدِهٖ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن دینار نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قیادت میں ایک لشکر روانہ فرمایا بعض نے ان کی کمان پر اعتراض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج ان کی سپہ سالاری پر معترض ہو جبکہ ازیں قبل ان کے والد کی قیادت پر بھی اعتراض کر چکے ہو! واللہ! وہ سرداری و سپہ سالاری کے لائق ہیں حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے اس بات کے بعد حضرت اسامہ بن زید مجھے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ سے محبوب تر ہو گئے۔

۹۴۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عُبَيْدٍ يَعْنِيْ بْنَ حُنَيْنٍ عَنْ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی وہ ابوالنضر، عمر بن عبداللہ بن معمر کے آزاد کردہ غلام سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے یعنی ابن حنین

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَقَالَ فَعَجِبْنَا لَهُ قَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَبَرِ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللهُ تَعَالَى وَهُوَ يَقُولُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا بِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَلَا يُبْقِيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةً إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ۔

سے بیان کیا! وہ حضرت ابوسعید خدری سے مروی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا! اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا ہے کہ دنیا کی زینت پسند کرے یا اس کی بارگاہ میں چلا آئے۔ بندہ نے وہی اختیار کیا جو اللہ تعالیٰ پاس ہے یہ سنتے ہی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں تعجب سے صحابہ کرام کہنے لگے ہمارے اس بزرگ کو کیا ہوا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک آدمی کی خبر دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختیار دیا ہے اور یہ کہتے ہیں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں جبکہ جنہیں اختیار دیا گیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس نکتہ کو ہم سے زیادہ جانتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر مال و دولت اور رفاقت کے اعتبار سے میری سب سے زیادہ خدمت کرنے والے ہیں۔ اگر میں کسی کو خلیل منتخب کروں تو وہ ابوبکر ہیں لیکن اسلام کی اخوت ہی خلت ہے اور مسجد کی طرف صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کھڑکی کھلے۔

۹۴۲ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے اسماعیل بن محمد بن ثابت انصاری سے خبر دی کہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس انصاری نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ خَشِيتُ اَنْ اَكُونَ قَدْ هَلَكْتُ قَالَ لِمَ قَالَ نَهَانَا اللّٰهُ اَنْ نُحِبَّ اَنْ نُحْمَدَ لِمَا لَمْ نَفْعَلْ وَ اَنَا امْرُءٌ اُحِبُّ الْحَمْدَ وَ نَهَانَا عَنِ الْخُيَلَاءِ وَ اَنَا اُحِبُّ الْجَمَالَ وَ نَهَانَا اللّٰهُ اَنْ نَرْفَعَ اَصْوَاتَنَا فَوْقَ صَوْتِكَ وَ اَنَا رَجُلٌ جَهِيرُ الصَّوْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ثَابِتُ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَعِيشَ حَمِيدًا وَ تُقْتَلَ شَهِيدًا اَوْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ۔

ہلاکت کا خطرہ ہے۔ آپ نے فرمایا کیسے؟ اس نے عرض کیا! اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو کام ہم نے نہیں کیا اس کی تعریف کو پسند کریں اور میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ مجھے (اپنی تعریف) بہت پسند ہے، اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں فخر سے بھی روکا ہے جبکہ مجھے حُسن پسند ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کی پیاری آواز سے بلند آواز کرنے سے بھی منع فرمایا ہے! اور میں ایسا ہوں جس کی آواز بلند ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ثابت! کیا تو پسند نہیں کرتا کہ تو اس طرح زندگی بسر کرے کہ تیری تعریف ہو اور تو قتل کیا جائے تو شہادت کا درجہ پائے اور جنت میں داخل ہو! (چنانچہ فرمانِ رسالت مآب کے عین مطابق آپ کو درجہ شہادت نصیب ہو)

بَابُ ۴۳۴ صِفَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۴۳۴۔ سراپائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (حلیہ مبارک)

۹۴۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا رَبِيعَةُ بْنُ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہتے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے، نہ پست قد، نہ چونے کی طرح سفید نہ گندمی، نہ آپ کے بال زیادہ گھنگھریالے، نہ بالکل سیدھے، اللہ تعالیٰ آپ کو چالیس سال کی عمر میں اعلانِ نبوت کا حکم فرمایا! آپ نے مکہ مکرمہ میں دس سال اور دس سال

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَلَيْسَ بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ۔

ہی مدینہ منورہ میں جلوہ افروز رہے۔ ساٹھ برس کی عمر میں آپ نے وصال فرمایا، اس وقت تک آپ کے سرِ اقدس اور ڈاڑھی شریف میں بیس بال بھی سفید نہ تھے

نوٹ: (دیگر مستند روایات میں آپ کی مکی زندگی تقریباً تیرہ برس اور مدنی دس ہے اس طرح آپ کی دنیوی حیات مبارکہ ۶۳ سال ہوئی)

باب ۴۳۵۔ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما یستحب من ذلک

باب ۴۳۵۔ روضہ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

۹۴۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَوْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ جَاءَ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَدَعَا ثُمَّ انْصَرَفَ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن دینار نے جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بھی مدینہ طیبہ سے باہر جاتے یا واپس آتے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ پر حاضری دیتے اور درود وسلام پڑھ کر دعا کرتے پھر گھر جاتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لِهٰكَذَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّفْعَلَهٗ اِذَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ يَاْتِيْ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب بھی کوئی مدینہ طیبہ آئے تو اس کے لیے روضۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری ضروری ہے۔

باب ۴۳۶۔ الحیاء

باب ۴۳۶۔ حیاء

۹۴۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ يَرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت علی بن حسین یرفعہ سے خبر دی وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا آدمی کے حسنِ اسلام کی یہی دلیل کافی ہے کہ وہ بے ہودہ باتوں سے پرہیز کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰكَذَا يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ اَنْ يَكُوْنَ تَارِكًا لِمَا لَا يَعْنِيْهِ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہر مسلمان کے لیے یہی مناسب ہے کہ وہ بے ہودہ گفتگو کو ترک کر دے۔

۹۴۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ صَفْوَانَ الزُّرَقِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ طَلْحَةَ الرُّكَانِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت سلمہ بن صفوان رزقی نے یزید بن طلحہ رُکانی سے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر دین کے لیے ضابطۂ اخلاق ہے اور اسلام کا ضابطۂ اخلاق "حیاء" ہے

۹۴۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُخْبِرٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں کسی راوی نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی، وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کسی آدمی کے پاس سے گزر ہوا، وہ اپنے بھائی کو حیاء کی نصیحت کر رہا تھا، آپ نے فرمایا اسے چھوڑو، اس لیے کہ حیاء اسلام کا حصہ ہے۔

بَابُ ۴۳۔ حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

باب ۴۳۔ خاوند کے حقوق

۹۴۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنِيْ بَشِيْرُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّ حُصَيْنَ بْنَ مُحْصِنٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَمَّتَهُ لَهُ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَّهَا زَعَمَتْ اَنَّهُ قَالَ لَهُ اَذَاتُ زَوْجٍ اَنْتِ فَقَالَتْ نَعَمْ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی، کہ ہمیں حضرت یحییٰ بن سعید خبر دی کہ ان سے بشیر بن یسار نے روایت کیا وہ حصین بن محصن سے مروی ہیں کہ ان کی پھوپھی صاحبہ نے کہا کہ وہ بارگاہِ رسالت مآب میں حاضر ہوئیں، حضور نے کچھ دریافت فرمایا! وہ بولیں کہ آپ نے دریافت کیا تھا کیا تمہارا نکاح ہو چکا ہے؟ کہا! ہاں! وہ اپنے گمان میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَزَعَمَتْ اَنَّهٗ قَالَ لَهَا كَيْفَ اَنْتِ لَهٗ فَقَالَتْ مَا اٰمُرُهٗ اِلَّا مَا عَجَزَتْ قَالَ فَانْظُرِيْ اَيْنَ اَنْتِ فَاِنَّمَا هُوَ جَنَّتُكِ اَوْ نَارُكِ۔

کہتی ہیں کہ حضور نے پھر فرمایا کہ تمہارا خاوند سے کیسا سلوک ہے؟ عرض کیا جو کچھ مجھ سے بن پڑتا ہے کوتاہی نہیں کرتی، سوا اس بات کے جس کی مجھے طاقت نہیں حضور نے فرمایا تمہارا دھیان کدھر ہے؟ دیکھو وہی تمہاری جنت اور جہنم ہیں

باب ۴۳۸۔ حَقُّ الضِّيَافَةِ

باب ۴۳۸۔ مہمان نوازی

۹۴۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتُهٗ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَالضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ فَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّثْوِيَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحْرِجَهٗ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں سعید بن مقبری نے ابو شریح کعبی سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کی خاطر تواضع ایک دن، رات کرے، اور مہمانداری تین دن تک ہے اس کے بعد صدقہ ہے نیز مہمان کے لیے جائز نہیں کہ میزبان کے پاس اتنی دیر ٹھہرے، کہ اس کے لیے باعثِ آزار ہو۔

باب ۴۳۹۔ تَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ

باب ۴۳۹۔ چھینک کا جواب

۹۵۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَشَمِّتُوْهُ ثُمَّ اِنْ عَطَسَ فَشَمِّتُوْهُ ثُمَّ اِنْ عَطَسَ فَشَمِّتُوْهُ اِنْ عَطَسَ فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّكَ مَزْكُوْمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن ابوبکر بن عمرو ابن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا تم میں سے جب کسی کو چھینک آئے تو جواب دے، پھر آئے تو جواب دے اور اگر پھر آئے تو جواباً کہے تجھے زکام ہے حضرت عبداللہ بن ابوبکر کہتے ہیں یہ کلمات مجھے یاد نہیں کہ تیسری بار فرمائے یا چوتھی مرتبہ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَا أَدْرِي بَعْدَ الثَّلٰثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ۔

(نوٹ)۔(جسے چھینک آئے وہ الحمد للہ کہے اور جو سنے وہ جواباً یرحمک اللہ پڑھے) تابش قصوری)

باب ۴۴۰۔ اَلْفِرَارُ مِنَ الطَّاعُوْنِ

باب ۔ طاعون سے بھاگنا

۹۵۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ اَنَّ عَامِرَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَخْبَرَهٗ اِنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الطَّاعُوْنَ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَوْ اُرْسِلَ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ شَكَّ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ اَيَّتُهُمَا قَالَ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ فِيْ اَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا حَدِيْثٌ مَعْرُوْفٌ قَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ فَلَا بَاْسَ اِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ اَنْ لَّا يَدْخُلَهَا اِجْتِنَابًا لَهٗ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں محمد بن منکدر نے خبر دی کہ انہیں عامر بن ابووقاص اور انہیں اسامہ بن زید بیان کیا کہ طاعون ایک عذاب ہے جو تم سے پہلوں پر بھی نازل ہوا یا بنی اسرائیل پر، (راوی کا بیان ہے کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں پڑتا کہ ان دو باتوں میں سے کونسی آپ نے فرمائی) (آپ نے فرمایا) جب تم کسی مقام کے بارے سنو کہ وہاں طاعون پھیل چکا ہے تو نہ جاؤ اور نہ ہی جہاں یہ وباء پھیل چکی ہو وہاں سے بھاگو!

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ مشہور حدیث ہے جو متعدد حضرات نے بیان کی، لہٰذا اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ جہاں طاعون ہو وہاں احتیاطاً نہ جائیں!

باب ۴۴۱۔ اَلْغِيْبَةُ وَالْبُهْتَانُ

باب ۔ غیبت اور بہتان

۹۵۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيَّادٍ اَنَّ الْمُطَّلِبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ الْمَخْزُوْمِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْغِيْبَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَذْكُرَ مِنَ الْمَرْءِ مَا يَكْرَهُ اَنْ يَّسْمَعَ قَالَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ولید بن عبداللہ بن صیاد نے بتایا، کہ انہیں مطلب بن عبداللہ بن حنطب مخزومی نے خبر دی، کہ کسی شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، غیبت کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ تم ایسی بات کرو جو سننے والے کو بُری لگے! عرض کیا

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ حَقًّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُلْتَ بَاطِلًا فَذٰلِكَ الْبُهْتَانُ۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم، اگرچہ وہ سچی ہو! آپ نے فرمایا اگر تم نے جھوٹ کہا تو وہ بہتان ہے!

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَذْكُرَ لِاَخِيْهِ الْمُسْلِمِ الزَّلَّةَ تَكُوْنُ مِنْهُ مِمَّا يَكْرَهُ فَاَمَّا صَاحِبُ الْهَوٰى الْمُتَعَالِنُ بِهَوَاهُ الْمُتَعَرِّفُ وَالْفَاسِقُ الْمُتَعَالِنُ بِفِسْقِهٖ فَلَا بَاْسَ اَنْ تَذْكُرَ هٰذَيْنِ بِفِعْلِهِمَا فَاِذَا ذَكَرْتَ مِنَ الْمُسْلِمِ مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ الْبُهْتَانُ وَهُوَ الْكَذِبُ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے مناسب نہیں کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی ایسی کمزوریوں کو ظاہر کرے جو اسے ناپسند ہوں البتہ جو خواہشات کا غلام ہو اور جو حرص وطمع کے باعث مشہور ہو اور اعلانیہ گناہ کا مرتکب ہو تو ان دونوں کی حرکات قبیحہ کو بیان کرنے میں کوئی قباحت نہیں اور مسلمان کے متعلق ایسی باتیں بیان کرو جو اس میں نہیں پائی جاتیں تو وہ بہتان اور جھوٹ ہے۔

بَابُ ۴۴۲۔ اَلنَّوَادِرُ

باب ۴۴۲۔ نادر باتیں

۹۵۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَغْلِقُوا الْبَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَاَكْفِئُوا اِنَاءَكُمْ اَوْ خَمِّرُوا اِنَاءَكُمْ وَاَطْفِئُوا مَصَابِيْحَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا وَلَا يَحُلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ اِنَاءً وَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بُيُوْتَهُمْ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوزبیر مکی نے جابر بن عبداللہ سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مشک کا منہ باندھو! برتن ڈھانپ کر رکھو، نیز کپڑے سے باندھو، چراغ گل کر دیا کرو، اس لیے کہ شیطان بند دروازے نہیں کھولتا ہے اور چوہے لوگوں کے گھر جلا دیتے ہیں، (یعنی جلتی ہوئی بتی سے)

۹۵۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزناد نے اعرج سے خبر دی، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان ایک انتڑی سے کھاتا ہے اور کافر سات سے۔

۹۵۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا صَفْوَانُ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر

www.sirat-e-mustaqeem.com

بْنِ سَلِيْمٍ يَرْفَعُهُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ السَّاعِيْ عَلَى الْأَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالَّذِيْ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ كَالَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ۔

دی کہ ہمیں صفوان بن سلیم نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوا، اور مساکین کی خدمت کرنے والا، مجاہد کی طرح ہے، جو جہاد میں مصروف ہے! یا اس روزے دار کی مانند ہے، جو دن میں روزہ رکھتا ہے اور رات کو مصروف عبادت ہوتا ہے۔ (یہ مرفوعاً روایت ہے)

۹۵۶ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِيْ ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدِّيْلِيُّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى أَبِيْ مُطِيْعٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ ہمیں خبر دی کہ مجھے ثور بن زید دیلی نے بتایا وہ ابو مطیع کے غلام ابو الغیث سے مروی ہیں کہ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔

۹۵۷ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ أَبَا الْحُبَابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں محمد بن عبد اللہ بن صعصعہ نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت سعید بن یسار ابو الحباب سے سنا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے پایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اسے تکلیف میں مبتلاء کر دیتا ہے۔

۹۵۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشُّؤْمَ فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے سالم اور حمزہ جو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ہیں، سے خبر دی، وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا، نحوست عورت، محل اور گھوڑے میں ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ إِنَّمَا بَلَغَنَا أَنَّ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! کہ ہمیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ۔

روایت پہنچی ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست اگر ہوتی ہے تو محل، گھوڑے اور عورت میں ہوسکتی ہے۔

۹۵۹ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ دِيْنَارٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِالسُّوْقِ عِنْدَ دَارِ خَالِدِ بْنِ عُقْبَةَ فَجَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ أَنْ يُنَاجِيَهُ وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُ الرَّجُلِ الَّذِيْ يُرِيْدُ أَنْ يُنَاجِيَهُ فَدَعَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَجُلًا آخَرَ حَتّٰى كُنَّا أَرْبَعَةً قَالَ فَقَالَ لِيْ وَلِلرَّجُلِ الَّذِيْ اسْتَرْخَيَا شَيْئًا فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبداللہ بن دینار نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ میں بازار میں خالد بن عقبہ کے گھر کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور میرے کان میں سرگوشی کرنا چاہی، جب کہ میرے اور اس کے علاوہ کوئی اور تھا بھی نہیں: تو حضرت عبداللہ بن عمر نے ایک اور شخص کو بلایا، (پھر ایک اور کو بلایا) یہاں تک کہ ہم چار ہو گئے، پھر حضرت عبداللہ بن عمر نے مجھے اور چوتھے شخص سے کہا تم ذرا ہٹ جاؤ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ دو آدمی ایک شخص کو اکیلا چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں۔

۹۶۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرَةِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُوْنِيْ مَا هِيَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ قَالُوْا حَدِّثْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هِيَ قَالَ النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَدَّثْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ایسا درخت ہے جس کے پتے نہیں گرتے، وہ مسلمان کی مثل ہے مجھے بتایئے وہ کون سا درخت ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ لوگ جنگلی درختوں کے بارے سوچ و بچار کرنے لگے، مگر میرے دل میں خیال آیا وہ کھجور کا درخت ہے مگر میں نے حیاء کے باعث عرض نہ کیا! صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے عرض کیا آپ ہی فرمایئے؟ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! وہ کھجور کا درخت ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِالَّذِيْنَ وَقَعَ فِي نَفْسِيْ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ اَنْ تَكُوْنَ قُلْتَهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ كَذَا وَكَذَا۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے میں نے اپنے والد ماجد سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا! کہ میرے دل میں یہی خیال پیدا ہوا تھا، تو اس پر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر تم بتا دیتے تو مجھے بیش قیمت خزانے سے بھی یہ بات زیادہ پسند تھی!

٩٦١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ غفار کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا، قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے سلامی عطا فرمائی اور (قبیلہ) عُصَیّہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

٩٦٢ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كُنَّا حِيْنَ نُبَايِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ ہم آپ کے ارشادات سُننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کیا کرتے تھے، پھر آپ ہمیں فرماتے اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرو!

٩٦٣ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحٰبِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذَّبِيْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے اصحاب حجر، کے بارے میں فرمایا کہ تم اس عذاب دی گئی قوم کی طرف نہ جاؤ مگر یہ کہ (خوف خدا) سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ يُصِيبُكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ۔

روتے ہوئے، اگر رونا نہ آئے تو ادھر نہ جاؤ، مبادا کہ تم پر عذاب آجائے، جیسے ان پر آیا تھا۔

۹۶۴ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مُحَيْرِيزٍ قَالَ أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ الْمَعْلُومَةِ الْمَعْرُوفَةِ أَنْ تَرَى الرَّجُلَ يَدْخُلُ الْبَيْتَ لَا يَشُكُّ مَنْ رَآهُ أَنْ يَدْخُلَ لِسُوءٍ غَيْرَ أَنَّ الْجُدُرَ تُوَارِيهِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن معمر نے ابو محیریز سے خبر دی کہ میں نے اصحاب مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو قیامت کی اس مشہور و معروف نشانی کو بیان کرتے پایا، کہ تم کسی شخص کو گھر میں داخل ہوتے دیکھو اور دیکھنے والے کو کسی برائی کا شک وغیرہ نہ ہو کہ وہ شخص کسی برائی کے ارادے سے داخل ہوا ہے۔ سوا اس کے کہ دیواروں کا پردہ ہے (یعنی بے حیائی عام ہو جائے گی)

۹۶۵ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَمِّي أَبُو سُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كَانَ النَّاسُ عَلَيْهِ إِلَّا النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں میرے چچا ابو سہیل نے خبر دی اس نے کہا میں نے اپنے والد ماجد کو یہ کہتے سنا ہے کہ وہ فرما رہے ہیں نماز کی اذان کے سوا کسی چیز کو (اپنی اصلی حالت پر) نہیں دیکھتا (جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت تھی)

۹۶۶ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي مُخْبِرٌ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَنْسَى لِأَسُنَّ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے کسی راوی نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری بھول میری سنّت کے لیے ہے۔

۹۶۷ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عُتْبَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے خبر دی وہ عبادہ بن تمیم سے اور وہ اپنے چچا عتبہ سے مروی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جبکہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى۔

آپ مسجد میں ہاتھ پر ہاتھ رکھے مسجد میں سیدھے لیٹے ہوئے تھے۔

۹۶۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ كَانَ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے روایت کیا کہ حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب اور امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی اسی طرح عمل فرماتے تھے

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا نَرٰى بِهٰذَا بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس میں کوئی قباحت نہیں حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۶۹ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ قِيلَ لِعَائِشَةَ دُفِنْتِ مَعَهُمْ قَالَ قَالَتْ إِنِّي إِذًا لَأَنَا الْمُبْتَدِئَةُ بِعَمَلِي۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحیی ابن سعید نے بیان کیا کہ حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا گیا، کہ آپ ان کے ساتھ دفن ہونے کی (وصیت) فرما دیں (یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر صدیق کے ساتھ) آپ نے فرمایا میں ایسا عمل کرنے میں پہلی قرار پاؤنگی!

۹۷۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ قَالَ سَلَمَةُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مَا شَأْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَمْ يُدْفَنْ مَعَهُمْ فَسَكَتَ ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ قَالَ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَوْمَئِذٍ مُتَشَاغِلِينَ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ حضرت سلمہ نے عمر بن عبد العزیز سے کہا کیا وجہ ہے کہ حضرت عثمان بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ دفن نہیں کئے گئے وہ خاموش رہے دوبارہ سوال کرنے پر آپ نے فرمایا لوگ اس وقت فتنے میں گھرے ہوئے تھے۔

۹۷۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر

www.sirat-e-mustaqeem.com

بْنَ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَقِيَ شَرَّ اثْنَيْنِ وَلَجَ الْجَنَّةَ وَاَعَادَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مَنْ وُقِيَ شَرَّ اثْنَيْنِ وَلَجَ الْجَنَّةَ مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ۔

کہ ہمیں زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو چیزوں کے شر سے بچا وہ جنت میں داخل ہوا، یہ بات آپ نے تین بار فرمائی، کہ جو شخص دو چیزوں کے شر سے بچا وہ جنت میں داخل ہوا، ایک وہ جو دو جبڑوں کے درمیان ہے (زبان) دوسرے جو دو رانوں کے درمیان یعنی شرمگاہ۔

۹۷۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَقُوْلُ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَتَقْسُوْا قُلُوْبُكُمْ فَاِنَّ الْقَلْبَ الْقَاسِيَ بَعِيْدٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلٰكِنْ لَا تَعْلَمُوْنَ وَلَا تَنْظُرُوْا فِيْ ذُنُوْبِ النَّاسِ كَاَنَّكُمْ اَرْبَابٌ وَانْظُرُوْا فِيْهَا كَاَنَّكُمْ عَبِيْدٌ فَاِنَّمَا النَّاسُ مُبْتَلًى وَمُعَافًى فَارْحَمُوْا اَهْلَ الْبَلَاءِ وَاحْمَدُوا اللّٰهَ عَلَى الْعَافِيَةِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا زیادہ باتیں نہ کیا کریں، کیونکہ اس سے دل سخت ہو جاتا ہے اور سخت دل اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محرومی کا باعث ہے لیکن تمہیں معلوم نہیں، تم لوگوں کے گناہوں کو ایسے نہ دیکھو کہ ان کا ارتکاب کرنے والے تم ہو، بلکہ ایسے دیکھو کہ تم اللہ تعالیٰ کے غلام ہو، اگر لوگ خطاکار ہونے کے باوجود انہیں معاف کر دیا جاتا ہے، پس گناہوں میں بتلاء لوگوں کے لیے ہدایت کی دعا مانگو۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاؤ، کہ اس نے تمہیں محفوظ رکھا!

۹۷۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنِيْ سُمَيٌّ مَوْلَى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ وَجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام سُمَیّ نے بیان کیا، وہ ابو صالح بن سمان سے مروی ہیں اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر عذاب ہے جو تمہیں کھانے، پینے اور سونے سے روکتا ہے، لہٰذا جب تم اپنا سفری مقصد پورا

www.sirat-e-mustaqeem.com

التعلیق۔

۹۷۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ الْخَطَّابِ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ اَحَدًا اَقْوٰى عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ مِنِّيْ لَكَانَ اَنْ اُقَدَّمَ فَيُضْرَبُ عُنُقِيْ اَهْوَنَ عَلَيَّ فَمَنْ وَلِيَ هٰذَا الْاَمْرَ بَعْدِيْ فَلْيَعْلَمْ اَنَّ سَيِّرَتَهُ عَنْهُ الْقَرِيْبَ وَالْبَعِيْدَ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاُقَاتِلَ النَّاسَ عَنْ نَفْسِيْ۔

کر چکو تو جلد اپنے گھر واپس آجاؤ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، کہ حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ امارت کے لیے جو مجھ سے زیادہ مضبوط ہے اور مجھے ہی مقدم کیا جا رہا ہے تو میرے لیے یہ بات آسان تھی کہ میری گردن ماردی جائے، اور جو شخص میرے بعد خلافت کا بوجھ اٹھائے اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اسے اپنوں اور غیروں کے الزامات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ واللہ! اگر میں ہوتا تو الزامات کا ہر ممکن سامنا کرتا۔

۹۷۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ مُخْبِرٌ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كَانَ النَّاسُ وَرَقًا لَا شَوْكَ فِيْهِ وَهُوَ الْيَوْمَ شَوْكٌ لَا وَرَقَ فِيْهِ اِنْ تَرَكْتَهُمْ لَمْ يَتْرُكُوْكَ وَاِنْ نَقَدْتَهُمْ نَقَدُوْكَ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں کسی سے روایت پہنچی ہے کہ اس نے حضرت ابو درداء سے بیان کیا وہ فرماتے تھے پہلے تو لوگ پتے ہی تھے ان میں کوئی کانٹا نہیں تھا، لیکن اب کانٹے ہی کانٹے ہیں کوئی پتہ نہیں، اگر تم انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو تو تجھے نہ چھوڑیں گے اور اگر تو ان کی اصلاح کرتا ہے تو وہ تم پر الزامات لگائیں گے (یعنی پہلے لوگ کھرے تھے اب کھرے نہیں رہے)

۹۷۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوَّلَ النَّاسِ ضَيَّفَ الضَّيْفَ وَاَوَّلَ النَّاسِ اِخْتَتَنَ وَاَوَّلَ النَّاسِ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا: وہ فرما رہے تھے کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے مہمان نوازی کی ختنہ کرایا مونچھیں

قَصَّ شَارِبَهُ وَاَوَّلُ النَّاسِ رَاَى الشَّيْبَ فَقَالَ يَا رَبِّ مَا هٰذَا فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَارٌ يَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ يَا رَبِّ زِدْنِيْ وَقَارًا۔

کٹوائیں، اور انہیں کے بال سب سے پہلے سفید ہوئے انہوں نے کہا الٰہی! یہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! ابراہیم یہ وقار ہے عرض کیا یا اللہ پھر میرے وقار میں اضافہ فرما۔

۹۷۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ اِنْسَانٍ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَهْبِطُ مِنْ ثَنِيَّةِ هَرْشَا مَا شَيْئًا عَلَيْهِ ثَوْبٌ اَسْوَدُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحیٰی بن سعید نے کہا حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ ایک شخص سے روایت کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا گویا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ہرشہ پہاڑی سے اتر رہے ہیں وہ سادہ لباس پہنے ہوئے ہیں۔

۹۷۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ لِيَقْطَعَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ اِلَّا اَنْ تَقْطَعَ لِاِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اُثْرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحیٰی بن سعید نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تاکہ بحرین کی زمین ان میں تقسیم کر دی جائے، انہوں نے عرض کیا واللہ! ہم نہیں لیں گے! جب تک ہمارے قریشی بھائیوں میں اتنی ہی مقدار میں تقسیم نہ فرمائیں، انہوں نے یہ کلمات تین بار دہرائے، تو آپ نے فرمایا عنقریب تم دیکھو گے یہ لوگ دنیوی اسباب و اموال میں سبقت لے جائیں گے، تم صبر سے کام لینا یہاں تک کہ مجھ سے آملو!

۹۷۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحیٰی بن سعید نے خبر دی کہ مجھے محمد بن ابراہیم التیمی نے خبر دی کہ میں نے علقمہ بن وقاص کو یہ کہتے

www.sirat-e-mustaqeem.com

عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْ اِمْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ۔

سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے، اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے، ہر شخص وہی پائے گا جیسے اس کی نیت ہوگی، جس نے دنیا کے لیے ہجرت کی اسے دنیا ملے گی جس نے کسی عورت سے شادی کے لیے کوشش کی تو وہ ہجرت اسی طرف ہوگی جس کے لیے اس نے گھر سے نکلنے کی نیت کی۔

باب ۴۴۳۔ اَلْفَارَةُ تَقَعُ فِي السَّمْنِ

باب ۴۴۳۔ چوہے کا گھی میں گرنا

۹۸۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَارَةٍ وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ خُذُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا مِنَ السَّمْنِ فَاطْرَحُوْهُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے خبر دی، وہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے چوہے کے متعلق سوال کیا گیا جو گھی میں گرتے ہی مر جائے؟ آپ نے فرمایا اس چوہے اور اس کے اطراف میں سے گھی کو نکال دو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ اِذَا كَانَ السَّمْنُ جَامِدًا اُخِذَتِ الْفَارَةُ وَمَا حَوْلَهَا مِنَ السَّمْنِ فَرُمِيَ بِهٖ وَاُكِلَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ السَّمْنِ وَاِنْ كَانَ ذَائِبًا لَا يُؤْكَلُ مِنْهُ شَيْءٌ وَاُسْتُصْبِحَ بِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے جب گھی جم چکا ہو تو چوہا اور اس کے اطراف کا گھی پھینک دیا جائے اور باقی استعمال میں لایا جائے، اور اگر گھی پگھلا ہو تو اس سے کچھ نہ کھایا جائے، (البتہ) چراغ وغیرہ جلایا جا سکتا ہے۔

باب ۴۴۴۔ دِبَاغُ الْمَيْتَةِ

باب۔ مُردار کے چمڑے کی رنگائی

۹۸۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ وَعْلَةَ الْمِصْرِيِّ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے ابو وعلہ مصری سے حدیث

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ۔

بیان کی وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چمڑا جب رنگ لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

۹۸۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يَسْتَمْتِعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن عبداللہ بن قُسَیط نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے خبر دی وہ اپنی والدہ ماجدہ سے مروی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جب مُردہ جانور کا چمڑا رنگا جائے تو استفادہ جائز ہے۔

۹۸۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ كَانَ اَعْطَاهَا مَوْلٰى لِمَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا اِنْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے عبید اللہ بن عبداللہ سے خبر دی کہ آپ کا ایک مردہ بکری کے قریب سے گزر ہوا جو ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ غلام دی گئی تھی، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے فرمایا! تم اس کے چمڑے سے فائدہ حاصل کر سکتے تھے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ تو مردہ ہے آپ نے فرمایا فقط اس کا کھانا حرام ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا دُبِغَ اِهَابُ الْمَيْتَةِ فَقَدْ طَهُرَ وَهُوَ ذَكَاتُهٗ وَلَا بَاْسَ بِاَنْ يَنْتَفِعَ بِهٖ وَلَا بَاْسَ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے، جب مردہ جانور کا چمڑا رنگا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے یہی اس کی پاکی ہے اس سے استفادہ میں کوئی مضائقہ نہیں، اور نہ ہی اس

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِبَيْعَتِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

چمڑے کے فروخت کرتے میں کوئی ممانعت ہے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۴۴۵۔ كَسْبِ الْحَجَّامِ

باب ۴۴۵۔ پچھنے (جونک) لگوانا

۹۸۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ اَبُوْ طَيْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَاَمَرَ اَهْلَهٗ اَنْ يُخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حمید طویل نے انس بن مالک سے خبر دی کہ ابوطیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تو آپ نے ایک صاع کھجوریں عنایت فرمائیں نیز اس کے مالک کو ارشاد فرمایا اس کے ٹیکس میں رعایت کردیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ اَنْ يُعْطَى الْحَجَّامُ اَجْرًا عَلٰى حِجَامَتِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ پچھنے لگانے والے کو اجرت دینے میں کوئی حرج نہیں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کا یہی قول ہے۔

۹۸۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْمَمْلُوْكُ وَمَالُهٗ لِسَيِّدِهٖ لَا يُصْلِحُ لِلْمَمْلُوْكِ اَنْ يُنْفِقَ مِنْ مَالِهٖ شَيْئًا بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ اِلَّا اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَكْتَسِيَ اَوْ يُنْفِقَ بِالْمَعْرُوْفِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ غلام اور اس کا مال اس کے مالک کا ہے اور غلام کیلئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے آقا کی اجازت کے بغیر اس میں سے خرچ کرے، سوا کھانے، پینے پہننے یا عموماً معروف طریقہ پر استعمال کرنے سے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِلَّا اَنَّهٗ يُرَخِّصُ لَهٗ فِي الطَّعَامِ الَّذِيْ يُؤْكَلُ اَنْ يُّطْعِمَ مِنْهُ وَفِيْ عَارِيَةِ الدَّابَّةِ وَنَحْوِهَا فَاَمَّا هِبَةُ دِرْهَمٍ اَوْ دِيْنَارٍ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے مگر یہ کہ کھانے پینے کی اشیاء میں سے کسی کو کھلائے سواری یا اس قسم کی کوئی چیز عاریتاً تو دے سکتا ہے ہاں، روپیہ پیسہ، کپڑا وغیرہ کسی کو ہبہ نہیں کرسکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَوْ كِسْوَةٍ فَلَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

یہی حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

۹۸۶ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ تِسْعُ صِحَافٍ يَبْعَثُ بِهَا إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتِ الطُّرْفَةُ أَوِ الْفَاكِهَةُ أَوِ الْقَسْمُ وَكَانَتْ يَبْعَثُ بِآخِرِهِنَّ صَفْحَةً إِلَى حَفْصَةَ فَإِنْ كَانَ قِلَّةٌ أَوْ نُقْصَانٌ كَانَ بِهَا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نو پلیٹیں پائیں، جب گوشت، پھل یا کوئی اور تحفہ بھیجنا ہوتا تو ان میں رکھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھروں میں بھیجا کرتے، آخری پلیٹ (اپنی صاحبزادی) حضرت ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھیجتے تاکہ کمی یا نقصان واقعہ ہو تو ان کے حصہ میں ہو۔

۹۸۷ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ يَعْنِي فِتْنَةَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ أَهْلِ الْبَدْرِ أَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتْ فِتْنَةُ الْحَرَّةِ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ أَحَدٌ فَإِنْ وَقَعَتِ الثَّالِثَةُ لَمْ يَبْقَ بِالنَّاسِ طِبَاخٌ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ سے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے ایک فتنہ ظاہر ہوا تو اصحاب بدر میں کوئی باقی نہ رہا (یعنی شہادت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ) پھر فتنہ حرّہ کا ظہور ہوا تو اصحاب حدیبیہ سے کوئی نہ بچا، اور اگر اب تیسرا فتنہ واقع ہوا تو لوگوں میں کوئی اہلِ عقل باقی نہیں رہے گا۔

۹۸۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبد اللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور اس کے ماتحت جتنے لوگ ہوں گے ان کے بارے اس سے پوچھا جائے گا۔ اور عام لوگوں پر سربراہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِمْ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ رَامْرَاَةُ الرَّجُلِ رَاعِيَةٌ عَلٰى مَالِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهَا وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ ۞

مملکت ان کا نگہبان ہے۔ اس سے ان کے بارے باز پرس ہوگی۔

آدمی اپنے اہلِ خانہ کا محافظ ہے اس سے ان کے بارے سوال ہوگا بیوی اپنے شوہر اور بچوں کی نگران ہے اس سے ان کے متعلق باز پرس ہوگی، اسی طرح غلام اپنے مالک کے اموال کا نگہبان ہے اس سے اس کے مال کے بارے پوچھا جائے گا! بہر حال تم میں سے ہر ایک محافظ و نگران ہے لہٰذا ہر نگران سے اس کے زیر نگرانی رہنے والوں کے بارے اس سے باز پرس ہوگی۔

۹۸۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْغَادِرَ يَقُوْمُ الْقِيَامَةَ يُنْصَبُ لَهٗ لِوَاءٌ فَيُقَالُ هٰذِهٖ غُدْرَةُ فُلَانٍ ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن دھوکہ دینے والے کے لیے ایک جھنڈا گاڑا جائے گا اور (اس کی طرف اشارہ کر کے) کہا جائے گا یہ اس کا دھوکہ ہے۔

۹۹۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے کی پیشانی میں تا قیامت برکت ہے (یعنی مجاہدین اسلام کے لیے فتح و کامرانی کی بشارت ہے۔

۹۹۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر

www.sirat-e-mustaqeem.com

عُمَرَ اَنَّهٗ رَاٰهُ يَبُوْلُ قَائِمًا۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ انہوں نے کسی شخص کو دیکھا کہ وہ کھڑے کھڑے پیشاب کر رہا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ وَالْبَوْلُ جَالِسًا اَفْضَلُ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کوئی قباحت نہیں مگر افضل یہی ہے کہ پیشاب بیٹھ کر کیا جائے ممکن ہے کسی تکلیف کے باعث کھڑا ہونا پڑ گیا ہو کیونکہ جب بیٹھ کر پیشاب کرنا مشکل ہو تو کھڑے ہو کر کیا جا سکتا ہے۔

۹۹۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ فَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزناد نے اعرج سے خبر دی وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں تجھے چھوڑ دوں تو تم بھی مجھے چھوڑ دیا کرو (یعنی سوالات از خود نہ کیا کرو) کیونکہ پہلی قومیں سوالات کی کثرت اور انبیاء کرام علیہم السلام کی بے ادبی اور گستاخی کے باعث ہلاک ہوئیں پس جس سے میں تمہیں روک دوں اس سے باز رہو۔

۹۹۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ ابْنَ اَبِيْ قُحَافَةَ نَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ قَامَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ نَزَعَهٗ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزناد نے اعرج سے خبر دی وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ ایک یا دو ڈول کھینچ رہے ہیں اور ان میں اس کے باعث کمزوری کے آثار پائے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔

پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ڈول کھینچنے کے لیے کھڑے ہوئے میں نے لوگوں میں ایسا باہمت اور قوی شخص نہیں دیکھا وہ ڈول کھینچتے رہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

یہاں تک کہ لوگوں نے جانوروں کے حوض بھی بھر لئے۔

بَابُ ۴۴۶ - اَلتَّفْسِيْرُ

باب ۴۴۶ تفسیر

۹۹۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْ يَزِيْدَ الْمَخْزُوْمِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الظُّهْرِ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابو یزید مخزومی نے داؤد بن حصین سے روایت کیا کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ "صلوۃ وسطیٰ" سے ظہر کی نماز مراد ہے۔

۹۹۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ رَافِعٍ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اَكْتُبُ مُصْحَفًا لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّيْ فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَقَالَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَالصَّلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمرو بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے قرآن کریم لکھا کرتا تھا، انہوں نے فرمایا جب تم حافظوا علی الصلوت والصلوۃ الوسطیٰ پر پہنچو تو مجھے بتانا، پس جب میں اس آیت پر پہنچا تو عرض کیا، آپ نے فرمایا لکھو، حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطیٰ، والصلوۃ العصر وقوموا للہ قانتین۔

۹۹۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ قَالَ اَمَرَتْنِيْ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا قَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّيْ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے قعقاع بن حکیم سے روایت کیا، انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ غلام ابو یونس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے حکم دیا کہ میں آپ کے لیے قرآن کریم لکھوں۔ نیز فرمایا جب اس آیت حافظوا

www.sirat-e-mustaqeem.com

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى الْوُسْطٰى وَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

علی الصلوات والصلوۃ الوسطیٰ پر پہنچو تو مجھے اطلاع دینا پس جب میں اس آیت پر پہنچا تو آپ نے مجھے لکھوایا والصلوۃ العصر وقوموا للہ قانتین، نیز فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے (یعنی صلوۃ وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے)

۹۹۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ صَيَّادٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ فِي الْبَاقِيَاتِ الصّٰلِحٰتِ قَوْلُ الْعَبْدِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عمارہ بن صیاد نے حضرت سعید بن مسیب سے روایت کیا کہ انہوں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا الباقیات الصالحات سے مراد یہ ہے کہ بندہ کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

۹۹۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ وَسُئِلَ عَنِ الْمُحْصَنَاتِ مِنَ النِّسَآءِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ هُنَّ ذَوَاتُ الْاَزْوَاجِ وَيَرْجِعُ ذٰلِكَ اِلٰى اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الزِّنَا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ ان سے المحصنات من النساء کی تفسیر دریافت کی گئی تو انہوں نے کہا میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ وہ خاوند والی عورتیں ہیں، اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام ٹھہرایا ہے۔

::

۹۹۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَزْمٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِثْلَ مَا رَغِبَتْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں محمد بن ابوبکر بن عمر بن حزم نے خبر دی کہ ان کے والد نے انہیں عمرۃ بنت عبدالرحمٰن سے خبر دی کہ انہیں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے اس امت کو اس آیت وان طائفتان من المومنین ..... سے زیادہ کسی حکم سے روگردانی کرتے نہیں دیکھا "اگر مسلمانوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

قُتِلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْءَ اِلٰى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ۔

کے دو گروہ آپس میں جنگ شروع کر دیں تو تم ان میں صلح کرا دو اگر ان میں سے ایک دوسرے پر سرکشی کرے تو سرکشی کرنے والے گروہ سے لڑائی کرو حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کی طرف لوٹ آئیں۔ اگر وہ لوٹ آئیں تو تم ان کے درمیان صلح کرا دو۔

۱۰۰۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّ الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ قَالَ وَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا قَدْ نُسِخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ بِالَّتِيْ بَعْدَهَا ثُمَّ قَرَاَ وَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَائِكُمْ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں "الزانی لاینکح ۔۔۔۔ یعنی زانی زانیہ سے نکاح کرے اور مشرک مشرکہ سے۔

حضرت یحییٰ بن سعید نے کہا میں نے حضرت سعید بن مسیب سنا ہے وہ فرما رہے تھے کہ یہ آیت اس آیت سے منسوخ ہے جو اس کے بعد ہے پھر انہوں نے پڑھا وانکحوا الایامیٰ منکم والصالحین من عبادکم وامائکم۔ اور تم بیوہ عورتوں سے نکاح کرو اور صالحین غلاموں اور کنیزوں سے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا لَا بَاْسَ بِتَزَوُّجِ الْمُرْاَةِ وَاِنْ كَانَتْ قَدْ فَجَرَتْ وَاِنْ يَتَزَوَّجْهَا مَنْ لَمْ يَفْجُرْ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے، امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے دیگر فقہاء فرماتے ہیں کہ اس عورت سے نکاح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں خواہ فاجرہ ہو اگرچہ آدمی صالح ہو۔

۱۰۰۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

كَانَ يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْ اَنْفُسِكُمْ قَالَ اَنْ يَّقُوْلَ لِلْمَرْاَةِ وَهِيَ فِيْ عِدَّتِهَا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا اِنَّكِ عَلَيَّ كَرِيْمَةٌ وَاِنِّيْ فِيْكِ الرَّاغِبُ وَاَنَّ اللّٰهَ سَائِقٌ اِلَيْكِ رِزْقًا وَّ نَحْوَ ذٰلِكَ مِنَ الْقَوْلِ۔

اس آیت کی تفسیر بیان فرماتے ہو کہا: ولاجناح علیکم ..... جو عورت اپنی خاوند کی وفات کے بعد ایام عدت پورے کر رہی ہو تو اسے کوئی شخص اس طرح کہے کہ تو میرے لیے ایک نعمت ہے۔ مجھے تم سے رغبت و الفت ہے اللہ تعالیٰ تمہیں رزق عطا فرمائے (ایسے ہی کلمات کہے جس میں صریح طور پر نکاح کے الفاظ نہ ہوں) تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۰۰۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دُلُوْكُ الشَّمْسِ مَيْلُهَا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ دلوک شمس سے مراد سورج کا ڈھلنا ہے۔

۱۰۰۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا دَاوُدُ ابْنُ الْحُصَيْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ يَقُوْلُ دُلُوْكُ الشَّمْسِ مَيْلُهَا وَغَسَقِ اللَّيْلِ اِجْتِمَاعُ اللَّيْلِ وَظُلْمَتِهٖ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں داؤد بن حصین نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ وہ فرماتے تھے کہ دلوک الشمس سے سورج کا ڈھلنا مراد ہے اور غسق اللیل سے مراد رات اور تاریکی کا جمع ہونا یعنی (گھپ اندھیری رات)

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ دُلُوْكُهَا غُرُوْبُهَا وَكُلٌّ حَسَنٌ۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ حضرت عبداللہ ابن عمر اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم قول ہے اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان ہے کہ دلوک سے سورج کا غروب ہو جانا مراد ہے (فقہا فرماتے ہیں) کہ یہ سب عمدہ قول ہیں۔

۱۰۰۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان فرمائی

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْمَا خَلَا مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قَالَ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلَى الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ ۔ قَالَ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالُوْا فَاِنَّهٗ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ شِئْتُ ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا الْحَدِيْثُ

کہ بیشک انہیں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوسری امتوں کے مقابلہ میں تمہاری زندگی کی مدت اس قدر ہے جیسے عصر اور غروب آفتاب کا درمیانی وقفہ ہوتا ہے۔ تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسے ہے جیسے کسی نے مزدور کو کام پر لگایا اور کہا کہ کون ہے جو میرے لیے دوپہر تک ایک قیراط کے بدلے یہ کام کرے یہود نے کام کیا پھر اس نے کہا کون ہے جو ایک قیراط کے بدلے عصر تک کام کرے؟ نصاریٰ نے ایک قیراط کے بدلے عصر تک کام کیا پھر اس شخص نے کہا دو دو قیراط کے بدلے نماز عصر سے مغرب تک کون ہے جو میرا کام سرانجام دے؟

(اس پر حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا) سن لو! وہ لوگ تمہیں ہو جو نماز عصر سے مغرب تک دو قیراط کے بدلے کام کرتے ہو!

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس بات پر یہودی بگڑ گئے اور کہنے لگے ہم نے زیادہ کام سرانجام دیا مگر مزدوری کم ملی۔ اس شخص نے کہا کیا میں نے تمہارے حق میں کسی قسم کی کمی کی ہے؟ یہود و نصاریٰ نے جواب دیا نہیں اس نے کہا یہ میری طرف سے احسان ہے جس سے چاہوں احسان کروں!

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ تَاْخِيْرَ الْعَصْرِ اَفْضَلُ مِنْ تَعْجِيْلِهَا اَلَا تَرٰى اَنَّهٗ جَعَلَ مَا بَيْنَ الظُّهْرِ اِلَى الْعَصْرِ اَكْثَرَ مِمَّا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى الْمَغْرِبِ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَنْ عَجَّلَ الْعَصْرَ كَانَ مَا بَيْنَ الظُّهْرِ اِلَى الْعَصْرِ اَقَلَّ مِمَّا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى الْمَغْرِبِ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى تَاْخِيْرِ الْعَصْرِ وَتَاْخِيْرُ الْعَصْرِ اَفْضَلُ مِنْ تَعْجِيْلِهَا مَادَامَتِ الشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ لَمْ تُخَالِطْهَا صُفْرَةٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَجْمَعِيْنَ۔

اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نماز عصر کا تاخیر سے پڑھنا جلد پڑھنے سے افضل ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ظہر اور عصر کے درمیان جو وقفہ ہے وہ عصر اور مغرب کے درمیانی وقفہ سے زیادہ ہے۔

لہٰذا یہ حدیث اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ نماز عصر تاخیر سے پڑھنا جلد پڑھنے سے بہتر ہے جب تک سورج سفید اور صاف رہے اور اس میں زردی پیدا نہ ہو چکی ہو۔

امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ اور ہمارے دیگر فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہی قول ہے۔

تمت بالخير بمنه وكرمه تعالى وبفضل حبيبه الاعلى صلى الله تعالى عليه وعلى اله وصحبه وبارك وسلم

۱۲ ربیع الاول ۱۴۱۴ھ
جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

محتاج دعا ——— : محمد منشا تابش قصوری مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
خطیب جامع ظفریہ مرید کے ضلع شیخوپورہ (پاکستان)

www.sirat-e-mustaqeem.com

انوارِ امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محمد منشا تابش قصوری

فرید بک سٹال، اُردو بازار، لاہور

www.sirat-e-mustaqeem.com

انتسابِ جمیل

ملّتِ اسلامیہ کی نامور روحانی شخصیت، تحریکِ مجددیّت کے بین الاقوامی مبلّغ، شیخ المشائخ حضرت الحاج صاحبزادہ میاں **جمیل احمد صاحب** نقشبندی مجددی شرقپوری مدظلہٗ، زیبِ سجادہ آستانہ عالیہ حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحب، برادرِ گرامی شیرِ ربّانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمہما اللہ تعالیٰ کے

نام

جنہوں نے قلم کی اہمیت کو پہچانا اور پھر اس کا حق ادا کرنے کی طرح ڈالتے ہوئے "ماہنامہ نورِ اسلام" کے درج ذیل تاریخی نمبر شائع فرما کر اہلِ علم و دانش اور قوم پر عظیم احسان فرمایا،

شیرِ ربانی نمبر　　امامِ اعظم نمبر　　صدیق اکبر نمبر

اولیاءِ نقشبند نمبر ۲ جلد، حضرت مجدد الف ثانی نمبر ۳ جلد ——— نیز زیرِ نظر ترتیب میں امامِ اعظم نمبر سے استفادہ کیا گیا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ علیہ التحیۃ والثناء ایسی روحانی و علمی شخصیات کا سایہ عالمِ اسلام پر قائم رکھے جن کے دم قدم سے سُنیّت کی بہار ہے۔

محتاجِ دعا
محمد منشا تابش قصوری
۱۴ر اگست سنہ ۱۹۸۹ء
پیر ۱۱ر محرم الحرام سنہ ۱۴۱۰ھ

www.sirat-e-mustaqeem.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام الائمہ، سراج الامتہ، رئیس الفقہاء والمجتہدین، سید الاولیاء والمحدثین پیشوائے اصفیاء، مُبَشَّرِ مصطفیٰ، دعائ مرتضیٰ، القصہ نبوت وصحابیت کے بعد انسان میں جس قدر فضائل ومحاسن پائے جاسکتے ہیں آپ ان تمام اوصاف کے جامع ورہنما تھے۔ ولادت ۸۰ھ کوفہ وصال ۱۵۰ھ بغداد۔

نام ونسب

نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان بن ثابت بن یزدگرد بن شہریار بن پرویز بن نوشیروان عادل بادشاہ شرح تحفہ نصائح میں مولانا محمد گلہوی تحریر فرماتے ہیں "ونوشیروان از فرزاندان حضرت اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ است بناءً علیہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر جاکر آپ کی خاندانی نسبت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مل جاتی ہے جو اس اعتبار سے آپ کی عظمت ورفعت پر دلالت کرتی ہے۔

دعائے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت اسماعیل بن حماد بن امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ آپ کے دادا نعمان بن مرزبان کے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑے عمدہ مراسم تھے، ایک مرتبہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خدمت میں فالودہ پیش کیا جسے آپ نے بے حد پسند فرمایا جب ثابت پیدا ہوئے تو نعمان بن مرزبان آپ کے پاس لائے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ثابت اور ان کی اولاد کے لیے دعا فرمائی۔

حضرت اسماعیل بن حماد کہتے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے توقع ہے کہ وہ دعا ہمارے حق میں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی ہے۔

ابو حنیفہ

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمہ اللہ تعالیٰ آپ کی کنیت کے سلسلہ میں ایک عجیب واقعہ درج فرماتے ہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

کہ ایک مرتبہ چند عورتوں نے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ جب مرد کو چار نکاح کرنے کی اجازت ہے تو پھر عورت کو کم از کم دو شوہر رکھنے کی اجازت کیوں نہیں؟

آپ نے فرمایا، اس سوال کا جواب کسی اور وقت پر دوں گا، اسی اثناء میں گھر تشریف لائے آپ کی صاحبزادی جس کا نام حنیفہ تھا اس نے آپ کو متفکر دیکھا تو سبب پوچھا، آپ نے عورتوں کے سوال کرنے کی بابت بتایا اور کہا کہ فی الحال اس کے جواب سے قاصر ہوں۔ صاحبزادی نے عرض کیا اگر آپ اپنے نام کے ساتھ میرے نام کو بھی شامل فرمالیں تو میں ان عورتوں کو جواب دے سکتی ہوں۔ آپ نے وعدہ فرمایا، دوسرے دن عورتوں کو بلایا گیا، صاحبزادی نے ہر ایک کو ایک ایک پیالی دی اور کہا کہ ہر ایک اپنی اپنی پیالی میں اپنا اپنا دودھ ڈال دے، انہوں نے عمل کیا۔ صاحبزادی نے ایک بڑے پیالے میں ہر ایک کا دودھ ڈال دیا اور کہا اس پیالے سے اپنا اپنا دودھ الگ کرو! اس بات پر عورتوں نے کہا یہ تو ناممکن ہے۔

صاحبزادی نے کہا جب دو شوہروں کی شرکت سے تمہاری اولاد ہو گی تو تم کیسے بتا سکو گی کہ یہ اولاد کس شوہر سے ہے، اس جواب پر وہ عورتیں حیران رہ گئیں اور امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ نے اسی دن سے اپنی کنیت ابو حنیفہ اختیار کی جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے نام سے بھی زیادہ شہرت عطاء فرمائی۔

بعض محققین نے آپ کی کُنیّت ابو حنیفہ کے معنوی مفہوم لیے ہیں، کسی نے لکھا ہے اس سے مراد "صاحب ملّت حنیفہ" اور اس کا مطلب ہے "ادیان باطلہ سے اعراض کر کے دینِ حق کو اختیار کرنے والا" اسی معنی سے یہ کنیت اختیار کی، ورنہ حنیفہ نام کی آپ کی کوئی صاحبزادی نہیں تھی (واللہ تعالیٰ اعلم)

بشارت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قرآن کریم میں بشارتوں کا ایک کا وسیع سلسلہ موجود ہے بیداری اور خواب ہر دو حالتوں میں اولوالعزم صاحب مرتبت شخصیات کی آمد اور ظہور کی بشارتیں، فتح و نصرت کی خبریں اور پیشگوئیاں، مستقبل کے احوال کی نشاندہی اور ان پر نتائج کا مرتب ہونا آیات سے روزِ روشن کی طرح واضح ہے بعینہٖ سید عالم نبیٔ مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث سے امت محمدیہ کی بعض جلیل القدر ہستیوں کے بارے بے شمار اشارات بشارات کی صورت میں پائے جاتے ہیں جن میں سے سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات ستودہ صفات سے متعلق بھی متعدد بشارتیں متحقق ہیں۔ اُن میں سے چند ایک ملاحظہ ہوں:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اسی مجلس میں سورۂ جمعہ نازل ہوئی جب آپ نے اس سورۃ کی آیت وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ، تلاوت فرمائی تو حاضرین میں سے کسی نے پوچھا: حضور یہ دوسرے کون ہیں؟ جو ابھی تک ہم سے نہیں ملے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

حضور نے سکوت فرمایا! جب بار بار سوال کیا گیا تو آپ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے پر دستِ اقدس رکھ کر فرمایا: لوکان الایمان عند الثریا لنالہ رجال من ھولاء، اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہو گا تو اس کے قوم کے لوگ اس کو ضرور تلاش کر لیں گے۔

علامہ ابن حجر، ہیتمی مکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بعض شاگردوں کے حوالہ سے درج کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہمارے استاذ یقین کے ساتھ کہتے تھے کہ اس حدیث کے اولین مصداق صرف امامِ اعظم ہیں کیونکہ امامِ اعظم کے زمانہ میں اہلِ فارس میں سے کوئی شخص بھی آپ کے علمی مقام کو نہ پا سکا۔ بلکہ آپ کا مقام تو الگ رہا آپ کے تلامذہ کے مقام و مراتب کو بھی آپ کے معاصرین میں سے کوئی شخص حاصل نہ کر پایا۔

امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس بشارت کے مصداق ہیں اس کی تائید امام الاولیاء عارف کامل قطبِ زمانہ حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویری رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کشف المحجوب میں بیان کردہ حکایت سے بھی ہوتی ہے کہ "حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں آپ کو کہاں تلاش کروں: فرمایا! عند علم ابی حنیفہ، کے نزدیک! اس روائت سے تو یہ بھی مترشح ہے کہ ابو حنیفہ کنیت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عطا فرمودہ ہے جیسا کہ بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے حضور کے ارشاد کو کنیت کے طور پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے استعمال کیا اور آج اسی سے معروف ہیں، جیسے ابو ہریرہ، ابو تراب وغیرہا۔

شارح تحفہ نصائح تحریر کرتے ہیں کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا" سیاتی من بعدی رجل یحیی السُنّۃ ویمیت البدعۃ وھو نعمان بن ثابت، میرے بعد عنقریب ایک ایسا آدمی آئے گا جو سنّت کو زندہ اور بدعت کو ختم کرے گا اور وہ نعمان بن ثابت ہے۔

نیز ارشاد ہے" سیاتی من بعدی رجل یعرف ویکنی بابی حنیفہ وھو سراج امّتی: عنقریب میرے بعد ایک ایسا آدمی آئے گا جو ابو حنیفہ کی کنیت سے معروف ہو گا اور وہ میری امت کا آفتاب ہے

تعلیم

حضرت سیدنا امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابتدائی ضروری تعلیم کے بعد تجارت کو اپنا مقصدِ حیات بنایا مگر زہد و تقویٰ کو ہاتھ سے جانے نہ دیا پھر آپ گوشہ نشینی کی راہ پر گامزن ہوئے تو خواب میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو حنیفہ! اللہ تعالیٰ نے تیری تخلیق میری سنّت کے اظہار کے لیے فرمائی ہے لہٰذا دنیا سے کنارہ کشی مت اختیار کرو۔

حضرت فرید الدین عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ دنیا سے کنارہ کش ہو کر عبادت و ریاضت

www.sirat-e-mustaqeem.com

میں مشغول ہوئے تو ایک دن خواب دیکھا کہ حضور پُرنور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار اقدس کو کھود رہے ہیں، ..... بیدار ہوئے تو پریشان تھے، تعبیر دریافت کی تو مُعبّر نے کہا یہ خواب بہت مبارک ہے تجھے احادیث صحیحہ کی معرفت تامہ حاصل ہو گی اور غیر صحیح احادیث کو الگ کر دے گا۔ ادھر امام شعبی نے آپ کو حصول علم کی ترغیب دی، تو ہمہ تن اسی میں مشغول ہوئے۔ چونکہ فکرِ معاش سے بے نیاز تھے اس لیے بڑی دلجمعی اور اطمینان قلبی سے تمام علوم و فنون حاصل کیے آپ نے چار ہزار اساتذہ سے استفادہ کیا اور فقہ کو مدون کر کے امام اعظم کے لقب سے شہرت دوام پائی۔

یوں تو آپ کو تمام شیوخ و اساتذہ سے محبت تھی مگر حضرت حماد بن ابی سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بے پناہ مودت تھی، دس۱۰ برس تک ان کی خدمت میں رہے اور ان کے تلامذہ میں سے آپ کے سوا کسی کو سامنے بیٹھنے کی تاب نہ تھی اور انہیں آپ کی ذہانت و فطانت اور قابلیت پر اتنا اعتماد تھا کہ ایک موقع پر وہ آپ کو اپنی جگہ بٹھا کر باہر گئے، آپ لوگوں کے سوالوں کا جواب دیتے رہے، ایسے مسائل بھی سامنے آئے جو آپ نے استاذ صاحب سے نہیں سنے تھے۔

جب حضرت حماد واپس تشریف لائے تو آپ نے ساٹھ۶۰ مسائل مع جواب آپ کی خدمت میں پیش کیے استاذ صاحب نے چالیس۴۰ سے اتفاق کیا اور بیس۲۰ سے اختلاف جب یہ کیفیت دیکھی تو آپ نے قسم کھائی کہ ساری زندگی استاذ کی خدمت میں حاضر رہوں گا، چنانچہ حضرت حماد کے وصال تک ساتھ رہے، جو آپ کی حاضری سے لے کر اب تک کل اٹھارہ۱۸ سال کا عرصہ بنتا ہے۔

یہ محبت یکطرفہ نہیں تھی بلکہ آپ کے استاذ حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی اپنے اس جوہر قابل حضرت امام اعظم سے نہایت درجہ الفت تھی۔ چنانچہ حضرت حماد کے صاحبزادے اسماعیل کا بیان ہے کہ ایک بار والد ماجد سفر پر گئے، کچھ دن باہر رہ کر واپس آئے تو میں نے عرض کیا! ابا جان! آپ کو سب سے زیادہ کس کے دیکھنے کا شوق ہے کہا! حضرت ابو حنیفہ کو! بیٹے کا گمان تھا والد ماجد میرا نام لیں گے مگر والد ماجد نے مزید فرمایا، اگر یہ ہو سکتا کہ میں کبھی نگاہ ان کے چہرہ سے نہ اٹھاؤں تو یہی کرتا ؎

چہ حسنت آنکہ دریک دم رُخت راصد نظر بینم
ہنوزم آرزو باشد کہ یک بارِ دگر بینم

شرفِ تابعیت

صحابیت کے بعد تابعیت سے بڑھ کر کوئی مقام و مرتبہ نہیں اور یہ شرف اعلیٰ ائمہ مجتہدین میں صرف آپ کو حاصل تھا، تابعی اس خوش نصیب انسان کو کہتے ہیں جس نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو دولتِ ایمانی

www.sirat-e-mustaqeem.com

کے ساتھ دیکھا ہو اور اس بات پر سب نے اتفاق کیا ہے کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا ہے اور ان سے ملاقات ثابت ہے، کیونکہ امام اعظم کی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے بعد بارہ سال سے زیادہ عرصہ تک زندہ رہے۔

حدائق حنیفہ میں ہے کہ آپ بیس صحابہ سے زیادہ کے زمانہ میں پیدا ہوئے، کئی ایک کی زیارت کی اور بعض سے حدیث کو سماعت کیا۔ امام قسطلانی شافعی علیہ الرحمۃ نے امام اعظم کو تابعین کے زمرہ میں ذکر کیا ہے، تعلیق الممجد میں منقول ہے کہ فتاوی شیخ الاسلام ابن حجر میں لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے ایک جماعت صحابہ کو پایا جو کوفہ میں تھی پس بلاشبہ آپ طبقۂ تابعین میں سے ہیں۔

حضرت امام عسقلانی شارح بخاری نے کہا کہ تحقیق ابوحنیفہ نے ایک جماعت صحابہ کو پایا جو کوفہ میں تھی، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح سفر السعادۃ میں فیصلہ کن انداز میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ واقع میں یہ بات عقل سے بہت بعید ہے کہ امام کے زمانے میں اصحاب رسول اللہ موجود ہوں اور آپ ان کی ملاقات کا قصد نہ کریں حالانکہ اصحاب کا موجود ہونا اور امام کا ان شہروں میں جانا جہاں اصحاب تھے ثابت ہے اور امام کی زندگی سے بیش سال کی مدت اصحاب کے زمانہ میں گزری کیونکہ ستو برس کے آخر تک صحابہ کا وجود ثابت ہے پس اصحاب ابوحنیفہ کا قول حق ہے جو کہتے ہیں کہ امام نے ایک جماعت صحابہ کو پایا۔

یہ بات عقل سلیم کبھی باور نہیں کرے گی کہ آپ نے صحابہ کا زمانہ پایا ہو اور ملاقات و زیارت کی خواہش پیدا نہ ہوئی ہو جب کہ مخبر صادق کا ارشاد ہے طوبیٰ لمن رانی ولمن رای من رأنی۔ اس پر طرہ یہ کہ اپنے شہر ہی میں صحابہ موجود ہوں اور پھر بے اعتنائی کریں، کہ اتنے عرصہ میں ایک مرتبہ بھی ان کی خدمت میں مشرف نہ ہوں، نیز آپ کے والد ماجد بھی خدمت صحابہ میں نہ لے گئے ہوں، حالانکہ علاوہ نعمت تابعیت کے، قرن اوّل سے آج تک لوگوں کا دستور ہے کہ اپنی اولاد کو دعائے برکت کے لیے صلحاء کے پاس ضرور لے جایا کرتے ہیں، جیسا کہ امام اعظم کے والد ماجد ثابت کو ان کے باپ دعائے برکت کے لیے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لے گئے تھے، لہٰذا یہ بات روز روشن کی طرح عیان ہو رہی ہے کہ امام کو رویت صحابہ کے باعث تابعیت کا شرف نصیب تھا، حاسد اور متعصب یا جاہل کے سوا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

آپ کی آٹھ صحابہ کرام سے ملاقات متحقق ہے جن میں سے بعض کے اسماء گرامی درج کیے جاتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مؤخر الذکر مکہ مکرمہ میں قیام پذیر تھے جن کا وصال ۱۱۰ھ میں ہوا جبکہ امام ابوحنیفہ نے اپنے والد ماجد کے ہمراہ پہلا حج ۸۶ھ میں کیا، چونکہ یہ بات

www.sirat-e-mustaqeem.com

تواتر سے ثابت ہے کہ آپ نے اپنی زندگی میں پچپن ۵۵ حج کیے تو یقیناً حضرت ابوالطفیل کی حیات مبارکہ میں چودہ پندرہ بار حج و زیارت کے لیے آنا ہوا، تو بلاشبہ ان کی خدمت میں متعدد بار حاضری کا شرف نصیب ہوا۔

عبادت و ریاضت

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جب میں کوفہ پہنچا تو اہل کوفہ سے دریافت کیا یہاں سب سے زیادہ پارسا کون ہے، لوگوں نے کہا ابوحنیفہ انہیں کا قول ہے کہ ما رایت احداً اورع من ابی حنیفہ میں نے ابوحنیفہ سے زیادہ کوئی پارسا نہیں دیکھا۔

حضرت سفیان بن عینیہ کا قول ہے کہ ہمارے زمانہ میں کوئی آدمی مکہ مکرمہ میں ابوحنیفہ سے زیادہ نماز پڑھنے والا نہیں آیا۔

ابومطیع کا بیان ہے کہ میں قیام مکہ مکرمہ میں، رات کی جس گھڑی میں بھی طواف کو گیا حضرت ابوحنیفہ اور حضرت سفیان ثوری کو طواف میں مصروف پایا۔

شب بیداری و قرآن خوانی

حضرت یحییٰ بن ایوب زاہد کا قول ہے کہ کان ابوحنیفہ لا ینام اللیل، حضرت عمرد کا بیان ہے کہ ابوحنیفہ رات کی نماز میں ایک رکعت میں مکمل قرآن ختم کر دیتے تھے اور ان کی گریہ زاری سے پڑوسیوں کو رحم آتا تھا، انہیں کا قول ہے کہ جہاں امام اعظم کا وصال ہوا اس جگہ پر آپ نے سات ہزار قرآن کریم ختم کیے تھے۔

حضرت مسعر بن کدام کا قول ہے کہ میں ایک رات مسجد میں داخل ہوا تو کسی کے قرآن مجید پڑھنے کی آواز سنائی دی، جس کی شیرینی دل میں اثر کر گئی، جب ایک منزل ختم ہوئی تو مجھے خیال ہوا، اب رکوع کریں گے، مگر انہوں نے ایک تہائی پڑھا، اسی طرح پڑھتے رہے حتیٰ کہ ایک ہی رکعت میں قرآن کریم ختم فرمالیا، میں نے جب قریب جاکر دیکھا تو وہ ابوحنیفہ تھے۔

خوف خدا

یزید بن الکمیت وکان من خیار الناس، جو برگزیدہ لوگوں میں سے تھے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوحنیفہ کے دل میں اللہ تعالیٰ کا شدید خوف تھا، ایک رات امام نے عشاء کی نماز میں سورۂ اذا زلزلت پڑھی، ابوحنیفہ جماعت میں تھے، جب نماز ختم کر کے آدمی چلے گئے تو میں نے دیکھا ابوحنیفہ فکر میں غرق ہیں، تنفس جاری ہے، میں نے دل میں کہا۔ چپکے سے چلا جاؤں تاکہ ان کے شغل میں خلل نہ آئے چنانچہ میں قندیل روشن چھوڑ کر چلا آیا۔ اس میں تیل کم تھا، طلوع فجر کے وقت جب میں پھر آیا تو دیکھا ابوحنیفہ اپنی ڈاڑھی پکڑے کھڑے ہیں اور کہہ رہے ہیں۔ اے ذرہ بھر نیکی کا اچھا بدلہ دینے والے اور اے ذرہ بھر برائی کا بدلہ دینے والے اپنے بندہ نعمان کو آگ سے اور اس

www.sirat-e-mustaqeem.com

کے عذاب سے بچائیو اور اپنی رحمت کی فضا میں داخل کیجیو۔ میں نے اذان دی اگر دیکھا تو قندیل روشن تھی اور وہ کھڑے تھے مجھے دیکھ کر فرمایا قندیل لینا چاہتے ہو۔ میں نے کہا صبح کی آذان دے چکا ہوں۔ آپ نے کہا جو دیکھا ہے اس کو چھپانا یہ کہہ کر صبح کی سنتیں پڑھیں اور بیٹھ گئے میں نے تکبیر کہی تو جماعت میں شریک ہوئے ہمارے ساتھ صبح کی نماز اول شب کے وضو سے پڑھی۔

حُسنِ سلوک

حضرت قیس بن ربیع کا بیان ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پرہیزگار، فقیہ اور محسود خلائق تھے ان کے ہاں جو بھی کوئی حاجت مند جاتا اس کے ساتھ بہت عمدہ سلوک کرتے، بھائیوں کے ساتھ بکثرت احسان فرماتے۔ مالِ تجارت بغداد بھیجتے، اس کی قیمت کا مال کوفہ منگواتے، سالانہ منافع جمع کر کے شیوخ، محدثین کے لیے ضرورت کی چیزیں خریدتے، خوراک، لباس، غرضیکہ جملہ ضروریات کا انتظام کرتے اور جو روپیہ بچتا وہ نقد جملہ سامان کے ساتھ یہ کہہ کر ان کی خدمت میں بھیجتے کہ "انفقوا علی حوائجکم ولا تحمدوا الا اللہ فانی ما اعطیکم من مالی شیئاً ولکن من فضل اللہ علی فیکم وھذا ارباح بضائعکم" اس سے اپنی ضرورتیں پوری کرو اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی تعریف نہ کرو، اس لیے کہ میں نے اپنے مال میں سے تمہیں کچھ نہیں دیا، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو تمہاری وجہ سے مجھ پر ہوا، یہ تمہاری قسمت کا نفع ہے، یہ وہ فیض ہے جو اللہ تعالیٰ میرے ہاتھوں تمہیں پہنچاتا ہے اور یہ ظاہر بات ہے کہ جو اللہ تعالیٰ بخشے اس میں دوسرے کی قوت کا کیا دخل ہو سکتا ہے"۔

حضرت امام ابو یوسف کا بیان ہے کہ آپ ہر سائل کی حاجت پوری فرماتے تھے اور درباری عطیات سے ہمیشہ بچتے رہے، خلیفہ منصور نے انہیں مختلف اوقات میں تیس ہزار درہم دیے، انکار میں برہمی کا اندیشہ تھا، آپ نے فرمایا امیر المؤمنین میں بغداد میں غریب الوطن ہوں، اجازت دیجیے کہ خزانہ شاہی میں یہ رقم میرے نام سے جمع ہوتی رہے۔ منصور نے منظور کیا، وفات تک یہ رقم خزانے میں رہی، بعد وفات جب منصور نے یہ حال سنا اور یہ بھی سنا کہ امام صاحب کی حفاظت میں لوگوں کے پچاس ہزار درہم امانت کے تھے جو بعد وفات بجنسہ واپس دیئے گئے تو اس نے کہا ابوحنیفہ میرے ساتھ چال چل گئے۔

آپ کی امانت داری بھی مسلّم تھی، حضرت وکیع کا قول ہے کہ "کان واللہ ابوحنیفۃ عظیم الامانۃ وکان فی قلبہ جلیلا وکبیرا" خدا کی قسم ابوحنیفہ بڑے امین تھے، اللہ تعالیٰ کی جلالت و کبریائی ان کے دل میں بھری ہوئی تھی، جب وہ اپنے بال بچوں کے کپڑے بناتے تو قیمت کے برابر صدقہ کر دیتے اور جب وہ خود دنیا کپڑا پہنتے تو اس کی قیمت کے برابر علماء مشائخ عظام کے لیے لباس تیار کراتے، جب کھانا سامنے آتا اول اپنی خوراک کی مقدار سے دونا نکال کر کسی محتاج کو دے دیتے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

معاملات میں صفائی و ایمانداری اس واقعہ سے معلوم ہو رہی ہے کہ ایک بار کپڑے کے تھانوں میں سے ایک تھان میں نقص تھا اپنے شریک حفص کو ہدایت کی کہ جب یہ تھان بیچو تو اس کا عیب جتا دینا۔ وہ بھول گئے سارے تھان بک گئے یہ بھی یاد نہ رہا کہ عیب والا تھان کس کے ہاتھ فروخت کیا، جب امام صاحب کو معلوم ہوا تو سارے تھانوں کی قیمت خیرات کر دی۔

اوصافِ کمالیہ

حضرت عبداللہ بن مبارک نے حضرت سفیان ثوری سے کہا اے ابو عبداللہ! حضرت ابو حنیفہ غیبت سے کس قدر دور بھاگتے ہیں۔ میں نے کبھی ان کو کسی کی غیبت کرتے نہیں سنا! واللہ ابو حنیفہ کی عقل اس سے بڑھ کر ہے کہ وہ اپنی نیکیوں پر ایسی بلا مسلط کریں جو ان کو تباہ کر دے۔

حضرت علی بن عاصم کا بیان ہے کہ اگر ابو حنیفہ کی عقل روئے زمین کے آدھے آدمیوں کی عقل سے تولی جائے تو اس کا پلہ بھاری ہوگا۔

حضرت خارجہ بن مصعب نے ایک موقع پر امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر کے سلسلہ میں کہا میں نے ایک ہزار علماء دیکھے ان میں تین چار عاقل پائے ان میں سے ایک ابو حنیفہ ہیں۔

یزید بن ہارون قول ہے کہ میں نے بہت سے آدمی دیکھے مگر کسی کو ابو حنیفہ سے زیادہ عاقل زیادہ فاضل اور زیادہ پارسا نہیں پایا۔

محمد بن عبداللہ انصاری کا بیان ہے کہ ابو حنیفہ کی عقل ان کے کلام، ارادہ اور نقل و حرکت سے عیاں ہوتی تھی کان ابو حنیفہ یتبین عقلہ من منطقہ ومشیتہ ومدخلہ ومخرجہ۔

ایک بار حضرت امام اعظم خلیفہ منصور کے پاس گئے آپ کے مخالف حاجب ربیع نے کہا ابو حنیفہ حاضر ہیں جو خلیفہ کے دادا عبداللہ بن عباس کی مخالفت کرتے تھے ان کا قول تھا کہ قسم کھا کر انسان اگر ایک دو دن کے بعد استثناء کر دے تو جائز ہے، یہ کہتے ہیں کہ نہیں، وہی استثناء جائز ہوگا جو قسم کے ساتھ ساتھ کیا جائے امام اعظم نے فرمایا امیر المومنین! ربیع کا خیال فاسد یہ ہے کہ آپ کی فوج پر آپ کی بیعت کی پابندی نہیں، اس لیے کہ وہ آپ کے سامنے عہد کرتے ہیں اور گھر جا کر استثناء کر لیتے ہیں لہذا بیعت کا حلف باطل ہو جاتا ہے، منصور یہ سن کر ہنس پڑا اور کہا ربیع! ابو حنیفہ کے منہ مت لگ، باہر نکل کر ربیع نے شکایت کی کہ تم نے تو میرا خون ہی بہا دیا تھا۔

امام اعظم نے کہا تم نے میرے قتل کا سامان کیا تھا میں نے تمہیں بھی بچایا اور اپنی بھی جان بچائی۔

حضرت عبداللہ بن مبارک کا بیان ہے کہ حضرت حسن بن عمارہ کو میں نے امام ابو حنیفہ کی رکاب تھامے یہ کہتے ہوئے سنا۔ واللہ! ہم نے کوئی انسان نہیں دیکھا جو فقہ میں آپ سے زیادہ بالغ النظر ہو، زیادہ صابر ہو یا

www.sirat-e-mustaqeem.com

زیادہ حاضر جواب ہو۔ آپ اپنے وقت کے مسلم پیشوا ہیں اور جو آپ پر معترض ہیں وہ حاسد ہیں۔

حضرت زائدہ کہتے ہیں کہ ایک رات میں نے ابو حنیفہ کے ساتھ عشاء کی نماز مسجد میں پڑھی، آدمی نماز پڑھ کر چلے گئے آپ کو معلوم نہ ہوا کہ میں مسجد میں ہوں، حالانکہ تنہائی میں میں ایک مسئلہ ان سے پوچھنا چاہتا تھا، آپ کھڑے ہو کر نوافل میں قرآن پڑھنے لگے میں انتظار میں سنتا رہا کہ فارغ ہوں تو مسئلہ پوچھوں، آپ پڑھتے پڑھتے جب اس آیت پر پہنچے: فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ۔

تو اس آیت کو بار بار دہرانے لگے اور اسی آیت کی تکرار میں صبح ہو گئی یہاں تک کہ مؤذن نے فجر کی اذان دے دی۔

زیارت حبیب و خلیل

کشف المحجوب میں حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمہ اللہ تعالیٰ رقم فرماتے ہیں کہ:

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب حضرت نوفل بن حیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات پائی تو میں نے خواب دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور مخلوقات حساب و کتاب کے مقام پر حاضر ہے۔

حضور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتا ہوں کہ حوضِ کوثر پر جلوہ افروز ہیں اور آپ کے بائیں جانب بہت سے مشائخ حاضر ہیں ایک معمر بزرگ کو دیکھا جو بہت خوبصورت ہیں۔ آپ کے بال بکھرے ہوئے ہیں اور وہ اپنا رخسار حضور کے رخ اقدس پر رکھے ہوئے ہیں اور ان کے ساتھ ہی حضرت نوفل بن حیان کھڑے ہیں، انہوں نے جیسے ہی مجھے دیکھا، میری طرف آئے اور سلام فرمایا، میں نے ان سے پانی طلب کیا تو انہوں نے کہا ساقی کوثر سے اجازت لے لوں۔ معاً نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگلی سے اشارہ فرما کر پانی دینے کا حکم دیا، میں نے پانی پیا اور جو میرے ساتھی تھے انہیں پلایا، مگر وہ پیالہ جس سے پانی ملا تھا بدستور بھرا رہا، کچھ کم نہ ہوا۔

میں نے حضرت نوفل سے پوچھا یہ سفید بالوں والے بزرگ جو حضور کے دائیں جانب کھڑے ہیں کون ہیں؟ فرمایا! یہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور بائیں جانب جو کھڑے ہیں وہ صدیق اکبر خلیفہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اسی طرح میں پوچھتا رہا اور اپنی انگلیوں پر گنتا رہا حتیٰ کہ سولہ بزرگوں کو میں نے گنا جب بیدار ہوا تو سولہ عدد پر میری انگلی میں گرہ کے نشان تھے۔

نگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا، یا رسول اللہ، این اطلبک قال عند علم ابی حنیفۃ: میں حضور کو کہاں تلاش کروں؟ فرمایا ابو حنیفہ کے علم کے پاس۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کا خواب

اولیاء حضرت داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ "میں ایک بار شام میں حضرت بلال مؤذنِ رسول اکرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سرہانے سو رہا تھا کہ اپنے آپ کو مکہ مکرمہ میں پایا، اسی خواب میں میں نے دیکھا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باب نبی شیبہ سے تشریف لا رہے ہیں اور ایک بزرگ معمر کو اپنے پہلو میں اس طرح لے رکھا ہے جیسے بچوں کو شفقت سے لیتے ہیں۔

میں فرطِ محبت سے دوڑا اور حضور کے پائے اقدس کو چومنے لگا اور میں اس تعجب میں تھا کہ یہ معمر شخص حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اتنے محبوب کیوں ہیں، معاً حضور میرے تعجب کو نورِ نبوت سے بھانپ گئے، مجھے فرمانے لگے یہ تیرا اور تیرے شہر کے لوگوں کا امام ہے، یعنی ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

مجھے اس خواب کے بعد اس ہستیٔ پاک کے ساتھ قوی اُمید ہے اور میرے شہر والے بھی بالخصوص امیدوار ہیں، اس خواب سے میرا یہ بھی خیال صحیح ہو گیا کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہی پاک ہستیوں میں سے تھے جو اوصاف طبع سے فانی اور احکام شرع کے ساتھ باقی و قائم ہیں اس لیے کہ انہیں چلانے والے حضور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ اگر آپ خود چلتے تو باقی الصفت ہوتے، باقی الصفتہ یا مخطی ہوتا ہے یا مصیب اور جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے قائد ہیں تو فانی الصفتہ ہوئے اور نبی صفتِ بقا سے قائم ہے یہی وجہ کہ پیغمبر سے صدورِ خطا ناممکن ہے اور جو اس ذات کے ساتھ قائم ہے اس سے بھی خطا نہیں ہو سکتی، یہ درحقیقت ایک نہایت لطیف رمز ہے۔

امام المسلمین

تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے جب مدینہ منورہ پہنچے اور آپ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہوتے آپ نے عرض کیا۔

السلام علیک یا سید المرسلین

تو روضۂ انور سے جواب آیا

وعلیک السلام یا امام المسلمین۔

گویند ہر گاہ بطوافِ روضۂ منور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرفتے بگفتے السلام علیک یا رسول اللہ، جواب آمدے وعلیک السلام یا امام المسین۔

کہتے ہیں کہ آپ جب بھی روضۂ منورہ پر حاضری دیتے اور سلام عرض کرتے السلام علیک یا رسول اللہ تو روضۂ انور سے آواز آتی وعلیک السلام یا امام المسلمین اے مسلمانوں کے امام تجھ پر بھی سلام ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قرآن کریم میں ہے :

اذا جاءك الذين يؤمنون بايٰتنا فقل سلام عليكم

(اے میرے حبیب) جب بھی میری آیات پر ایمان رکھنے والے آپ کے دربار میں حاضر ہوں تو آپ انہیں السلام علیکم کہیئے خوش بخت ہیں وہ حضرات جو قرآن کریم پر صحیح ایمان رکھتے ہوتے بارگاہِ رسول کریم میں حاضر ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے سلام کی نعمتِ عظمیٰ سے نوازے جاتے ہیں مگر ان کی فیروز بختی کا کیا کہنا جو اپنے کانوں سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز مبارک سماعت کرتے ہیں اور یہ سعادت بدرجہ اتم حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل تھی۔

بصیرت و فراست

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فتاوی رضویہ جلد اول میں مختلف مقام پر تحریر فرماتے ہیں :

کہ " اولیائے کرام فرماتے ہیں کہ امام اعظم و امام ابو یوسف سرداران اہل کشف و مشاہدہ ہیں، امام شعرانی شافعی اپنے مرشد ارشد حضرت سید علی خواص شافعی سے راوی ہیں کہ امام ابو حنیفہ کے مدارک اتنے دقیق ہیں کہ اکابر اولیاء کشف کے سوا کسی کے علم کی رسائی وہاں تک معلوم نہیں ہوتی، فاضل بریلوی مزید رقم فرماتے ہیں کہ " امام اہلِ مشاہدہ ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ " ماءِ مستعمل نجاست غلیظہ ہے، کیونکہ وہ اسے ان کی گندگیوں سے لتھڑا ہوا دیکھتے تھے، تو انہیں اس حکم کے سوا کیا گنجائش ہوتی، آدمی آنکھوں سے دیکھی بات کیسے رد کر دے، امام عبدالوہاب قدس سرہ میزان الشریعۃ الکبریٰ میں فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ سید علی خواص شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ امام ابو حنیفہ کے مدارک باریک ہیں، قریب ہے کہ ان پر مطلع نہ ہوں مگر اکابر اولیاء اہل مشاہدہ۔

امام اعظم لوگوں کے آبِ وضو کو دیکھتے تو ان کے گناہوں کو بعینہٖ پہچان لیتے جو دہل کر پانی میں گرتے اور جدا جدا جان لیتے کہ یہ دھون گناہ کبیرہ کا ہے یا صغیرہ کا۔ نیز فرمایا ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ جامع مسجد کوفہ کے حوض پر تشریف لے گئے، ایک جوان وضو کر رہا تھا اور اس کا پانی جو ٹپکا، امام ابو حنیفہ کی اس پر نظر پڑی تو فرمایا! بیٹے ماں باپ کو ایذا دینے سے توبہ کر، چنانچہ اس نے اپنے والدین کی ایذا رسانی سے توبہ کر، اس نے کہا میں توبہ کرتا ہوں! ایک شخص کا غسالہ دیکھ کر فرمایا! شراب پینے سے توبہ کرو، وہ تائب ہوا۔

حاضر جوابی

ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں یہ مسئلہ پیش ہوا کہ دینِ مبین اس شخص کے بارے کیا حکم دیتا ہے جو کہتا ہے :

www.sirat-e-mustaqeem.com

خدا کا مجھے ڈر نہیں۔ دوزخ کا کوئی خوف نہیں۔ بہشت سے کوئی توقع نہیں رکھتا۔ یہودیوں اور عیسائیوں کے قول کو سچا جانتا ہوں۔ بغیر ذبح کیے گوشت کھاتا ہوں۔ بلا رکوع وسجود نماز پڑھتا ہوں۔ فتنہ کو دوست رکھتا ہوں۔ جھوٹ سے مجھے محبت ہے۔ حق سے مجھے نفرت ہے۔ کیا وہ شخص مسلمان ہے یا کافر؟

جن علماء کے سامنے یہ استفتاء پیش ہوا انہوں نے ایسے شخص کو کافر قرار دیا اور کہا کہ اس میں کوئی بات مسلمانوں والی نہیں، مگر جب یہی مسئلہ امام اعظم کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے بغور ملاحظہ فرماتے ہی جواب دیا کہ میرے نزدیک ایسا شخص پکا مسلمان ہے اور اس کی ان باتوں سے مراد یہ ہے:

ہمیشہ ظالم کے ظلم کا ڈر ہوتا ہے چونکہ وہ شخص خدا کو ظالم نہیں سمجھتا، عادل سمجھتا ہے اس لیے وہ کہتا ہے کہ مجھے ڈر نہیں۔ دوزخ کو مضر بالذات نہیں سمجھتا اس میں جو تکلیف ہوتی ہے وہ خدا کے حکم سے ہوتی ہے اس لیے وہ کہتا ہے مجھے دوزخ سے کوئی خوف نہیں۔

بہشت چونکہ اپنے طور پر کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ حکم الٰہی کے تابع ہے اس لیے وہ شخص کہتا ہے کہ مجھے بہشت سے کوئی توقع نہیں۔ وہ خدا سے توقع رکھتا ہے۔

یہودیوں کے قول قالت الیھود لیست النصاریٰ علی شیءٍ، یعنی عیسائی کچھ نہیں اور عیسائیوں کے قول قالت النصاریٰ لیست الیھود علی شیءٍ یعنی یہودی کچھ نہیں، ان دونوں کے اقوال کو جو ایک دوسرے کے حق میں کہتے ہیں وہ سچا سمجھتا ہے کہ واقعی وہ دونوں کچھ نہیں۔

بغیر ذبیحہ گوشت کھانے سے اس کی مراد مچھلی کا گوشت ہے۔

بغیر رکوع وسجود نماز پڑھنے سے اس کی مراد نماز جنازہ ہے۔

فتنہ کو دوست رکھنے سے اس کی مراد مال واولاد کو دوست رکھنا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے انما اموالکم واولادکم فتنۃ: تمہارے مال واولاد فتنہ ہیں۔

جھوٹ سے محبت کرنے سے مراد دنیا سے محبت ہے کہ: الدنیا زور دنیا جھوٹی ہے۔

حق سے نفرت کرنے سے مراد موت سے نفرت ہے "جو حق ہے"

بہر حال وہ شخص مسلمان ہے اس میں کفر کی کوئی بات نہیں، سب علماء نے آپ کا یہ فیصلہ پسند فرمایا۔

ایک شخص نے اپنی دو بیٹیوں کا نکاح دوسرے شخص کے دو بیٹوں سے کیا، دوسرے روز دعوت ولیمہ میں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر علماء کرام کو بھی اس نے مدعو کیا، اسی اثناء میں لڑکیوں کا باپ بڑی پریشانی کے عالم میں علماء کی خدمت میں حاضر ہوا کہ ہم لوگ بڑی مصیبت میں پڑ گئے ہیں کہ رات غلطی سے دلہنیں بدل گئیں بڑے کی دلہن چھوٹے کے ہاں اور چھوٹے کی بڑے کے کمرے میں غلطی سے چلی گئی، صبح غلطی کا علم ہوا، فرمائیے اب کیا ہو؟

www.sirat-e-mustaqeem.com

حضرت سفیان نے کہا! کوئی مضائقہ نہیں وطی بالشبہ ہے دونوں بھائیوں پر صحبت کی وجہ سے مہر واجب ہوگیا اور آج دونوں بہنیں اپنے اپنے خاوندوں کے چلی جائیں۔ حضرت امام اعظم خاموش تھے۔ حضرت مسعر نے آپ سے کہا آپ فرمائیے سفیان نے کہا اس کے سوا اور کیا کہیں گے۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! میرے پاس دونوں لڑکوں کو لاؤ۔ چنانچہ دونوں لڑکے لائے گئے۔ آپ نے ہر ایک سے پوچھا۔ رات تم جس عورت کے پاس رہے ہو تم کو پسند ہے، دونوں نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا تم دونوں اپنی اپنی بیویوں کو طلاق دے دو اور جس کے پاس جو عورت سوئی ہے وہ اسی کے ساتھ نکاح کرے۔ چنانچہ اسی جگہ ان دونوں نے اپنی اپنی بیویوں کو طلاق دے دی اور چونکہ اپنی بیوی سے کسی نے بھی صحبت نہیں کی تھی اس لیے عدت تو ان پر واجب ہی نہ تھی، اسی لیے اسی مجلس میں ان کا نکاح بھی ہوگیا۔

وصال

کتاب جامع الاصول میں ہے کہ اگر ہم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب بیان کرنا چاہیں تو دفاتر لکھنے کے باوجود اپنے اصل مقصد تک نہ پہنچ سکیں گے۔ آپ کے حق میں اقوال مختلفہ بیان ہو چکے، جن سے آپ کی جلالتِ قدر اور پاکیزگی ظاہر ہوتی ہے اور آپ کی پاکبازی پر دلالت کرتی ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذکر کو تمام جہان میں منتشر کر دیا ہے اور آپ کے علم سے زمین کو بھر دیا ہے، لوگوں نے آپ کے مذہب پر عمل کرنے اور آپ کے قول و فقہ کی طرف رجوع کرنے کو اپنا معمول بنا لیا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا اس میں کوئی مخفی راز نہ ہوتا اور رضائے الٰہی شامل حال نہ ہوتی تو اہلِ اسلام آپ پر جمع نہ ہوتے اور آپ کی تقلید نہ کرتے نیز آپ کی رائے پر عمل کرنے اور آپ کے مذہب کی پیروی کرنے کے قریب نہ جاتے، آج تک یہ عمل درآمد ہوتا چلا آ رہا ہے، یہ آپ کے صحتِ مذہب اور آپ کے عقیدہ کی صداقت کی دلیل ہے۔

بعہدِ خلیفہ منصور بغداد شریف بحالت قید وصال فرمایا۔ بوقتِ وصال سجدہ میں تھے، وصال کا باعث منصور کی طرف سے عہدہ قضا کو قبول نہ کرنا تھا، خلیفہ نے متعدد بار آپ کو قضا کے منصب پر فائز کرنے کی کوشش کی مگر آپ نے ہر بار اعراض فرمایا حتیٰ کہ اس نے آپ کو قید کر دیا اور روزانہ دس دُرّے سزا دی جاتی۔ یہاں تک کہ آپ کا آب و دانہ بھی بند کر دیا گیا۔ دسویں روز آپ نے نہایت الحاح و زاری سے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا: یا الٰہ العالمین! مجھے اپنی پناہ عطا فرما۔ اس دعا کے بعد آپ پانچویں روز خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

اکثر مؤرخین کا بیان ہے کہ آپ ۲ رشعبان المعظم ۱۵۰ھ کو اس دارِ فانی سے راہیٔ بقا ہوئے آپ کے وصال کی خبر سن کر سارا بغداد امڈ آیا۔ قید خانے سے باہر تشریف لائے تو قاضی حسن بن عمارہ نے غسل دیا، ابو رجاء عبداللہ بن واقدی الہروی نے پانی بہایا۔ جب غسل سے فارغ ہوئے تو حضرت حسن نے ایک سرد آہ بھر کر کہا اے ابو حنیفہ! آپ

نے چالیس برس تک افطار نہ کیا چالیس برس تک رات میں پہلو پر آرام نہ کیا، واللہ آپ فقیہ اعظم تھے، سب سے بڑے عابد وزاہد تھے آپ میں تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ نے جمع کر دیں تھیں، آپ نے اپنے جانشینوں کو مایوس کر دیا کہ وہ تمہارے درجہ کو پہنچ سکیں، علامہ ابن حجر مکی بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ علم کی روٹی ۱۵۰ھ میں اٹھ جائے گی امام شمس الدین کردی نے فرمایا: اس حدیث سے مراد امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ ان کا وصال ۱۵۰ھ میں ہوا۔

نماز جنازہ میں پہلی مرتبہ پچاس ہزار افراد شریک ہوئے، لیکن لوگوں کی آمد کا سلسلہ بدستور جاری رہا حتی کہ چھ مرتبہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ مقبرہ خیزراں جو عباسی خاندان کے خلفاء کے لیے مخصوص تھا اس میں آپ کو دفن کیا کیا خیزراں ہارون رشید کی والدہ کا نام تھا یہ قبرستان اسی سے منسوب تھا۔

آپ کے وصال پر تابعین وتبع تابعین، محدثین وفقہاء علماء، ائمہ کرام خاص وعام نے بڑے غم والم کا اظہار کیا۔ محدث ابن جریج جو مدینہ منورہ میں مقیم تھے جب انہوں نے آپ کے وصال کی خبر سنی تو پکار اٹھے! آج سب سے بڑا عالم جاتا رہا۔ شعبہ بن الحجاج جو آپ کے شیوخ میں سے تھے فرمانے لگے! آج کوفہ میں اندھیرا چھا گیا۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک جو آپ کے ارشد تلامذہ میں شمار ہوئے قبر پر حاضر ہوئے اور نہایت رقت کے عالم میں کہا! اے ابوحنیفہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرمائے ابراہیم نے وصال فرمایا تو اپنا جانشین چھوڑ گئے افسوس کہ آپ گئے ہیں تو تمام دنیا میں کسی کو اپنا جانشین نہ چھوڑا۔

بیان کرتے ہیں کہ آپ کے دفن کے بعد تین راتیں یہ آواز سنائی دیتی رہی۔ ذھب الفقہ فلا فقیہ لکم فاتقوا اللہ وکونوا خلفا.. مات نعمان فمن ھذا الذی یحی اللیل اذا ما استجفا: یعنی فقہ رخصت ہوگئی اور تمہارے لیے کوئی فقیہ نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ان کی نیابت اختیار کرو۔ افسوس! نعمان وصال کر گئے اب کون شخص ہے جو رات کو زندہ رکھے گا جب وہ تاریک ہو جاتی ہے۔

مزار مبارک

حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مبارک شرف الملک ابوسعد محمد بن منصور خوارزمی نے ۴۵۹ھ میں تعمیر کرایا اور ایک نہایت خوبصورت بلند و بالا گنبد بنوایا۔ جب تعمیر کے مراحل طے ہوتے تو ابوسعد بڑی شان وشوکت سے اعیان وارکانِ دولت کو ساتھ لے کر حاضر ہوا، اس وقت ابوجعفر مسعود بیاضی نے درج ذیل قطعہ تصنیف کیا۔

الم تران العلم کان مبردا — مجمعہ ھذا المغیب فی اللحد
کذلک کانت ھذا الارض میتۃ — فانشرھا فعل العمید ابی سعد

حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی گجراتی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے سفرنامہ میں حضرت امام اعظم رضی

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس سے متعلق درج فرماتے ہیں "..... سب سے پہلے ہم حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف پر گئے جو محلہ باب الشیخ سے قریباً آٹھ کلو دور ہے دجلہ کے پل کے اسی طرف واقع ہے اس محلہ کا نام اعظمیہ ہے اور یہاں کے باشندوں کو اعظمین کہتے ہیں وقت مغرب قریب ہے، امام اعظم کا مزار پر انوار دیکھ کر حیرت ہوئی، لب سڑک کمان نما دیوار ہے تین کمانیں بہت شاندار ہیں اندر وسیع صحن ہے جس کے کنارے پر بہت شاندار ٹاور لگا ہے، جو بہت اونچا ہے۔ اس میں چوطرفہ گھڑیاں نصب ہیں جو دور سے نظر آتی ہیں دوسرے کنارے پر منارہ ہے جس پر گول دائرہ کی شکل میں ٹیوبیں نصب ہیں مینار کی کلغی پر نیلی ٹیوبوں سے بہت جلی حروف میں (کلمہ) اللہ بنایا گیا۔

اس دائرہ اور اس نقش کی روشنی سے دل منور، ایمان تازہ ہوتا ہے کئی دروازے طے کر کے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار تک پہنچتا ہوتا ہے مزار پر انوار کے اردگرد چاندی کا کٹرا ہے جس میں امام اعظم کی قبر شریف ہے یہ قبر انور جس حال میں ہے وہ کمرہ بہت وسیع اور نہایت خوبصورت ہے کیوں نہ ہو! یہ امام الائمہ کاشف الغمہ سراج الامۃ امام اعظم کا مزار عالی ہے۔ یہ مزار قبولِ دعا کے لیے اکسیر ہے اس مزار پر حضرت امام شافعی اپنی حاجت روائی کے لیے آتے رہے، قبر انور میں ایسی جاذبیت ہے کشش ہے کہ وہاں پہنچ کر ہٹنے کو دل نہیں کرتا۔ زائرین کا ہجوم لگا رہتا ہے کسی عالم کی قبر اس قدر شاندار اور مرکزِ انوار، مرجع خلائق میں نے نہ دیکھی تھی۔ فاتحہ پڑھی، وقت کم تھا بادل نخواستہ بعد دعا و فاتحہ روانہ ہوئے، برابر میں بائیں جانب ایک بڑا قبرستان ہے اس کے آخری کنارہ پر حضرت شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مزار شریف ہے وہاں فاتحہ پڑھی فاتحہ پڑھ رہے تھے کہ امام اعظم کے مزار شریف سے مغرب کی اذان ہوئی، ہم جلد ہی امام اعظم کے مزار پر پھر پہنچے۔ الحمد للہ باجماعت نماز پڑھی، بہت بڑی بڑی سات صفیں تھیں سب نمازی حنفی تھے بعد مغرب ہم دجلہ کے پل پر گئے اس پل کو اب جسر ائمہ کہا جاتا ہے، (سفر نامہ ص ۱۰۹)

عجیب اتفاق : اہلِ سنت وجماعت کی یہ دو جلیل القدر شخصیتیں سیدنا امام اعظم اور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما جن کی شہرت کا آفتاب ہر زمانہ میں نصف النہار پر چمکتا آرہا ہے دونوں کا خاندانی تعلق حضرت سیدنا خلیل اللہ علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ علی الترتیب ایک حضرت سیدنا اسحاق علیہ السلام کی اولاد سے ہیں تو دوسرے حضرت سیدنا اسماعیل ذبیح عظیم علیہ السلام کی پشت مبارک سے ہیں اور دونوں ہی شریعت وطریقت، حقیقت ومعرفت میں امتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہادی وراہنما ہیں اور جن دو محلوں میں آسودۂ خاک ہیں اس خطہ کا نام کاظمین یعنی اعظمین شریفین ہے۔ تاریخ کا یہ بھی کارنامہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا پیدائشی وطن عراق (بابل) اور شہر بغداد ہے جس کو اس وقت اُر کے نام سے یاد کیا جاتا تھا ——— اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں ان پاک ہستیوں کے فیوض وبرکات سے ہمیشہ نوازتا رہے اور صراط مستقیم کے ان رہنماؤں کے نقشِ قدم پر سدا گامزن فرمائے۔

آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسٓ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔ ——— تابش قصوری

www.sirat-e-mustaqeem.com

حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے تلامذہ

خواجۂ عالم و عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیاتِ ظاہری تک جمیع علوم و عرفان کا مصدر و منبع رہے اور تمام مسائلِ زندگی کا حل قرآن کریم اور اپنے ارشاداتِ عالیہ (وحی غیر متلو) سے فرماتے رہے۔ حضور کے بعد حضرت سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروقِ اعظم، سیدنا عثمان ذوالنورین اور سیدنا مولا علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین قرآن و حدیث مصطفیٰ اور اپنی لامحدود قوتِ تفقہ سے زندگی کے مسائل کی الجھنوں کو سلجھاتے رہے بالخصوص سیدنا فاروق اعظم، سیدنا علی المرتضیٰ اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم نے فقہ کے میدان میں خوب خوب جوہر دکھائے اور افضل ترین فقہائے امت میں شمار ہوئے، پھر جوں جوں زمانہ گذرتا گیا اور فتوحاتِ بلاد ممالک میں اضافہ ہوتا گیا وہاں کے ماحول و حالات سے نئے نئے مسائل پیدا ہوئے جنہیں زیادہ تر قرآن و سنت اور آثارِ صحابہ کی روشنی میں حل کیا جانے لگا، پھر مسائل میں کچھ پیچیدگیاں نظر آئیں تو علمائے فقہ بالخصوص سیدنا امام اعظم، سیدنا امام مالک، سیدنا امام شافعی اور سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم نے ایسے مسائل کا حل ڈھونڈا اور امتِ مسلمہ کی حلال و حرام کے معاملات میں خوب رہنمائی فرمائی۔

ان حضرات میں سب سے زیادہ فقہ اور قرآن و سنّت اور آثارِ صحابہ کے عین مطابق مذہب حنفی ہے جس کے بانی حضور سیدنا امام الائمہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ دنیا کے افقہ ترین انسان تھے جنہیں مشرق و مغرب کے فقہاء نے خراجِ عقیدت پیش کیا ہے، مغرب کے مشہور ترین اہلِ علم ہالن HOLLAND ون فیلڈ WIN FIELD اور سامن SALMOND نے آپ کی بے مثال فقاہت، ذہانت و فطانت کے پیشِ نظر آپ کو حلال و حرام کے معاملے میں انسانیت کا سب سے بڑا محسن قرار دیا ہے اور آپ کی قوتِ فیصلہ کی بے پناہ تعریف کی ہے۔

حضرت امام رضی اللہ عنہ کی ذات ستودہ صفات خود تو مزرعِ امت کے لیے ابرِ کرم کی حیثیت رکھتی تھی لیکن آپ نے اپنے تلامذہ کو بھی اس قابل بنا دیا کہ وہ بھی کشتِ امت کی آبیاری کر سکیں۔ یوں تو حضرت کے تلامذہ ہزاروں ہیں لیکن یہاں ان مشاہیر کا ذکر کیا جائے گا جن کا تذکرہ کتبِ سیر میں بار بار اور تواتر کے ساتھ آتا ہے اور جنہوں نے دنیائے فقہ میں اپنی خداداد ذہانت و فطانت کے بل بوتے پر اپنا اور اپنے استاد کا لوہا منوایا۔ ذیل میں سیدنا

امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند ایسے ہونہار اور نامور تلامذہ کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے جو فقہ اور علم حدیث کے امام تسلیم کیے گئے ہیں۔

حضرت امام حماد رحمہ اللہ علیہ جگر گوشہ امام اعظم سیدنا ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

حضرت امام حماد بن امام اعظم رضی اللہ عنہ بلند پایہ فقیہ، تقویٰ و پرہیزگاری، فضل و کمال، علم و دانش اور جود و سخا میں اپنے والد ماجد کا عکس جمیل تھے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے آپ کی تعلیم و تربیت نہایت اہتمام سے فرمائی مشہور ہے کہ الحمد کے ختم پر آپ کے معلم کو ایک ہزار درہم عنایت فرمائے[1]

ابتدائی تعلیم کے بعد حضرت امام حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث و فقہ کی تحصیل والد ماجد سے کی[2] اور اس میں کمال مہارت پیدا کی جب امام اعظم نے اپنے اس لائق اور ہونہار لخت جگر کو علوم و فنون میں کامل پایا تو مسند افتاء پر متمکن ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ آپ نے نہ صرف فتویٰ نویسی کے اہم فریضہ کو ہی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا[3] بلکہ تدوین کتب فقہ میں بھی آپ نے نمایاں کردار ادا کیا اور حضرت امام ابو یوسف، حضرت امام محمد، حضرت امام زفر، حضرت امام حسن بن زیاد وغیرہ، ارشد تلامذۂ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طبقہ میں شمار ہوئے۔

آپ نہایت متقی و متورع انسان تھے جب حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصال فرمایا تو گھر میں لوگوں کی بہت سی امانتیں ایسی بھی تھیں جن کے مالک مفقود الخبر تھے۔ آپ نے وہ تمام مال و اسباب امانتوں کی صورت میں قاضی وقت کے سامنے پیش کر دیا۔ قاضی صاحب نے بہت اصرار کیا کہ ابھی اپنے پاس رہنے دیجئے آپ امین مشہور ہیں اور بہتر طریقے سے اس کی حفاظت کر سکتے ہیں مگر آپ نے قاضی سے اعتذار کرتے ہوئے تمام مال و اسباب کی فہرست پیش کر دی اور ساتھ ہی فوری عمل درآمد کے لیے کہہ دیا تاکہ ان کے والد ماجد بری الذمہ ہوں۔ کہتے ہیں کہ جب تک وہ امانتیں قاضی نے کسی اور کے اہتمام میں نہیں دیں۔ آپ نظر نہیں آئے[4]

حضرت امام حماد نے اپنی عمر تعلیم و تعلم میں صرف فرمائی۔ آپ سے آپ کے بیٹے اسماعیل نے تفقہ کیا جن سے

---

[1] الموفق بن احمد المکی ۵۶۸ھ : الامام، مناقب الامام الاعظم، مطبوعہ حیدر آباد دکن، ۱۳۲۱ھ، ص ۲۵۶۔

[2] محمد حسین سنبھلی، ۱۳۰۵ھ : مولانا، تنسیق النظام فی مسند الامام، مطبوعہ اصح المطابع کراچی، ص ۱۲۔

[3] فقیر محمد جہلمی، مولانا : حدائق الحنفیہ، مطبوعہ نول کشور لکھنو، ۱۳۰۳ھ/۱۸۸۶ء، ص ۱۱۵۔

[4] فقیر محمد جہلمی، مولانا : حدائق الحنفیہ، مطبوعہ نول کشور لکھنو، ۱۳۰۳ھ/۱۸۸۶ء، ص ۱۱۶۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

عمرو بن ذرّ، مالک بن مغول، ابن ابی ذئب اور قاسم بن معین وغیرہ جلیل القدر فقہا و محدثین فیض یاب ہوئے۔ حضرت امام اسماعیل بن حماد بن امام اعظم پہلے بغداد، بعدہٗ بصرہ اور پھر رقّہ کے قاضی مقرر ہوئے، احکامِ قضا، وقائع و نوازل میں ماہر باہر اور عارف بصیر تھے۔ محمد بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے زمانے سے آج تک کوئی قاضی اسمٰعیل بن حماد سے اعلم نہیں ہوا[1] آپ بہ عہد خلیفہ مامون الرشید ۲۱۲ھ میں جوانی کے عالم میں فوت ہوئے۔ اسی فرزندِ ارجمند کے نام سے حضرت امام حماد نے ابو اسمٰعیل کنیت پائی۔ حضرت امام حماد حضرت قاسم بن معن کی وفات کے بعد کوفہ کے قاضی مقرر ہوئے۔ ماہِ ذی القعدہ ۱۷۶ھ میں انتقال فرمایا قطبِ دنیا آپ کی ۱۷۶ھ تاریخ وفات ہے آپ نے عمر، اسماعیل، ابو حیان اور عثمان چار صاحبزادے چھوڑے جو علم و فضل میں یگانہ روزگار تھے۔ تصانیف میں مسند الامام الاعظم آپ کی یادگار ہے[2]

حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ، ولادت ۹۵ھ (مدینہ منورہ) وفات ۱۷۹ھ

آپ نے حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے بعد مدینہ منورہ میں سب سے پہلے احادیث نبوی کا مجموعہ مدون کیا جو مؤطا امام مالک کے نام سے چار دانگِ عالم میں شہرت حاصل کر چکا ہے۔ آپ نے علمِ حدیث و فقہ حضرت نافع، محمد بن منکدر، امامِ زہری، امامِ اعظم اور دیگر تابعین و تبع تابعین سے سیکھا۔ آپ کے فیض یافتگان کی تعداد کا شمار ناممکن ہے جو تمام عالمِ اسلام کے گوشہ گوشہ سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور تشنگیٔ علم کا درماں کرتے۔ آپ کی خدمت میں حجاز، شام، عراق، خراسان، مصر، شمالی افریقہ اور اندلس کے لوگ کشاں کشاں چلے آتے۔ حضرت ابن جریج، حضرت سفیان ثوری، حضرت سفیان بن عیینہ، حضرت امام اوزاعی، حضرت امام شعبہ، حضرت یحییٰ بن یحییٰ اندلسی، حضرت لیث بن سعد، حضرت عبد اللہ بن مبارک، حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو آسمانِ علم و فضل کے درخشندہ مہر و ماہ ہیں۔ ان سب کا آپ کے تلامذہ میں شمار ہوتا ہے۔ حضرت امام شافعی کا قول ہے لولا مالك وابن عيينة لذهب علم الحجاز۔ اگر امام مالک اور حضرت ابن عیینہ نہ ہوتے تو حجازیوں کا علم نیست و نابود ہو جاتا[3]

وضاحت

یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ بعض مؤرخین حضرات قلم کے زور سے حضرت امام مالک کو امامِ اعظم

---

[1] حدائق الحنفیہ: ص ۱۴۵

[2] تنسیق النظام فی مسند الامام: ص ۱۳

[3] سنت خیر الانام، پیر کرم شاہ، مولانا، مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی (۱۹۷۱ء): ص ۱۵۶

www.sirat-e-mustaqeem.com

کے نہ صرف تلامذہ میں شمار نہیں کرتے بلکہ استاد کو شاگرد ثابت کرنے کے لیے بھی ایڑی چوٹی کا زور لگاتے نظر آتے ہیں۔ سیرۃ النعمان کے مصنف شبلی نعمانی[1] اور سیرتِ ائمہ اربعہ کے مرتب رئیس احمد جعفری[2] کو دیکھئے کس طرح حقیقت کو مسخ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: "امام صاحب کو طلبِ علم میں کسی سے عار نہ تھی۔ امام مالک عمر میں ان سے تیرہ برس کم تھے ان کے حلقۂ درس میں اکثر حاضر ہوئے اور حدیثیں سنیں۔

اس کو بعض کوتاہ بینوں نے امامِ اعظم کی کسرِ شان پر محمول کیا۔"

"صاحب مشکوٰۃ شیخ ولی الدین الخطیب نے" اکمال فی اسماء الرجال" کے باب ثانی میں ائمہ متبوعین کا تذکرہ کیا تو امام مالک کو سب سے پہلے ذکر کیا اور لکھا کہ میں نے امام مالک کا ذکر سب سے پہلے اس لیے کیا ہے کہ وہ زمانہ اور مرتبہ کے اعتبار سے مقدم ہیں۔"[3]

ملاحظہ کیجئے امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیرۃ النعمان کا مصنف امام مالک کے حلقۂ درس میں اکثر دیکھا ہے جیسے کوفہ اور مدینہ میں کوئی بُعد مسافت ہی نہ تھا یا اس کے نزدیک کوفہ مدینہ تھا اور مدینہ کوفہ تھا، بناءً علیہ امام مالک کوفہ میں تھے یا امامِ اعظم مدینہ متوطن قرار دے چکے تھے ورنہ اکثر حاضری چہ معنی دارد؟ البتہ عمر کا تفاوت تسلیم ہے اگر صاحبِ مشکوٰۃ کی طرح زمانہ کے اعتبار سے بھی مقدم سمجھ لیتے تو مسئلہ حل ہی ہو جاتا۔

ناظرین ان دو متضاد عبارتوں پر غور فرمائیں۔ سیرۃ النعمان کے مصنف نے تو اکثر حاضری ثابت کی مگر صاحبِ مشکوٰۃ نے امام مالک سے امامِ اعظم کو عمر اور مرتبہ دونوں میں کم قرار دیا۔

۱۔ زمانہ کے تقدم و تاخر کو تو قارئین کرام خود دیکھ لیں کہ پیدائش میں بھی امامِ اعظم مقدم ہیں اور پھر وفات میں بھی کہ حضرتِ امام اعظم کا وصال ۱۵۰ھ ہے جبکہ امام مالک ۱۷۹ھ میں انتقال فرماتے ہیں۔

۲۔ اس کے بعد مرتبہ کو دیکھئے تو بالاتفاق ائمہ اسلام، امامِ اعظم نے ایک جماعت صحابہ کو پایا جو کوفہ میں تھے لہٰذا آپ طبقۂ تابعین میں سے تھے اور یہ فضیلت کسی کو آپ کے معاصر ائمہ امصار میں سے حاصل نہ ہوئی مثلاً امامِ اوزاعی امام بصرہ، ہر دو حماد امامِ کوفہ سفیان ثوری، امامِ مدینہ امام مالک اور امام مصر لیث بن سعد (یعنی ان سب جلیل القدر ائمہ امصار کو شرفِ تابعیت حاصل نہ ہوا جبکہ امامِ اعظم کو حاصل تھا) تو مرتبہ تابعی کا بڑا ہوتا ہے یا تبع تابعین کا؟

---

[1] سیرۃ النعمان، شبلی نعمانی، مولوی، مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی (۱۹۷۱ء): ص ۶۰

[2] سیرت ائمہ اربعہ، رئیس احمد جعفری، مرتب، مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور: ص ۴۶

[3] سید احمد رضا بجنوری، مولانا، انوار الباری شرح اردو صحیح بخاری، مطبوعہ مکتبہ ناشر العلوم دیوبند، ج ۱: ص ۵۳

www.sirat-e-mustaqeem.com

پھر امام مالک کو علامہ ابن حجر مکی شافعی نے امام اعظم کے تلامذہ میں شمار کیا ہے چنانچہ مرقات شرح مشکوٰۃ میں ہے:

قال ابن حجر وتلمذ له كبار من الائمة المجتهدين والعلماء الراسخين عبد الله بن المبارك والليث بن سعد والامام مالك بن انس۔ انتهى [1]

ومنهم داؤد الطائي وابراهيم بن ادهم وفضيل بن عياض وغيرهم من اكابر السادة الصوفية رضي الله تعالى عنهم، تو کیا مرتبہ استاد کا بڑا ہے یا شاگرد کا؟

۳۔ امام اعظم سے امام مالک کی روایتِ حدیث، مالک پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے اور امام اعظم کی روایت امام مالک سے مشکوک ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر تحریر فرماتے ہیں کہ امام اعظم کی روایت امام مالک سے ثابت نہیں اور دار قطنی نے جو روایتیں ذکر کی ہیں وہ محلِ نظر ہیں کیونکہ وہ بطورِ مذاکرہ تھیں، بطور تحدیث بالقصد روایت نہ تھیں [2]

۴۔ حضرت امام مالک کا امام اعظم سے اس بات سے بھی تلمذ ظاہر ہوتا ہے کہ جب امام اعظم مدینہ طیبہ میں حاضر ہوتے تو امام مالک آپ سے برابر استفادہ کرتے پھر یہ بھی ثابت ہے کہ امام مالک ابو حنیفہ کی کتابوں کی کھوج میں رہتے اور بڑی کوشش سے حاصل کر کے مطالعہ کرتے اور مستفید ہوتے۔ یہ بھی منقول ہے کہ امام مالک نے آپ کے ساٹھ ہزار مسائل سے فائدہ اٹھایا۔ نیز امام مالک کا تالیفی دور امام ابو حنیفہ کی وفات کے بعد شروع ہوا۔ اس لیے ان سے امام اعظم کے مستفید ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لہٰذا ثابت ہوا کہ امام مالک حضرت امام الائمہ سراج الامۃ امام اعظم کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت امام مالک کی کنیت ابو عبد اللہ، نام و نسب، مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر اصبحی اور لقب امام دار الہجرہ ہے۔ مولد و مدفن مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، تاریخ پیدائش ۹۵ھ اور وفات ۱۷۹ھ ہے ایک بار حج کے بعد کبھی مدینہ منورہ سے باہر نہیں نکلے۔ آخر ہمیشہ کے لیے آغوشِ رحمت میں جگہ پائی [3] رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورضاہ عنا۔

---

[1] محمد منصور علی مراد آبادی، مولانا، الفتح المبین فی کشف مکائد غیر المقلدین، مطبوعہ اصح المطابع لکھنؤ: ص ۲۹۶

[2] انوار الباری، جلد ۱: ص ۵۴

[3] احمد یار خاں نعیمی (۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء)، مفتی، مرات المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح اردو، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات جلد ۱ ص ۱۲

www.sirat-e-mustaqeem.com

حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولادت ۱۱۳ھ، کوفہ، وفات ۱۸۲ھ، بغداد

آسمان علم وفضل کے آفتاب سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلفائے عباسیہ کے عہد میں عالم اسلام کے پہلے قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) مقرر ہوئے۔ آپ کی ذات ستودہ صفات شریعت ومعرفت، تقویٰ وطہارت حدیث وفقہ کا روشن مینار تھی جس کی روشنی آج بھی انسانوں کو منزل بتا رہی ہے اور لاکھوں مسلمان اس روشنی سے راہ شریعت پر چل رہے ہیں۔

آپ کا اسم گرامی یعقوب، کنیت ابو یوسف ہے جس سے آپ کو شہرت دوام حاصل ہوئی، قاضی القضاۃ کے لقب سے ممتاز ہوئے۔ ولادت، علوم ومعارف کے مرکزی شہر کوفہ میں ۱۱۳ھ مطابق ۷۳۱ء میں ہوئی[1] ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے فقہ کو پسند کیا۔ پہلے کیا۔ پہلے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی شاگردی اختیار کی، پھر حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حلقۂ درس میں آئے اور مستقل طور پر انہی سے وابستہ ہو گئے۔ والدین نہایت غریب تھے جو آپ کی تعلیم کو جاری نہ رکھنا چاہتے تھے۔ جب حضرت امام اعظم کو حالات کا علم ہوا تو انہوں نے نہ صرف آپ کے تعلیمی مصارف بلکہ تمام گھر والوں کے اخراجات کی کفالت اپنے ذمہ لے لی۔ حضرت امام ابو یوسف فرمایا کرتے تھے کہ مجھے امام اعظم سے اپنی ضروریات بیان کرنے کی کبھی حاجت نہیں ہوئی۔ وقتاً فوقتاً خود ہی اتنا روپیہ بھیجتے رہتے کہ میں فکر معاش سے بالکل آزاد ہو گیا[2]

آپ ذہانت کے بحر زخار تھے، آپ کی ذہانت وفطانت بڑے بڑے فضلائے روزگار کے دلوں میں گھر کر گئی۔ حافظ ابن البر نے جو ایک مشہور محدث ہیں لکھا ہے کہ امام ابو یوسف محدثین کے پاس حاضر ہوتے تو ایک ایک جلسہ میں پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ حدیثیں سن کر یاد کر لیتے تھے۔

آپ کی قوت حافظہ کے بارے صاحب نور الانوار رقمطراز ہیں:

"امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ کو بیس ہزار موضوع حدیث یاد تھی پس صحیح احادیث کے متعلق تجھے کیا گمان ہے"

یحییٰ بن معین[3] ۸۴۸ھ حضرت امام احمد بن حنبل ۲۴۱ھ حضرت شیخ علی بن المدینی جو آپ کے مشاہیر تلامذہ میں سے ہیں آپ کی شان میں یوں رطب اللسان ہیں کہ امام ابو حنیفہ کے شاگردوں میں آپ کا ہم سر نہ تھا[4] اور طلیحہ بن محمد

---

[1] محمد بن محمد بن شہاب کردری ۸۲۷ھ، الشیخ الامام، مناقب الامام الاعظم عربی، مطبوعہ حیدر آباد دکن جلد ۲۔ ص ۱۱۷

[2] مناقب کردری، محمد بن محمد بن شہاب، جلد ۲، ص: ۱۲۳۔

[3] شیخ احمد بن ابی سعید ابیٹھوی (۱۳۰ھ/۱۸۷ء) ملا جیون، نور الانوار شرح المنار، مطبوعہ مجتبائی دہلی، ص ۱۹۲

[4] المنجد عربی، مطبوعہ بیروت ص ۵۷۳ [5] مناقب موفق، جلد ۲، ص ۲۳۲

www.sirat-e-mustaqeem.com

کہتے ہیں کہ وہ اپنے زمانہ کے سب سے بڑے فقیہ تھے کوئی ان سے بڑھ کر نہ تھا، داؤد بن رشد کا قول ہے کہ امام ابوحنیفہ نے صرف یہی ایک شاگرد ہی پیدا کیا ہوتا تو ان کے فخر کے لیے کافی تھا۔

حضرت امام ابو یوسف کو نہ صرف نقدِ حدیث پر عبور حاصل تھا بلکہ تفسیر، مغازی، تاریخ عرب، لغت، ادب اور علم الکلام وغیرہ علوم و فنون میں بھی کامل دستگاہ رکھتے تھے، یہی وہ فطری ذہانت تھی جس نے چند سال کی مدت میں آپ کو سارے ہمعصروں میں ممتاز کر دیا اور علماء وقت آپ کے تبحر علمی اور جلالت فقہی کے قائل ہو گئے بلکہ خود حضرت امام اعظم آپ کی بڑی قدر و منزلت فرماتے اور فرمایا کرتے میرے شاگردوں میں سب سے زیادہ جس نے علم حاصل کیا وہ ابو یوسف ہیں [1]

قاضی القضاۃ

۱۲۶ھ مطابق ۷۸۳ء میں آپ بغداد تشریف لائے تو خلیفہ محمد المہدی بن منصور (۱۶۹ھ/۷۸۵ء) نے بصرہ کا قاضی مقرر کر دیا۔ ہادی بن مہدی بن منصور (۱۷۰ھ/۷۸۶ء) کے زمانے میں بھی اس عہدہ پر رہے جب ہارون الرشید (۱۹۳ھ/۸۰۸ء) [2] نے عنانِ حکومت اپنے ہاتھ لی تو اس نے تمام سلطنتِ عباسیہ کا آپ کو قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) مقرر کیا، یہ منصب جس پر حضرت امام ابو یوسف مامور کیے گئے۔ موجودہ زمانے کے تصور کے مطابق محض عدالت عالیہ (ہائی کورٹ) کے حاکمِ اعلیٰ کا نہ تھا بلکہ اس کے ساتھ وزیرِ قانون کے فرائض بھی اس میں شامل تھے بلکہ سلطنت کے تمام داخلی و خارجی معاملات میں قانونی رہنمائی کرنا بھی آپ کا کام تھا۔ مملکتِ اسلامیہ میں پہلا موقع تھا کہ یہ منصب قائم ہوا، اس سے پہلے کوئی شخص خلافتِ راشدہ، اموی یا عباسی سلطنتوں میں چیف جسٹس نہیں بنایا گیا بلکہ زمانہ مابعد میں بھی بجز قاضی احمد بن داؤد [3] کے اور کسی کو یہ عہدہ نصیب نہیں ہوا [4]

عبادت

حضرت امام ابو یوسف باوجود عہدِ قضا اور علمی مشاغل کے عبادت و ریاضت میں بھی بہت بلند مقام رکھتے تھے۔ آپ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں امام اعظم کی خدمت میں انتیس سال حاضر ہوتا رہا اور میری صبح کی نماز باجماعت فوت نہیں ہوئی۔ بشر بن ولید کا بیان ہے کہ امام ابو یوسف کے زہد و ورع، عبادت و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ زمانہ قضاء

---

[1] المناقب للکردری جلد ۲ ص ۱۲۶۔

[2] اکبر شاہ خاں نجیب آبادی، مؤرخ، تاریخ اسلام ج ۲، مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی، ص: ۲۴۳

[3] یہ شخص معتزلی تھا اس نے خلقِ قرآن کے مسئلہ کو بڑی شد و مد سے اٹھایا اور بقول حضرت مولانا جامی علیہ الرحمۃ بہت بری حالت میں مرا۔

[4] حدائق الحنفیہ، ص ۱۱۷۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

وزارت میں بھی دو دو سو رکعتیں نوافل ادا کرتے[1]

تلامذہ[2]

آپ کے شاگردوں میں حضرت امام محمد بن شیبانی، شقیق بن ابراہیم بلخی، حضرت امام احمد بن حنبل، حضرت بشر بن الولید کندی، محمد بن سماعہ، معلّٰی بن منصور، بشر بن غیاث، علی بن جعدہ، یحییٰ بن معین، احمد بن منیع وغیرہ محدثین کبار و فقہاء کرام آفتابِ ماہتاب کی طرح درخشاں و تاباں نظر آتے ہیں[2]

وصال

۵ ربیع الاول ۱۸۷ھ جمعرات کے روز ظہر کے وقت بغداد شریف میں علم و عرفان کا یہ آفتاب غروب ہو گیا مزار شریف احاطہ حضرت امام موسیٰ کاظم کے شمالی گوشہ میں زیارت گاہِ خاص و عام ہے حضرت مولانا ضیاء القادری بدیوانی یوں فرماتے ہیں :

ہے اس روضے کا بھی ذی شان سنگین خوش نما گنبد
ہے چوبی جالیوں کے درمیاں آپ کا مرقد[3]

کسی نے قطعۂ تاریخِ وصال لکھا ہے

ابو یوسف آں زیب علم و عمل — فقیہِ معظم، امامِ اجل
سعیدِ ازل بود بے شک آزاں — شدہ سالِ فوتش سعید ازل[4]

تصانیف میں کتاب الخراج شہرۂ آفاق ہے۔

حضرت امام محمد بن حسن الشیبانی رضی اللہ عنہ ولادت $\frac{۱۳۵}{۱۳۲}$ھ واسط وفات ۱۸۹ھ

حضرت امام محمد بن حسن بن فرقد الشیبانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقہ، حدیث، لغت، نحو اور حساب کے مسلم امام تھے۔ فصاحت و بلاغت اور ادبیت میں عدیم النظیر ہوئے اصلی وطن دمشق کے قریب حرستا نامی ایک گاؤں تھا

---

[1] مناقب کردری : ج ۲ : ص ۱۳۷۔

[2] دیکھئے حضرت امام اعظم کے شاگرد حضرت امام ابو یوسف، شقیق بن ابراہیم بلخی، حضرت امام احمد بن حنبل کے استاذ ہیں

[2] عبد المصطفیٰ اعظمی، شیخ الحدیث، اولیاء رجال الحدیث، مطبوعہ انڈیا (۱۳۸۵ھ) ص : ۲۸

[3] محمد یعقوب الحسن ضیاء القادری بدیوانی (۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء) مولانا، جوار غوث الوریٰ، مطبوعہ کراچی ص ۲۴۔

[4] حدائق الحنفیہ : ص : ۱۲۰

www.sirat-e-mustaqeem.com

جسے آپ کے والدِ ماجد آپ کی پیدائش سے پہلے چھوڑ کر عراق کے ایک قصبہ واسط میں چلے آئے۔ یہیں ۱۳۲ھ یا ۱۳۵ میں پیدا ہوئے اور کوفہ میں نشو ونما پائی۔[1]

آپ نے دو سال تک حضرت امام الائمہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درس لیا۔ امام اعظم کے وصال کے بعد حضرت امام ابو یوسف، حضرت مسعر بن کدام، حضرت سفیان ثوری، حضرت امام مالک، حضرت مالک بن دینار، حضرت امام اوزاعی، حضرت ربیعہ اور حضرت امام مالک بن مغول ایسے اکابر محدثین و فقہاء کرام سے کسبِ فیض کیا۔[2]

اپنے تعلیمی ذوق و شوق سے متعلق خود فرماتے ہیں کہ "مجھے طلبِ علم کا انتہائی شوق تھا۔ والدِ ماجد کی میراث سے مجھے تیس ہزار درہم ملے، پندرہ ہزار علم نحو، شعر، ادب اور لغت وغیرہ کی تعلیم و تحصیل پر خرچ کیے اور بقایا پندرہ ہزار درہم حدیث و فقہ کی تحصیل میں کام آئے۔[3]

عملی زندگی

تعلیم سے فارغ ہوئے تو کوفہ میں ہی مسندِ درس و تدریس پر جلوہ گر ہوئے اور شائقین علوم و فنون جوق در جوق چلے آئے۔ آپ کا درس اتنا پرکشش تھا کہ کثیر حاضری کے باعث کوفہ کی سڑکیں بھر جاتیں۔ اس ابرِ کرم سے ایک زمانہ مستفیض ہوا اور جلیل القدر محدثین و فقہاء ملت نے آپ کے سامنے زانوئے ادب طے کیا جن میں حضرت امام شافعی، حضرت ابو عبید القاسم بن سلام حضرت ابو حفص کبیر احمد بن حفص، حضرت محمد بن سماعہ، حضرت معلّی بن منصور، حضرت ابراہیم بن رستم، حضرت ابو سلیمان جورجانی، حضرت موسیٰ بن نصیر، حضرت اسمعیل بن لؤلؤ، حضرت عیسیٰ بن ابان، حضرت ہشام بن عبید اللہ، حضرت محمد بن مقاتل اور شداد بن حکیم وغیرہ علم و عمل کے آفتاب و ماہتاب بن کر دنیائے اسلام کو منور کرتے رہے۔

درس و تدریس کے ساتھ ساتھ حضرت امام محمد نے تصانیف و تالیفات کی طرف بھی پوری توجہ مبذول رکھی آپ کے قلم حقیقت رقم سے نوسو ننانوے ایسی کتابیں منصہ شہود پر جلوہ گر ہوئیں کہ جن سے زمانہ آج تک فیض یاب ہو رہا ہے۔ فقہائے احناف نے آپ کو محرر المذہب کے لقب سے اسی لیے ملقب کیا اور ان کتابوں کو فقہ حنفی کا مدار سمجھا جن میں مبسوط، جامع صغیر، جامع کبیر، زیادات رقیات، کتاب الحج، سیر صغیر، سیر کبیر بہت مشہور ہیں۔

حضرت امام شافعی کا قول ہے کہ اگر یہود و نصاریٰ حضرت امام محمد کی کتابوں کو دیکھ لیں تو بے اختیار ایمان لے

---

[1] مناقب کردری: ج ۲، ص ۱۲۰

[2] ابو الحسنات محمد عبد الحی لکھنوی (م ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۶ء) مولانا، الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ مطبوعہ مطبع یوسفی لکھنؤ، ص ۵۹ (۱۳۲۶ھ/۱۹۱۸ء)

[3] حدائق الحنفیہ: ص ۱۲۹۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

آئیں۔ چنانچہ مشہور ہے کہ عیسائیوں کے ایک نامور فاضل نے جامع کبیر کو ملاحظہ کیا تو حلقہ بگوشِ اسلام ہو گیا۔ حدائق الحنفیہ میں ہے کہ امام شافعی فرمایا کرتے تھے کہ میں امام محمد کی کتابوں کی بدولت فقیہ ہوا۔ [1]

عہدہ قضاء اور وصال

خلیفہ ہارون الرشید جو علماء و مشائخ کا قدر دان تھا آپ کی جلالتِ علمی اور عظمتِ فقہی سے بھی بے حد متاثر ہوا۔ چنانچہ آپ کو بصد عجز و انکسار عرض کرنے لگا کہ آپ عہدۂ قضا کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے رقہ کی مسندِ قضا کو سنبھالئے آپ نے اس پیش کش کو قبولیت کا شرف بخشا اور رقہ کے قاضی مقرر ہوئے۔ کچھ مدت بعد بغداد چلے آئے۔ یہاں سے ہارون الرشید اپنے ساتھ رے میں لایا جہاں آپ نے ۱۷۹ھ میں وصال فرمایا۔ اتفاق سے اسی روز امام ابوالحسن علی المعروف کسائی نحوی بھی وہیں فوت ہو گئے۔ ہارون الرشید کو بڑا صدمہ ہوا اور آبدیدہ ہو کر کہنے لگا۔ آج فقہ اور نحو کو ہم نے "رے" میں دفن کر دیا، علامہ یزیدی جو کہ ایک مشہور شاعر اور ہارون الرشید کا وزیر تھا، بے اختیار پکار اٹھا ؎

فقلت اذا ما اشکل الخطب من لنا

بایضاحہ یوما وانت فقید

"تو میں نے کہا جب تو نہ رہا تو ہمارے لیے مشکلات کا حل کرنے والا کہاں سے آئے گا؟" [2]

حضرت امام زفر بن ہذیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولادت ۱۱۰ھ کوفہ۔ وفات ۱۵۸ھ بصرہ

فقہ میں صاحبین (حضرت امام یوسف و امام محمد) کے ہم مرتبہ مانے گئے حضرت امام ابوحنیفہ کے ان دس اصحاب میں سے ہیں جنہوں نے کتبِ فقہ کی تدوین میں امام اعظم کی معاونت فرمائی۔ آپ عربی النسل تھے [3] والدِ ماجد اصفہان کے رہنے والے تھے۔ تحصیل حدیث کے بعد فقہ کی طرف متوجہ ہوئے اور آخر عمر تک یہی مشغلہ رہا۔ حضرت امام زفر رضی اللہ عنہ کی خصوصیات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ کا نکاح امام اعظم نے پڑھایا اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

هذا الامام (زفر) من ائمة المسلمين فی حسبه وشرفه وعلمه [4]

---

[1] حدائق الحنفیہ: ص ۱۲۷

[2] اولیاء رجال الحدیث، ص: ۲۹۹

[3] محمود احمد رضوی، علامہ، ذکر اخیار، مطبوعہ، ص ۶۹

[4] مناقب کردری، جلد ۲، ص ۱۸۳

www.sirat-e-mustaqeem.com

آپ حضرت امامِ اعظم کے محبوب ترین اور معتمد شاگرد تھے چنانچہ حسن بن زیادہ کا بیان ہے کہ امام زفر مجلس ابوحنیفہ میں سب سے آگے بیٹھتے اور امامِ اعظم ہر موقع پر آپ کی مدح وستائش اور حوصلہ افزائی فرماتے [1] حسن بن زیادہ سے یہ بھی روایت ہے کہ حضرت امام زفر اور حضرت داؤد طائی ایک ساتھ امام ابوحنیفہ کی خدمت میں حدیث وفقہ کا درس لیتے، دونوں میں بھائی چارہ تھا پھر حضرت داؤد طائی علمی مشغلہ سے تصوف کی راہ پر گامزن ہوئے جب کہ امام زفر علم وعبادت دونوں کے جامع بنے۔ حدیث وفقہ میں امامت کا درجہ رکھنے کے ساتھ ساتھ زہد وتقویٰ اور عبادت وریاضت میں بھی بے مثال تھے۔ زہد وتقویٰ کا یہ عالم تھا کہ دو مرتبہ حکومت نے عہدہ قضا پر مجبور کیا مگر آپ نے دونوں مرتبہ انکار کر دیا اور وطن چھوڑ کر روپوش ہو گئے، حکومتِ وقت نے انتقاماً آپ کا گھر جلا دیا۔ چنانچہ آپ کو اپنا مکان دو مرتبہ تعمیر کرنا پڑا [2]

آپ اصل میں کوفہ کے باشندے تھے مگر بھائی کی میراث کے سلسلہ میں بصرہ چلے گئے۔ اہل بصرہ نے بصد اصرار یہاں ہی اقامت کا مشورہ دیا اور آپ ان کی درخواست پر یہیں مقیم ہو گئے، آپ نے ۱۵۸ھ میں خلیفہ محمد المہدی کے عہد میں یہیں وفات پائی اور یہیں مدفون ہوئے۔ اصحاب دانا ۱۵۸ھ [3] آپ کی تاریخ وفات ہے۔

حضرت امام عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ، ولادت ۱۱۸ھ، وفات ۱۸۱ھ سوس

سید الاولیاء حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "آپ کا وجود اپنے زمانہ میں محتشمانِ قوم میں سے تھا اور شریعت وطریقت کے احوال واقوال میں آپ کو امامِ وقت مانا گیا۔ آپ نے بڑے بڑے مشائخِ عظام، صوفیاء کرام کی زیارت فرمائی، ان کی صحبت سے مستفیض ہوئے۔ آپ کی تصانیف ہر علم وفن میں مشہور اور کرلس مذکور ہیں" [4]

عبداللہ بن مبارک نام، ابوعبدالرحمٰن کنیت، امیر المؤمنین فی الحدیث، عالم المشرق، والمغرب لقب، مرو میں ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے، والدین امیر ترین تھے، انہوں نے اپنے اس ہونہار فرزند کی بڑے اہتمام سے تعلیم وتربیت کی [5]

---

[1] اولیاء رجال الحدیث، ص ۱۶۵

[2] المناقب للکردری، جلد ۲، ص ۱۸۷

[3] حدائق الحنفیہ: ص: ۱۱۱

[4] ابوالحسن سید علی بن عثمان ہجویری (۴۶۵ھ) شیخ الطریقت، کشف المحجوب (ترجمہ اردو، ابوالحسنات سید محمد احمد قادری مطبوعہ المعارف لاہور ۱۳۹۳ھ) ص ۲۱۷

[5] اولیاء رجال الحدیث، ص ۲۲۴

www.sirat-e-mustaqeem.com

سب سے پہلے حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حلقۂ درس میں شامل ہوئے۔ اور علم فقہ پر عبور حاصل کیا۔ آپ کے ذوقِ علمی میں یہ واقعہ بڑا مشہور ہے کہ ایک مرتبہ والدِ ماجد نے آپ کو پچاس ہزار درہم تجارت کے لیے دیئے تو تمام رقم طلبِ حدیث میں خرچ کر کے واپس آئے۔ والدِ ماجد نے درہموں کی بابت دریافت فرمایا تو آپ نے جس قدر حدیث کے دفتر لکھے تھے باپ کے حضور پیش کر دیئے اور عرض کیا میں نے ایسی تجارت کی ہے جس سے ہم دونوں کو دونوں جہان کا نفع حاصل ہوگا۔ والدِ ماجد بہت خوش ہوئے اور تیس ہزار درہم اور عنایت کر کے فرمایا جایئے علمِ حدیث وفقہ کی طلب میں خرچ کر کے اپنی تجارت کامل کر لیجئے [1]

بعد ازاں آپ نے اس تجارت کو نہایت فروغ دیا۔ ایک مرتبہ بزرگوں کی ایک جماعت کسی مقام پر اکٹھی ہوئی، کسی نے کہا آؤ حضرت عبداللہ بن مبارک کے کمالات شمار کریں۔ انہوں نے جواب دیا کہ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے، آپ علمِ فقہ، ادب، نحو، میں ید طولیٰ رکھتے تھے، زہد و شجاعت میں لاجواب تھے، نغز گو شاعر اور ادیب تھے، شب بیداری، عبادت، حج، جہاد، شہسواری میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے، لایعنی باتوں میں اپنا وقت ضائع نہیں کرتے تھے، نہایت منصف مزاج اور آشتی پسند تھے [2]

حضرت سفیان ثوری فرمایا کرتے :

"لو جهدت جهدی ان اکون فی السنة ثلثة ایام علی ما علیه ابن المبارك لم اقدر"۔

ترجمہ: "میں کتنی ہی کوشش کروں کہ سال بھر میں تین روز بھی عبداللہ بن مبارک کی طرح گزاروں تو نہیں گزار سکتا" [3]

حضرت ابو اسامہ کہتے ہیں کہ میں نے سارے عالم میں ابن المبارک سے بڑھ کر تحصیلِ علم کا شوق کسی میں نہیں دیکھا، خلوصِ نیت پر بہت زور دیتے تھے، آپ کے محامد و محاسن سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔

۱۸۱ھ کے دوران میں آپ کو کہیں جہاد پر جانا پڑا، جہاد میں شرکت کے بعد نہایت فوز و کامرانی سے واپس آ رہے تھے کہ بیمار ہو گئے۔ قصبہ سوس میں چند یوم کی علالت کے بعد انتقال فرمایا اور دریائے فرات کے کنارے ایک گاؤں ہیت میں مدفون ہوئے آپ کا مزار مرجعِ انام ہے۔ حبیب زمانیاں (۱۸۱ھ) مادۂ تاریخ ہے۔ [4]

---

[1] حدائق الحنفیہ: ص ۱۲۳

[2] سنتِ خیر الانام، ص ۱۶۱

[3] سنتِ خیر الانام: ص ۱۶۱

[4] حدائق الحنفیہ، ص ۱۲۳

www.sirat-e-mustaqeem.com

حضرت امام داؤد الطائیؒ رضی اللہ تعالیٰ: وفات: ۱۶۵ھ

حضرت ابوسلیمان داؤد بن نصر الطائی، رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار مشائخ کبار میں ہوتا ہے۔ اہلِ تصوف میں سید السادات اور بے مثل صوفی مانے گئے۔ حضرت فضیل بن عیاض، حضرت ابراہیم بن ادھم وغیرہما عارفانِ کامل کے ہم عصر تھے[1] حضرت حبیب بن سلیم راعی کے مریدِ خاص اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ارشد تلامذہ میں تھے بیس سال تک امام ائمہ کی خدمت میں حاضری دی۔ علمِ حدیث میں اعمش، حمید الطویل، عبدالملک بن عمیر وغیرہ محدثین سے بھی استفادہ کیا اور علومِ عقلیہ و نقلیہ میں کامل دستگاہ حاصل کی۔

حضرت امام داؤد طائی ابتداء میں تعلیم و تعلم کے بہت شیدائی تھے اور فقہ و حدیث کے نامور معلّم، لیکن پھر ایک دم علمی مشغلہ چھوڑ کر ہمہ تن عبادت میں مشغول ہو گئے۔ یہاں تک کہ کوفہ میں "فقیہ زاہد" کے لقب سے مشہور ہوئے۔ زہد و قناعت کا عجیب عالم تھا، حضرت امام ابوالقاسم قشیری علیہ الرحمۃ رسالہ قشیریہ میں رقمطراز ہیں کہ آپ کو وراثت میں بیس دینار ملے جنہیں بیس سال میں خرچ کیا[2]

اسی طرح عطاء بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ ہم جب بھی داؤد طائی کے مکان پر گئے تو ان کے ہاں اس کے سوا کوئی سامان نظر نہ آیا یعنی ایک چٹائی بچھی ہوتی، تکیہ کے لیے ایک اینٹ ہوتی اور ایک جھولی (بیگ) میں خشک روٹی کے چند ٹکڑے اور لوٹا موجود ہوتا[3]

وصال

ایک دن ایک صالح شخص نے خواب دیکھا کہ آپ دوڑ رہے ہیں، پوچھا کیا بات ہوئی؟ جواب میں فرماتے ہیں کہ ابھی ابھی قید خانہ سے چھٹکارا پا کر آ رہا ہوں، وہ صالح شخص بیدار ہوا تو اسے پتہ چلا کہ حضرت امام داؤد طائی انتقال فرما چکے ہیں[4]

ابونعیم نے آپ کا سنِ وفات ۱۶۰ھ بتایا ہے لیکن ابن نمیر کا قول ہے کہ آپ کا وصال ۱۶۵ھ میں ہوا، حدائق الحنفیہ میں زیب عالم ۱۶۵ھ مادۂ تاریخ سے بھی اس قول کی تصدیق ہوتی ہے۔

---

[1] کشف المحجوب: ص ۲۱۲ - ۲۴۰

[2] ترجمہ رسالہ قشیریہ از ڈاکٹر پیر محمد حسن صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی، صدر شعبہ عربی جامعہ اسلامیہ بہاولپور، مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اسلامی اسلام آباد، ص ۳۷۔

[3] اولیاء رجال الحدیث، ص ۱۴۹

[4] رسالہ قشیریہ ص ۳۷۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفات ۱۸۷ھ مکہ مکرمہ

حضرت ابو علی فضیل بن عیاض خراسانی مرو کے اطراف میں رہتے تھے۔ بعض نے کہا سمرقند میں پیدا ہوئے اور رابیورد میں نشو ونما پائی۔ آپ کا نامور محدثین اور معروف اولیاء میں شمار ہوتا ہے آپ اعمال وعبادات میں درجۂ کمال کو پہنچے، ارباب طریقت میں صوفی نامور مانے گئے۔ حضرت امام اعظم سے جوانی کے عالم میں تعلیم پائی اور مسندِ حدیث پر جلوہ افروز ہوئے [۱]

آخر عمر میں درس حدیث بند کر کے مکہ مکرمہ چلے گئے۔ بیت اللہ شریف کی مجاورت اختیار فرمائی اور حرم کعبہ میں مستقل طور پر معتکف ہو گئے، شب بیداری، گریہ زاری آپ کا محبوب مشغلہ بن گیا تھا۔ بدن پر دو کپڑوں کے سوا سامانِ دنیا نہیں رکھتے تھے منجملہ فضائل ومناقب یہ بھی ہے کہ اصحاب صحاح ستہ نے آپ سے تخریج فرمائی۔ آپ کے خوارق وعادات سے بڑی بڑی مستند کتابیں بھری پڑی ہیں آپ نے مکہ مکرمہ ہی میں محرم ۱۸۷ھ میں وصال فرمایا [۲] امام عادل ۱۸۷ھ مادۂ تاریخ ہے۔

حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، وفات ۱۶۲ھ روم

حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کشف المحجوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت ابو اسحٰق ابراہیم بن ادہم بن منصور علیہ الرحمۃ اپنے زمانہ کے یگانہ عارف اور سید اقران گزرے ہیں [۳] آپ کی بیعت حضرت خضر علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے تھی۔ آپ نے بہت سے قدماء مشائخ کو دیکھا اور حضرت امام ہمام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں رہ کر تحصیل علم کی، بعد ازاں مسندِ درس وتدریس کو زینت بخشی۔ آپ کے تلامذہ میں سے حضرت سفیان ثوری، حضرت شفیق بلخی، حضرت ابراہیم بشار، حضرت امام اوزاعی جیسے باکرامت محدثین وعبّاد وزہاد امت پیدا ہوئے۔

آخر عمر میں درس وتدریس سے کنارہ کش ہو کر ہمہ تن عبادت وریاضت میں مشغول ہو گئے۔ آپ کے دستِ حق پرست پر ہزاروں غیر مسلم زمرۂ اسلام میں داخل ہوئے اور سینکڑوں گنہگار مسلمان آپ کے ہاتھ پر تائب ہو کر مرتبۂ ولایت پر فائز ہوئے۔

---

[۱] کشف المحجوب ۲۱۳، ۲۴۰

[۲] رسالہ قشیریہ: ص ۲۵

[۳] کشف المحجوب: ص: ۲۱۳، ۲۴۰

www.sirat-e-mustaqeem.com

مشہور ہے کہ آپ مجاہدینِ اسلام کے لشکر میں شامل ہو کر جہاد کے لیے روم شریف لے گئے اور بلادِ روم میں ۱۶۲ھ میں واصلِ بحق ہوئے [۱]

حضرت بشر بن الحارث الحافی (م ۲۲۷ھ)

تلامیذ امامِ اعظم میں سرِ سریر معرفت تاجِ اہلِ معاملت حضرت بشر بن الحارث الحافی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں آپ مجاہدات و ریاضت میں بھی بلند شان کے حامل تھے، اعمال و اخلاص میں حظِ تام رکھتے تھے۔ حضرت فضیل بن عیاض علیہ الرحمۃ کے خاص صحبت یافتہ لوگوں میں سے تھے اور اپنے ماموں حضرت علی بن حشرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید تھے۔ علمِ اصول و فروع میں یکتا و بیمثال تھے [۲] اصل وطن مرو تھا لیکن علوم و فنون کے حصول کے بعد مستقل طور پر بغداد میں رہائش اختیار کر لی اور وہیں ۲۲۷ھ میں وفات پائی [۳]

حضرت ابو علی شفیق بن ابراہیم ازدی بلخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (وفات ۱۹۴ھ)

مایۂ ناز، مایۂ زہد و تقویٰ حضرت ابو علی شفیق بن ابراہیم بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مقتدائے اہلِ تصوف، معززِ قوم اور عالمِ جمیع علوم شرعی و فقہی گزرے ہیں [۴] امام ابو یوسف اور امام زفر کے اصحاب میں سے ہیں۔ آپ نے حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ حضرت امام اسرائیل بن یونس اور حضرت عباد بن کثیر سے روایت کی، مدت تک حضرت ابراہیم بن ادہم علیہ الرحمۃ کی صحبت میں رہے اور ان سے طریقت کا علم حاصل کیا۔ آپ کا ارشاد ہے کہ میں نے ایک ہزار سات سو اساتذہ کی شاگردی کی، جب توکل کے میدان میں قدم رکھا تو اپنے تین سو گاؤں فقراء میں تقسیم کر دیے حتیٰ کہ بوقتِ وصال کفن کے لیے بھی کچھ نہ تھا۔ آپ سے حضرت حاتم اصم، حضرت محمد بن ابان بلخی اور ابن مرزوبہ نے روایت کی کفار سے جہاد کرتے ہوئے مقام ختلان (ترکستان) میں ۱۹۴ھ میں جامِ شہادت نوش فرمایا: "نجم اہل دینا" (۱۹۴ھ) آپ کی تاریخ وفات ہے [۵]

---

[۱] اولیاء رجال الحدیث: ص: ۵۸

[۲] کشف المحجوب، ص: ۲۲۳: تذکرۃ الاولیاء: ص: ۱۰۳

[۳] رسالہ قشیریہ ص: ۲۲

[۴] کشف المحجوب، ص ۲۴۳، مناقب کردری ج ۲، ص ۲۴۳

[۵] حدائق الحنفیہ: ص: ۱۳۲: رسالہ قشیریہ: ص: ۳۹

www.sirat-e-mustaqeem.com

حضرت امام اسد بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۸۸ھ یا ۱۹۰ھ)

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان چالیس اصحاب میں سے ہیں جو کتب اور قواعد فقہ کی تدوین میں مشغول رہے اور امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر اور حضرت داؤد طائی وغیرہ کی طرح اکابرین میں شمار ہوئے۔ تیس سال تک امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کتابت کی خدمت انجام دیتے رہے۔ امام ابو یوسف کے وصال کے بعد ہارون الرشید نے بغداد اور واسط کا قاضی مقرر کیا اور اپنی بیٹی کا آپ کے ساتھ نکاح کر دیا۔ کچھ مدت بعد آپ اپنی اہلیہ کے ساتھ حج کے لیے مکہ مکرمہ آئے۔ آنکھوں سے معذور ہو جانے پر عہدۂ قضا کو چھوڑ دیا۔ آپ سے امام احمد بن حنبل محمد بن بکار، احمد بن منیع نے حدیث روایت کی ۱۸۸ھ یا ۱۹۰ھ میں فوت ہوئے [1]

حضرت امام وکیع بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۹۷ھ)

امام ذہبی تذکرہ الحفاظ میں آپ کو ان القابات سے متعارف کراتے ہیں، الامام الحافظ الثبت محدث العراق احد الائمہ الاعلام وکیع بن الجراح، اصحاب صحاح ستہ کے شیوخ و رواۃ میں سے ہیں۔ فقہ و حدیث کے امام، عابد، زاہد، اکابر تبع تابعین، حضرت امام شافعی حضرت امام احمد کے شیخ، ابو سفیان کنیت تھی، امام اعظم سے فقہ میں درجۂ تخصص حاصل کیا، کبار محدثین آپ کے تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں حضرت امام احمد بن حنبل کو آپ کی شاگردی پر فخر تھا جب ان سے روایت کرتے تو فرماتے، یہ حدیث مجھ سے ایسے شخص نے روایت کی کہ تمہاری آنکھوں نے اس کا مثل نہ دیکھا ہوگا [2]

آپ نے ۷۰ سال کی عمر پاکر ۱۹۷ھ میں وصال فرمایا۔ کعبہ اہل دین ۱۹۷ھ آپ کی تاریخ وفات ہے۔

حضرت امام نقد رجال یحییٰ ابن سعید القطان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حافظ ذہبی نے آپ کو الامام الاعلم کے لقب سے ذکر کیا ہے۔ ابو سعید کنیت تھی۔ حدیث کے امام، ثقہ، تثبت اور قدوۃ المشائخ تھے، امام اعظم کے حدیث و فقہ میں شاگرد اور تدوین فقہ کی مجلس کے رکن رکین تھے آپ سے امام احمد علی بن مدینی، یحییٰ بن معین وغیرہ نے روایت کی ہے۔ آپ کے درس حدیث کا وقت عصر سے مغرب تک ہوتا تھا۔

---

[1] الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ، ص ۲۱

[2] مناقب موفق، انوار الباری، حدائق الحنفیہ، ص ۱۳۲

www.sirat-e-mustaqeem.com

نمازِ عصر کے بعد منارۂ مسجد سے تکیہ لگا کر بیٹھ جاتے اور سامنے امام احمد، ابن المدینی (شیخ اکبر امام بخاری) عمرو بن خالد اور یحییٰ بن معین کھڑے ہو کر حدیث کا درس لیتے، مغرب تک نہ وہ کسی سے بیٹھنے کے لیے فرماتے نہ ان کے رعب و عظمت کے سبب خود ان میں سے کسی کو بیٹھنے کی جرأت ہوتی۔

فن رجال کے بہت بڑے عالم تھے۔ حافظ ذہبی نے میزان الاعتدال کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ فن رجال پر سب سے پہلے انہوں نے لکھا پھر ان کے تلامذہ نے اور پھر ان کے تلامذہ امام بخاری و امام مسلم وغیرہ نے قلم اٹھایا۔ امام احمد کا قول کہ میں نے یحییٰ بن سعید القطان کا مثل نہیں دیکھا۔ رواۃ کی تنقید میں اس قدر کمال تھا کہ ائمہ حدیث کا قول ہے کہ جس کو یحییٰ القطان چھوڑ دیں گے اس کو ہم بھی چھوڑ دیں گے۔ باوجود اس فضل و کمال کے خود امام اعظم کی شاگردی پر فخر کیا کرتے تھے۔ ۱۲۰ھ میں پیدا ہوئے اور اٹھتر ۷۸ برس کی عمر پا کر ۱۹۸ھ میں فوت ہوئے۔[1]

حضرت امام ابو سعید یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ ہمدانی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حافظ الحدیث، فقیہ الفقہاء متدین، متورع اور ان اکابر اہل علم و فضل سے تھے جنہوں نے فقہ و حدیث کو نمایاں طور پر جمع کیا۔ امام طحاوی کا قول ہے کہ وہ امام اعظم کے ان چالیس اصحاب میں سے ہیں جو تدوین کتب فقہ میں ممد و معاون رہے اور تیس سال تک روزانہ ایک قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔ بغداد میں ایک مدت تک درس حدیث دیتے رہے۔ آپ کے تلامذہ میں حضرت امام احمد بن حنبل، ابن معین قتیبہ، حسن بن عرفہ، ابو بکر بن ابی شیبہ وغیرہ اکابر امت ہیں۔ خلیفہ ہارون الرشید نے آپ کو مدینہ طیبہ کا قاضی مقرر کیا۔ حضرت امام اسماعیل بن حماد بن امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ یحییٰ بن زکریا حدیث میں ایسے تھے جیسے عطر میں بسی ہوئی دلبن۔[2] آپ نے بعمر ۹۳ سال ۱۸۶ھ میں وصال فرمایا۔

حضرت امام علی بن مسہر قریشی کوفی رضی اللہ عنہ وفات ۱۸۹ھ

مشہور صاحب درایت و روایت، جلیل القدر محدث و فقہ کے جامع اور شریک تدوین فقہ تھے۔ آپ سے ہی حضرت امام سفیان ثوری نے امام اعظم کا علم حاصل کیا اور ان کی کتابیں نقل کرائیں، مدت تک موصل کے قاضی رہے اصحاب صحاح ستہ کے کبار شیوخ میں سے ہیں ۱۸۹ھ میں فوت ہوئے۔[3] حضرت امام محمد بن الشیبانی کا بھی وصال اسی سال ہوا۔

---

[1] مناقب کردری، انوار الباری، حدائق الحنفیہ: ص: ۱۳۴

[2] انوار الباری: ص: ۱۹۱

[3] حدائق الحنفیہ، جامع مسانید الامام الاعظم، ص: ۵۰۸

www.sirat-e-mustaqeem.com

حضرت امام حفص بن غیاث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۹۴ھ

مشہور و معروف عالم محدث، ثقہ، فقیہ، زاہد، عابد، امام اعظم کے ممتاز فضلاء اصحاب و شرکاء تدوین فقہ میں تھے۔ آپ امام اعظم سے مسانید امام میں بہ کثرت احادیث روایت کرتے ہیں۔

امام اعظم نے جن اصحاب کو وجہ سرور اور دافع غم فرمایا تھا۔ یہ بھی انہیں سے ہیں۔ امام اعظم سے فقہ میں بھی تخصص کا درجہ حاصل کیا۔ آپ کے تلامذہ میں عمرو بن حفص امام احمد، ابن معین، علی بن المدینی، ابن معتق، یحییٰ القطان وغیرہ ہیں۔ ابن ابی شیبہ سے روایت ہے کہ آپ کوفہ میں تیرہ سال اور بغداد میں دو سال تک دار القضاء کے متولی رہے[1]

حضرت امام حسن بن زیادہ رضی اللہ عنہ وفات ۲۰۴ھ

یہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہت ہی ذہین شاگردوں میں سے تھے علم فقہ میں انتہائی ماہر بلکہ مجتہد ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بلند مرتبہ محدث بھی، قرأت کے ائمہ میں آپ کا نام بہت بلند تھا۔ طبقات قاری میں لکھا ہے کہ ابن کثیر کی کتاب مختصر غریب احادیث الکتب الستہ میں آپ کو ان علماء میں شمار کیا گیا ہے جو تیسری صدی کی ابتداء میں مجددین امت محمدیہ سے ہوئے ہیں۔ ۱۹۴ھ میں جب قاضی حفص بن غیاث فوت ہوئے تو کوفہ کے قاضی مقرر کیے گئے جس سال حضرت حسن بن مالک اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما واصل بحق ہوئے اسی سال یعنی ۲۰۴ھ میں آپ نے وفات پائی۔ جلالِ علم (۲۰۴) مادۂ تاریخ وفات ہے۔

حضرت امام مسعر بن کدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفات ۱۵۳ یا ۱۵۵ھ

حافظ الحدیث، ثقہ، فاضل معتمد، اور طبقہ کبار تبع تابعین سے ہیں۔ آپ نے امام ابو حنیفہ، عطاء اور قتادہ سے حدیث کو روایت کیا حضرت سفیان ثوری اور حضرت سفیان بن عیینہ جو مجتہد اور امام المحدثین ہیں۔ آپ سے شرف تلمذ رکھتے تھے۔ آپ کی جلالت اور حفظ و اتقان پر سب کو اتفاق ہے۔ اصحابِ صحاحِ ستہ نے آپ سے تخریج کی۔ وفات ۱۵۳ یا ۱۵۵ھ میں ہوئی۔ آپ فرمایا کرتے تھے جس شخص نے خدا کے درمیان امام اعظم کو وسیلہ بنالیا میں امید کرتا ہوں کہ وہ بے خوف ہوگیا اور اس کو اس احتیاط میں نقصان نہ ہوگا[3]

---

[1] حدائق الحنفیہ: انوار الباری: ص ۲۰۷

[2] الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ: ص ۲۶: و مناقب کردری، ج ۲، ص ۲۱۱

[3] حدائق الحنفیہ: ص ۱۰۸

www.sirat-e-mustaqeem.com

حضرت امام ابو محمد نوح بن درّاج النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۸۲ھ

محدث، فقیہ، امام اعظم، امام زفر، ابن شبرمہ، ابن ابی لیلیٰ، امام اعمش، اور سعید بن منصور کے تلمیذ ہیں، تدوین فقہ حنفی کے شریک کار تھے۔ ابن ماجہ نے باب التفسیر کی آپ سے تخریج کی، کوفہ اور بغداد کے قاضی رہے۔ فقہ میں امام اعظم سے درجۂ تخصص حاصل کیا۔ جامع المسانید میں امام اعظم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ کا ۱۸۲ھ میں وصال ہوا۔

ان تلامذہ کے علاوہ حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ کے ۷۷۲ اور نامور شاگرد ہیں جن کا ذکر کتبِ تذکرہ میں موجود ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کا حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ سے توسّل

یہ فطرتِ اسلامی ہی نہیں بلکہ فطرتِ انسانی بھی ہے کہ انسان بفحوائے مضمون من احب شیئاً اکثر ذکرہ اپنے محبوب کا ذکر سننے اور سنانے سے کبھی سیر نہیں ہوتا بلکہ ذکرِ حبیب سے ہی کیف وسرور پاتا ہے اور پھر بھی تشنگی ہی رہتی ہے چنانچہ حضرت سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ اپنے قلبی لگاؤ اور عشق ومحبت کا اظہار جو انہیں حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تھا یوں کرتے ہیں: ھوالمسك ماکررته یتضوع: یعنی حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکرِ جمیل بار بار کرو کیونکہ وہ مشک اور کستوری کی خاصیت رکھتا ہے۔ جس قدر اس کو بکھیرو گے اتنی ہی مہک زیادہ ہوتی جائے گی لہٰذا ذکرِ ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ میرے لیے باعثِ فرحت وانبساط ہوتا ہے۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ سے اپنی عقیدت ومحبت کا اظہار اپنی مجالس میں تلامذہ وحاضرین کے سامنے بڑے شوق واحترام سے فرمایا کرتے تھے، کبھی ارشاد فرماتے قول ابی حنیفۃ اعظم من ان یدفع بالھونیا اور کبھی یوں رطب اللسان ہوتے من لم ینظر فی کتب ابی حنیفہ لا یتبحر فی الفقہ[1] (جو حضرت سیدنا ابو حنیفہ کی تصانیف پر نظر نہیں رکھتا وہ فقہ میں تبحر حاصل نہیں کرسکتا) جب کبھی آپ حضرت سیدنا امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے کمالاتِ عالیہ کے اظہار کا ارادہ کرتے تو جذبات کے عالم میں پکار اٹھتے:

من اراد ان یعرف الفقہ فیلزم ابا حنیفۃ واصحابہ فان الناس کلھم عیال علیہ فی الفقہ[2]

احمد بن الصلت ابو عبید سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ حضرت امام الائمہ ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے متعلق یوں فرمایا کرتے تھے:

الناس عیال علیہ فی القیاس والاستحسان

آپ کا یہ مقولہ بھی حضرت امامِ اعظم رضی اللہ عنہ سے گہری عقیدت ومحبت کا مظہر ہے:

---

[1] مناقب الامام الاعظم الموفق، ج ۲، ص ۶۶

[2] مناقب موفق، ج ۲ ص ۶۶ الخیرات الاحسان ص ۱۰۳

www.sirat-e-mustaqeem.com

کل من جاء بعد الامام الاعظم فھو مقتبس منه [1]

مندرجہ بالا ملفوظات سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کو حضرت سراج الامہ امام اعظم رضی اللہ عنہ سے بے پایاں عشق و محبت تھا، پھر محبت کا ماخذ و منبع ہی دل ہوتا ہے۔ اگر دل کا تعلق کسی چیز سے ہو جائے تو ارادہ اس تعلق کو قوی تر بنا دیتا ہے اور ایک دائمی کشش و جذب پیدا ہو جاتے ہیں حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کی عملی زندگی سے یہ چیز واضح ہوتی ہے کہ انہیں حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ سے قلبی لگاؤ تھا اور محبت کا یہ جذبہ ہر وقت بیدار رہا۔ آپ نے حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی بزرگی اور مجد و شرف کا ان الفاظ میں اعتراف کیا۔

"میں ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے برکت حاصل کرتا ہوں اور ان کی قبر پر روزانہ حاضر ہوتا ہوں۔ جب کبھی مجھے کوئی حاجت پیش آتی ہے تو دو نفل پڑھ کر امام اعظم رضی اللہ عنہ کی قبر انور پر حاضری دیتا ہوں اور وہاں خدا سے (بتوسل ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنی حاجت مانگتا ہوں تو میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔"

اسی روایت کو صدر الائمہ امام موفق بن احمد المکی المتوفی ۵۶۸ھ [2] کتاب مناقب الامام الاعظم رضی اللہ عنہ کے صفحہ ۱۹۹ جلد دوم میں مختلف اسناد سے بطریق امام ابو بکر خطیب بغدادی بطریق تاج الاسلام امام سمعانی وغیرہما سے بیان کرتے ہیں کہ علی بن میمون کہتے ہیں "میں نے حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے سنا وہ فرماتے تھے کہ "میں ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی قبر سے برکت حاصل کرتا ہوں پھر ان کی قبر پہ (بتوسل ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ) خدا سے دعا کرتا ہوں تو فی الفور میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔" [3]

اسی روایت کو انہی کے الفاظ میں علامہ عز الدین بن جماعہ محدث نے بھی اپنی کتاب انس المحاضرہ میں ذکر کیا ہے:

"ذکر السفیری شارح بعض مجالس من احادیث البخاری نقل عز الدین بن جماعة فی کتاب انس المحاضرة عن ابن میمون قال انی سمعت الشافعی یقول انی لاتبرک بابی حنیفه واجیٔ الی قبره یعنی زائرا فاذا عرضت لی حاجة صلیت رکعتین وجئت الی قبره وسالت اللہ تعالیٰ لحاجتی عنده فما تبعد عنی حتی تقضی [4]

---

[1] مناقب موفق ج ۲ ص ۳۱ الخیرات الاحسان ص ۱۷، ۱۰۳۔

[2] مناقب موفق ج ۲ ص ۳۱۔

[3] مناقب کردری ج ۱ ص ۵۴۔

[4] انوار الباری ج ۱ ص ۱۳۸: از سید احمد رضا بجنوری دیوبندی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ الخیرات الاحسان[1] کے صفحہ ۲۳۰-۲۳۱ پر لکھتے ہیں :

اعلم انه لم يزل العلماء ذوو الحاجات يزورون قبره (اى قبر ابى حنيفة) ويتوسلون عنه فى قضاء حوائجهم ويرون نجح ذلك منهم الامام الشافعى لما كان ببغداد فانه جاء عنه انه قال انى لاتبرك بابى حنيفه واجيئ الى قبره فاذا عرضت لى حاجة صليت ركعتين وجئت الى قبره وسئلت الله عنده فتقضى سريعا وذكر بعض المتكلمين على منهاج النووى ان الشافعى صلى الصبح عند قبره فلم يقنت فقيل له لم قال تادبا مع صاحب هذا القبر وذكر ذلك غيره ايضا وزاد انه لم يجهر بالبسملة والاشكال فى ذلك نحلا فالمن ظن انه يعرض السنة ما يرجح ترك فعلها لكونه الآن اهم منها ولا شك ان الاعلام برفعه مقام العلماء امر مطلوب متاكد وانه عند الاحتياج على رغم انف حاسد وتعليم جاهل من مجرد فعل القنوت والجهر بالبسملة[2]

یعنی علماء اور دیگر حاجت مند آپ کی قبر کی مسلسل زیارت کرتے رہتے ہیں اور آپ کو وسیلہ بناتے ہیں اور اس میں کامیاب و کامران ہوتے رہتے ہیں۔ انھیں میں سے امام شافعی بھی ہیں جب آپ بغداد میں تھے تو آپ نے فرمایا "میں ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے تبرک حاصل کرتا ہوں اور جب کوئی حاجت پیش آتی ہے تو میں دو رکعت نماز پڑھ کر ان کی قبر کے پاس آتا ہوں اور اس کے پاس اللہ سے دعا کرتا ہوں تو وہ حاجت جلد پوری ہو جاتی ہے اور بعض متکلمین نے ذکر کیا کہ امام شافعی نے صبح کی نماز آپ کی قبر کے پاس پڑھی تو اس میں قنوت نہ پڑھی۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ یہ کیوں؟ تو آپ نے فرمایا اس قبر والے کے ساتھ ادب کرتے ہوئے اور ان کے علاوہ دیگر حضرات نے اس اضافہ کے ساتھ ذکر کیا کہ آپ نے بسم اللہ جہر کے ساتھ نہ پڑھی اور اس میں کچھ اشکال نہیں کیونکہ سنت کو بعض اوقات ایسے مواقع لاحق ہو جاتے ہیں کہ جس سے اس کا نہ کرنا راجح ہوتا ہے اور یہ مواقع اس سے اہم ہوتے ہیں اور یہ چیز شک سے بالاتر ہے کہ علماء کی رفعتِ شان کا ظاہر کرنا بہت ہی اہم مقصد ہے اور بالخصوص حاسدوں کو ذلیل کرنے اور جاہلوں کو تعلیم دینے کے

---

[1] باطل شکن ص : ۲۰، ۲۱ از مولانا جعفر شاہ پھلواری

[2] مناقب موفق ج ۲ ص ۱۹۹، الخیرات الحسان ص ۷، ۱۰۳، انوارِ آفتابِ صداقت، ج ۲، ص ۱۱۴، ۱۱۵ شفاء القلوب، ص، ۸۰ تحفہ دستگیریہ (مولانا غلام دستگیر قصوری، ص ۲۰)

www.sirat-e-mustaqeem.com

وقت قنوت پڑھنے اور بسم اللہ جہر سے پڑھنے سے افضل ہے۔"

علامہ ابنِ حجر کی تحریر سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت امام شافعی کی طرح دیگر علماء کا بھی قدیماً اور حدیثاً امام ابوحنیفہ کی قبرِ انور کی زیارت بہ نیتِ تبرک وتوسل وانتفاع واستشفاع معمول رہا ہے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اس عمل سے جہاں امام اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ بہ غایت عقیدت کا اظہار ہوتا ہے وہاں مسئلہ استمداد وتوسل کا بھی ثبوت مہیا ہو رہا ہے۔ یہ منکرینِ وسیلہ واستمداد اولیاء کے لیے لمحۂ فکریہ ہے انہیں چاہیے کہ اپنے غلط نظریات کے جال کو اتار پھینکیں اور صراطِ مستقیم پر گامزن ہوں جن پر ائمہ مجتہدین عمل پیرا رہے۔